مؤلفۂ علی الکبیر

شیخ بو علی سینا کی مستند و جامع کتاب حمیات قانون کا سلیس و فصیح ترجمہ

حمیات قانون

حصہ اوّل

مع دو مفید اضافات

جس میں بخاروں کے احوال و اقسام، ماہیت، عوارض،
علامات اور اصول علاج بسط و تفصیل سے درج ہیں

نصاب تعلیم جماعت اعلیٰ (سال چہارم) طبیہ کالج دہلی

از تنقیح

حکیم محمد کبیر الدین

طبع اوّل سنہ ۱۹۲۶ء
۱۳۴۴ھ
طبع دوم سنہ ۱۹۳۳ء
۱۳۵۲ھ

ملنے کا پتہ: دفتر المسیح قرول باغ دہلی

مطبوعات دفتر المسیح

اور طبیہ کالج دہلی کے نصاب کی جدید کتابیں

کلیات

افادۂ کبیر (داخل نصاب) ترجمہ و شرح موجز القانون مع طبی نتائج و اختلافی مسائل و مباحث ضروری قیمت ۱۲

ترجمہ و شرح کلیات قانون (داخل نصاب) "قانون" کے حصۂ کلیات کا ترجمہ مع ضروری شرح۔ حصۂ اول ۵، حصہ دوم ۶،

مباحث ضروری کلیات کے اہم مباحث بصورت سوال و جواب قیمت ۸

ترجمہ موجز القانون (با تصویر) (داخل نصاب) اس کے ایک کالم میں اصل عربی عبارت بخط عربی ہے اور اس کے مقابل دوسرے کالم میں اردو ترجمہ ہے عمر

تشریح و منافع

تشریح کبیر (داخل نصاب) تشریح کی معتبر کتاب با تصویر قیمت حصہ اول ۵ حصہ دوم ۶

تشریح صغیر (با تصویر) تشریح کی مختصر کتاب ہے۔ قیمت ۱۲،

تشریحی تصاویر خورد اس میں اعضائے مرکبہ کی تقریباً ستر تصاویر ہیں۔ قیمت ۱۲

تشریح اعضائے نسواں (داخل نصاب) مؤلفہ حکیم عبد الرزاق مرحوم، یہ علم القابلہ کا پہلا حصہ ہے۔ قیمت ۱۲

منافع الاعضاء (داخل نصاب) یہ علم افعال الاعضاء کی بہترین و عام فہم کتاب ہے۔ ۱۲

علم الادویہ

علم الادویہ نفیسی مع ضمیمہ (داخل نصاب تعلیم) یہ علم الادویہ نفیسی کا ترجمہ معہ ضمیمہ ہے ضمیمہ میں زیادہ تر ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کا تذکرہ ہے۔ قیمت ۱۲

کتاب الادویہ یہ ادویہ مفردہ کا جدید اور معتبر مخزن ہے۔ قیمت ۱۲،

رسالہ مدار مدار (آکھ) کے افعال خواص اور مجرب مرکبات قیمت ۵

رسالہ کچلہ کچلہ و حب الغراب کا مفصل حال اور اس کے افعال و خواص قیمت ۵

رسالہ سنکھیا سنکھیا کا مفصل بیان ...

دیباچہ

میرا خوشگوار فرض ہے کہ پہلے میں شکریہ کے ساتھ اُن اعانتوں کا اعتراف کروں، جو مجھے اس کتاب کے ترجمہ میں مختلف ذرائع سے پہونچی ہیں۔

(۱) علامہ ادیب، فاضل اجل، عالیجناب حکیم مولوی سید محمد یوسف صاحب نیّر اورنگ آبادی (ضلع بیڑ علاقہ حیدرآباد دکن) کا میں بغایت ممنون ہوں کہ آپ نے از راہ ذرہ نوازی و علم پروری بعض حصص کتاب کا ترجمہ کرکے میری امداد فرمائی +

(۲) اس مقام پر میں اپنے معاونِ خصوصی، رفیق قدیم، مخلص محترم جناب حکیم مولوی محمد عبدالواحد صاحب کا نام بھی فراموش نہیں کرسکتا، جنہوں نے ایک بہت بڑے حصے کا ترجمہ کیا۔

(۳) اسکے ایک چھوٹے حصہ کا ترجمہ میرے عزیز دوست مولوی حکیم ہبتہ اللہ صاحب مولوی فاضل و فاضل طب (جماعت طبیہ کالج دہلی) نے بھی کیا ہے۔

محمد کبیرالدین مترجم و منتخ کتاب - ۵ جنوری ۱۹۲۶ء

تصحیح ثانی ۱۰ جولائی ۱۹۲۳ء

(ایسی حالت میں غصہ اور تکان کی حرارت کو بھی بخار کہا جائیگا) +

بخار کی تقسیم بعض لوگوں نے بخار کی دو ابتدائی قسمیں کی ہیں۔ ایک حُمّیٰ مرض اور دوسرا حُمّیٰ عرض ان لوگوں نے ورم کے بخاروں کو حمیات عرض میں شمار کیا ہے +

ان کے اس قول کے معنے یہ ہیں کہ حُمّیٰ مرضیہ وہ بخار ہے کہ اس بخار میں اور اس کے سبب میں جو خود بخار نہ ہو کوئی اور واسطہ نہ ہو۔ مثلاً حمّیٰ عفونیہ اس میں عفونت اس کا سبب بلا واسطہ ہے (یعنی عفونت کے بعد ہی بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ عفونت سے کوئی اور حالت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ حالت پھر بخار پیدا کرتی ہے) اور عفونت فی نفسہ کوئی مرض نہیں ہے بلکہ وہ مرض کا سبب ہے۔ برخلاف ازیں حمی ورمیہ کی نوعیت اس سے جداگانہ ہے۔ یہ بخار ورم کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ ورم کی پیدائش سے اس کی پیدائش ہوتی ہے۔ اور ورم ہی [illegible] ہے۔ اور ورم فی نفسہ ایک مرض ہے +

مناقشہ اب کوئی معترض یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر حمی ورمیہ اسوجہ سے حمی عرضیہ ہے کہ یہ ورم کی حرارت کے تابع ہوتا ہے۔ یا ورم میں جو درد ہوتا ہے، اس کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تو اس صورت میں یہ ضروری ہو جائیگا کہ بیشتر حمیات یوم حمیات عرض بن جائیں (کیونکہ بہت سے حمیات یومیہ حرارت اور درد کی وجہ سے پیدا ہوا کرتے ہیں، دیکھو باب حمیات یومیہ) اور اگر حمی ورمیہ اس عفونت کے تابع ہوتا ہے۔ جو اس ورم میں ہوا کرتی ہے۔ تو خالص ورم، ورم ہونیکی حیثیت سے اوس کا سبب آنی (سبب اصلی۔ سبب بلا واسطہ) نہیں ہوا۔ بلکہ اوس عفونت کے اعتبار سے ورم اس بخار کا سبب بنا جو اس میں [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم

حمیات قانون

فن اول از کتاب چہارم قانون

قانون کی چوتھی کتاب میں امراض عامہ کا ذکر ہے جس کے اندر سات فن ہیں۔ چنانچہ فن اول میں حمیات کا تذکرہ ہے۔ فن اول کے اندر پانچ مقالے ہیں۔ فن اول کے پہلے مقالہ میں حمیات کا قول کلی (عمومی تذکرہ) ہے۔

مقالہ اول۔ حمیات کا عمومی تذکرہ (قول کلی)

تعریف حمّی حمّی (بخار) اس عارضی حرارت کا نام ہے۔ جو قلب میں پہلے مشتعل ہوتی ہے۔ پھر شریانوں اور رگوں کی روح اور خون کے ذریعہ تمام بدن میں پھیلکر اس طرح مشتعل ہوتی ہے کہ بدنی افعال بگڑ جاتے ہیں۔ اس کا اشتعال اسقدر خفیف نہیں ہوتا جتنا کہ غصہ اور ورزش کا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں گاہے غصّہ اور تکان کی حرارت بھی اسقدر شدید ہو جاتی ہے کہ تمام بدن میں پھیلکر بدنی افعال میں نقصان پیدا کرنے لگتی ہے۔

حالت میں حمی ورمیہ کا اصلی سبب (سبب بالذات) عفونت ہی ہوا۔ اور ورم
اوس کا سبب بنا تو محض عرض کے طور پر (سبب بالعرض)۔ اور معترض یہی کہہ سکتا
ہے۔ کہ اگر تمہاری مراد حمی عرض سے یہ نہیں ہے (جو اوپر بیان کیا گیا) بلکہ تمہاری
مراد یہ ہے کہ حمی ورمیہ ورم کے تابع ہوا کرتا ہے۔ اور ورم کی موجودگی سے
یہ موجود ہوتا ہے۔ تو عفونت کے لحاظ سے یہی حال حمیات عفونت کا بھی ہے
(کیونکہ عفونت کے بخار بھی عفونت کے تابع ہوتے ہیں۔ اور عفونت کی موجودگی
سے یہ موجود ہوتے ہیں) +

مترجم۔ شیخ کے اس مناقشہ کا جواب یہ ہے کہ ہم حمی عرض اس بخار کو کہتے
ہیں۔ جو دوسرے مرض کی وجہ سے پیدا ہو جیسا کہ ورم کا بخار ہے۔ کیونکہ
ایسے بخار کا علاج اصل مرض کی تدبیر ہے۔ اس تقسیم سے علاج و تدبیر
میں بہت سہولت حاصل ہوتی ہے +

لیکن اس قسم کے مناقشوں اور جھگڑوں میں پڑنا علم طب کیلئے کچھ سودمند
نہیں ہے۔ بلکہ طبیب کو (بحیثیت طبیب ہونیکے) اپنے فن سے جدا کرکے دوسرے
علوم کے جھگڑوں میں الجھا دیتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات اپنے فن سے قطعی اعراض
کرا دیتا ہے + اس لئے ہم اس بارہ میں وہی قدیم راستہ اختیار کرتے ہیں۔ جو ہم
سے معتاد[1] ہے اور تسلیم کرلیتے ہیں کہ حمیات اورام اور حمیات سدد حمی عرض ہیں
(اور ہمیں مروجہ اصطلاح میں مناقشہ کرنے کی ضرورت نہیں) +

بخاروں کی تقسیم شیخ کے مطابق

ہم کہتے ہیں کہ بدن انسان میں مجموعی طور پر تین قسم کی چیزیں
پائی جاتی ہیں (اعضاء، ارواح، اور رطوبات) چنانچہ اعضا
جو رطوبتوں اور ارواح کو اپنے اندر لئے ہوتے ہیں۔ انکو بمنزلہ حمام کی دیوار

[1] معتاد جس کی عادت ہو چکی ہو۔ عادت میں داخل ہو چکی ہو +

سمجھ لینا چاہیے۔ اور رطوبتیں جو اعضا میں گھری ہوتی ہیں، ان کو حمام کے پانی کی طرح مان لینا چاہیے۔ اور نفسانی، حیوانی اور طبعی روحیں یا بخارے جو (تمام بدن میں) پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو حمام کی ہوا سے قیاس کر لینا چاہیے۔ پس حرارت غریبہ جس چیز میں اولاً اشتعال پیدا کرتی ہے (یعنی حرارت غریبہ کے اثر سے جو چیز اصلی طور پر گرم و مشتعل ہوگی) وہ یقیناً انہی تین مذکورہ بالا اجناس میں سے کوئی ایک جنس ہوگی۔ کیونکہ بدن انسان کے اندر کوئی چوتھی جسمانی چیز ان سے الگ نہیں ہے۔ اور جو چیز اشتعال اولی کے طور پر مشتعل ہوتی ہے (یعنی جس چیز کا اشتعال اصلی ہوتا ہے۔ اور جو دوسروں کو اپنے اشتعال سے گرم کرتی ہے) وہ ایسی ہوتی ہے کہ اوسکے بجھنے، و سرد ہونے سے خود وہ شئے اور اسکی متصلہ چیزیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ لیکن اسکے گرد و پیش کے ٹھنڈے ہو جانے سے خود اس کی حرارت کا بجھنا ضروری نہیں ہوتا ہے بلکہ اوس کے باقی رہنے اور اشتعال کے عود کرنے کا امکان باقی رہتا ہے +

پس اگر (اس معنی سے) حرارت ابتداءً اعضاء اصلیہ سے وابستہ ہوگی (یعنی اشتعال اولی، اور اشتعال اصلی اعضاء اصلیہ کے ساتھ قایم ہوگا) تو اس جنس کو حمی دق کہینگے۔ جس طرح آنچ حمام کی دیواروں یا لوہار کی دھونکنی یا باورچی کی پتیلی کو مشتعل کر دے +

چنانچہ حمام کی دیواروں کے گرم ہونے سے حمام کا پانی اور حمام کی ہوا بھی گرم ہو جائے گی۔ اور انکے گرم ہونے کا اصلی ذریعہ حمام کی دیواریں ہونگی۔ اگر دیواریں سرد ہو جائیں تو دوسری چیزیں بھی سرد ہو جائیں، اور اگر دوسری چیزیں سرد ہو جائیں، تو دیواروں کا سرد ہونا ضروری نہیں ہے۔ مترجم +

اور اگر بخار نے سب پہلے اخلاط کو گرم کیا ہے۔ اسکے بعد اخلاط سے اعضا

پھیلی ہے۔ جس طرح حمام میں اگر گرم پانی کے ڈالنے کا اتفاق ہو تو گرم پانی
گرمی سے حمام کی دیواریں گرم ہو جاتی ہیں۔ اور گرم شوربے کی حرارت سے پتیلی میں
گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس جنس کا نام حمائے **خلطی** ہے (اس دوسری صورت میں
تمام بدن کے گرم ہونیکا اصلی سبب اخلاط کی گرمی ہے)۔ اور اگر بخار نے ابتداءً روح اول
بخارات کو جالیا ہو (یعنی اشتعال اولی یا تشبث اولی ارواح اور بخارات کے ساتھ قائم
اسکے بعد اعضاء و اخلاط میں پھیلا ہے۔ جیسا کہ اگر اتفاقًا حمام کے اندر گرم ہوا پہونچائی
یا اس کے اندر آگ جلائی جائے۔ تو ان دونوں صورتوں سے حمام کا پانی اور اسکی دیواریں
ہو جاتی ہیں۔ اس جنس حمیات کا نام **حمائے یوم** (ایک روزہ بخار) ہے کیونکہ اس صورت میں
بخار کا تعلق ایک لطیف چیز کے ساتھ قائم ہے، جو جلد تحلیل ہونیوالی چیز ہے۔ اور
بہت ہی کم ہوتا ہے کہ ایک دن رات سے زیادہ قائم رہے۔ ہاں اگر وہ حمی یوم منتقل
ہو کر بخار کی کسی اور جنس میں تبدیل ہو جائے، تو چوبیس گھنٹہ سے آگے بھی جا سکتا
دوسری تقسیمیں | حمیات کی یہ تقسیم اُس تقسیم سے قریب ہے جو فصول سے کی جاتی ہے
لیکن بخاروں کی تقسیم دوسرے طریقوں پر بھی کیجاتی ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ بعض
بخار حادہ (شدید اور تیز) ہوتے ہیں۔ اور بعض غیر حادہ ✦ بعض مزمنہ (دیر
اور دیر طلب) ہوتے ہیں۔ اور بعض غیر مزمنہ ✦ بعض لیلیہ (شب کے بخار) ہو

[1] حیوان ایک وسیع مفہوم ہے، جس کے اندر مختلف حقیقت کے حیوانات داخل ہیں۔ مگر انسان
مخصوص حیوان ہے، یہ جس چیز کی وجہ سے مخصوص ہوا۔ اور جس کی وجہ سے اسکی حقیقت دوسرے حیوانات
ممتاز ہوئی۔ اس کو فصل کہتے ہیں فصل اوس چیز کا نام ہے، جو ہر ایک چیز کی حقیقت کو مکمل کر
دوسری چیزوں سے اوسے ممتاز کر دیتی ہے، چنانچہ حیوانات کے تمام انواع میں الگ الگ ا
ایک فصل ہوتا ہے، جو اوسے دوسرے حیوانات سے الگ کر دیتا ہے، مثلاً گھوڑا، گدھا، بیل، بکری
وغیرہ سب کی حقیقت ایک دوسرے سے ممتاز ہے۔ پس جن چیزوں سے ان کی حقیقتیں ممتاز
ہوتی ہیں۔ وہی فصول کہلاتی ہیں ✦ محمد کبیر الدین ✦

ہیں۔ اور بعض نہاریہ (دن کے) + بعض سیدھے سادے (سلیمہ مستقیمہ) ہوتے ہیں۔ اور بعض بُرے اعراض والے۔ بعض مُفترہ (وقفہ دیکر آنے والے) ہوتے ہیں اور بعض لازمہ (ہر وقت قائم رہنے والے) اور لازمہ میں سے بعض وہ ہوتے ہیں۔ جن میں (مختلف اوقات میں) شدتیں اور تیزیاں ہوا کرتی ہیں، اور بعض متشابہ (ایک حال پہ قایم رہنے والے) بعض حارہ ہوتے ہیں (جن میں فقط گرمی محسوس ہوتی ہے) اور بعض باردہ (جن میں سردی محسوس ہوتی ہے) لرزے اور پھریری والے۔ بعض بسیط (مفرد) ہوتے ہیں، اور بعض مرکب +

بخار کی استعداد

(بخاروں کے لئے کون لوگ زیادہ آمادہ ہوتے ہیں؟) کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ بخاروں کی استعداد گرم و تر مزاجوں میں ہوتی ہے۔ خصوصًا جبکہ رطوبت حرارت سے زیادہ قوی ہو۔ ایسے لوگوں (کی علامت یہ ہے کہ ان) کے پسینے اور بول وبراز نہایت بودار ہوتے ہیں۔ گرم وخشک مزاج کے لوگ بھی تیز بخاروں کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ یہ لوگ پہلے حمائے یوم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ پھر عفونت اور احتراق میں جلد گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور بسا اوقات دق میں بھی پھنس جاتے ہیں +

ان دونوں مزاجوں کے بعد حُمی کی صلاحیت اُن لوگوں میں ہوتی ہے جن میں رطوبت اور یبوست مساوی ہو، اور حرارت غالب ہو۔ اس قسم کے لوگوں میں ابتداءً بخارات کا گرم بخار (حمی یوم) ہوتا ہے۔ پھر وہ حمائے خلط کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ بعد ازیں بخاروں کی استعداد اُن لوگوں میں ہوتی ہے جن میں حرارت اور برودت یکساں ہے۔ لیکن رطوبت زیادہ ہے + اس قسم میں عمومًا حمیات عفونت

ابتداء پیدا کرتی ہے +

لیکن جو لوگ بارد و رطب یا بارد و یابس مزاج رکھتے ہیں۔ انہیں بخاروں کی آمادگی نہایت کم ہوتی ہے۔ علی الخصوص حمائے یوم تو انکو ہوا ہی نہیں کرتا +

بخاروں کے اوقات

دوسرے امراض کی طرح حمیات کے لئے بھی (چار) اوقات ہوتے ہیں پہلے ابتداء کا وقت، پھر صعود (بڑھنے اور چڑھنے کا وقت) پھر انتہائی ترقی پاکر ٹھہرنے کا زمانہ (وقت وقوف)۔ اور آخر میں بخار کے اترنے کا وقت (وقت انحطاط) + یہ چاروں اوقات گاہے کلیہ ہوتے ہیں (یعنی انکا اعتبار شروع سے آخر تک پورے مرض کے اعتبار سے کیا جاتا ہے، نہ کہ ہر ہر نوبت کے لحاظ سے) اور گاہے یہ اوقات جزئیہ ہوتے ہیں۔ ہر ہر نوبت کے لحاظ سے (یعنی ہر باری میں چاروں زمانے ملتے ہیں) +

بخاروں کے خطرے کا وقت، ابتداء سے لیکر انتہا کے زمانہ تک ہوتا ہے لیکن انحطاط کے زمانہ میں کوئی مریض صرف بخار کی وجہ سے ہلاک نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بعض دوسرے اسباب ہلاکت پیش آجاتے ہیں جن کو ہم آئندہ بیان کریں گے +

ابتدا[1] اوس زمانہ کا نام ہے۔ جبکہ کسی عضو کا بھرا ہوا مادہ حرارت غریزیہ کو دبانا شروع کر دیتا ہے۔ اور حرارت اس مادہ سے گھٹ جاتی ہے۔ اور **ابتداء کلی** وہ وقت ہے جبکہ نضج یا خلاف نضج یعنی ضد نضج کے اثرات کا پتہ نہیں چلتا (یعنی نہ نضج کی علامتیں پائی جاتی ہیں اور نہ ایسی علامتیں پائی جاتی ہیں جن سے پتہ چلے کہ مادہ نے نضج کے فعل کو قبول نہیں کیا ہے) +

ابتداء کا زمانہ ہر ایک مرض میں پایا جاتا ہے لیکن بعض مرتبہ زمانہ ابتداء تو

---

[1] اس سے مراد بخار کی باری کا زمانۂ ابتداء۔ مترجم +

خفی اور پوشیدہ ہوتا ہے۔ مثلاً تپ سوزش صرع اور سکتہ میں چونکہ ابتداء کا زمانہ خفی اور قلیل الاعراض ہوتا ہے، تو گمان ہوتا ہے کہ ان امراض کا ابتداء ہی نہیں ہے (حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا) اسی طرح بعض اوقات محمیات میں مادہ میں پہلے ہی دن قارورہ پر ابر (غمامہ۔ رسوب غمامی) یا کوئی اور علامت نضج نظر آ جاتی ہے۔ تو گمان ہوتا ہے کہ اس مرض میں ابتداء کا زمانہ تھا ہی نہیں حالانکہ یہ واقعہ کے خلاف ہے +

تزید مرض کا وقت وہ ہے جبکہ حرارت غریزی مادہ کے مقابلہ کے لئے گرم حرکت کرتی ہے۔ جس سے نضج کی علامتیں یا ضد نضج کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں +

انتہاء وہ وقت ہے جبکہ طبیعت اور مادہ میں شدید جنگ چھڑ جاتی ہے اور کسی ایک کے غلبہ پانے کا پتہ چلتا ہے۔ اور فیصلہ کن جنگ کا وقت ہی ہے اس جنگ کا زمانہ شدید نوبت کے بخاروں میں ایک ہی نوبت میں ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی شناخت بعد کی آنے والی باری سے ہوتی ہے (یعنی ایسی حالت میں بعد کی نوبت ہلکی آتی ہے) اور گاہے اس جنگ کی مدت دو نوبتیں بھی ہوتی ہیں۔ جو تیسری باری سے معلوم ہو جاتا ہے (یعنی تیسری باری ہلکی آتی ہے) + عموماً اس کی مدت دو باریوں سے متجاوز نہیں ہوتی ہے۔ لیکن امراض مزمنہ کی صورت دوسری ہے۔ ان میں بہت سی نوبتیں تمام باتوں میں ایک دوسرے سے مشابہ ہوتی ہیں۔ اور ایسی حالت میں انتہاء مرض کے قریب نضج یا عدم نضج کی نشانیاں ظاہر ہوا کرتی ہیں +

انحطاط مرض کا وہ زمانہ ہے جبکہ حرارت غریزی مادہ پر غالب ہو کے دبا چکی ہو۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اس کے اجتماع کو پراگندہ کر دے

...دن بدن کی حرارت ہلکی ہوجاتی ہے۔ اور وہ اطراف یعنی ہاتھ پاؤں ... ہوجاتی ہے۔ حتیٰ کہ بخار کی گرمی بالکل تحلیل ہوجاتی ہے۔ اور بسا اوقات ... بھی ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ کی شناخت میں غلطی بھی کی جاتی ہے (یعنی بعض اوقات ... دن بدن کی حرارت خفیف ہوجاتی ہے۔ جسے طبیب سمجھتا ہے کہ یہ انحطاط مرض کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ مرض اسقدر غالب ہوجاتا ہے کہ طبیعت مقابلہ سے مایوس ہوجاتی ہے)۔

زمانۂ منتہٰے بہ لحاظ نوعیت امراض کے مختلف ہوتا ہے (کبھی انتہار کا زمانہ قریب ہوتا ہے اور کبھی بعید)۔ امراض حادہ جداً (نہایت تیز امراض) میں زیادہ سے زیادہ دور انتہار کا زمانہ چار دن تک ہے۔ اور حمیات یوم کو بھی اسی جملہ میں داخل کیا جاتا ہے۔ لیکن حمیات یوم کا شمار امراض حادہ میں نہیں کیا جاتا ہے اسلئے کہ حدتِ مرض کے لئے صرف منتہیٰ کا قریب ہونا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خطرناک امراض میں سے ہو۔

اس کے بعد (قربِ انتہار اور خطر کے لحاظ سے) وہ امراض ہیں جو نہایت تیز ...ہوں (حادہ جداً نہوں) اور جن کو حادہ مطلقًا (بلا قید حاد) کہا جاتا ہے۔ ان کے منتہٰے کا زمانہ سات دن تک ہوتا ہے۔ جیسا کہ حمّائے محرقہ اور غب لازمہ میں دیکھا جاتا ہے۔

بعض ایسے امراض بھی ہوتے ہیں۔ جن کی حدت اس سے بھی کم ہوتی ہے ان کا منتہیٰ چودہ دن تک ہوتا ہے۔ اسکے بعد وہ امراض ہیں جو حادۃ المزمنات ...تے ہیں (یہ حاد اور مزمن کے درمیان میں ہیں) انکا منتہیٰ اکیس دن تک ... ان کے بعد امراض مزمنہ ہیں جن کا منتہیٰ چالیس سے ساٹھ ... زیادہ ایام تک ہوا کرتا ہے۔

امراض حادہ کے تمام درجات (تمام اقسام) کو [illegible]
کے اوقات کی شناخت اس لئے مفید ہے کہ اس سے [illegible]
مناسب طور پر کی جاتی ہے۔ جیسا کہ ہم عنقریب بیان کرینگے۔

بہت سے بخاروں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ زمانہ ابتدا تزید اور منتہا
ایک ہی باری میں پورے ہوجاتے ہیں۔ اور دوسری نوبت زمانہ انحطاط کی ہوتی
ہے۔ بخاروں کے یہ زمانے بھی مختلف بخاروں میں مختلف ہوتے ہیں۔ بعض میں
زمانہ تزید طویل ہوتا ہے۔ اور بعض میں زمانہ انحطاط طول پکڑ جاتا ہے۔

اوقات مرض خصوصاً زمانہ منتہیٰ کی شناخت

کبھی امراض کے اوقات کلیہ کی شناخت انکی نوعیت سے ہوا کرتی ہے
مثلاً تشنج یابس، صرع، سکتہ، اور خناق امراض حادہ جدًا میں سے ہیں۔ اور
حمی محرقہ حادّہ لا جدًا (حادہ مطلقًا) میں سے ہے۔ اور تپ ربع اور فالج امراض
مزمنہ میں سے ہیں۔

کبھی ان اوقات کی شناخت مرض کے حرکت میں آنے سے (نوبت اور
باری کے آنے سے) کیجاتی ہے۔ چنانچہ اگر اس کی نوبتیں چھوٹی ہوتی ہیں (جلد ختم
ہوجاتی ہیں) تو سمجھا جاتا ہے کہ منتہیٰ قریب ہے۔ جیسا کہ غب خالص میں ہوتا ہے کہ
اس کی نوبتوں کا زمانہ تین گھنٹے سے بارہ گھنٹے تک ہوتا ہے۔ لیکن اگر نوبتوں کا
زمانہ طویل ہو (نوبتیں لمبی ہوں۔ اور دیر تک رہیں) تو مادہ کے غلیظ ہونے اور
منتہیٰ کے بعید ہونے کی علامت ہے۔ جیسا کہ غب غیر خالص میں ہوتا ہے۔ اگر
نوبتوں کا سلسلہ ہی نہ ہو، اور اس کے ساتھ ہی اس کا مادہ گرم ہو جیسے [illegible]
تو مرض حاد ہی سمجھا جائیگا۔ اور اگر مادہ غلیظ اور سرد ہو [illegible]

مرض کو غیر حاد سمجھنا چاہیے ✦

کبھی اوقات مرض کا پتہ سحنہ (رنگلیٹ) سے ملتا ہے۔ چنانچہ اگر جسم جلد گھل جائے۔ چہرہ اور پپلو دھنس جائیں (لاغر ہو جائیں) تو مرض حاد ہے اور اگر کوئی تغیر محسوس نہ ہو اور بدن اپنی حالت پر قائم رہے تو مرض کو اس درجہ حاد نہ سمجھنا چاہیے ✦

کبھی قوت مریض سے اوقات مرض معلوم ہوتے ہیں۔ اگر جلد ضعف پیدا ہو گیا ہے۔ تو سمجھنا چاہیے کہ مرض حاد ہے۔ ورنہ غیر حاد ✦

کبھی عمر اور موسم سے مرض کے اوقات معلوم ہوتے ہیں۔ سن شباب اور گرم موسموں میں (عموماً) امراض کے منتہیٰ کا وقت قریب ہوا کرتا ہے۔ اور برودت کے عمروں (سرد عمروں) اور دونوں ٹھنڈے موسموں میں زمانہ منتہیٰ دیر میں آتا ہے۔ اور یہی حال ملکوں کے اعتبار سے بھی ہے ✦

کبھی نبض سے اوقاتِ مرض کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ اگر نبض سریع، متواتر اور عظیم ہے۔ تو سمجھنا چاہیے کہ مرض حاد ہے۔ ورنہ غیر حاد ✦

کبھی بخار کے لرزہ سے اوقاتِ امراض معلومات ہوتے ہیں۔ چنانچہ لرزہ اگر دیر تک رہے تو سمجھنا چاہیے کہ مرض کا رُخ اِزمان کی طرف ہے۔ ورنہ حدت کی طرف اور جہاں لرزہ بالکل ہی نہ ہو تو یہ بخار اپنی جنس کے بخاروں میں سے بلحاظ مدت کے سب سے چھوٹا ہوگا ✦

کبھی مرض کے اوقات باریوں (کی آمد) کے اوقات کے اعتبار سے پہچانے جاتے ہیں۔ چنانچہ اگر مسلسل ہر باری وقت سے پہلے آئے اور وقت سے پہلے آنے کی مدت روز بروز بڑھتی چلی جائے۔ تو سمجھنا چاہیے کہ مرض زمانۂ تزید میں ہے ✦

مثلاً ایک باری دوپہر کے وقت آئے، دوسری باری دوپہر کو دو دقیقہ پہلے آئے تیسری باری دوسری باری سے تین دقیقہ پہلے آئے (دوپہر سے پانچ دقیقہ پہلے آئے) اسی طرح چوتھی باری تیسری باری سے چار دقیقہ پہلے آئے (دوپہر سے نو دقیقہ پہلے آئے) غرض وہ وقت روز بروز بڑھتا چلا جائے) + مترجم +

اور یہ اس لئے کہ بعض امراض کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنے آخر وقت تک (انحطاط تک) عالم تزید ہی میں رہتے ہیں (یعنی وقت سے پہلے برابر آتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ مریض مر جاتا ہے۔ یا وہ بخار کسی دوسرے بخار میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اسلئے یہ شرط لگائی گئی ہے کہ وقت سے پہلے آنے کی مدت روز بروز بڑھتی چلی جائے) +

اور وہ امراض جن میں مسلسل ہر باری اپنی پچھلی باری سے پہلے آتی ہے اکثر حمائے غب کی جنس سے ہوتے ہیں۔ اور گاہے حمائے مواظبہ کی جنس سے +

اور اگر وقت سے پہلے آنے کا سلسلہ بند ہو جائے (تقدم کے بعد توقف ہو جائے) اور بڑھوتری اور تزید بھی رک جائے (یعنی وقت سے پہلے آنے کی مدت، جو بڑھتی جا رہی تھی، وہ رک جائے) تو سمجھ لینا چاہئے کہ شاید یہ مرض کے منتہیٰ کا زمانہ ہے۔ اور اگر نوبت دیر سے آنے لگے تو سمجھنا چاہئے کہ یہ انحطاط مرض کا وقت ہوگا۔ اور جو بخار اپنی باریوں کا ایک خاص وقت مقرر کر لیتے ہیں۔ وہ طویل المدت ہوا کرتے ہیں +

عوارض سے اسی طرح اوقات مرض کا حال گاہے عوارض بخار کی زیادتی یا انکے ایک حالت پر ٹھہر جانے یا کم ہو جانے سے اور باریوں کی مدت کے بڑھنے یا گھٹنے سے بھی معلوم[1] ہوا کرتا ہے۔ بعض مرتبہ یہ باریاں آپس میں ایک دوسرے سے مختلف

[1] مثلاً عوارض کی زیادتی سے زمانۂ ابتداء سمجھا جاتا ہے، کمی سے زمانۂ انحطاط اور ٹھہر جانے سے (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

ہوتی ہیں۔ اور انکے حالات باہمی مشابہ نہیں رہتے (یعنی ایک باری کی حالت دوسری سے مختلف ہوتی ہے۔ اسلئے زیادتی و کمی کی کوئی ترتیب قائم نہیں رہتی) +

استفراغ سے بعض مرتبہ اوقات مرض کا پتہ استفراغ کی حالتوں سے چلتا ہے۔ اسلئے کہ اگر کسی باری میں پسینہ آئے۔ یا دست آجائیں، اور اسکے بعد کی باری اسی شدت کی آئے، یا اس سے بھی زیادہ بڑھکر ہو۔ تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ استفراغ (پسینہ یا دست) مادہ کی کثرت کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس استفراغ کی وجہ یہ نہیں ہے کہ طبیعت نے اپنی قوت سے دفع کیا ہے۔ اور یہ حالت اس امر کی علامت ہے کہ مرض طول کھینچے گا +

نضج سے گاہے اوقات مرض کا حال نضج اور ضد نضج (عفونت) سے معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ مثلاً جبکہ نفثؔ میں کچھ نُضج ظاہر ہوجائے۔ یا قارورہ میں غمامہ (رسوب غمامی) نمودار ہو تو سمجھنا چاہئے کہ وہ تزائید کا ابتدائی زمانہ ہے پھر جبکہ نضج یا ضد نُضج (عفونت) بکثرت ظاہر ہونے لگے تو منتہیٰ کا وقت ہے + اسی طرح جبکہ نفث میں نضج یا ضد نضج جلد ظاہر ہوجائے، یا قارورہ میں غمامہ جلد نمودار ہوجائے تو سمجھ لیجئے کہ منتہیٰ کا زمانہ قریب ہے۔ اور اگر ان باتوں میں تاخیر ہوجائے تو سمجھنا چاہئے کہ انتہار کا زمانہ دور ہے +

اوقات جزئیہ امراض کے اوقات جزئیہ کی پہچان یہ ہے کہ **ابتداء نوبت کا** زمانہ وہ ہے جبکہ نبض دب جاتی ہے (نبض منضغط ہوتی ہے) اور نبض منضغط کے معنے کو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳) زمانہ انتہار + اسی طرح باری کی مدت اگر ایک جیسی حالت پر قائم رہے۔ تو ابتدار کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر گھٹنے لگے، تو انحطاط کا زمانہ، اور اگر بڑھنے لگے، تو علی العموم تزئید کا زمانہ ہوتا ہے۔ بشرطیکہ یہ زیادتی و کمی باقاعدہ چلے + ۱؎ نفث: وہ بلغم جو منہ کی راہ سینہ یا پھیپھڑے سے خارج ہوتا ہے ۲؎ نبض منضغط اسے کہتے ہیں جس نبض میں سستی ضعف صغر اور بُعد پایا جاتا ہے +

تم سمجھ چکے ہو۔ اور اطراف یعنی ہاتھ پاؤں کے رنگ میں نیلاہٹ نمودار ہو جاتی ہے۔ اور وہ ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ خصوصًا کانوں کی لَو اور ناک کے نتھنے اس کے بعد وہ وقت آتا ہے۔ جبکہ تمام بدن میں حرارت پھیلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے عمومًا ابتداء نوبت میں (باری کے ابتدائی حصے میں) بدن کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے۔ کسل اور غم طاری ہوتا ہے، حرکات میں سُستی آ جاتی ہے۔ اور غنودگی کا غلبہ ہوتا ہے۔ پپوٹوں میں ڈھیلاپن اور گفتگو میں گرانی آ جاتی ہے۔ شانوں کے مابین اور پُشت میں پھُریریاں اُٹھتی ہیں۔ بعض مرتبہ سخت لرزہ بھی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ تھوک اور رال بہنے لگتی ہے۔ کنپٹیاں پھڑکنے لگتی ہیں۔ کانوں میں بھنبھناہٹ (طنین) ہوتی ہے۔ چھینکیں آتی ہیں۔ اور اعضاء میں تمدد ہوتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ سب سے زیادہ ضعفِ قوت ابتداء یا انتہا کے زمانہ میں ہوتا ہے۔

وقت تزید (باری کے بڑھنے کا زمانہ) کا "پہلا نصف" وہ زمانہ ہے جبکہ نبض (دباؤ سے نکلکر) عظیم اور سریع ہونے لگتی ہے۔ اور تمام بدن میں یکساں طور پر حرارت پھیلنے لگتی ہے۔ اور اس کا "آخری نصف" وہ وقت ہے جبکہ بخار کی یہ حرارت جو جسم میں یکسانی کے ساتھ پھیل چکی ہے، بڑھتی چلی جائے۔

انتہا کا زمانہ وہ ہے جبکہ بخار کی یہ حرارت اور اس کے تمام اعراض ایک حالت پر ٹھہر جائیں (نہ گھٹیں اور نہ بڑھیں) اور نبض جتنی عظیم ہو سکتی ہے ہو جائے اور اس میں سُرعت اور تواتر پورے طور پر (شدت کے ساتھ) نمودار ہو جائے۔

انحطاط کا وقت وہ ہے جبکہ بخار میں کمی ہونے لگے۔ اور نبض معتدل اور مستوی ہونے لگے۔ پھر پسینہ آنا شروع ہو۔ اور بخار اُتر جائے۔

نکتہ بسا اوقات موت کے قریب بھی انحطاط کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دھوکا ہوتا ہے۔ کہ مریض تندرست ہو رہا ہے۔ ایسے وقت ان باتوں کی پرواہ نہ کرنی چاہیے۔ بلکہ نبض کا حال دیکھنا چاہیے۔ کہ کیا وہ عظیم اور قوی ہے (اگر وہ واقعی عظیم اور قوی ثابت ہو، تو سچا انحطاط ہے۔ ورنہ دھوکا) +

مثال اگر تم یہ مناسب سمجھتے ہو کہ ہم تمہارے سامنے (مذکورہ بالا چاروں اوقات جزئیہ، اور ان کے عوارض کی) کوئی مثال کریں، تو ہم حمائے غب کو بطور مثال کے پیش کرتے ہیں۔ اسے سوچو۔ اس کی ابتدا اکثر حالتوں میں پھریریوں سے ہوا کرتی ہے۔ پھر سردی اور لرزہ نمودار ہوتا ہے۔ پھر لرزہ میں سکون ہو جاتا ہے۔ اور سردی کی بیہ آ جاتی ہے (یہاں تک ابتدا کا زمانہ ہے) اس کے بعد گرمی بڑھنے لگتی ہے (یہ تزید کا پہلا نصف ہے) پھر وہ یکسانی کے ساتھ جسم میں پھیل جاتی ہے۔ پھر وہ پھیلی ہوئی گرمی زیادہ ہونے لگتی ہے (تزید کا آخری نصف ہے) پھر وہ ایک حالت پر ٹھہر جاتی ہے (یہ انتہا کا زمانہ ہے) اس کے بعد وہ گھٹنے لگتی ہے (یہ انحطاط کا وقت ہے) یہاں تک کہ بخار اتر جاتا ہے +

طول مرض کے اسباب یہ بھی جاننا چاہیے کہ مرض کا زمانہ گاہے اس وجہ سے طویل ہو جاتا ہے کہ اس کا مادہ کثیر، یا غلیظ، یا سرد ہوتا ہے۔ اور کبھی طول مرض کے اسباب میں موسم اور ملک کی سردی بھی اعانت و امداد کر دیتی ہے۔ اسی طرح گاہے اس میں حرارت غریزی کا ضعف اور جلد کے مسامات کا بند ہونا بھی مددگار ہو جاتے ہیں (اور طول مرض کا سبب بن جاتے ہیں) +

حمیات یوم (یک روزہ بخار)

عمومی تذکرہ

اسباب حمائے یوم کی جملہ اقسام کے اسباب وہی اسباب خارجی ہوا کرتے ہیں۔ جو بالذات بدن کو گرم کرتے ہیں، یا بالعرض۔ مثلاً تمام وہ چیزیں جو بدن سے مس کرتی ہیں (ملاقیات) یا کھائی جاتی ہیں (متناولات۔ خواہ گرم اغذیہ ہوں یا ادویہ) اور بدنی انفعالات (بدنی تأثرات۔ مثلاً شدید ریاضت) اور نفسانی انفعالات (مثلاً غصہ کی شدت) اسی طرح ہر قسم کے اَوجاع اور بیرونی اورام (اندرونی اورام سے حمی یومیہ کی بجائے حمائے خلطیہ ہوتے ہیں) + بعض اوقات حمائی یوم سُدے (اور تخمہ) جیسے اسباب سے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جو اسباب بادیہ کے شمار میں نہیں ہیں (بلکہ اسباب بدنیہ میں گنے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ قلیل الوقوع ہے) + حمائے یوم کے اسباب بھی شدت (خواہ وہ بدنی ہوں یا بادی) اس درجہ تک نہیں ہوتی ہے کہ روح کے اشتعال سے آگے بڑھ جائے (اور اخلاط وغیرہ کو گرم کردیں) کیونکہ جب ان اسباب کا اشتعال روح سے آگے بڑھ جاتا ہے تو حمائے دق یا کسی اور قسم کے خلطی بخار کا باعث ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم آگے بیان کریں گے۔ کیونکہ بسا اوقات اسباب خارجی اسباب سابقہ کو حرکت و جوش میں لے آتے ہیں۔ چنانچہ جب ان اسباب سے عفونتِ اخلاط پیدا ہو جاتی ہے۔ تو عفونی بخار پیدا ہو جایا کرتے ہیں +

بعض لوگوں کا گمان ہے کہ حمائے یوم محض بدن اور روح کی کلفت و تکان ہی سے پیدا ہو سکتے ہیں (اس کے سوا، دوسری صورت نہیں)، لیکن یہ خیال غلط ہے (کیونکہ حمائے یوم گاہے فرطِ مسرت اور خوشی سے بھی پیدا ہو جاتے ہیں) +

حمیات یوم عموماً ایک ہی دن میں زائل ہو جایا کرتے ہیں۔ [illegible]

ہوتا ہے کہ تین دن سے آگے بڑھیں۔ اگر تین دن سے تجاوز کر جائیں تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ کسی دوسرے بخار میں منتقل ہو گئے ہیں (یعنی حمائے یوم سے حمی غلطی یا دق میں بدل گئے ہیں) +

انتقالِ حمیٰ انتقال کے یہ معنیٰ ہیں کہ حرارت کا تعلق روح سے گزر کر بدن یا خلط کے ساتھ قائم ہو جائے۔ علاوہ ازیں بعض لوگ (جالینوس) بیان کرتے ہیں کہ حمائے یوم گاہے چھ دن تک قائم رہتا ہے۔ اور پھر پورے طور پر اس طرح اترجاتا ہے۔ کہ اگر وہ کسی اور جنس میں منتقل ہو گیا ہوتا۔ تو اس طرح کلی طور پر ہرگز نہ اترتا (بلکہ کچھ نہ کچھ اثر ضرور باقی چھوڑتا۔ کیونکہ حمائے خلطیہ جب ختم ہوتے ہیں، تو یک لخت اس طرح نہیں ختم ہوتے کہ کوئی اثر نہ چھوڑیں۔ اور طبیعت یک لخت صاف ہو جائے) +

نکتہ اس بخار کا علاج تو آسان ہے۔ لیکن شناخت مشکل ہے۔ یہی حالت ابتداء دق کی بھی ہے +

استعداد حمیات یوم میں جلد مبتلا ہونیوالے۔ اور کوئی غلطی ہو جائے۔ تو بہت زیادہ نقصان اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جن کے مزاج میں حرارت اور یبوست کا غلبہ ہو۔ ایسے لوگوں میں حمائے یوم بہت جلد حمائے دق یا حمائے غب کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں + اس کے بعد وہ لوگ ہیں۔ جن میں حرارت و رطوبت زیادہ ہو۔ ایسے لوگوں میں حمائے یوم بہت جلد حمائے عفونت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ لوگ ہیں جن میں صرف حرارت کی زیادتی ہو، پھر وہ لوگ ہیں جن میں صرف یبوست کی کثرت ہو +

جن لوگوں کا مزاج حار یابس ہو، اور ان کو فاقہ ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی بے خوابی یا نفسانی تکان یا بدنی تکان پیش آ جائے۔ تو کسی قدر تشعریرے کے ساتھ حمائے یوم اس پر فوراً حملہ آور ہو گا۔ ایسی صورت میں اگر کوئی

تدارک نہ کیا جائے۔ اور فوراً غذاء کھلائی نہ جائے تو بہت جلد حمائے عفنی آگھیرے گا ۔

علامات ممیزہ مخصوصہ

یعنی حمیات یوم کی وہ خاص علامتیں، جو انکو دیگر حمیات سے ممتاز کر دیتی ہیں حمیات یوم کا خاصہ ہے کہ اسباب سابقہ (متقادمہ) اس کا باعث نہیں ہوتے۔ اور نہ انکی ابتداء تضاغُط سے ہوتی ہے (تضاغُط ۔ دبانا) تضاغُط سے شروع ہونیکا مطلب یہ ہے کہ حمیات یوم کی ابتداء میں عموماً لرزہ نہیں ہوتا ۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے نہیں پڑتے حرارت اندرونی اعضاء میں نہیں چلی جاتی۔ طبیعت میں کسلمندی اور نیند کیطرف میلان نہیں ہوتا۔ نبض گہری (غائر) مختلف اور صغیر نہیں ہوتی ہے (تضاغط سے حمیات خلطیہ شروع ہوا کرتے ہیں) بلکہ حمیات یوم کی ابتداء میں گاہے سردی سی لگتی ہے۔ جھرجھری سی اٹھتی ہے۔ کسی قدر جمہائی ہوتی ہے ۔ اس جمہائی کی وجہ ردی اخلاط کے بخارات ہوتے ہیں۔ یہ ابتدائی علامتیں جلد ہی زائل بھی ہو جاتی ہیں (کیونکہ اتفاقی چیزیں زیادہ پائدار نہیں ہوتی ہیں) گاہے شاذ و نادر طور پر حمیات یوم کے شروع میں لرزہ بھی ظاہر ہوتا ہے جسکی وجہ اُن بخارات کی بیحد کثرت ہوتی ہے ۔ جو عضلات میں نخس پیدا کر کے اذیت پہونچاتے ہیں ۔

حمیات یوم کی حرارت کا اشتعال بہت تیز اور مُتقشِّف (خشک کر دینے والا) نہیں ہوتا ہے، بلکہ ریاضت کرنے والوں، یا نشہ والوں کے بدن کی حرارت کی طرح اس کی حرارت نرم اور ہلکی سی ہوتی ہے ۔

قارورہ جب قارورہ اول ہی روز نضج یافتہ ہو، اور نبض اچھی حالت میں ہو تو (بلا تامل) حکم لگا دینا چاہیئے کہ یہ حمائے یوم ہے ۔ یہ اس لئے کہ قارورہ میں بحیثیت حمائے یوم کے کوئی تغیر نہیں ہو سکتا (جب تک کہ اسکے ساتھ دیگر اسباب شریک

ہو جائیں) اور قارورہ کا رسوب بھی نضج یافتہ ہوگا۔ جس میں کسی خلط کی رنگینی نمایاں نہ ہوگی۔ اور بعض مرتبہ قارورہ میں غمامہ (رسوب غمامی) معلق نظر آئیگا (یعنی وہ قارورہ کے درمیان میں ہوگا نہ تلے میں اور نہ اوپر کی سطح پر) بعض دفعہ یہ اوپر تیرتا ہوا ہوگا۔ جس کا رنگ بھی اچھا ہوگا + اور اگر اتفاقاً قارورہ کی رنگ میں اعتدال قائم نہ رہے تو قوام میں ضرور اعتدال پایا جائے گا۔ اور قارورہ کا رنگ اگر متغیر ہو جاتا ہے تو اوس کی وجہ (حمی یوم نہیں ہوتی ہے، بلکہ) کوئی ایسا سبب شریک ہو جاتا ہے، جو قارورہ کے رنگ کو متغیر کر دیتا ہے، اور وہ سبب ایسا ہوتا ہے کہ اگر بخار نہ بھی ہو، جب بھی وہ قارورہ کے رنگ میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ ہم حمائے تعبیہ وغیرہ کے حالات میں قریب تر بیان کرینگے +

نبض حمائے یوم میں نبض (کم وبیش) سریع، قوی اور عظیم ہوا کرتی ہے۔ البتہ وہ صورتیں اس سے مستثنےٰ ہیں، جن میں یہ بخار ضعیف کرنے والے انفعالات (مثلاً ہموم وغموم) سے پیدا ہوتا ہے (ایسی صورتوں میں نبض قوی ہونے کی بجائے ضعیف ہوا کرتی ہے) یا یہ کہ فم معدہ میں اذیت پہنچانے والی کوئی خلط ہو۔ یا برودت ہو، یا بخار کے سوا کوئی اور ایسا سبب ہو جو صغر نبض کا باعث ہو جائے +

حمائے یوم کی نبض میں اختلاف شاذونادر ہوا کرتا ہے (کیونکہ اس میں قوت ایسی زیادہ ضعیف نہیں ہوتی ہے) اگر اختلاف ہو بھی جائے تو انتظام نبض برقرار رہتا ہے۔ اگر اس کے خلاف ظاہر ہو تو (یقیناً) کوئی دوسرا سبب ہوگا۔ جو بخار سے پہلے گذر چکا ہوگا۔ یا اس کے ساتھ ہوگا۔ مثلاً سخت تکان ہو۔ یا احشار میں لذع شدید (سخت سوزش) ہو۔ یا اس کے مانند کوئی اور تکلیف ہو +

اس بخار میں کبھی نبض صُلب ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ گاہے برودت شدید وکثیفہ مجمدہ ہوتی ہے۔ گاہے دھوپ کی شدید حرارت مجففہ، گاہے

شدید مجفف تکان، گاہے سخت بھوک (فاقہ)۔ گاہے بیخوابی، گاہے رنج و غم، گاہے استفراغ (وغیرہ) +

گاہے حمی یوم میں ایسا ہوتا ہے کہ نبض کی حرکت انبساطی تیز اور حرکت انقباضی سست ہو جاتی ہے۔ لیکن طبعی حالت کے لحاظ سے تیزی کچھ بہت زیادہ نہیں ہوتی۔ ہاں شاذ و نادر صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ فاسد بخارات کو خارج کرنے کی ضرورت کے مقابلہ میں یہاں تروتح کی ضرورت زیادہ شدید ہے۔ کیونکہ یہاں معتدل اور طبعی حالت کی نسبت بخارات ایسے زیادہ فاسد نہیں ہوا کرتے ہیں، بلکہ معتدل کی نسبت کچھ گرم ہوا کرتے ہیں (اسلئے اخراج تنفس کے مقابلہ میں جذب نسیم کی ضرورت شدید ہوتی ہے۔ تاکہ گرمی میں سکون آئے) +

جب تم پر نبض اور اوسکی حرکتِ انقباض کا پہچاننا مشکل ہو جائے۔ تو تنفس سے پتہ لگانا چاہئے۔ اور اس بخار میں مریض کی نبض بخار دور ہو جانے کے بعد اوس طبعی حالت پر آجاتی ہے۔ جو اوس مریض میں پہلے پائی جاتی تھی۔ اور یہی ایک نمایاں علامت ہے (ورنہ دوسرے بخاروں میں بخار دور ہو جانے کے بعد بھی نبض میں کچھ نہ کچھ اثر ضرور باقی رہتا ہے) +

خلاصہ یہ کہ جب قارورہ اور نبض بہتر حالت میں ہوں تو یہ حمائے یوم کی علامت ہے۔ اور جب یہ دونوں ایسے نہوں تو یہ ضروری نہیں ہے کہ حمائے یوم نہو، کیونکہ بسا اوقات حمائے یوم میں قارورہ رنگین ہوتا ہے۔ اور نبض مختلف یا ضعیف یا صغیر ہوتی ہے +

حمائے یوم کے علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ اس کی ابتدا نرم ہوتی ہے (نفضا فض سے شروع نہیں ہوتا ہے) اور اس کا زمانہ تزید دو گھنٹے سے زیادہ

ہمیشہ بڑھتا ہے، اور اوس کے منتہیٰ پر شدید عوارض پیش نہیں آتے ہیں۔ اور حمائے عفنی اس کے خلاف ہے۔ حمائے یوم کی یہ بھی علامت ہے کہ اس میں سخت عوارض نہیں ہوتے۔ اور نہ (بخار میں) سخت حرارت کا غلبہ پایا جاتا ہے۔ درد بھی اس میں کم ہوا کرتے ہیں (مثلاً درد سر۔ درد کمر وغیرہ) لیکن اگر درد سر یا کسی اور قسم کا درد ہو بھی تو بخار دور ہو جانے کے بعد دیر تک باقی نہیں رہتا ہے۔ یہ بھی یوم ہونیکی ایک دلیل ہے۔ عموماً یہ بخار پسینے کے ساتھ اوترتا ہے، یا بخار اوترتے وقت بدن نم ہو جاتا ہے۔ یہ نمی اور تری خلطی نہیں ہوتی ہے (یعنی اس نمی میں کوئی خلط غالب نہیں ہوتی ہے) بلکہ طبعی اور معمولی پسینہ سے مشابہ ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا اس کی مقدار بھی بہت زیادہ نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ جس طرح اُس کی کیفیت طبعی پسینہ کے مانند ہوتی ہے، اسی طرح اس کی مقدار بھی طبعی پسینہ کی مقدار کو قریب ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر تم پسینہ کی مقدار زیادہ دیکھو تو سمجھ لو کہ یہ بخار حمائے یوم کی قسم سے نہیں ہے۔

حمائے یوم ہونے کا تجربہ یوں بھی کیا جاتا ہے کہ مریض کو حمام میں داخل کیا جائے۔ اگر اس میں تھوڑی دیر ٹھہرنیکے بعد خلاف عادت پھریری سی آنے لگے تو سمجھ لینا چاہئے کہ حمائے عفنی ہے۔ ایسی صورت میں فوراً مریض کو حمام سے باہر نکال لیا جائے۔ اور اگر کوئی غیر معمولی تغیر ظاہر نہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ حمائے یوم ہے۔

علاوہ ازیں گاہے یہ بھی ہوتا ہے کہ ہوتا دراصل حمائے یوم لیکن حمام میں جانیکے بعد رقیق و سیال اخلاط بدن میں منتشر ہو جاتے ہیں۔ جو اشتعال سے محفوظ نہیں رہتے۔ اسلئے یہ بخار حمائے یومی سے حمائے خلطی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اگر حمام کی نوبت نہ آتی تو یہ بخار حمائے یوم ہی رہتا۔ اور یونہی جاتا رہتا۔

حمی یوم کا انتقال

(یعنی حمائے یوم کا کسی دوسرے بخار میں منتقل ہو جانا) +

حمائے یوم اکثر دوسرے بخاروں میں منتقل ہو جایا کرتا ہے۔ اور یہ انتقال اسکا اندازہ سے ہوتا ہے۔ جس اندازہ سے کہ بدن اور اخلاط میں اسکی استعداد ہوتی ہے۔ یا جبکہ اندازہ سے دیگر اسباب ساتھ ہو جاتے ہیں۔ یا یہ کہ تدبیر میں (غذا وغیرہ میں) کوئی غلطی ہو جائے۔ مثلاً یہ کہ مریض کو غذا دینی چاہئے تھی۔ اور طبیب نے غلطی کی اور غذا نہ دی تو صفرادی مزاج کے لوگوں میں یہ بخار دق یا تپ محرقہ کی طرف منتقل ہو جائیگا۔ اور پُر گوشت لوگوں (ابدان لحمیہ) میں سونوخس کی طرف منتقل ہو جائیگا جس میں (خون کے اندر) عفونت نہیں ہوتی ہے +

اور بعض اوقات حمائے عفنی (دموی) میں بھی منتقل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر مسامات کو کھولنے اور جسم سے کثافت کے دور کرنے کی ضرورت ہو۔ اور (غلطی سے) ایسا نہ کیا جائے، تو بدن کے اخلاط موجودہ مشتعل ہو جاتے ہیں۔ جس کی سخونت اور عفونت لاحق ہو جاتی ہے + خصوصاً جبکہ اخلاط میں بوجہ کثرت۔ لزوجت اور غلظت کے اور رگوں میں بند ہونے کی وجہ سے سدوں کی استعداد ہو +

علامات انتقال

(دوسرے بخار میں حمی یوم کے منتقل ہو جانے کی علامتیں) +

اس امر کی نشانی (کہ حمی یوم دوسرے بخار میں منتقل ہو گیا ہے) یہ ہے کہ بخار بغیر پسینے یا نمی کے اترتا ہو یا اگر پسینہ کے ساتھ اترتا ہو تو پسینہ کی ...

پورے طور پر صاف نہیں ہوتی ہے، اور یہ کہ زمانۂ انحطاط دراز اور دشوار ہوتا ہے جس میں نبض بھی صاف نہیں ہوتی ہو۔ بلکہ نبض میں کچھ نہ کچھ کسر باقی رہتی ہو جلی ہذا اگر وہ دوسر ہو تو وہ بھی باقی رہتا ہے۔ یہ سب علامتیں اسکا پتہ دینگی کہ وہ حمائے عفنی (غلطی) یا دق میں منتقل ہو گیا ہے۔ چنانچہ اگر اسباب شدید ہوں اور دیر تک موجود رہیں تو حمائے دِقیہ میں منتقل ہو جائیگا۔ اور جب دق میں منتقل ہو جائے گا تو شریان (نبض) کے لمس کو گرم پاؤگے۔ اور بخار تمام اعضا میں یکسانی کے ساتھ ہوگا۔ جس کا امتلاء معدہ اور تناولِ غذاء کے بعد بڑھنا ضروری ہے۔ اور نبض کو ہمیشہ مستوی پاؤگے (حمائے عفنی کی طرح یہ مختلف نہ ہوگی) جس میں کچھ صلابت اور صغر بھی ہوگا۔ نیز حمائے دق کی وہ تمام علامتیں بھی دیکھوگے جو ہم بیان کرنیوالے ہیں۔

جب حمائے یوم اُس تپ دموی میں جس کا نام سونوخس ہے۔ اور جس میں عفونت نہیں ہوتی ہے۔ منتقل ہو جائیگا تو دیکھوگے کہ امتلاء (امتلاء خون) کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ حرارت میں زیادتی ہے۔ اور چہرہ پہ سوجن کے آثار ہیں۔ اور اگر یہ بخار عفونت کے بخاروں میں منتقل ہو جائیگا۔ تو پھر یہاں اُلٹینگی، نبض مختلف اور صغیر ہوگی۔ تعفا غط ظاہر ہوگا (جسکے معنے گذر چکے ہیں) اور حرارت تیز اور خشک ہوگی۔ اور تمام عوارض شدت سے ظاہر ہو جائینگے۔ رہا قارورہ۔ تو اس میں عموماً سابق کی طرح نضج کی علامتیں قائم رہتی ہیں۔ اور بسا اوقات نضج نہیں بھی ظاہر ہوتا ہے۔

حمائے یوم کا عام اصولِ علاج

غذاء جو لوگ حمیات یوم میں مبتلا ہو جائیں اُنکا فرض ہے کہ بہترین غذاء جو سریع الہضم بھی ہو استعمال کریں۔ اسلئے کہ محموم یعنی بخار کا مریض (ضعیف)

علیل ہے۔ اور جب وہ علیل ہے تو وہ یقیناً مادی ہے (حقت ریشہ بھی ہو) اس کے لئے سریع الہضم غذا ہی مناسب ہے) لیکن حمیات یوم کے بعض لوگوں کو بیشتر غذا کھانے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ اُن بخاروں میں کیا جاتا ہے جو تکان یا غم یا فاقہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ علیٰ ہذا اُن لوگوں کا بھی یہی حال ہے جن میں صفراء بہ کثرت ہو۔ اور جو لوگ ابتداء میں بھر پیری کی شکایت کرتے ہوں، ان کو غذاء تھوڑے سے پانی اور کسی (مناسب) شراب میں ڈبو کر دی جائے۔ تاکہ غذا جلد نفوذ کر سکے۔ اور ایسے لوگوں میں خواہ ابتداء بخار ہی کیوں نہ ہو۔ ضرور غذا دی جائے لیکن بعض لوگوں کو کثیر المقدار غذاء دینے سے روکا جاتا ہے۔ اور تلطیف غذا (تقلیل غذاء) کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ حمی یوم سددی۔ حمی یوم استحصافی اور حمی یوم ورمی میں کرنا پڑتا ہے۔ غذاء کے باب میں بہتر اصول یہ ہے کہ انحطاط مرض کے وقت غذاء دی جائے۔ بجز ان لوگوں کے جنکو ہم نے مستثنیٰ کر دیا۔

پانی ٹھنڈے پانی کے باب میں ضرور ہے کہ ابتداء میں روکنا مناسب نہیں۔ اس لئے کہ اس وقت قوت (کافی) ہوتی ہے۔ اور سرد پانی سے ضعف کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں روح کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے یہ ایک بہترین علاج ہے۔ لیکن اگر آلات باطنی (احشاء) میں کوئی ضعف ہے۔ اور بخار میں طول کھینچ گیا ہے۔ یا بخار سدوں کی وجہ سے ہے۔ تو بہتر یہ ہے کہ ٹھنڈا پانی زیادہ استعمال نہ کیا جائے۔

حمام حمائے یوم والوں کو حمام کا مشورہ اس وقت اکثر دیا جاتا ہے۔ جبکہ بخار کی باری پورے طور پر اتر چکی ہو۔ اس لئے کہ اس سے کئی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ (۱) ترطیب حاصل ہوتی ہے۔ (۲) پسینہ آجاتا اور مسامات کھل جاتے ہیں

(۱) حمی یوم استحصافی وہ بخار جو مسامات جلد کے بند ہونے سے پیدا ہو۔

[illegible] حمام کا شافی طور سے تبرید بھی حاصل ہوتی ہے۔ ہاں اس صورت [illegible]
[illegible] سے باز رکھنا چاہئے۔ جبکہ عفونت کا خطرہ موجود ہو ٭

حمائے یوم سُددی والوں کو حمام سے بچانا چاہئے۔ کیونکہ بسا اوقات حمام کسی مرض عفونت (حمی عفونی) کو ہیجان میں لے آتا ہے۔ اور یہی حالت تخمہ سے پیدا ہونیوالے بخار کی بھی ہے۔ ہاں آخر وقت میں اور جبکہ مسامات مکمل کھلے ہوں، اور تخمہ فرو ہو چکا ہو، تو اس وقت حمام کرنا واجب ہے۔ زکام والوں کو حمام نہیں کرانا چاہئے۔ ہاں اگر زکام احتراقی ہو (حرارت آفتاب کی وجہ سے زکام ہو گیا ہو) تو اس میں حمام مناسب ہے ٭

حمیات یوم والوں کے لئے ضروری ہے کہ حمام کی ہوا میں زیادہ دیر ٹھہریں بلکہ پانی میں جب تک آرام ملے (اور اچھا معلوم ہو) ٹھہرے رہیں۔ مگر استحصاف اور تکاثف مسام سے جن لوگوں کو بخار آیا ہو، انکو حمام کے ہوائی حصہ میں زیادہ ٹھہرنا مناسب ہے۔ تاکہ پسینہ خوب آجائے ٭

حمام میں تمریخ کرنا (تیل لگانا) خواہ تیل بدن پر ڈالدیا جائے۔ یا بطور طلاء کے لگا دیا جائے۔ مسامات کو بند کر دیتا ہے، اور اُن تمام بخاروں کی صحت میں تاخیر پیدا کر دیتا ہے۔ جو بیرونی یا اندرونی سددوں کی وجہ سے ہوں۔ لیکن اگر اس کے ساتھ مالش کی جائے تو سُددوں کو کھولدیتا ہے۔ اور رطوبت کی کثرت ہوتی ہے تو رگڑ اور مالش اس کو بھی تحلیل کر دیتی ہے۔ لیکن رطوبت کی کمی ہو تو جسم میں خشکی پیدا کر دیتی ہے ٭

حمائے یوم والوں میں استفراغ (مسہل وغیرہ دینے) کی ضرورت نہیں پڑتی [illegible] ہاں جن میں سددوں یا امتلاء یا فساد ہضم کی وجہ سے بخار آیا ہو یا جن میں [illegible] ہم [illegible] ہوا اور بدن بھی اخلاط سے ممتلی ہو تو ایسی حالتوں میں [illegible]

ہوگی ۔

حمائے یوم کی قسمیں

حمائے یوم میں سے بعض ایسے ہیں۔ جن کو حالات نفسانی (اعراض نفسانیہ) کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اور بعض کو حالات بدنی کی طرف۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جن کو خارجی اسباب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ۔

جو حمیات یوم حالات نفسانی کی طرف منسوب ہیں۔ انہیں حمی یوم غمیہ، ہمیہ، فکریہ، غضبیہ، سہریہ، نومیہ، فرحیہ اور فزعیہ شامل ہیں ۔ اور جو حالات بدنی کی طرف منسوب ہیں۔ اُن میں سے بعض تو ایسے امور کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں جو افعال و حرکات ہیں۔ یا انکے اضداد (یعنی سکون)۔ اور بعض ایسے امور کی طرف منسوب ہیں جو نہ حرکات ہیں اور نہ اضداد حرکات (یعنی وہ امور نہ حرکات ہیں اور نہ سکونات بلکہ وہ حرکات و سکون سے علٰحدہ ہیں) ۔

جو بخار حرکات اور اضداد حرکات کی طرف منسوب ہیں۔ انہیں حمی یوم تعبیہ، الامیہ اور استفراغیہ شامل ہیں۔ علاوہ ازیں اسی قبیلے سے حمی یوم وجعیہ اور حمی یوم غشیہ بھی ہے۔ اور اسی قبیلے سے حمی یوم جوعیہ اور حمی یوم عطشیہ بھی ہے ۔

حمائے یوم کی وہ قسمیں جن کو غیر افعال و حرکات کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اُن میں حمی یوم سددیہ، تخمیہ، ورمیہ اور قشفیہ شامل ہیں (قشف۔ جلد کا خشک ہو جانا) اور جو بخار خارجی اسباب کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ ان میں حمائے یوم احتراقیہ ہے۔ جو آفتاب کی سخت تمازت سے پیدا ہوتا ہے اور حمی یوم بردیہ ہے (جو سردی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے) [illegible]

[illegible] (جو مسامات کے بند ہونے سے لاحق ہوتا ہے) اور حمی یوم اغتسالیہ ہے (جو [illegible] نہانے سے پیدا ہوتا ہے) اب ہم ان میں سے ہر ایک کو الگ مع اُنکے علاج کے بیان کرتے ہیں ۔

حمائے یوم غمیّہ (غم کا بخار)

کثرتِ غم کی وجہ سے جبکہ روح اندرونِ بدن کی طرف حرکت کرتی ہے اور وہ اندر گھٹ جاتی ہے۔ تو گاہے اس سے حمی روحیہ (روحی بخار، حمی یومیہ) آجاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ قارورہ میں ناریت ہوتی ہے۔ اور اس کے نکلنے میں حدت پائی جاتی ہے۔ یہانتک کہ خود مریض قارورہ کی حدت کا احساس کرتا ہے۔ اس ناریت و حدت کی وجہ یہ ہے کہ یبوست کا غلبہ ہوجاتا ہے۔ اور آنکھوں کی حرکت پستی کی طرف ہوگی، اور تحلل کی وجہ سے آنکھیں گہرائی میں چلی جائینگی۔ اور ضعفِ قوتی کی وجہ سے (آنکھوں کی حرکت میں) کسی قدر سکون بھی پایا جائیگا (یعنی آنکھیں جلد جلد اور سرعت سے حرکت نہ کرینگی، بلکہ انکی حرکت سُست ہوگی) ۔

باطن کی طرف حرارت کے متوجہ ہوجانیکی وجہ سے چہرہ پر زردی سی نمودار ہوجاتی ہے۔ اور نبض میں کسی قدر صغر اور ضعف ہوتا ہے۔ اور کبھی کسی قدر صلابت کی طرف بھی میلان ہوجاتا ہے (یعنی نبض میں کسی قدر صلابت بھی آجاتی ہے) ۔

[illegible] حمائے غم کا علاج یہ ہے کہ آبزن کا بکثرت استعمال کیا جائے (جس کی حرارت معتدل اور معمولی ہو) اور حمام کرائیں۔ جس میں ہوائے زیادہ پانی استعمال

[illegible] اس سے مراد یہ ہے کہ پپوٹے کم حرکت کرینگے۔ اور وہ زیادہ نزدیک [illegible]۔ جس طرح [illegible] کے وقت آنکھیں اچھی طرح نہیں کھلتی ہیں ۔

کرائیں (کیونکہ حمام کی گرم ہوا میں زیادہ ٹھہرنے سے پسینہ بکثرت آئے
جو تر طیب پہونچانے کی بجائے خشکی بڑھا دیگا) اس کے بعد تیل کی مالش
بھی دیر تک کی جائے۔ کیونکہ ایسے مریضوں کے لئے (تیل کا ملنا) حمام سے
بھی زیادہ سود مند ہے۔ مفرحات کا استعمال بھی کرایا جائے (مثلاً نغمہ مسرت انگیز
اور حکایات دلچسپ اور مفرح ادویہ، یاقوتی بارد وغیرہ) ٹھنڈے عطر (مثلاً
عطر خس وعطر صندل وغیرہ) لگائے جائیں۔ مریض کے سینہ پر سرد قسم کے طلاء لگائیں
جو از قسم لعابات ہوں (جیسے لعاب بہدانہ و اسپغول وغیرہ) یا از قسم عصارات
(مثلاً عصارہ برگ کشنیز سبز) یا خوشبودار پانی (اور عرق۔ مثلاً عرق
گلاب۔ عرق کیوڑہ وغیرہ) اور ایسی شراب پلائی جائے، جس میں پانی بکثرت
ملایا گیا ہو شراب ایسے مریضوں کے لئے بہترین دوا ہے +

حمائے یوم ہمّیہ (اندوہ کا بخار)

کبھی کسی شئے مطلوبہ کے لئے زیادہ غور و فکر کرنے سے روح میں سخت
حرکت پیدا ہوتی ہے۔ جو اس کو گرم کرکے بخار میں مبتلا کر دیتی ہے +

علامت اس کی علامتیں حمائے یوم غمیہ کی علامتوں سے ملتی جلتی ہیں۔ مگر
آنکھ باوجودیکہ تحلل کی وجہ سے گہرائی کی طرف چلی جاتی ہے۔ کسی قدر باہر
کی طرف بھی ہوتی ہے (بہر حال آنکھ کی گہرائی غمیہ کے برابر نہ ہوگی) اور نبض
بھی بہت ضعیف اور دبی ہوئی نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر کچھ ضعیف بھی ہوتا
ہے۔ تو ضعف کے ساتھ کسی قدر بلندی بھی ضرور پائی جاتی ہے۔ اس کا
علاج حمی غمیہ کے علاج کے مانند ہے +

× حمائے یوم فکریہ (فکر کا بخار)

کبھی بعض امور میں بہت زیادہ فکر کرنے سے حمائے ہمیہ و غمیہ کے مشابہ ایک بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں آنکھوں کی حرکت معتدل ہوتی ہے: نہ آنکھ بہت ڈوبی ہوئی ہوتی ہے، اور نہ زیادہ اُبھری ہوئی۔ ہاں کسی قدر گہرائی کی طرف میلان ہوتا ہے۔ نبض بلندی اور پستی میں مختلف ہوتی ہے۔ مگر اکثر معتدل ہی رہا کرتی ہے۔ چہرہ پر زردی کی جھلک ہوتی ہے۔ اس کا علاج وہی ہے جو حمائے یوم ہمیہ کا ہے +

× حمائے یوم غضبیہ (غصہ کا بخار)

کبھی غصہ کی حالت میں روح کی حرکت خارج کی طرف بہت زیادہ ہونے سے بیافراط گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو روح کے ساتھ وابستہ ہو کر بخار پیدا کر دیتی ہے +

علامت اس کی علامت یہ ہے کہ چہرہ کا رنگ سُرخ ہوتا ہے۔ لیکن اگر کسی قسم کا خوف بھی غصہ کے ساتھ شریک ہو تو چہرہ مائل بہ زردی ہوگا۔ اور جس طرح زیادہ جاگنے سے بخار ہو جانے والے کا چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس میں بھی چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اور آنکھیں سُرخی لئے ہوئے اور اُبھری ہوئی ہوتی ہیں۔ کیونکہ روح (غصہ میں) باہر کی طرف حرکت کرتی ہے۔ بعض لوگوں میں کسی خلط کی حرکت کی وجہ سے، یا ضعف طبیعت کے باعث کپکپی سی بھی ہوا کرتی ہے قارورہ سُرخ اور تیز ہوتا ہے۔ جس کی حدت محسوس ہوتی ہے۔ اور قارورہ میں کسی قدر چمک نمودار ہوتی ہے۔ نبض موٹی، ممتلی، بلند اور متواتر

ہوتی ہے +

علاج — ایسے بیماروں کا علاج مسکنات کا استعمال کرانا۔ دلچسپ کہانیوں سے تفریح پہنچانا، دلاویز گانے سُنانا، اور حیرت افزا کھیلوں میں لگا دینا ہے ان کو نیگرم پانی سے جسکی حرارت تیز نہ ہو، حمام بھی کرانا چاہیئے۔ اور اس کے بعد بہت سے تیل کی بکثرت مالش بھی مفید ہے۔ کیونکہ بہ نسبت تیز گرم پانی کے یہ زیادہ موافق مزاج ہوگی۔ اور غذا ئیں سرد و تر چیزیں استعمال کرانی چاہئیں لیکن شراب سے قطعاً روکا جائے۔ اس لئے کہ وہ ان مریضوں کے حق میں نہایت پُرخطر ہے +

حمائے یوم سہریہ (بیداری کا بخار)

گاہے کثرت بیداری سے بھی حمائے یوم پیدا ہو جاتا ہے +

علامت — اس کی علامت یہ ہے کہ زیادہ جاگنے کے بعد بخار آیا ہوگا۔ پپوٹوں میں بھاری پن پایا جائیگا۔ کہ آنکھیں نہ کھل سکیں گی۔ اور تحلیل رطوبات کے باعث آنکھیں ڈوبی ہوئی ہونگی۔ اور پپوٹوں میں فسادِ غذا اور کثرت بخارات کی وجہ سے تہیج نظر آئیگا۔ اور عدمِ ہضم کی وجہ سے قارورہ میں کدورت ہوگی۔ نبض ضعیف ہوگی اور چہرہ سوءِ ہضم کے باعث زرد اور پھولا ہوا ہوگا۔ لیکن اس میں حمائے غضبی کی طرح چہرہ پہ سُرخی نہ ہوگی +

علاج — آرام سے رکھنا، مسکنات کا استعمال کرانا۔ مصروفِ خواب کر دینا سرد و تر چیزوں سے سر پر نطول کرنا۔ حمام مرطب میں نہلانا۔ اور خون صالح پیدا کرنیوالی غذائیں دینا۔ تری پہنچانے والے تیلوں کا استعمال کرانا۔ اور درد سر نہ ہونے کی حالت میں ایسے مریضوں کو بے تامل شراب کا استعمال کرانا چاہیئے

نفع رساں چیز ہے +

× حمائے یوم نومیہ وراحیہ

(حمائے یوم جو کثرتِ خواب یا بہت آرام سے زندگی بسر کرنیکا نتیجہ ہوتا ہے) روح کے گرم بخارات بیداری اور حرکت کی وجہ سے تحلیل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جب خواب اور آرام حد سے بڑھ جائیگا۔ تو بخارات تحلیل نہ ہوں گے۔ اُن سے روح گرم ہو جائے گی اور بخار آ جائیگا +

علامت یہ ہے کہ بخار سے پہلے نینداور آرام کی کثرت کی گئی ہوگی۔ خصوصًا جبکہ مریض پہلے انکا خوگر نہ تھا۔ اور خلاف عادت یہ چیزیں پیش آگئیں۔ علاوہ ازیں اس بخار میں نبض کے اندر بھی ایک قسم کا امتلا بخاری پایا جائیگا (یعنے نبض کے اندر جسم لطیف ہوائی محسوس ہوگا) +

علاج حمام کے حصۂ ہوائی میں پسینہ لینے دیں۔ اور گرم پانی سے حد اعتدال تک غسل کرائیں (یعنی گرم پانی سے غسل زیادہ نہ کرائیں) غذا کم مقدار میں دیں جو سردی وتری کی طرف میلان رکھتی ہو۔ اور اعتدال کے ساتھ ریاضت بھی کرائیں۔ شراب کا پینا اس میں مناسب نہیں ہے +

× حمائے یوم فرحیہ (خوشی کا بخار)

کبھی زیادہ خوشی بھی بخار پیدا کر دیتی ہے۔ جیسے کہ زیادتی غصہ سے ہوتا ہے +

علامت یہ ہے کہ جو باتیں غصہ (کے بخار) میں پائی جاتی ہیں۔ تقریبًا وہی باتیں یہاں بھی ہونگی۔ مگر اس بخار میں آنکھوں کے اندر سرور کی حالت ہوتی ہے، نہ کہ غصہ کی کیفیت۔ اور نبض میں تواتر بہت کم ہوا کرتا ہے +

علاج اس بخار کا علاج حمای غضبیہ سے قریب ہے +

حمائے یوم فزعیہ (خوف کا بخار)

جس طرح غم سے بخار آ جاتا ہے، اسی طرح گاہے وہشت سے بھی بخار آ جاتا ہے۔ کیونکہ خوف اور غم میں وہی نسبت ہے جو غصہ اور مسرت میں ہے۔ اس طور پر کہ خوف کی (حالت میں روح کی) حرکت داخل کی طرف ہوتی ہے اور غضب کی خارج کی طرف۔ ہاں صرف یہ بات ہے کہ خوف اور غصے میں یہ حرکتیں فوری ہوتی ہیں۔ اور غم و مسرت میں تدریجی +

علامت اس کی علامتیں حمای غم کی علامتوں کے قریب ہوتی ہیں۔ مگر نبض میں سخت اختلاف ہوتا ہے۔ اور آنکھ کی ہئیت دہشت زدہ شخص کی سی ہوتی ہے +

علاج حمائی غم اور اس کا علاج قریب قریب ہے۔ خوف اور دہشت کے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ خوشخبریاں سنائی جائیں۔ ایسے مریضوں کے لئے شراب نہایت مفید ہے +

حمائے یوم تعبیہ (تکان کا بخار)

زیادہ تھک جانے سے بھی کبھی روح میں اس قدر حرارت پیدا ہو جاتی ہے کہ بخار آ جاتا ہے۔ جو افعال طبعی میں نقصان و ضرر پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس کی مضرت زیادہ تر افعال حیوانی اور نفسانی تک پہنچتی ہے +

علامت حمائے تعبی کی علامتیں یہ ہیں: تھکن کا مقدم ہونا۔ دوسرے اعضاء کی نسبت مفاصل میں زیادہ گرمی کا پایا جانا۔ ماندگی کا احساس اور

بدن میں خشکی کا نمودار ہونا۔ اگرچہ بعض اوقات آخر میں کسی قدر نمی سی پیدا ہوجاتی ہے اور یہ اوس وقت ہوتا ہے جبکہ تھکن زیادہ نہ ہو۔ اور اسکے ساتھ خشکی بڑھانیوالی حرارت۔ یا پسینہ روکنے والی برودت موجود نہ ہو لیکن جب بہت زیادہ ریاضت اور تکان کا وقوع ہوتا ہے تو نمی اور پسینہ کم پائے جاتے ہیں۔ گاہے خشک کھانسی پھیپھڑے کی شرکت سے عارض ہوتی ہے۔ نبض صغیر اور ضعیف ہوتی ہے۔ اور گاہے مائل بہ صلابت ہوجاتی ہے۔ قارورہ حرکت (وحرارت) کی وجہ سے زرد اور تیز، اور بہ تحلیل رطوبت کی وجہ سے رقیق ہوتا ہے۔

علاج ان بیماروں کو خوب آرام دینا، حمام کرانا اور آبزن کرانا چاہئے۔ اور اس کے بعد مفاصل پر خصوصیت کے ساتھ تیل کا ملنا اور غذا میں اچھے اخلاط پیدا کرنے والی چیزوں کا، جو رطوبت پہنچانے والی ہوں، بقدار ہضم دینا مناسب ہے۔ یہ غذائیں نوجوان مرغیوں، حلوان اور ریت کی مچھلی سے تیار کی جائیں۔ اس لئے کہ ایسے بیماروں کی قوتیں ضعیف ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ توقع ناممکن ہے کہ حالت صحت میں جس قدر وہ ہضم کرسکتے تھے۔ اب بھی اسی طرح ہضم کرسکیں گے۔ بلکہ یقیناً وہ اس سے کم ہضم پر قادر ہونگے۔ اسی لئے ان مریضوں کو اگر ایسی غذائیں دی جائیں، جن کی تھوڑی مقدار بہت زیادہ تغذیہ بخشے، جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ اور مثلاً نیم برشت انڈے کی زردی اور مرغ کے خصیئے دیئے جائیں۔ تو نہایت بہتر ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تھک جانے والے لوگوں کو دوسروں کی نسبت تلطیف تدبیر (ہلکی غذا دینے) کی زیادہ ضرورت ہے۔ لیکن یہ کوئی صائب رائے نہیں ہے۔ ان لوگوں کو تازہ پھل بھی دیئے جائیں۔ اور عادت ہو تو زیادہ پانی ملی ہوئی شراب کا بھی استعمال کرایا جائے۔ اور اگر شراب کی عادت نہو تو جلاب (شربت شہد و گلاب) یا اس کے مماثل چیزیں

ستعمال کرائی جائیں ۔ ان لوگوں میں تیل کی مالش بھی دوسرے لوگوں کی نسبت یادہ کی جائے۔ تاکہ اعضاء اور خشک شدہ مفاصل میں ترطیب پیدا ہو جائے ور تاکہ جو کھچاوٹ ان میں پیدا ہو گئی ہے ، اس میں نرمی آ جائے۔ اس کام کیلئے دغن بنفشہ بہترین چیز ہے۔ اور مناسب یہ ہوگا کہ تمام بدن میں اسکی مالش کیجائے صوصًا سر، گردن ۔ ریڑھ کے مہرے اور تمام جوڑوں پر اس کا ملنا نہایت مفید ہے۔ خصوصًا جبکہ حمام پہلے کر لیا جائے۔ اور یہ بھی مناسب ہو کہ بچھونا خوب نرم (اور گدگدا) ہو۔ اور مریض کا باس اور اسکی نشستگاہ خوشبو سے معطر کر دیجائے ور اگر عوارض کے باقی رہجانے کی وجہ سے مکرر حمام کی ضرورت پیش آئے تو مکرر مام کرایا جائے۔ اور اُن تمام طریقوں کو جو باب حمام میں مرقوم ہیں، ملحوظ رکھا جائے ۔

حمائے یوم استفراغیہ (استفراغ کا بخار)

بعض مرتبہ اسہال کے باعث اخلاط میں اضطراب پیدا ہونے سے روح میں ایک سخت حرکت پیدا ہو جاتی ہے جو بخار کا باعث بن جاتی ہے۔ اور عمومًا یہ اوس تکان اور ماندگی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو اسہال کے بعد عارض ہوا کرتی ہے ور کبھی مسہلہ دوائیں بھی گرمی بڑھا کر بخار پیدا کرنے کا ذریعہ ہو جاتی ہیں حمی یوم استفراغیہ کا سبب فصد کے بعد بھی آ جاتا ہے۔ اس لئے کہ فصد کی وجہ سے بخارات کی رطوبت، اور انکی دمویت (خون کی رطوبت) زائل ہو جاتی ہے۔ اور انمیں ایک قسم کی دخانی کیفیت اور صفراویت رونما ہو جایا کرتی ہے (یعنی فصد سے رطوبت بدنی کم ہو جاتی ہے۔ اور اس میں حدت و تیزی آ جاتی ہے) ۔

علاج مناسب یہ ہے کہ دستوں کو آہستگی روکنے کی تدبیر کی جائے جو بابِ

اسہال میں مذکور ہے۔ اور بیمار کو طاقت افزا غذا بقدر ہضم، جو سرد اور تر ہو دیجائے جس میں کچھ قابض چیزیں بھی داخل کی جائیں۔ معدہ پر قوت دینے والے ضماد اور تریڑے گرم گرم استعمال کئے جائیں۔ لیکن نیم گرم استعمال نہ کئے جائیں۔ اسلئے کہ ہر نیم گرم چیز رخاوت پیدا کرتی اور قوت کو تحلیل کر دیتی ہے۔ ان دواؤں میں سے ایک دوا یہ ہے کہ ایک صوف (پارچہ) ناردین کے تیل میں یا اس سے بھی کسی ٹھنڈے تیل میں جو خوشبودار کر لیا گیا ہو۔ بھگو کر نچوڑ لیا جائے۔ تاکہ تیل کے اکثر اجزاء اس سے نکل جائیں + نیز دل اور جگر پر تبرید پہنچانیوالی چیزیں رکھی جائیں۔

حمائے یوم وجعیہ (درد کا بخار)

درد بھی روح کو کبھی اس قدر گرم کر دیا کرتا ہے کہ اس سے بخار آجاتا ہے۔

علامت یہ کہ سر، آنکھ، کان، دانت، جوڑوں یا دست و پا میں درد ہوگا۔ یا قولنج اور بواسیر کا درد ہوگا۔ یا کوئی اور درد مثلاً دمامیل (دُملوں و پھوڑوں) کا درد ہوگا +

علاج درد کی تدبیر کریں جو اس کے باب میں مذکور ہے۔ پھر حمائے تعبیہ کی طرح علاج کیا جائے۔ اور اگر شراب پلانے میں یہ خوف ہو کہ درد میں تحریک پہنچے گی۔ تو ہرگز نہ پلائی جائے +

حمائے یوم غشیہ (غشی کا حمائے یوم)

کبھی صاحب غشی کو حرکات روح کے اضطراب کی وجہ سے ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے، جو بخار میں بدل جاتی ہے۔ اور گاہے ایسا ہوتا ہے کہ غشی کے خطرات دور ہو جانے پر بھی بخار باقی رہ جاتا ہے +

علامت | غشی بخار کے ساتھ ہوگی، قوت نڈھال ہوگی، اور باوجود اس کے دوسرے بخاروں کی علامتیں (جو حمائے یوم سے علیحدہ ہیں) غیر موجود ہونگی ۔

نبض اس بخار میں مختلف الاحوال ہوتی ہے۔کبھی تو ساقط اور باطل ہوجاتی ہے۔ اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جبکہ برودت غالب ہوتی ہے۔ اور کبھی سریع ہوکر ظاہر ہوجاتی ہے۔ اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جبکہ حرارت کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور نبض کا نا صلابت اور دودیت کے اصحاب ذبول مخشف کی نبض سے مشابہ ہوجاتی ہو (جنکی رطوبتیں فنا ہوکر بدن میں سخت خشکی پیدا ہوجاتی ہے) ۔

علاج | غشی کا علاج کیا جائے۔ زود ہضم اور جید الکیموس غذائیں دی جائیں۔ جنکی قسمیں معلوم ہوچکی ہیں ۔ شراب دینے کی اگر ضرورت ہو تو دی جائے۔ اور بخار کا کچھ خوف نہ کیا جائے۔ اور اگر غشی سے نجات پانے پر بھی ذبولیہ جیسا بخار قائم رہ جائے، تو سرد اور تر چیزوں سے جیسا کہ قاعدہ ہے۔ علاج کیا جائے (تبرید اور ترطیب کا سامان کیا جائے) ۔

حمائے یوم جُوعیہ (فاقہ کا بخار)

بعض مرتبہ غذا نہ ملنے سے بھی بدن کے بخارات میں حدت پیدا ہوجاتی ہے جو تپ کا موجب ہوجاتی ہے ۔

ایسے بیمار کی نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے۔ اور بعض مرتبہ کسی قدر صلابت کی طرف مائل ہوا کرتی ہے ۔

علاج | اس کا علاج یہ ہے کہ کھانا کھلایا جائے۔ چنانچہ بخار کی حالت میں تو ایسے جو کا

لہ ذبول مخشف تپ دق کا ایک درجہ ہے (ذبول: لاغری مخشف: خشک کرکے سکیڑ دینے والا) ۔

حریرہ۔ کچھ ترکاریاں (مثلاً کدو۔ پالک) شریک کرکے دیا جائے۔ اور اسکے بعد جیسا کہ موسم قوی غذائیں دی جائیں۔ حمام بھی کرایا جائے۔ اور سر پر نیم گرم پانی بکثرت ڈالا جائے۔ ایسے نیم گرم پانی میں بیٹھنا بھی مناسب ہے۔ اور جسم کو روغن بنفشہ۔ روغن وردہ اور روغن کدو سے ترطیب پہنچائی جائے (یعنی ان مرطب روغنوں کی مالش کی جائے)۔

حمائے یوم عطشیہ (پیاس کا بخار)

یہ حمائے جوعیہ سے قریب ہے۔ اور اس کی نسبت بدرجہ اولیٰ بخارات میں شدتِ حرارت پیدا کرسکتا ہے۔ کیونکہ پانی جو ذریعہ تسکین ہے، وہی پیاس کی حالت میں کھو جاتا ہے۔

علاج ٹھنڈے پانی کا پلانا۔ اور سرد پھلوں کا پانی نچوڑ کر پلانا۔ خصوصاً آب انار شیریں۔ آبزن کے استعمال سے جسم کو رطوبت پہنچانا۔ اور اگر ٹھنڈے پانی سے حمام کرانا ممکن ہو (یعنی کوئی امر مانع نہو، مثلاً قوت کمزور نہو) تو ٹھنڈے پانی سے حمام کرانا اس قسم کے بخار کا علاج ہے۔

حمائے یوم سددیہ (سدے کا بخار)

سدے (۱) گاہے جلد کے مسامات میں ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ جلد خشک ہوتی ہے، یا غسل کم کیا جاتا ہے۔ یا گرد و غبار کثرت سے بدن پر جمتے ہیں۔ یا سردی لگ جاتی ہے۔ یا قابض پانیوں سے غسل کا اتفاق ہوتا ہے یا دھوپ کی جلن سے مسامات بند ہو جاتے ہیں۔ اور (۲) گاہے سدے رگوں کی لیف (باریک شاخوں) ان کے سواقی، اور لیف و سواقی کے منہ اور ان کے

مجاری میں ہوتے ہیں۔ پس جب کبھی حمائے سدی کا نام لیا جائے۔ تو سمجھ لو
کہ اسی دوسری قسم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے (جس میں سدے عروق کی
باریک شاخوں میں ہوتے ہیں) کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اُن سُدوں کی
وجہ سے) گرم بخارات کم تحلیل ہوتے ہیں۔ امتلاء اور احتقان زیادہ ہوجاتا
ہے۔ تنفس (اور ترویح رگوں سے) معدوم ہوجاتا ہے۔ اور گرم بخارات
بکثرت جمع ہوجاتے ہیں، جو تحلیل نہیں ہوتے۔ ان وجوہ سے بافراط
حرارت پیدا ہوجاتی ہے۔ چنانچہ جب تک اس کا اشتعال لطیف ترین جسم
یعنی روح تک محدود رہتا ہے۔ اُس وقت حمائے یوم پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر
یہ اشتعال خون تک پہونچ جاتا ہے تو تپ سونوخس کی مشہور قسم پیدا ہوتی ہے۔
جس کا حال ہم قریب تر بیان کرینگے۔ اور جو کہ اُن خلطی بخاروں میں سے ہے۔ جو
عفونت سے خالی ہوتے ہیں۔ اور جو محض (خون کے) اشتعال، غلیان، اور
خون کی گرمی سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر اشتعال عفونت کی حد تک پہنچ جائے
جس کا موجب سدہ اور عدم تنفس ہو۔ تو یہ (حمی یوم اور سونوخس کی بجائے) عفونت
کی طرف منتقل ہوجائیگا + اس قسم کا سدہ یا تو کثرت اخلاط اور کثرت خون کی
وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ یا یہ کہ اخلاط کی غلظت اور لزوجت سدہ کا باعث ہوتی ہیں۔
یا یہ کہ سدے کے اسباب میں سے کوئی چیز مجریٰ کو (رگ کی اندرونی نالی کو) نہیں بلکہ
نفس آلہ (رگ) میں واقع ہوجائے (اور رگوں پر باہر سے دباؤ ڈالے) مثلاً
سردی جو قبض پیدا کرے اور سکیڑے۔ یا ورم جو دباؤ ڈالے۔ یا کوئی نئی زائد چیز
(مثلاً رسولی) پیدا ہوگئی ہو + یا اس کے علاوہ کوئی اور بات ہو۔ جنہیں یاد کرنا
تمہارا فرض ہے (اور جو کلیات میں اسباب سدہ کے اندر گذر چکی ہیں) +

حمیات یوم کی قسموں میں سے یہ بخار دق کی طرف بہت کم منتقل ہوا کرتا ہے

اس لئے کہ اس میں جسم مادہ سے لبریز ہوتا ہے۔ اس بخار میں بھی پیاس، التہاب اور سوزش حرارت کا لزوم پایا جاتا ہے۔ قارورہ ناریت اور قیمت[1] کے درمیان ہوتا ہے۔ اس میں پسینہ بدقت آیا کرتا ہے۔ اور حمیات خلطی سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ یہ بخار کبھی تین دن اور کبھی اس سے زیادہ رہتا ہے۔ بشرطیکہ سُدے بکثرت اور قوی ہوں۔ اور وہ بیرونی (جلدی) تکاثف اور استحصاف[2] سے نہ پیدا ہوئے ہوں۔ لیکن جب سُدے کم ہونگے تو یہ بخار جلد جاتا رہے گا۔ بشرطیکہ کوئی غلطی واقع نہ ہو جائے۔

حمائے یوم میں سے یہ بخار ایسا ہے جو جانیکے بعد گاہے پھر آجایا کرتا ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ وہی سُدے جو اصلی سبب ہیں، قائم رہتے ہیں۔ اس بار بار کے لوٹنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اسکی باریاں قائم ہو گئی ہیں۔ یہ بخار اکثر سردی اور پھریریوں میں منتقل ہو جایا کرتا ہے۔ جو اس امر کی علامت ہے کہ وہ حمائے عفنی میں انتقال کر گیا۔

نکتہ حمائے سدیہ میں اگر فصد کے بعد بدن کے بائیں طرف درد پیدا ہو جائے تو مکرر فصد کرنا لازمی ہوگا۔ خصوصًا ایسی حالت میں کہ بخار کو سکون ہو جائے۔ اور درد کا سلسلہ باقی رہے (کیونکہ یہ اس امر کی علامت ہے کہ مادۂ کثیر بحالت سکون تھا جس میں فصد سے تحریک پہونچی۔ اور کثرت کی وجہ سے سارا مادہ فصد سے ایک مرتبہ خارج نہ ہو سکا۔ اس لئے مکرر فصد کرنے کی ضرورت ہوگی)۔

علامت جبکہ بخار پیدا ہو جائے اور کوئی خارجی سبب نہ پایا جائے اور اس کا زمانہ انحطاط طویل ہو۔ تو سمجھ لو کہ وہ حمائے سُدیہ ہے خصوصًا جبکہ

---

[1] قیمت: سُرخی جو سیاہی لئے ہوئے ہو۔

[2] استحصاف کے معنی مسامات بند ہونے کے ہیں۔

بخار کے اترتے وقت جسم میں پسینہ کی نمی نہ پائی جائے۔ تمہارے اس خیال کی تائید اس سے بھی ہو سکتی ہے۔ کہ امتلاء کی علامتیں پائی جائینگی۔ مریض کے بدن میں خون کی کثرت اور اس کی پیدائش زیادہ ہوگی۔ یا اس کے اخلاط غلیظ اور لیسدار ہونگے (جو دیگر علامات و قرائن سے معلوم ہو سکیں گے) + پھر امتلاء دموی اور امتلاء خلطی میں یہ فرق ہے کہ اگر سُدّے کسی خلط کی غلظت اور لزوجت کے باعث ہونگے تو جو اُن کی مخصوص علامتیں ہیں۔ وہ پائی جائینگی۔ بدن پھولا ہوا نہ ہوگا تناؤ اور سُرخی نہ ہوگی۔ الغرض کثرتِ خون کی علامتیں موجود نہ ہونگی +

اور اگر سدے کا سبب امتلاء خون ہوگا۔ تو چہرہ کی سُرخی۔ رگوں کی پُری جسم کا پھولا سا ہونا۔ اعضاء کا تمدد۔ اور اسی قسم کی دوسری علامتیں جسم میں نمودار ہونگی + سُدّے اگر بافراط ہونگے تو نبض صغیر ہوگی۔ لیکن اگر وہ بہت نہیں ہیں تو نبض کا صغیر ہو جانا بھی ضروری نہیں ہے +

علاج اس کا سبب اگر اخلاط کی کثرت اور امتلاء کی زیادتی ہے۔ تو فصد اور مادہ کے جلد خارج کرنے کی کوشش کرنی چاہئے + اگر فصد کی جائے، اور اس کے بعد بخار نہ آئے، تو یہ بہتر ہے۔ لیکن (فصد کے بعد) اگر بخار آ جائے، تو (نضج کے انتظار میں) توقف کرنا بہتر ہے[1] + ہاں اگر ضرورت مجبور کردے تو (بلا انتظار فصد کرنے میں) مضائقہ نہیں۔ کیونکہ گاہے فصد سے اخلاط میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ باہم (اچھے اور بُرے) مل جاتے ہیں + چنانچہ اگر چارہ بھی نہ ہو

[1] یعنی فصد کے بعد بخار آ جائے۔ تو یہ اس امر کی علامت ہوگی کہ یہ بخار خون کی وجہ سے نہیں آیا ہے۔ بلکہ دوسرے اخلاط کے فساد سے یہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ فصد سے تو خون خارج ہی ہو جاتا ہے۔ یہ بخار اگر عارض ہوا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہوئی کہ فصد نے خون کے اخلاط دموی میں جوش و انتشار پیدا کر دیا ہے۔ اور اچھے مواد کو بُرے مواد کے ساتھ ملا دیا ہے اسلئے نضج کا انتظار کیا جائے

تو فصد اور استفراغ میں تاخیر مناسب نہیں۔ پھر (فصد و استفراغ کے بعد) ایسی تدبیروں کی طرف توجہ کی جائے جو سدوں کو کھول دیں اور مجاری وعروق کو پاک کر دیں۔ استفراغِ مادہ سے پہلے سدوں کی تفتیح اور مجاری کا تنقیہ مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ طریقہ بعض مرتبہ مجاری کی طرف اخلاط کے دفعۃً کھینچ لینے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ جو ان میں آکر چسپیدگی حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جس سے بڑے خطرات پیش آجاتے ہیں۔ اور کبھی اس سے (بجائے کمی کے) سدوں میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ مادہ میں غلظت ہو۔ خصوصاً جبکہ رگوں کی گزرگاہیں خلقی طور پر تنگ ہوں +

علاوہ ازیں گاہے فصد اور استفراغ ان دخانی فضلات کو خارج کر دیتے ہیں جو بند ہونے کی وجہ سے اس قسم کے بخار کا باعث ہوتے ہیں۔ اور انکو حمائے عفنی کی طرف منتقل ہونے سے روک دیتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ خون لینے میں اتنا مبالغہ کیا جائے کہ غشی کی نوبت آجائے +

اگر تم کو اخلاط کی کثرت محسوس نہ ہو۔ بلکہ سدوں کا احساس ہو۔ اور یہ پتہ چلے کہ انکا حدوث اخلاط کی غلظت اور لزوجت کی وجہ سے ہوا ہے تو عموماً زیادہ فصد اور استفراغ کی احتیاج نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ سدوں کی تفتیح کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور تفتیح کا طریقہ یہ ہے کہ جلا بخشنے والی غذاؤں اور دواؤں کا استعمال کرایا جائے اور مرض چونکہ بخار ہے (یعنی مرض چونکہ گرم ہے)۔ اس لئے تفتیح کے لئے گرم قسم کی جلا بخشنے والی چیزیں مناسب نہیں۔ بلکہ سادہ سکنجبین، سکنجبین بزوری تک اور آب تربوز سے عرق سونف تک استعمال کرا سکتے ہیں + غذا بھی ایسی دی جائے جس میں (عروق کے) دھو ڈالنے کی قوت ہو۔ اور اس میں لیس نہ ہو۔ مثلاً آش جو اور شکر + شکر غذا کے قریب بھی ہے۔ اور اس میں قوت تفتیح و جلا بھی

پائی جاتی ہے۔ اس لئے اس کو آشِ جو کے ساتھ ملانے میں کوئی حرج نہیں ہے +

پھر تم کو یہ دیکھنا چاہئے کہ ضرورت پا کر جب استفراغ کر دیا گیا اور سُدّوں کو کھولنے کی تدبیر بھی اُن چیزوں سے کر دی گئی، جو ہم نے بتایا۔ کہ کیا بخار کم ہو گیا۔ اور جاتا رہا یا نہ گیا اگر اسکی باری آتی تھی تو پہلے سے دوسری باری ہلکی پڑ گئی۔ اور قارورہ بھی دیکھنے سے معلوم ہو کہ وہ عدیم النضج نہیں ہے۔ اور نبض سے بھی عفونت کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو۔ تو تم کو سمجھنا چاہئے کہ اسی تدبیر اور اسی طریقۂ علاج پر کاربند رہنا مناسب ہے۔ اور تیسرے دن کی باری کے بعد بیمار کو حمام میں داخل کرنا چاہئے۔ مگر مقررہ نوبت کا پانچ گھنٹے تک انتظار کرنے کے بعد۔ بشرطیکہ یہ بخار باری کا ہو، (حمام میں) تیل لگایا جائے۔ اور بدن کی مالش اُن چیزوں کے ساتھ کی جائے، جس میں معمولی جلا ہو۔ مثلاً آرد باقلا سے آرد کرسنہ۔ آرد اصل السوس اور زراوند تک۔ زراوند کو کسی قدر شہد اور پانی میں پیس لیا جائے۔ اور اگر اس سے تیز چیز کی جرات تم کر سکو تو وہ بورہ ارمنی ہے + اگر تمھیں یہ محسوس ہو کہ حمام نے طبیعت میں کچھ تغیر پیدا کر دیا اور اس سے قشعریرہ عارض ہو جائے۔ تو ایک لحظہ بھی مریض کو حمام میں نہ ٹھہرنے دیں۔ کیونکہ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ سدہ اس قسم کا نہیں ہے، جسے حمام کھول سکے + اور جب بیمار حمام سے نکل آئے تو کھانے پینے سے اس وقت تک باز رکھنا چاہئے۔ جب تک کہ باری سے امن و اطمینان حاصل نہ ہو جائے۔ اور اگر کچھ کھلانے کی ضرورت مجبور کرے اور صبر نہ ہو سکے تو ایسی چیزیں پلائی جائیں، جن میں تفتیح کی تاثیر ہو مثلاً بہت سا پانی ملایا ہوا پتلا سا ماء الشعیر جو دیر تک نہ پکایا گیا ہو، اور جس میں [illegible]س شامل کر دیا گیا ہو (ساتھ پکایا گیا ہو) + چنانچہ اگر باری نہ آئے تو بیمار کی [illegible]ش کے مطابق دوبارہ حمام کرا دینا چاہئے۔ اور غذا بھی دینی چاہئے + اور اگر [illegible] باری پہلی باری سے کمزور آئے اور قارورہ بھی قابل اطمینان ہو تو مدد کی

صحت اور سدوں کی کمی پر وثوق کر لینا چاہیئے۔ اور اس کا علاج باری کے بعد بھی حسب سابق جاری رکھنا چاہیئے۔ اور غذا بھی دینی چاہیئے +

اور اگر بخار کی باری پہلی باری کے مانند یا اس سے بھی قوی آئے۔ اور قارورہ بھی جیسا ہونا چاہیئے نہ ہو۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ بخار عفونت کی طرف مائل ہے اور اس وقت علاج بھی عفونت کا ہونا چاہیئے +

حمائے یوم تخمیہ امتلائیہ (تخمہ کا بخار)

کبھی تخمہ یعنی بدہضمی سے ردی بخارات پیدا ہو جاتے ہیں جو حرارت میں اشتعال اور روح میں التہاب پیدا کر کے بخار پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ حالت زیادہ تر صفراوی مزاج کے لوگوں اور ان لوگوں میں ہوا کرتی ہے جن کے مسامات زیادہ کھلے ہوئے نہیں ہوتے۔ کیونکہ انکے فضلات عموماً دخانی بخارات کی شکل میں تبدیل ہو جایا کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں میں کھٹی ڈکاریں کم آیا کرتی ہیں (کیونکہ کھٹی ڈکاریں معدہ کی سردی سے آتی ہیں، اور جلی ڈکاریں معدہ کی گرمی سے) +

اس بخار کی استعداد انہیں لوگوں میں زیادہ پائی جاتی ہے، جو تخمہ یعنے بدہضمی کے بعد فوراً ہی کوئی محنت یا دوڑ دھوپ کا کام کرنے لگیں۔ دھوپ میں چلیں اور حمام کریں۔ ان بے اعتدالیوں سے ان میں دخانی بخارات زیادہ پیدا ہو جائیں گے۔ خصوصاً جبکہ ان کے بدن میں کہیں درد اور سوزش ہو۔ اور خصوصاً جبکہ یہ درد و سوزش احشاء میں ہو۔ لیکن کھٹی ڈکار کے مادہ سے اور کھٹی ڈکار والوں میں نہایت کم اتفاق ہوتا ہے کہ یہ بخار پیدا ہو + اور اگر پیدا بھی ہوگا تو وہ ضعیف ہوگا۔ بلکہ پیدا ہی نہیں ہوگا۔ اور جو بخار کھٹی ڈکاروں کے ساتھ ہو تو اسے یہی سمجھا جائیگا کہ وہ تخمہ کے سوا کسی اور سبب سے ہے +

ان لوگوں میں جب دست آجاتے ہیں تو انہیں بہت نفع حاصل ہوتا ہے اور ان کا بخار جاتا رہتا ہے۔ اسلئے کہ دخانی فضلات دستوں کی راہ خارج ہو جاتے ہیں +

ان میں بعض کو قبض رہا کرتا ہے اور بعض کو دست آیا کرتے ہیں۔ اس لئے علاج بھی اس لحاظ سے مختلف ہوگا + جس کسی کو تخمہ سے بخار پیدا ہوا اور اس کو دو تین دست آجائیں۔ پھر فصد کی جائے تو اسہال زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات یہ اسہال کبدی ہو جائیگا + فصد سے اسہال کبدی عارض ہونے کی نشانی یہ ہوگی کہ خفقان عارض ہوگا۔ اور زبان سیاہ ہو جائیگی +

حمائے یوم استلائی (حمائے یوم تخمیہ) کے عوارض تپ دموی سے مشابہ ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ آنکھوں اور چہرہ میں عموماً سرخی پیدا ہو جاتی ہے اور حرارت کی تیزی بڑھ جاتی ہے۔ نبض عظیم اور سریع ہوتی ہے۔ اور قارورہ سرخ ہو جاتا ہے + نیز اکثر یہ بخار تین دن تک باقی رہتا ہے +

یہ بھی جاننا چاہیئے کہ کبھی حمائے تخمیہ چار باریوں اور سات باریوں تک تاہم پھر بھی وہ حمائے یوم ہی ہوتا ہے۔ لیکن نبض اس بخار میں بھی صحیح رہتی ہے (جو حمی یوم ہونے کی علامت ہے) +

علامت اس کی شناخت یہ ہے کہ ڈکاریں ترش یا جلی ہوئی سی آنے لگیں + چنانچہ جب ڈکار صحت کی طرح صاف ہو جائے تو صاف کہدو کہ مرض جاتا رہا۔ ان بیماروں کا پیشاب نضج سے خالی اور مائی ہوتا ہے + یہ بدہضمی اگر بہت جاگنے کا نتیجہ ہو تو ان بیماروں کے چہرہ پر بھربھراہٹ اور پپوٹوں میں گرانی پائی جاتی ہے +

---

[1] کیونکہ جلے ہوئے مواد جن کو طبیعت آنتوں کی طرف دفع کر رہی تھی فصد کی وجہ سے جگر اور عروق کیطرف متوجہ ہو جائیں گے۔ قرشی +

علاج بدہضمی کے بخار میں دو حالتیں ہوتی ہیں: یا تو اجابت بند ہوتی ہے۔ یعنی قبض ہوتا ہے۔ یا اجابت جاری ہوتی ہے +

(۱) چنانچہ اگر اجابت بند ہو تو مناسب ہے کہ تلیین سے کام لیا جائے۔ اور اگر معدہ میں کچھ غذا اور ثقل باقی ہو تو پہلے قے کرا دی جائے۔ پھر تلیین دیجائے۔ یہ بھی غور کر لینا چاہئے کہ ثقل کہاں ہے (یعنی بوجھ معدہ میں ہے۔ یا آنتوں میں) اور یہ کہ مواد کا نکالنا حقنوں اور شیاف کے ذریعہ مناسب ہے۔ یا یہ کہ کوئی دوا اوپر سے پلائی جائے۔ تاکہ وہ دست لائے۔ اور آنتوں کی طرف اوتارے یا وہ غذا کو ہضم کر دے۔ اور ان تمام باتوں کے متعلق ڈکاروں کی حالت سے صحیح رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اگر غذا اوپر ٹھہری ہوئی ہو، یعنی اگر غذا معدہ میں موجود ہو، اور قے دشوار ہو۔ تو ایسی حالت میں لازمی ہوتا ہے کہ بخار کی قطعی پرواہ نہ کی جائے۔ اور معجون فلافلی (جیسی گرم چیز) کا استعمال کرایا جائے تاکہ معدہ سے غذا ہضم ہونے کے بعد نیچے اوتر جائے۔ اور گاہے ایسی قوی چیز کی بجائے اس سے کوئی کمزور چیز استعمال کرائی جاتی ہے۔ گاہے آبزن اور ہضم کرنے والے ضماد جو باب الہضم میں بیان کئے گئے ہیں، استعمال کرائے جاتے ہیں۔ اور گاہے دست لانے والے ضماد برتے جاتے ہیں۔ جو اسہال کے باب میں بتائے گئے ہیں + پھر معدہ سے یہ فضلات اوتر جاتے ہیں۔ تو گاہے خود خارج ہو جاتے ہیں۔ اور گاہے حمول سے امداد کی ضرورت پڑتی ہے (تاکہ حمول کے ذریعہ آنتوں سے جلد خارج ہو جائیں) +

ایسے بیماروں کو یہانتک بھوکا رکھنا چاہئے کہ بدہضمی کے دور ہو جانے میں مطلق شبہہ باقی نہ رہے۔ اور پھر نہایت ہلکی، سریع الہضم اور خون صالح پیدا کرنے والی غذائیں دینی چاہئیں۔ جن لوگوں میں بدہضمی خفیف سی ہو

اُنکو محض سُلانا اور بھوکا رکھنا ہی کافی ہو جاتا ہے +

(۲) اگر اجابت جاری ہو۔ تو غور کرنا چاہئے کہ جو چیز نکل رہی ہے کیا وہ فا
شدہ چیز ہے ؟ اگر یہ صورت ہو تو دستوں کا روکنا مناسب نہیں۔ یہانتک کہ
پورے طور پر خارج ہو جائے۔ اور اس کے بعد باری کے اوترنے کا انتظار کیا جائے
اور باری کے اوترنے کے بعد بیمار کو حمام کرائیں۔ اور غذا دیں۔ ہاں اگر دست افراط
سے آرہے ہوں۔ جن سے قوت گھٹ گئی ہو۔ تو حمام نہ کرانا چاہئے۔ بلکہ غذا دیجائے
اور اوس کے معدہ کو اون چیزوں سے تقویت دی جائے۔ جو آپ کو معلوم ہیں۔
اور جن میں سے بعض باب الاسہال میں لکھی گئی ہیں۔ انہی میں سے وہ صوف
بھی ہے جسے زیتون کے تیل میں تر کیا گیا ہو۔ اور اس تیل میں افسنتین کی کسی قدر
تاثیر بھی ہو۔ یا ناردین کے تیل میں بھگو یا گیا ہو۔ اس کے بعد یہ اس قدر
نچوڑ لیا جائے کہ تیل کا بیشتر حصہ الگ ہو جائے (اور معدہ پر رکھا جائے) +

اور اگر دست جاری ہوں اور جو چیز خارج ہو۔ رہی ہو، وہ فساد یافتہ چیز نہو
تو بہی کا عمدہ تازہ تیل اور مصطگی کا تیل اسی طور پر استعمال کیا جائے۔ ناردین
کا تیل بھی ان بیماروں کے لئے نقصان رساں نہیں ہے۔ اور کبھی تم ان مذکورہ
روغنوں کو قیروطیوں کی شکل میں استعمال کروگے۔ خصوصاً جبکہ کسی قدر مجبوری
کی حالت میں پیٹ پر انکا باندھنا ناممکن ہو + بعض مرتبہ ان مذکورہ ضمادوں
سے بھی زیادہ قوی ضمادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ہیضہ میں مذکور ہیں +
چاولوں کے پانی انہیں پلاؤ۔ بشرطیکہ اس سے وہ خوش ہوں + غذا میں نہایت
ہلکی چیزیں دیں، جن میں غذائیت خفیف ہو۔ اور ہضم جلد ہو جائیں، جیسے کہ مرغ کی
خصیئے۔ سمک رضراضی اور غذا سے پہلے کوئی قابض میوہ یا عصارہ یا
رُب دیا جائے + اگر ان کی بھوک بند ہو گئی ہو تو ان چیزوں سے جو

تم کو بتائی گئی ہیں تحریک پیدا کرو۔ خصوصاً سفرجل کی جوارشیں مفید ہیں۔ جب تم ان تدبیروں سے فارغ ہو جاؤ۔ تو کسی قوی جوارش کے استعمال میں کوئی خطرہ نہیں ہے جو ہضم اور تقویت معدہ کے لئے ہو۔ اور سدوں کی تفتیح کر سکے۔ مگر یہ کام بخار اور تمام عوارض کے زائل ہونے کے بعد مناسب ہے۔

فصد کے متعلق یہی طریقہ اچھا ہے کہ امتلاء (اور بدہضمی) کے دور رہنے تک ہرگز نہ کی جائے۔ اس کے بعد کی جا سکتی ہے۔ پلانے کے لئے بہترین چیز ماء الشعیر ہے اور غذا میں حصرمیہ کدو اور تھوڑے سے بادام کے ساتھ دیجائے۔ اور ٹھنڈی جگہ آرام کرایا جائے (مریض کی رہائش کو مناسب تدبیروں سے ٹھنڈا کیا جائے) اور ٹھنڈی چیزیں سنگھائی جائیں۔ اگر قرص کافور کے دینے کی نوبت آئے تو ریوند چینی اس میں شریک نہ کریں کہ زبان کو سیاہ کر دیتی ہے (یہ ایک عجیب پیچیدہ قول ہے۔ جس کی کوئی تاویل مشکل سے ہو سکتی ہے۔ قرشی)۔

حمائے یوم ورمیہ (ورم کا ایک روزہ بخار)

جو بخار اندرونی ورموں کی وجہ سے ہوتے ہیں وہ حمائے عفونت (کی قسم سے) ہوتے ہیں۔ اور کبھی ان ورموں کا نتیجہ دق بھی ہوا کرتا ہے۔ انکا شمار حمائے یوم میں نہیں ہے۔ رہے اورام ظاہرہ مثلاً دمامیل اور خراجات جو اعضاء ظاہری میں پیدا ہوتے ہیں۔ خصوصاً وہ بڑے بڑے اورام جو گلٹیوں والے اعضاء اور لحوم رخوہ[1] میں پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ جگر کے فضلات سے کنج ران کا ورم۔ یا قلب کے فضلات سے بغل کا ورم۔ یا دماغ کے فضلات سے کان کے نیچے کا ورم (ورم اصل الاذن) ان تمام اورام کے ساتھ اکثر بخار

[1] لحوم رخوہ: نرم گوشت یعنی گلٹیاں۔

بھی آجایا کرتا ہے ۔ ان اورام سے قلب تک جو پہونچتا ہے۔ اور جو قلب کو گرم کر دیتا ہے (اور بخار ہو جاتا ہے) یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا صرف سخونت ہوگی، یا اس کے ساتھ عفونت بھی ہوگی۔ اگر صرف سخونت ہے تو یہ حمیات یوم کی قسم سے ہوگی، اور اگر عفونت کے ساتھ ہے، تو اس کو اورام اندرونی کے بخاروں (حمیات عفونت) کی قسم سے شمار کرنا چاہئے ۔

وہ اورام جو بیرونی اسباب سے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً قروح، جرب، ورد، ضربہ و سقطہ اور جن کی طرف مواد جانے لگتے ہیں، تو راستے میں گلٹیوں کے پاس رہ جاتے ہیں۔ ان اورام سے جو بخار لاحق ہوتے ہیں۔ وہ اکثر حمیات یوم کی قسم سے ہوتے ہیں۔ رہے وہ اورام جنکے اسباب متقادمہ (سابقہ) ہوتے ہیں، مثلاً امتلا، مادہ اور سُدے، جو سابق میں ہو چکے ہوں، ان ورموں کے بخار اکثر عفونی ہوتے ہیں ۔ ان ورموں کے بخار علی العموم حمی یومیہ اس وقت ہوتے ہیں، جبکہ بخار تابع ہو، اور ورم اصل ہو۔ اور عفونی اُس وقت ہوتے ہیں، جبکہ بخار اصل ہوں، اور اورام تابع ہوں۔ علاوہ ازیں کبھی اسکے خلاف بھی ہوتا ہے ۔ بقراط ان حمیات کو خبیثہ کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ خواہ وہ یومیہ ہوں یا غیر یومیہ ۔ یہ حمیات عموماً خونی ورموں کے بعد ہوا کرتے ہیں۔ اور کبھی حُمرہ (سرخبادہ) وغیرہ کے تابع بھی ہوتے ہیں ۔

علامت ان بخاروں کی شناخت یہی ہے کہ ورم ان سے پہلے ہوں گے۔ اور چہرہ صحت کی نسبت سُرخ اور نبض بھرایا ہوا ہوگا۔ بخار کی گرمی میں سوزش شدید نہ ہوگی۔ اگرچہ حرارت کثیر ضرور ہوگی۔ کیونکہ اس قسم کے اورام عموماً دموی ہوا کرتے ہیں (جن میں حرارت کا زیادہ ہونا لازمی ہے) ہاں وہ بخار جو سُرخبادہ سے پیدا ہوتے ہیں (وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں) ان بخاروں میں آخر وقت تک نمی سی

جسم میں نمایاں ہوتی ہے۔ نبض امتلاء اور حرارت کے باعث عظیم، سریع اور متواتر چلتی ہے۔ قارورہ پانی جیسا اور سفید ہوا کرتا ہے۔ اس لئے کہ مادہ ورموں اور قرحوں کی طرف رُخ رکھتا ہے۔

علاج اول فصد اور اسہال کرانا ضروری ہے۔ پھر ورموں کا علاج اُن تدبیروں سے کیا جائے جو اُنکے باب میں مذکور ہیں۔ تدابیر میں تلطیف اختیار کریں (ہلکی غذائیں دیں)۔ شراب بالکل نہ دی جائے۔ اور بخار اوترنے تک غذا بھی نہ کھلائی جائے۔ مطفیات یعنی مبردات کا استعمال ان کے لئے ضروری ہے، جو سرد اور تر ہوں۔ اور بیمار و متورم عضو پر ایسے ضماد لگائے جائیں۔ جو برف سے ٹھنڈے کئے گئے ہوں۔ یہ ضماد اس طور پر لگائیں کہ ان سے ورم میں کوئی ضرر نہ پہونچے اور ورم کچا نہ رہے (یعنی خاص ورم پر ضماد نہ لگایا جائے) بلکہ وہ درمیانی راستہ ٹھنڈا کیا جائے جو اس عضو اور قلب کے درمیان ہے۔ اور ٹھنڈک بھی اتنی پہونچائی جائے کہ اسکی ٹھنڈک گہرائی تک پہونچے۔

حمائے یوم قشفیہ (خشکی جلد کا بخار)

یہ بخار بھی اُن کم گہرے سدوں (سطحی سدوں) کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو بخارات کو تحلیل ہونے سے روک دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنی عادت حمام چھوڑ دیتے ہیں، ان میں سے اکثر بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ عموماً وہ ہوتے ہیں، جن میں صفراوی بخارات زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انکا مزاج ہی ایسا ہوتا ہے۔ انکی خراب غذاؤں اور پانیوں کی تاثیر ہوتی ہے۔ یا انہیں اتفاقاً ایسے حالات ہی پیش آجاتے ہیں، مثلاً بیداری اور تکان (جو بخارات صفراویہ کی پیدائش میں تحریک پہونچاتے ہیں)۔

علاج: انکے بدن کو خوب پاک اور صاف کرنا چاہئے۔ حمام کرانا چاہئے۔ اور بخارات اور تر ہونے کے بعد حمام میں پسینہ لانا چاہئے + بھوسی اور باقلا کے آٹے سے یا کڑوے بادام اور مغز تخم تربوز سے کسی قدر اشنان اور بورہ ارمنی ملاکر مالش کرنا مناسب ہے + غذا ایسی دینی چاہئے جو اطفاء حرارت اور ترطیب کا ذریعہ بنے شراب ایسے بیمار کو بہت پانی ملاکر دینی چاہئے۔ اور حمام بار بار کرانا چاہئے +

حمائے یوم حرّیہ (گرمی کا بخار)

بعض مرتبہ ہوا کی حرارت یا حمام کی گرمی یا اسی قسم کی کسی اور گرمی سے حمائے یوم ہو جاتا ہے لیکن عموماً یہ بوجہ شدت حرارتِ آفتاب کے ہوتا ہے۔ ابتداءً اس گرمی کا تعلق روح نفسانی کے ساتھ ہوتا ہے۔ بشرطیکہ سب سے پہلی اذیت سر کو پہونچی ہو (مثلاً انسان دھوپ میں چلا ہو۔ اور دھوپ سر میں لگتی رہی ہو) پھر یہ گرمی سر سے دماغ تک پہونچتی ہے جس سے بخار ہو جاتا ہے پھر تمام جسم میں حرارت پھیل جاتی ہے +

کبھی اس حرارت کا ابتدائی تعلق نسیم کے گرم ہو جانیکے باعث قلب سے ہوتا ہے۔ جبکہ گرمی سے سر کی حفاظت کی گئی ہو۔ لیکن عموماً حمائے شمسیہ (دھوپ کا بخار) کا اثر دماغ اور سر پر ہی ہوتا ہے + اسی طرح جب جسم اخلاط سے پاک نہیں ہوتا تو سر مواد سے پر ہو جاتا ہے (یعنی سر کی طرف مواد متوجہ ہو جاتے ہیں) لیکن حمی شمسیہ کے ماسوا، مثلاً حمی قیظیہ (موسم گرما کی شدت کا بخار) اور حمامیہ وغیرہ انکا اثر زیادہ تر قلب پر ہوتا ہے +

علامت: وہ سبب جو پیش آچکا ہے۔ وہ خود اسکی علامت ہوگا۔ گو بخار دھوپ

کی وجہ سے ہے (شمسی سے) اور دماغ میں اس کا اثر ہوا ہو۔ تو سر میں سوزش شدید ہوگی۔ علی ہذا بعض مرتبہ اس کے ساتھ سر بہت بوجھل اور بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ جسم اخلاط سے پاک نہ ہو + اگر یہ بخار اوس قسم سے ہو جس میں قلب پر زیادہ اثر ہوتا ہے (قسم قلبی) تو اس میں سانس بہت بڑا ہوتا ہے + اس بخار میں ظاہر بدن کی حرارت بہ نسبت باطن کے بہت زیادہ تیز ہوتی ہے + اس بخار کی شناخت یہی ہے کہ اس بیمار کو بیرونی حرارت کے تیز ہونے کے باوجود پیاس کم معلوم ہوا کرتی ہے۔ حالانکہ دوسرے بخار میں اگر حرارت اتنی ہو تو پیاس اُن میں زیادہ ہوتی ہے + اس بخار کی یہ خصلت حمائے استحصافیہ کے برعکس ہے (حمای استحصافیہ میں بیرونی حرارت کم معلوم ہونے کے باوجود پیاس کافی ہوتی ہے) +

علاج ضروری ہے کہ ابتدا میں اس کا علاج اُن چیزوں سے کیا جائے۔ جو ٹھنڈک پہونچائیں (مثلاً سر اور سینہ پر ٹھنڈے روغنوں سے نطول کئے جائیں) خصوصاً روغن گل، جس کو برف سے ٹھنڈا کیا گیا ہو، اسے سر اور سینہ پر بلند مقام سے ڈالا جائے + نیز ٹھنڈا پانی یا وہ چیزیں پلائی جائیں جو ٹھنڈے پانی کے قایم مقام ہوسکتی ہوں، اور یہی تدبیر اُس وقت تک جاری رکھی جائے جب تک کہ بخار اوتر جائے۔ اور جب بخار جاتا رہے، تو حمام کرا دیا جائے اور نزلہ اگر ہو تو اس کی کچھ پروا نہ کی جائے۔ حمام نیم گرم پانی سے کرانا چاہئے۔ اور حمام کی ہوائے گرم میں مریض کو نہ چھوڑ دیا جائے کہ وہ گرم ہوا سے متاثر ہوتا رہے۔ سر پر گرم پانی ڈالنے سے خوف نہ کھایا جائے۔ کیونکہ اس سے ترطیب حاصل ہوتی ہے۔ اور بخار تحلیل ہوجاتا ہے۔ اس بیمار کو حمام کرنے کی ضرورت بہ نسبت تیل لگانے کے زیادہ ہے + جب وہ حمام سے نکل آئے تو سر کو سرد تیلوں میں غرق کیا جائے

(تفریح ساس) مثلاً روغن گل اور روغن نیلوفر +

حمائے یوم استحصافیہ من البرد

(حمی یوم استحصافیہ جو سردی لگ جانے سے پیدا ہو)

کبھی زیادہ برودت سے یا ٹھنڈے پانیوں میں حمام کرنیسے بیرونی مسامات تنگ ہوجاتے اور دخانی بخارات جیساکہ حمائے تشفیہ میں بیان کیا گیا ہے، بند ہو ہوجاتے ہیں، جس سے بخار آجاتا ہے + اس سے علی العموم عفونت پیدا ہوجاتی ہے (اور حمی عفونیہ ہوجاتا ہے) اور اس سے حمی یومیہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے، جبکہ یہ بخارات تیز ہوں۔ عذبؔ (شیریں) نہ ہوں۔ کیونکہ شیریں بخارات اس بخار کا موجب نہیں ہوسکتے +

علامت | سبب کا پایا جانا (یعنی سردی کا لگنا) اور یہ کہ بدن کو چھونیسے اوّل اوّل حرارت زیادہ تیز نہ پائی جائیگی۔ ہاں دیر تک ہاتھ رکھنے سے حرارت بڑھتی ہوئی محسوس ہوگی۔ نبض حمائے غمیہ اور ہمیہ اور جوعیہ کی طرح صغیر نہ ہوگی۔ اسلئے کہ یہاں ان بخاروں کی طرح) تحلل نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ جذب نسیم کی ضرورت کے باعث نبض سریع ہوتی ہے۔ بشرطیکہ سخت سردی کا زمانہ نہو۔ اور کبھی نبض صلابت کی طرف بھی مائل ہوجاتی ہے + مریض کی آنکھیں ڈوبی ہوئی نہیں ہوتیں۔ بلکہ گاہے احتقان بخارات کی وجہ سے پھولی ہوئی ہوا کرتی ہیں (احتقان: بند ہونا) + قارورہ گاہے احتقان حرارت کی وجہ سے سفید ہوتا ہے۔ اور کبھی رنگین اسلئے ہوتا ہے۔ کہ جو حرارت مسامات سے تحلیل ہورہی تھی۔ وہ بذریعہ قارورہ خارج ہوجاتی ہے +

علاج | بخار کی حالت میں رضائی وغیرہ خوب اڑھادیں کہ پسینہ آجائے

لہ عذب ۔ میٹھا پانی، جو کھاری نہو۔ اس سے اصلی مٹھاس مراد نہیں ہے +

جب بخار اوتر جائے تو حمام میں داخل کریں، اور گرم پانی سے نہلائیں (جسکی حرارت شدید نہ ہو) اور اسکی گرم ہوا میں بٹھائیں۔ اور ان بیماروں کے بدن پر ایسے پانیوں سے تریڑے کئے جائیں، جن میں مثلاً بنفشہ، سویہ اور تمام جوش دیے گئے ہوں۔ اور جلد کو صاف کرنے والی اور نرم کرنے والی چیزیں جنکو ہم بیان کرچکے ہیں (یعنی بھوسی، اشنان، آرد باقلا وغیرہ) اُن سے خوب مالش کی جائے۔ اور تا وقتیکہ پسینہ نہ آجائے مالش نہ کرلی جائے۔ اور گرم پانی سے اچھی طرح حمام نہ کرلیا جائے۔ اُسوقت تک تمریخ کو ملتوی رکھا جائے + یہ ضروری ہے کہ پانی سے نہانے کے بعد حمام کی گرم ہوا میں حمام کیا جائے (یعنی مقدم پانی استعمال کیا جائے) پھر وہ تیل جن سے مسامات کھل جائیں، استعمال کئے جائیں۔ ان بیماروں کے سروں پر سوسنے، خیری، اور بابونہ کے تیل ڈالے جائیں۔ غذائیں ہلکی دی جائیں۔ عطر لگائے جائیں۔ اور خوشبودار چیزیں سنگھائی جائیں۔ سفید رنگ کی شراب (جو نسبتاً ہلکی ہوتی ہے) پانی ملی ہوئی پلائی جائے۔ یہ انکے لئے مفید ہے۔ کہ پسینہ اور پیشاب لاتی ہے۔ لیکن تیل کی مالش اصحاب استحصاف کی نسبت تکان والوں کے لئے زیادہ مفید ہے +

حمائے یوم استحصافیہ (جو قابض پانیوں سے ہوتا ہے)

کبھی اُن لوگوں میں جو قابض پانیوں میں نہاتے ہیں۔ مثلاً ایسے پانی جن میں پھٹکری اور کسیس کی تاثیر ہوتی ہے، اُن کے بیرونی مسامات کثیف ہو کر بند ہوجاتے ہیں۔ اور بخارات کے بند ہونے سے اس میں وہی باتیں پیدا ہوجاتی ہیں جنہیں ہم بارہا بیان کرچکے ہیں + اور شہوتاً اس سے عفونت پیدا ہوجاتی ہے (اور عفونی تپ لاحق ہوجاتی ہے) +

علامت سبب مذکور کا پایا جانا اسپر شاہد ہوگا۔ نیز جلد میں خشکی ایسی ہوگی گویا کہ وہ سکھائی گئی ہے، یا اسکی دباغت کی گئی ہے۔ جیسا کہ کسیں کے پانی میں بھیگی ہوئی کھال کی حالت چھونے سے معلوم ہوتی ہے۔ اور جسم کو چھونے کے تھوڑی دیر بعد حرارت میں زیادتی اسی طرح معلوم ہوگی جیسا کہ دوسری قسم میں ہوا کرتا ہے جو مسامات کے سُدے سے پیدا ہوتی ہے (یعنی چھونے سے اول اول کم گرمی محسوس ہوگی۔ اور تھوڑی دیر تک ہاتھ کے رہنے سے زیادہ معلوم ہوگی)۔ نبض زیادہ ضعیف زیادہ صغیر اور زیادہ سریع ہوگی۔ اور قارورہ بھی بکری کے پیشاب کی طرح بہت سفید اور رقیق ہوگا۔ لیکن ان مریضوں کے بدن میں لاغری اور آنکھوں میں گہرائی نہ ہوگی۔

علاج مناسب ہے کہ ان لوگوں کا علاج بھی قریبًا وہی کیا جائے جو اس سے پہلے بخار میں مذکور ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ شراب اس وقت تک نہ دی جائے، جب تک کہ مسامات کے پورے طور پر کھل جانے کا یقین نہ ہو جائے۔ ہاں اگر استحصاف کم ہو (یعنی مسامات شدت سے بند نہوں) تو بعض اوقات شراب تفتیح مسام کا سبب بن جاتی ہے۔ غذا میں ان بیماروں کو زیادہ ہلکی دینے کی ضرورت ہے اسی طرح حمام کی ہوا میں دیر تک رکھا جائے۔ اور گرم پانی میں بہت زیادہ نہلایا جائے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ تیل کی مالش میں تاخیر زیادہ کی جائے۔

حمائے یوم شرابیہ (شراب کا بخار)

بعض مرتبہ شراب سے بھی حمائے یوم پیدا ہو جاتا ہے۔ اسکا علاج وہی ہے جو خمار کا علاج ہے۔ بعض مرتبہ پھلوں وغیرہ کے عرق سے تلیین کی بھی ضرورت ہوتی ہے فصد اور قے کرنی پڑتی ہے۔ خصوصًا جبکہ درد سر قایم ہو جائے۔ اور مناسب

یہ ہے کہ بخار اتر نے کے بعد حمام کرایا جائے +

× حمائے یوم غذائیہ (غذاء کا بخار)

گرم غذائیں کبھی حمائے یوم پیدا کر دیتی ہیں۔ اور جس طرح حمائے شمسیہ کا اثر دماغ اور روح نفسانی میں ہوتا ہے۔ اور حمائے حمامیہ کا قلب اور روح حیوانی میں۔ اسی طرح حمای غذائیہ کا اثر جگر اور روح طبعی میں ہوا کرتا ہے +

علاج مشہور مُبَرِّدَات سے پیشاب لانے کی تدبیر کریں۔ اور شیر خشت اور تمر ہندی سے تلیین طبع کرائیں۔ اور جگر کی اصلاح سب سے مقدم شئے ہے۔ اس لئے تربوز کا پانی، ٹھنڈے بقول کا پانی، اور سکنجبین پلائیں، جگر پہ ٹھنڈے ضماد لگائیں۔ مثلاً صندل۔ کافور۔ گلاب۔ عصارۂ گلاب۔ عصارۂ بقول باردہ۔ برف سے سرد کرکے۔ اور تسکین حرارت کے لئے سرد و تر غذائیں استعمال کی جائیں +

دوسرا مقالہ

حمیات عفونت کا کلی بیان

عفونت اس فساد کا نام ہے جو کسی رطوبت میں حرارت غریبہ کے عمل سے اس طور پہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس رطوبت کی ذاتی استعداد و قابلیت زائل ہو جاتی ہے۔ مگر اس کی نوعیت و ماہیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اگر نوعیت میں فرق آجائے تو اسے عفونت نہیں کہتے۔ بلکہ اسے فساد و استحالہ کہا جاتا ہے) +

عفونت پیدا ہونے کے چند اسباب ہیں:

(۱) یہ کہ غذا ردی ہو یعنی جو اخلاط اس سے پیدا ہوں وہ متعفن ہونے کے لئے تیار ہوں، جس کی چند صورتیں ہیں:

اول یہ کہ اس کا جوہر فی نفسہ ردی ہو۔ دوئم یہ کہ اس کا جوہر فی نفسہ اچھا ہو۔ مگر وہ فساد کو جلد قبول کرنے کے لئے تیار ہو جیسے دودھ۔ سوئم یہ کہ غذا کثیر المائیت ہو۔ جس سے خون میں مائیت بڑھ جائے۔ جیسا کہ تر میوہ جات سے ہو سکتا ہے۔ **چہارم** یہ کہ غذا اس قابل نہ ہو کہ اس سے اچھا خون بن سکے۔ بلکہ اس سے ردی اور بارد خلط بنے۔ جس میں تنفر کے باعث حرارت غریزیہ کام نہ کر سکے گی۔ اور حرارت غریبہ اپنے عمل سے اسے متعفن کر دیگی۔ چنانچہ کھیرے۔ ککڑی۔ کمثری (امرود یا ناشپاتی) وغیرہ سے اسی قسم کے اخلاط بنتے ہیں۔ **پنجم** یہ کہ غذا کے تیار کرنے میں (پکانے میں) کوئی خرابی ہو جائے۔ **ششم** یہ کہ غذا بے وقت کھائی جائے۔ **ہفتم** یہ کہ غذا کی ترتیب میں کوئی غلطی کی جائے، جیسا کہ (کتاب اول میں) بتا دیا گیا ہے +

(۲) گاہے عفونت سدہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ سدہ (عروق کو بند کر کے) تنفس و ترویح کو روک دیتا ہے (اور اجزاء نسیم کے پہونچنے میں رکاوٹ پڑ جاتی ہے) اور سدہ کے پیدا ہونے کی وجہ بدنی مزاج کی ردائت ہوتی ہے۔ بشرطیکہ یہ ردائت اس درجہ نہ ہو کہ غذا اور خلط میں کچھ بھی کام نہ کر سکے۔ اور اوسے بالکل خام چھوڑ دے (ایسے مزاج سے سدہ نہیں پیدا ہو سکتا۔ بلکہ وہ ردائت اس درجہ ہو کہ غذا اور خلط میں پیدا اور اچھا ہضم نہ ہو سکے بلکہ وہ ادھورا رہے)۔ اس قسم کے ردی مزاج سے یا ردی اخلاط پیدا ہوتے ہیں۔ یا یہ کہ جو اخلاط پیدا ہوتے ہیں، وہ اس ردی مزاج سے فاسد ہو جاتے ہیں

کیونکہ ہضم میں کمی رہ جاتی ہے۔ اور اس میں پوری تحریک نہیں پہونچتی (جیسی کہ ہضم کامل میں پہونچنی چاہیئے) + یہ سب اسباب سدوں کے پیدا کرنے میں مدد گار ہیں۔ اور سدے عفونت پیدا کر دیتے ہیں +

(۳) گاہے عفونت بیرونی اسباب مثلاً بری ہواؤں (وبائی ہوا جھیل، جوہڑ اور گندہ تالابوں کی ہوا) سے پیدا ہوتی ہے۔ اور گاہے مذکورہ اسباب میں سے چند جمع ہو جاتے ہیں لیکن زیادہ تر عفونت سدہ ہی سے ہوتی ہے۔ اور سدہ کی وجہ یا خلط کی کثرت، یا خلط کی غلظت، یا خلط کی لزوجت ہوتی ہے + اور خلط کی کثرت غلظت اور لزوجت کے اسباب (کتاب اول میں) معلوم ہو چکے ہیں، اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ یہ کیونکر سدے پیدا کرتے ہیں لیکن سدے سے عفونت پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سدہ سے ترویح بند ہو جاتی ہے۔ علی الخصوص جبکہ سدہ پیدا ہونیکے بعد بے وقت ریاضت کی جائے (یعنی ریاضت امتلاء معدہ اور سوء ہضمی کی حالت میں کیجائے) یا حدوثِ سدہ کے بعد اسی طرح تخمہ اور امتلاء کی حالت میں حمام کرلیا جائے۔ یا ایسی حالت میں دھوپ میں چلنے کا اتفاق ہوا ہو۔ یا امتلاء کی حالت میں گرم چیزوں کے کھانے کا اتفاق ہوا ہو۔ اور اس کے بعد ہضم معدی، کبدی کی رعایت اور اس کا خیال نہ کیا گیا ہو۔ بلکہ اس قسم کی غلطی کی تلافی اگر کی بھی گئی ہو تو اس طرح کہ معدہ اور جگر میں طلاؤں اور تکمیدوں سے گرمی پہونچائی گئی ہو (جو بجائے خود ایک غلطی ہے) +

عفونت کبھی تو تمام بدن میں عام ہوتی ہے۔ اور کبھی کسی خاص عضو میں ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ خاص عضو ضعیف ہے۔ یا اس لئے کہ اسکی حرارت غریبہ شدید اور تیز ہے۔ یا اس وجہ سے کہ اس عضو میں درد ہے +

عفونت پذیر خلط گاہے صفراء ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر صفراء متعفن ہوگا، تو اسکی تبخیر سے جو بخارات پیدا ہونگے، ان کی شان سے یہی ہے کہ وہ دخانی، لطیف اور

تیز ہوں +

گاہے قابل عفونت خون ہوتا ہے۔ اسکی تبخیر سے جو چیز پیدا ہوتی ہے، وہ بخاری اور لطیف ہوتی ہے +

گاہے عفونت پانے والی خلط بلغم ہوتی ہے۔ اسکی تبخیر سے بخاری ورکثیف چیز پیدا ہوتی ہے +

گاہے خلط قابل عفونت سودا رہوتی ہے۔ سوداء کی تبخیر سے دخانی، کثیف، اور غباری شئے پیدا ہوتی ہے +

ان تمام اقوال کا مدعا یہ ہے کہ خون اور بلغم میں چونکہ مائیت کافی ہوتی ہے اسلئے انکے بخارات میں پانی ضرور ہوگا (بخاری) اور صفرا، چونکہ تیزا ور گرم چیز ہے۔ اسلئے وہ جلکر دخانی ہو جائیگا۔ اور سوداء میں چونکہ خاکی اجزا بکثرت ہوتے ہیں۔ اسلئے اسکے بخارات میں غباریت کا ہونا قرین قیاس ہے۔ مترجم +

صفرا کی عفونت حمائے غب اور اسی قسم کے بخاروں کا موجب ہوتی ہے (یعنی صفراوی بخار کی باری تیسرے روز آتی ہے۔ یا اگر بخار لازم ہوتا ہے، تو تیسرے روز شدت ہوا کرتی ہے) + **خون** کی عفونت تپ مُطبقہ کا باعث ہوتی ہے۔ **بلغم** کی عفونت عموماً روزانہ باری سے آنیوالے بخار اور اسی جیسے بخاروں کا باعث ہوتی ہے (یعنی یا روزانہ باری آئیگی۔ یا روزانہ ایک وقت میں شدت ہوا کریگی) اور **سودا** کی عفونت تپ ربع اور اسی قسم کے بخار پیدا کرتی ہے (یعنی یا چوتھے روز نئی باری آئے گی۔ یا چوتھے روز شدت ہوا کریگی) +

خون کی جگہ چونکہ رگوں کے اندر ہے۔ اس لئے اس کی عفونت بھی عروق کے اندر ہی ہوتی ہے۔ لیکن صفرا، بلغم، اور سوداء کی حالت یہ ہے کہ وہ کبھی رگوں کے اندر متعفن ہوتے ہیں۔ اور کبھی خارج عروق عفونت پاتے ہیں +

عفونت خارج عروق ان تینوں میں سے اگر کوئی خلط عروق سے باہر متعفن ہوتا ہو

کوئی دوسرا سبب بھی نہو، اور وہ عفونت کسی اندرونی ورم میں بھی نہو جس سے کہ بتسلسل
برابر قلب تک عفونت پہونچے۔ تو ایسی صورت میں بخار کی باریاں اوسی طرح آیا کرینگی
جیسا کہ ہمنے ہر ایک خلط کے لئے اوپر بیان کیا ہے۔ چنانچہ بخار چڑھتا۔ اور اوترتا
رہیگا۔ اگرچہ بلغمی بخار اس طرح اوترتا ہے کہ کچھ اپنا پوشیدہ سا اثر چھوڑ ہی دیتا ہے
(یعنی صاف طور پر نہیں اوترتا۔ بلکہ کچھ نہ کچھ حرارت قائم ہی رہتی ہے) +

عفونت داخل عروق اگر عفونت اخلاط داخلِ عروق (رگوں کے اندر) ہو تو بخار لازم رہیگا نہ
وہ مُتَقَلِعْہ ہوگا، اور نہ وہ متقلعہ سے قریب ہوگا (یعنی وہ بلغمی بخار کی طرح بھی نہوگا۔
جو صاف طور سے نہیں اوترتا) بلکہ دائمی اور لازمی ہوگا۔ لیکن اُس میں شدت و زیادتی ہوا
کریگی جس سے اسکی باریوں کا پتہ چلا کریگا (مثلاً صفراوی بخار اگر لازم ہوگا۔ تو اس میں تیسرے روز
شدت ہوا کریگی۔ سوداوی میں چوتھے روز، اور بلغمی میں روزانہ)۔ رگوں کے اندر کی عفونت
اگر تمام عروق میں پھیلی ہوئی ہو۔ یا قلب کی متصلہ رگوں میں سے بیشتر میں پھیلی ہوئی ہو
تو اس زیادتی اور کمی کا پتہ چلنا مشکل ہو (یعنی بخار میں کمی و بیشی تقریبًا ظاہر نہوگی۔ اور
ایک جیسا بخار قائم رہیگا) لیکن اسکے خلاف ہوگا تو یہ تغیرات (کمی و بیشی) نمایاں طور پر ظاہر ہوا کرینگے

باری بار بار کیوں آتی ہے جو عفونت رگوں سے باہر ہوتی ہے، اس کا بخار اوتر کر باری
سے پھر چڑھتا ہے، اسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ جو مادہ متعفن ہوتا ہے، اس میں نوبت
کے وقت جب عفونت آتی ہے، تو عفونت سے اُس مادہ کی رطوبتیں، جن سے
حرارت وابستہ تھی، فنا ہو کر تحلیل ہو جاتی ہیں، اور (بشکل بخارات)
بدن سے نکل جاتی ہیں۔ اس لئے کہ وہ رگوں میں بند اور مقید نہیں ہوتیں کہ پوری
طور پر تحلیل نہ ہو سکیں (جیسا کہ عفونت اندرون عروق میں ہوتا ہے) اور
انکی رمادیت اور ارضیت بچ رہتی ہے جو بخار اور حرارت کا مرکب
یعنی محمل اور سواری بن نہیں سکتی (اور حرارت کا قیام ان کے ساتھ

نہیں رہ سکتا) جیسا کہ اگراس[1] اور مزابل[2] کا حال دیکھا جاتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ پورے طور پر خاک بنجاتے ہیں۔ اور انمیں حرارت (وعفونت) نام کو باقی نہیں رہتی۔ اور جبکہ کسی ایسی خلط میں جو عفونت کی وجہ سے احتراق پذیر ہوئی ہو، حرارت باقی نہ ہو تو بخار بالکل جاتا رہیگا۔ یہانتک کہ عفونت کے مقام میں پھر دوسری مرتبہ مادہ کا اجتماع ہو جائے۔ جہاں پہلی عفونت کی کچھ حرارت باقی رہ جاتی ہے۔ اگرچہ وہاں کوئی مادہ نہیں رہتا (اس وجہ سے یہ دوسرا نووارد مادہ بھی متعفن ہو جاتا ہے۔ اور بخار آجاتا ہے) یا یہ کہ وہی اصلی سبب قائم ہوتا ہے، جس نے پہلے مادہ کو متعفن کیا تھا چنانچہ یہ دوسرے مادہ کو بھی متعفن کرکے اس میں اشتعال پیدا کر دیتا ہے +

ماحصل یہ ہے کہ عفونت کے عمل کی گردش اُس حرارت قاصرہ[3] کو جو دیگر وابستہ ہے جو عفونت پیدا کرکے (رطوبات کو) تحلیل کر دیتی ہے، جس سے وہ مادہ راکھ کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ مواد متصلہ پر عمل کرتی اور بڑھتی چلی جاتی ہے یہانتک کہ اسکے بڑھنے کی حد ختم ہو جاتی ہے۔ اور مادہ فنا ہو جاتا ہے اور پھر حرارت کے لئے کوئی دوسرا مادہ متصل بھی نہیں رہتا۔ اسی لئے کچھ بخار بھی باقی نہیں رہتا۔ یہانتک کہ دوسرے مادہ کا انتظار رہتا ہے۔ جو مقام عفونت کی طرف کھنچکر آئے (اور دوبارہ متعفن ہوکر بخار پیدا کرکے باری کی صورت پیدا کرے) +

لزوم حمی کی وجہ

لیکن جب عفونت داخل عروق (رگوں کے اندر) ہوتی ہے، تو مادہ کا پورے طور پر تحلیل ہو جانا محال ہوتا ہے۔ اور عفونت مسلسل (ایک مادہ کو دوسرے مادہ تک) بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے کہ رگوں میں جو مادہ ہوتا ہے وہ باہم اتصال رکھتا ہے۔ چنانچہ ہر مادہ اپنے متصل مادہ میں عفونت پیدا کرتا ہے پھر یہی سلسلہ تعفن

---

[1] اگراس: لید اور گوبر وغیرہ کے انبار + [2] مزابل: کوڑی۔ پاکخانہ وغیرہ ڈالنے کی جگہ + [3] حرارت قاصرہ یا مقصرہ: حرارت غریبہ۔ وہ حرارت جو نضج دینے سے قاصر ہو

دوسرے ہمسایہ مادہ تک بڑھتا چلا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی بات ہے کہ عروق میں جو مادہ محصور ہوتا ہے۔ اس کو قلب کے ساتھ شدید اتصال ہوتا ہے۔ اور بہت آسانی سے قلب تک پہونچ سکتا ہے (اس لئے بخار لازم و قایم ہوتا ہے۔ اور باری کی صورت پیش نہیں آتی) +

باری کا مقررہ نظام گاہے تبدیل ہوجاتا ہے یہ حمیات جن کے اوترجانے اور کم ہوجانے کی باریاں مقرر ہیں، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان کے اس مقررہ نظام میں فرق آجاتا ہے جسکی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ مادہ بلحاظ مقدار کے زیادہ یا کم ہوتا ہے۔ یا بلحاظ قوام کے رقیق یا غلیظ ہوتا ہے (چنانچہ مادہ کی کثرت کی وجہ سے مقررہ باری وقت سے پہلے آسکتی ہے۔ اور قلت کی وجہ سے وقت مقررہ کے بعد۔ وعلی ہذا) +

اور گاہے نظام میں فرق آنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مادہ کی جنس مختلف ہوجاتی ہے۔ اس طور پر کہ بعض مواد منتقل ہوکر دوسرے مادہ کی جنسیت اختیار کرلیں۔ جسکی ماہیت سابق مادہ سے جدا گانہ ہو۔ فقط کمی وبیشی اور غلظت ورقت ہی میں اختلاف نہو +

گاہے نظام میں فرق اس لئے آجاتا ہے کہ مریض کوئی بد پرہیزی کرتا ہے۔ یا وہ زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ یا یہ کہ اوس کی حس تیز ہوتی ہے (بد پرہیزی سے بخار کی باری قبل از وقت آسکتی ہے۔ اسی طرح مریض کے زیادہ ضعف سے اور مریض کی ذکاوت حس سے بھی ایسا ہونا ممکن ہے) +

حمیات مقلعہ کی باریاں عموماً قشعریرہ یعنی پھریری سے۔ یا برد یعنی سردی سے، یا نافض یعنی لرزے سے شروع ہوا کرتی ہیں۔ اور پسینے سے اوترجایا کرتی ہیں۔ سردی اور پھریری سے علی العموم شروع ہونیکی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ مادہ سرد ہوتا ہے (جیسے بلغم و سوداء) اور گاہے یہ ہوتی ہے کہ مادہ کی تیزی عضلات میں لگتی ہے (لذع پیدا کرتی ہے) یا یہ کہ حرارت بدنی

اندرون بدن کی طرف، جہاں مادہ ہے، چلی جاتی ہے، یا یہ کہ مریض کی قوت ضعیف ہوتی ہے۔ یا یہ کہ (بیرونی) ہوا، سرد ہوتی ہے +

جو حالت حرارت کے لذع سے (حرارت کی تیزی کے لگنے سے) پیدا ہوتی ہے اسے سردی کی طرف منسوب کرنے سے بہتر ہے کہ اسے پھریری (قشعریرہ) کی طرف منسوب کیا جائے (یعنی ایسے گرم بخارات سے پھریری پیدا ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ نہ کہ سردی) + حرارت کی لذع سے عموماً ایسی حالت پیدا ہوتی ہے۔ گویا ہر عضو میں سوئیاں سی چبھ رہی ہیں +

رہا یہ امر کہ بخار اوترتے وقت پسینے سے مادہ تحلیل ہوتا ہے۔ اسکی صورت یہ ہے کہ عفونت پیدا کرنے والی حرارت رطوبات کو تحلیل کر دیتی اور بقایا راکھ چھوڑ دیتی ہے اور چونکہ یہ رطوبت عروق میں بند نہیں ہوتی۔ اس لئے بذریعہ مسام پسینہ کی صورت میں اس کا خارج ہونا آسان ہوتا ہے +

لیکن اُن لازمی بخاروں کی باریاں جن میں بخار کسی قدر کم تو ہو جایا کرتا ہے مگر اوترتا نہیں۔ سردی سے شروع نہیں ہوتیں۔ ہاں اگر قوت بہت ضعیف ہو۔ یا حرارت غریزی اندر کی طرف چلی گئی ہو۔ تو اطراف ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں، جو ایک بُری علامت ہے +

بعض بخاروں میں ٹھنڈا اور پھریری دونوں ساتھ ساتھ پائی جاتی ہیں، اس لئے کہ عفونت پذیر مادہ سرد اور تیز دونوں قسم کے مواد سے مرکب ہوتا ہے +

بعض حمیات عفونت میں (باوجود نائبہ ہونیکے) کبھی ایسی ترکیب پیدا ہو جاتی ہے (اور چند اس طرح مرکب ہو جاتے ہیں) کہ وہ تپ لازم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں (اور نیز تپ لازم کا شبہہ ہونے لگتا ہے) مثلاً جب کوئی خلط کسی مقام پر عفونت پانے لگے، تو جیسی ہی تعفن اس میں آئے کہ کوئی دوسری خلط، اسی کی جنس کی

یا غیر جنس سے متعفن ہونے لگے۔ اس طور پر کہ جس وقت پہلی نوبت کے ختم ہونے کا وقت آئے۔ اس وقت دوسری عفونت کا زمانہ شروع ہو۔ اور پھر اسی طرح سلسلہ مل جائے (جس سے بخار لازم و قایم نظر آئے) +

حمیات عفونت میں بعض مرتبہ دوسرے گوناگوں طریقوں سے بھی ترکیب حاصل ہو جاتی ہے۔ جن کو مفصلاً ہم اُنکے باب میں بیان کرینگے (حمیات مرکبہ کا ایک مستقل باب آگے آنے والا ہے) +

بخاروں کے دورے کبھی طویل ہوتے ہیں، اور کبھی قصیر:
دوروں کے دراز ہونے کی وجہ یا یہ ہوتی ہے کہ مادہ غلیظ، یا لیسدار، یا بحالت سکون ہوتا ہے۔ یا یہ کہ قوت ضعیف ہوتی ہے۔ یا یہ کہ مریض کی حس ضعیف ہوتی ہے۔ یا یہ کہ مسامات کثیف ہوتے ہیں، جس سے مادہ تحلیل نہیں ہو سکتا ہے + اور باری کے چھوٹے ہونے کے اسباب مذکورہ اسباب کے برعکس ہوتے ہیں +

باری کا جلد آنا یا دیر میں

بخار کی باریاں بھی گاہے جلد آجاتی ہیں اور گاہے دیر میں۔ انکے دیر میں آنے کا سبب یا یہ ہوتا ہے کہ مادہ کی کمی ہوتی ہے۔ یا یہ کہ وہ مرکز عفونت تک غلیظ ہونے کے باعث دیر میں پہنچتا ہے۔ جیسا کہ حمائے ربع کا مادہ ہے (یعنی سودا بدن میں کم بھی ہوتا ہے۔ اور بارد و غلیظ ہونے کی وجہ سے اسکی رفتار بھی سست ہوتی ہے۔ اسلئے اسکی باری بہت دیر میں یعنے چوتھے روز آتی ہے) +

اور باریوں کے جلد آنے کا باعث گاہے یہ ہوتا ہے کہ مادہ کی کثرت ہوتی ہے مثلاً بلغم (جسکی مقدار بدن میں بہت زیادہ ہوتی ہے) مگر بلغم زجاجی اس حکم سے مستثنے ہے۔ کیونکہ اس کی باریاں گاہے دیر دیر میں آتی ہیں + اور گاہے یہ وجہ

ہوتی ہے کہ مادہ لطیف ہوتا ہے۔ مثلاً صفراء +

ردی بخار | بخاروں میں سب سے بُری قسم اُس لازمی بخار کی ہے۔ جس کی عفونت عروق کے اندر ہو۔ اس کے بعد وہ اُترجانے والا بخار ہے جس کی عفونت تمام بدن میں عام ہو۔ یا قلب کے ماحول میں پھیلی ہوئی ہو +

یہ اتفاق کم ہوتا ہے کہ معمر لوگوں کو شدید بخار (حمی صالبہ) سے سابقہ پڑے۔ اسلئے کہ اُن کے مزاج میں برودت ہوتی ہے۔ اور سوءِ ہضم[1] بھی اُن میں کم ہوا کرتی ہے +

نبض کے حالات حمیات عفونت میں اُنکی جنسوں کے اختلاف کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں اگر ایک ہی نوع کے بخار شدت وضعف میں مختلف ہوں۔ یا انکے اعراض قوی یا ضعیف ہوں، تو ان اختلافات سے بھی نبض کی حالتیں مختلف ہوا کرتی ہیں۔ نبض میں کبھی صلابت پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ جس کا باعث یا تو وہ ورم حار ہوتا ہے، جو بعجلت تناؤ پیدا کرتا ہے۔ یا یہ کہ وہ گرم ورم کسی عصبی عضو میں ہوتا ہے۔ یا یہ کہ ورم صُلب ہوتا ہے، یا یہ کہ شدید یبوست ہوتی ہے۔ یا یہ کہ بخاروں کی ابتدا میں برودت کا غلبہ ہوتا ہے +

اور کبھی نبض میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلئے کہ مادہ میں رطوبت، نرمی، بلغمیت یا دمویت ہے۔ اور یا اس لئے کہ ورم کسی نرم عضو میں پیدا ہوا ہے۔ مثلاً ورم جگر، ورم شُش، اور ذات الجنب خُس +

گاہے نبض میں نرمی اوس نمی کی وجہ سے آتی ہے۔ جس کی توقع پسینہ کے ساتھ بخار اوترنے کے وقت ہوتی ہے۔ نبض باریوں کے آغاز میں

[1] اس سے مراد وہ سوءِ ہضم ہے جس میں کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ اور غذا، گرمی کا عمل [illegible] +

ضعیف اور دبی ہوئی ہوتی ہے۔ اسلئے کہ اس وقت قوت مادہ کی طرف رجوع ہو جاتی ہے۔ اور اس کا تنقیہ کرنے اور روح کو نسیم پہونچانے میں مصروف ہوتی ہے +

حمیات عفونت کی علامتیں

قول کلی حمیات عفونت کی علامتوں میں سے ایک تو یہ ہے کہ اسباب سابقہ پائے جائیں (جو پہلے سے حمائے عفونت کے لئے تیاری پیدا کر دیتے ہیں) خصوصاً جبکہ اس کا کوئی سبب بادی نہو۔ اسی طرح دوسری علامت نبض سے حاصل ہوتی ہے۔ اور تیسری علامت تنفس سے، جس کا انقباض حمائے عفونت میں تیز ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان بخاروں میں تنقیہ کی ضرورت نہایت شدید ہوتی ہے + حمیات عفونت میں حرارت بہت تیز ہوتی ہے حمائے یوم کی طرح حرارت ہلکی میٹھی نہیں ہوتی ہے +

ملیلہ اکثر حمیات عفونت سے پہلے ملیلہ ہوا کرتا ہے۔ ملیلہ وہ مخصوص حالت ہے، جس میں بدن کے اندر ایسی (معمولی) حرارت ہوتی ہے، جو بخار کی حد تک نہیں پہونچتی۔ اور اس حرارت کے ساتھ ماندگی اور تکان ہوتا ہے۔ تو صیم ہوتی ہے (یعنی بدن ہاتھ کو ٹوٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے) مریض سست رہتا ہے۔ انگڑائیاں اور جمائیاں آتی ہیں۔ نیند و بیداری میں پریشانی و بے قاعدگی ہو جاتی ہے۔ تنفس میں تنگی۔ رگوں اور شراسیف میں تناؤ ہوتا ہے۔ درد سر اور سر میں ٹیس ہونے کی شکایت ہوتی ہے (یہ سب علامتیں کم وبیش موجود ہوا کرتی ہیں) - جب یہ حالت (کچھ عرصہ تک) قائم رہتی ہے۔ تو عفونی بخاروں میں مبتلا کر دیتی ہے +

یعنی ملیلہ کے کچھ عرصہ بعد بخار شروع ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ ملیلہ ہی کی حالت میں کوئی ایسی تدبیر نہ کی جائے۔ کہ بخار آنے سے پہلے ہی اس کا تدارک ہو جائے۔

گاہے ملیلہ کے ساتھ، جو بخاروں سے پہلے ہوا کرتا ہے، اخراج فضلات اور بلغم کی کثرت ہو جاتی ہے۔ متلی ستاتی ہے۔ پیشاب اور بدبودار پائخانہ زیادہ آتے ہیں۔ سر میں بوجھ ہوتا ہے۔ اور تہبج نمایاں ہوتا ہے۔

نبض متواتر ہو جاتی ہے جس کا کوئی بیرونی سبب مثلاً تکان یا غصہ وغیرہ نہیں ہوتا۔ اور جب نبض میں انضغاط عارض ہو جائے (نبض دب جائے) تو سمجھنا چاہیئے کہ بس نوبت آگئی۔ اور نبض کے انضغاط کے یہ معنے ہیں کہ نبض گہری اور چھوٹی ہو جائے۔ جس میں چند بڑے اور قوی نبضات بھی ہو جائیں۔ اور نبض میں سرعت زیادہ نہو۔ بخار کے ابتدائی زمانہ اور تزید کے وقت میں نبض کے اندر اختلاف کا نمودار ہونا حمائے عفونی کے خصوصی علامات میں سے ہے۔ اگرچہ یہ اختلاف غب میں زیادہ نمایاں نہیں ہوتا ہے۔ اسلئے کہ غب کا مادہ ہلکا ہوتا ہے (غب کا مادہ صفرا ہے۔ جو بلغم کی طرح زیادہ ثقیل نہیں ہے)۔

حمائے عفونی کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کا پہلا دورہ پسینہ اور تری سے خالی ہوتا ہے۔ برعکس اس کے حمائے یومیہ میں یہ بات نہیں ہوتی ہے (اس میں پسینہ اور تری کا ہونا ضروری ہے) اور دوسری علامت یہ ہے کہ حمائے عفونی کا تزید (بڑھنے کا زمانہ بلحاظ عوارض و اشتداد کی) مختلف ہوتا ہے۔ بالکل یکساں اور برابر نہیں ہوتا (یہ علامت دائمی نہیں ہے بلکہ جب یہ صورت پائی جاتی ہے، تو یہ علامت بنتی ہے)۔ تزید کا دیرانہ ہونا بھی بخار عفونی

ہونے کی دلیل ہے + نیز نبض کا برابر بڑھتا ہوا چلا جانا تزید کی ایک علامت ہے +
حمائے عفونت یا مقلعہ ہوتے ہیں۔ یا لازمہ۔ اگر مقلعہ ہوتے ہیں، تو (علی العموم) لرزہ یا پھریری سے شروع ہوتے ہیں۔ اور اکثر اوقات پسینہ یا مداوت سے ختم ہوتے ہیں۔ اور باریوں سے دورہ کرتے ہیں + اور اگر لازمہ ہوتے ہیں۔ تو خواہ فترہ کے ساتھ ہوں، یا بلا فترہ کے، یہ حمائے یومیہ سے کسی امر میں مشابہ نہیں ہوتے ہیں۔ نہ نبض میں۔ نہ قارورہ میں۔ نہ پورے طور پر صاف ہو جانے میں، اور نہ عوارض کے سکون میں +

یعنی حمائے یوم میں جب باری اترتی ہے تو طبیعت بالکل صاف ہو جاتی ہے، اور اس کے عوارض میں بہت سکون ہوتا ہے۔ برعکس اس کے حمائے لازمہ میں یہ باتیں نہیں ہوتی ہیں +

حمائے عفنیہ کے ساتھ اکثر عوارض بہت کثرت سے ہوتے ہیں۔ مثلاً پیاس درد سر۔ زبان کا سیاہ ہو جانا۔ خصوصاً انتشار کے وقت یہ صورت زیادہ ہوتی ہے کرب و اضطراب کی بیقراری شدید ہوتی ہے۔ جو مادۂ مرض اور قوت کے مقابلہ (اور انکی باہمی جنگ) سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ کبھی مادۂ مرض کو غلبہ ہوتا ہے۔ اور کبھی قوت اسپر غالب آجاتی ہے + اسی طرح نبض بھی گاہے عظم اور قوت کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔ اور گاہے صغر اور ضعف کی طرف مائل ہونے لگتی ہے + رہی صلابت، یہ نبض میں گاہ بگاہ ہوتی ہے۔ اس کا ہمیشہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ ہاں اگر بخار کے ساتھ کسی عضو میں ورم صلب ہو۔ یا ورم کسی سخت عضو میں ہو خواہ ورم سخت نہ ہو۔ یا ٹھنڈے پانی پینے کا یا کسی دوسری چیز کا اتفاق ہوا ہو جو نبض میں صلابت پیدا کرنے والی ہو، جن کا ذکر کتاب نبض (باب نبض) میں ہو چکا ہے۔ تو نبض میں صلابت آسکتی ہے + رہا زمانۂ ابتدا اور تزید میں

نبض کے اندر اختلاف کا نمودار ہونا، یہ تو حمائے عفونت کی خصوصیات اور انکے زبردست علامات میں سے ہے۔ اگرچہ حمائے غب میں بوجہ خفت مادہ کے یہ زیادہ نمایاں نہیں ہوا کرتا ہے۔ جب تک نبض قوی نہ ہو جائے، اور جب تک اس میں وہ مذکورہ سرعت نہ آ جائے، اوس وقت تک یہی باور کرنا چاہیے کہ بخار ابتک یومیہ ہے، اور ابھی تک حمائے عفونت کی طرف منتقل نہیں ہوا ہے۔

قارورہ ابتدا میں غیر پختہ (غیر نضیج) یا کم پختہ (قلیل النضج) ہوا کرتا ہے۔ اور گاہے قارورہ تیز ہوا کرتا ہے۔

نکتہ (۱) تیز اور مہلک بخاروں سے عام طور پر اسی طرح نجات ملتی ہے کہ ان سے کوئی نہ کوئی عضو ماؤف ہو جاتا ہے۔

(۲) ذات الجنب وغیرہ میں ورم کے ساکن ہونے کے بعد اگر بخار قائم رہے، تو سمجھنا چاہیے کہ مادہ کا بقیہ اب تک باقی ہے۔ اور یہ کہ مادہ اُس طرف چلا گیا ہے جہاں درد ظاہر ہو رہا ہے۔

یہ ایک قسم کا انتقال مادہ ہے۔ جو گاہے ہوا کرتا ہے یعنی ایک مقام سے مادۂ مرض دوسری جگہ جاکر ورم و درد وغیرہ پیدا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ گاہے ورم اصل الاذن یعنی کن پھیڑے کے بعد خصیوں میں ورم و درد ہو جایا کرتا ہے۔ مترجم۔

حمای لازمہ کی علامتیں تپ لازمی میں اختلاف نبض، جو نفس بخار کی وجہ سے ہوا کرتا ہے، وہ بہت نمایاں ہوگا۔ اور اس اختلاف میں علی العموم نہ نظم قایم رہتا ہے۔ اور نہ وزن (جس کی وجہ شدت ضعف ہے) بخار ہر وقت اور ہمیشہ رہتا ہے۔ اور چوبیس گھنٹے کے بعد بھی نہیں اترتا۔ تپ لازمی کے ساتھ وہ باتیں بھی نہیں ہوتی ہیں، جو ہم نے تپ مقلع

میں بتائی ہیں، مثلاً لرزہ وغیرہ کا پہلے نمودار ہونا + انکی علامتوں میں تریہ بھی ہے کہ یہ (ایک دن رات سے زیادہ دیر تک) لازم رہیں۔ اور تزید کے وقت انکی حالات میں بہت کچھ اختلاف ظاہر ہو: کبھی کم ہو جائیں، اور کبھی شدید ہو جائیں +

حمیات عفونت کی افتراقی و اشتراکی باتیں

یعنی وہ امور جن میں سے بعض میں تو حمیات عفونت باہم شرکت رکھتے ہیں، اور بعض باتوں میں جدا ہیں +

تپ غب جو بخار صفراء کی عفونت سے پیدا ہوتا ہے، اوس کی حرکت غبًا یعنی تیسرے روز ہوا کرتی ہے۔ خواہ یہ حرکت باری کی ابتداء ہو (جیسا کہ باری کے بخار میں ہوگا) یا یہ حرکت شدت کی ابتداء ہو (جیسا کہ لازمی بخار میں ہوگا) اگر وہ قسم جسکا نام **محرقہ** ہے، اس کی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور یہ تپ لازمہ مطبقہ کی مانند ہوتا ہے (جس میں کسی قسم کی کمی و بیشی رونما نہیں ہوتی ہے) +

غب خالص[1] مادہ کی لطافت کی وجہ سے تیز ہوتا ہے، اور صفراء کی قوت و شدت کی وجہ سے اس کی حرارت عظیم اور لذاع (جلانے والی) ہوتی ہے۔ لیکن یہ پُر خطر نہیں ہے، اس لئے کہ صفراء طبیعت کے لئے ایک خفیف چیز ہے (اس کا مادہ زیادہ بوجھل اور غلیظ نہیں ہوتا ہے) اور اسلئے کہ وہ درمیان میں (عرصہ تک) راحت دیتا ہے (کیونکہ اس کی باری تیسرے روز آتی ہے اور زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتی) +

اور غب غیر خالصہ[2] کی مدت غب خالصہ سے دراز ہوتی ہے + علیٰ ہذا غب

---

[1] غب خالصہ وہ کہلاتا ہے، جس کے صفراوی مادہ کے ساتھ بلغم ملا ہوا نہ ہو +

[2] غب غیر خالصہ، وہ صفراوی بخار جس کے صفراوی مادہ میں بلغم ملا ہوا ہو +

خالصہ سات باریوں سے کم آگے بڑھتا ہے۔ ہاں اگر کوئی غلطی ہو جائے (تو یہ امر آخر ہے) + اور غِب لازمہ بسا اوقات ایک ہفتہ میں ختم ہو جاتا ہے +

تپ مطبقہ جو بخار خون کی عفونت سے پیدا ہوتا ہے، وہ دائمہ لازمہ ہوتا ہے۔ اس کی حرارت کثیرہ اور عامۃ ہوتی ہے۔ لیکن اس میں صفراوی بخاروں کی طرح سوزش اور تیزی نہیں ہوتی۔ بلکہ حرارت میں نرمی ہوتی ہے + اس قسم کا بخار اکثر چار دن میں ختم ہو جاتا ہے +

تپ مواظبہ وغیرہ رہا بلغمی بخار، جو ہر روز آتا ہے، اس کی حرارت صفراوی بخاروں کے مقابلہ میں بہت نرم ہوتی ہے۔ لیکن مادہ کے لیس، سردی، اور کثرت کی وجہ سے یہ بخار لمبا ہوتا ہے، اور اس میں خطرات اِسلئے زیادہ ہوتے ہیں کہ اقلاع[1] یا تفتیر کی مدت کم ہوتی ہے۔ اور اس لئے کہ اس کے ساتھ لازمی طور پر فم معدہ میں ضعف و فساد ہوا کرتا ہے۔ جس سے مجھے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً غشی، خفقان، اور بھوک کا بند ہو جانا + بلغمی بخاروں میں سے تپ لازمہ دق سے بہت ہی مشابہ ہوتا ہے۔ ایک ذرا سی بات یہ ہے کہ اس میں نبض لین ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں گاہے نبض میں صلابت بھی آجاتی ہے + تپ بلغمی میں مادۂ بلغم جس قدر کم خالص ہوگا (یعنی جس قدر زیادہ صفراء ملا ہوا ہوگا) اوسی قدر اوس کی نوبت کی مُدت چھوٹی ہوگی (اور باری جلد ختم ہو جائے گی) ہاں اگر اس کے ساتھ سوداء مل جائے، اور سوداء کے ملنے سے یہ کم خالص رہے (تو یہ حکم صادر نہ ہوگا۔ بلکہ ایسی صورت میں باری دراز ہوگی) +

تپ ربع تپ ربع مادہ کی برودت کی وجہ سے حاد نہیں ہوتا۔ اور

---

[1] اقلاع (بخار کا اوتر جانا) تو تپ مواظبہ میں ہوا کرتا ہے۔ جسکی عفونت خارج عروق ہوتی ہے۔ اور تفتیر (بخار کا کم ہو جانا) تپ لازمہ بلغمیہ میں۔ جسکی عفونت داخل عروق مانی جاتی ہے۔

اسی وجہ سے یہ دراز بھی ہوتا ہے + گاہے ربع خالص (جسکا مادہ خالص سودا ہو) ایک سال تک چلا جاتا ہے۔ اور غیر خالص (جس کے مادۂ سوداویہ کے ساتھ کوئی دوسرا مادہ ملا ہوا ہو) کی مدت چھوٹی ہوتی ہے۔ لیکن اس میں کوئی خطرہ نہیں ہے اسلئے کہ یہ ایک لمبی مدت تک راحت دیتا ہے (یعنی اسکی باری چوتھے روز آتی ہے) اور اسلئے کہ اس میں ایسی حدت نہیں ہوتی ہے کہ جسکی وجہ سے شدید عوارض رونما ہوں۔

تپ ربع، غب دائرہ، اور غب غیر متغیرہ، یہ تینوں قسم کے بخار قئے، دست، پسینہ، یا ادرار بول کے ساتھ ختم ہوا کرتے ہیں + رہا تپ محرقہ۔ وہ ان چیزوں کے ساتھ بھی ختم ہوا کرتا ہے۔ اور (گاہے) رعاف کے ساتھ بھی (یعنی آخر وقت میں نکسیر پھوٹ پڑتی ہے) +

یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ابتدا تپ غب میں دراز ہوا کرتی ہے، انتہا تپ مطبقہ میں۔ انحطاط تپ محرقہ میں، اور انتہا و انحطاط تپ مواظبہ میں + علاوہ ازیں ایسا ربع کم پایا جاتا ہے جو لازم ودائم ہو۔ اور ایسا مواظبہ، جو پورے طور پہ اکھڑ جانے والا ہو (یعنی تپ ربع لازمی بہت کم ہوا کرتا ہے، اور مواظبہ میں بخار کا اثر تقریبًا ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ بالکل صاف ہوکر باری نہیں اترتی) +

بخاروں کا علاج جب مناسب طور پہ نہیں کیا جاتا ہے، اور علی الخصوص حمائے ودمیہ کا۔ تو انجام کار ذبول[1] (اور دق) ہو جاتا ہے + علی الخصوص اُن تیز بخاروں میں جن میں ٹھنڈا پانی پلانا ضروری ہو، اور (طبیب نے) اس خیال سے ٹھنڈا پانی نہ دیا ہو کہ اس سے (مادہ) کچا رہ جائیگا + اور دوسرے طور پہ بھی ٹھنڈک پہونچاکر کوئی تدارک نہ کیا گیا ہو + چنانچہ جب وہ غرض، جسکو ہم بیان تنفذیہ میں، اور سرد پانی پلانے کے بیان میں ذکر کرینگے، ان دونوں مذکورہ غرضوں (مادہ کو پکانا۔ اور خامی سے

---

[1] ذبول (لفظی معنی۔ گھلنا۔ پگھلنا) دق کا ایک درجہ ہے +

بچانا) سے زیادہ قوی ہو، تو ان دونوں غرضوں پر اُسے مقدم رکھا جائے۔ اوران دونوں غرضوں کی رعایت کی پرواہ نہ کی جائے (یعنی ایسے نازک موقعہ پر غذا اور پانی کو نہ روکا جائے۔ خواہ مادہ کے خام رہنے کا اندیشہ ہو۔ مترجم) +

بخاروں کے عوارض کی علامتیں

بخاروں کے دلائل یعنی علامات کے ماخذ متعدد ہیں (یعنی متعدد چیزیں بخاروں کی علامت بنتی ہیں) +

(۱) تدبیر جو پہلے گذر چکی ہو، اور یہ کہ وہ تدبیر کس قسم کی تھی (چنانچہ اگر مثلاً مریض نے پہلے صفراء پیدا کرنے والی چیزیں زیادہ کھائی ہونگی، تو یہ علامت ہوگی کہ یہ بخار صفراوی ہے)۔ (۲) موجودہ حالات و عوارض جن کو ہم آئندہ بیان کرینگے (مثلاً دردسر، بیداری، ہذیان وغیرہ) + (۳) بلدان اور فصول (۴) سن اور مزاج۔ (۵) نبض، قارورہ، قَے، پاخانہ اور نکسیر۔ (۶) لرزہ اور پسینہ کے لحاظ سے بخار کا جو حال ہو، اور حرارت کی کیفیت (۷) بخاروں کی باری۔ (۸) بھوک اور پیاس کی حالت۔ (۹) تنفس کی حالت (۱۰) اور وہ عوارض جو بخاروں کے ساتھ ہوتے ہیں، مثلاً درد، بیداری، ہذیان، اور قلق وغیرہ۔ کیونکہ بخاروں کے عوارض سے مختلف حالتوں کا پتہ چلتا ہے +

چنانچہ بعض عوارض بخاروں کے عظم اور صِغر کو بتاتے ہیں (یعنی یہ کہ بخار بڑا ہے، یا چھوٹا)، مثلاً حرارت کی کیفیت اور کمیت اور یہ کہ بعض مرتبہ حرارت اس قسم کی ہوتی ہے کہ جب سے بخار شروع ہوتا ہے، اس وقت سے آخر وقت تک وہ لَذّاع (سوزاں۔ جلانے والی) اور سخت ہوتی ہے۔ اور بعض مرتبہ

ایسا ہوتا ہے۔ کہ شروع میں تو حرارت تیز ہوتی ہے۔ مگر بعد کو مادہ کے تحلیل ہوجانے کی وجہ سے سست اور نرم ہو جاتی ہے۔ اور بعض مرتبہ حرارت لذاع ہوتی ہی نہیں۔ بلکہ نرم ہی رہتی ہے۔ اسی طرح بعض بخاروں کی حرارت رطب ہوتی ہے۔ اور بعض کی خشک +

بعض عوارض ایسے ہوتے ہیں، جو بخار کی جنس کو بتاتے ہیں۔ مثلاً وہ عوارض جو تپ غب کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں۔ جیسے باری کا چبھن اور سردی سے شروع ہونا۔ اور حرارت کا تیز ہونا +

بعض عوارض بخار کی خباثت کو بتاتے ہیں۔ مثلاً بیقراری، ہذیان اور بیداری +

بعض عوارض مادہ کے نضج پانے، یا نہ پانے کو بتاتے ہیں۔ مثلاً وہ باتیں جو ہم نے قارورہ کے احوال میں بیان کی ہیں +

بعض عوارض بحران کو بتاتے ہیں۔ انکو ہم عنقریب ذکر کرینگے +

بعض عوارض سلامتی کو اور سلامتی کی ضد کو بتاتے ہیں (یعنی یہ کہ بخار میں خطرات کم ہیں۔ یا زیادہ)۔ آیندہ ہم ان سب کو ذکر کرینگے +

سحنہ۔ انگلیٹ بدن کے سحنہ کے بھی بہت سے احکام ہیں (یعنی بہت سی باتیں سحنہ سے معلوم ہوا کرتی ہیں) مثلاً یہ کہ سحنہ کا رنگ بدل کر رصاصیت (قلعی کا سا رنگ) اختیار کرلے۔ یعنی رنگت میں سفیدی اور زردی آجائے۔ تو یہ اخلاط کی سردی اور حار غریزی کی کمی کو بتائیگا۔ اور گاہے سحنہ میں تہیج اور انتفاخ پیدا ہو جاتا ہے، جیسا کہ اُن لوگوں میں ہو جایا کرتا ہے، جن کے بخار کا سبب تخمہ ہو + اور سحنہ کے احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مثلاً چہرہ بہت جلد لاغر اور دبلا ہو جائے، اور ناک باریک ہو جائے، تو یہ اس امر کو بتائیگا کہ حرارت

بہت شدید ہے (جسنے بہت جلد رطوبتوں کو تحلیل کر دیا ہے) اور یا اس امر کو بتاتا ہے کہ اخلاط بہت رقیق ہیں۔ اور مسامات کے کشادہ ہونے کی وجہ سے بہت جلد تحلیل ہو گئے ہیں :

حرکات | بدنی حرکتیں بھی (بخاروں کے حالات پر) علامت و دلیل بنتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ اپنے حال پر قایم ہیں۔ یا وہ حرکتیں عادت سے باہر ہیں۔ یا یہ کہ حرکتیں بالکل ساقط اور باطل ہو گئی ہیں + اسی طرح چند دوسری چیزیں بھی ہیں (جو بطور علامت کے بیان کی جاتی ہیں) جن کو ہم آیندہ ذکر کرینگے (مثلاً بہت سے آدمیوں کا موسم کے کسی ایک وقت میں، کسی ایک شہر میں مبتلائے مرض ہونا) +

عوارض کے اوقات | بخاروں کے اعراض میں سے بعض تو ایسے ہوتے ہیں، جو انتہا کے وقت پائے جاتے ہیں۔ مثلاً ہذیان، اختلاط ذہن، جس کی وجہ سر کی سوزش ہوتی ہے (یعنی دماغ میں بخار سے غیر معمولی طور پر گرمی لاحق ہو جاتی ہے) اور بعض اعراض وہ ہوتے ہیں، جو ابتدار میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً پھریری یسردی۔ اور مثلاً سبات جو اکثر بخاروں کے شروع میں اس وجہ سے عارض ہوتا ہے کہ دماغ ضعیف ہوتا ہے۔ اور اندر کی طرف، جہاں مادہ ہوتا ہے، حرارت متوجہ ہو جاتی ہے۔ اور (ابتدار میں) بخارات کی کثرت ہوتی ہے، جو بدن کے ابتدائی اضطراب سے چڑھتے ہیں۔ یہانتک کہ حرارت کا اشتعال (اور اسکی تیزی، بخار کے تیز ہونے پر) ان بخارات کو تحلیل کر دیتی ہے + اس سبات کی امداد خود دماغ (کے مزاج) کی ذاتی سردی سے، اور اس خلط کی سردی سے حاصل ہوتی ہے، جو متعفن اور گرم ہونے والی ہے +

کن باتوں سے بخار کی حالت کا اندازہ ہوا کرتا ہے | جن باتوں سے بخار کی حالت پر اطلاع ہوتی ہے۔ اور جن سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ بخار کس قسم کا ہے، وہ یہی ہیں کہ (۱)

بخار کی حدت اور نرمی کا کیا حال[1] ہے۔ (۲) یہ کہ بخار مذکورہ شرط کے ساتھ اسباب بادیہ سے لاحق ہوا ہے، یا اسباب سابقہ سے +

چنانچہ اسباب بادیہ سے علی العموم حمائے یوم ہوا کرتے ہیں۔ اور اسباب سابقہ سے حمائے عفونت ۔ اور مذکورہ شرط یہ ہے کہ اگر حمائے یوم اسباب سابقہ سے ہوتے ہیں، تو یہ اسباب ہلکے ہوتے ہیں۔ اور جب یہ قوی ہوتے ہیں تو ان سے حمائے یوم کی بجائے حمائے عفونت لاحق ہوتے ہیں +

(۳) یہ بخار لرزہ، سردی، اور پھریری سے شروع ہوتا ہے، یا نہیں، اور ان میں سے جو چیز بھی پائی جاتی ہے، تو وہ کس وقت پائی جاتی ہے +
(۴) یہ کہ بخار کا اس لحاظ سے کیا حال ہے کہ بخار کے ٹوٹتے وقت پسینہ بہت آتا ہے، کم آتا ہے، یا بالکل نہیں آتا + (۵) سابقہ تدابیر کیسے ہو چکے ہیں۔ عمر کیا ہے، سحنہ کیسا ہے۔ وقت و موسم کیا ہے۔ مریض کا پیشہ کیا ہے (۶) نبض کا اور قارورہ کا کیا حال ہے +

نافض[1]، برد[2]، قشعریرہ (پھریری) تکسر[2] (بدن ٹوٹنا)[3]

قشعریرہ (پھریری) اس حالت کا نام ہے جس میں بدن کی جلد و گوشت کے اندر سردی اور چبھن محسوس ہوتی ہے +

تکسر (بدن ٹوٹنا) کس حالت کا نام ہے؟ تکسر اس حالت کا نام ہے جو قشعریرہ سے پہلے پیدا ہوتی ہے۔ گویا تکسر بھی ہلکا سا قشعریرہ ہی ہوتا ہے +

---

[1] چنانچہ حمیات حادہ علی العموم گرم مواد سے ہوتے ہیں۔ اور نرم بخار سرد مواد سے +
[2] تکسر کے معنی جو "بدن ٹوٹنے" کے لکھے گئے ہیں۔ اس کا تعلق محض لغت سے ہے طبی اصطلاح میں اس لفظ سے جو معنی سمجھے جاتے ہیں۔ وہ اصل کتاب میں درج ہیں۔ مترجم +

برد (سردی) اس حالت کا نام ہے جس میں تمام اعضاء کے اندر اور تمام عضلات میں خاص سردی محسوس ہوتی ہے یعنی اسکے اندر پھریری کے مانند جھن نہیں ہوتی ہے۔

نافض (لرزہ) اس حالت کا نام ہے جس میں تمام اعضاء بلا اختیار کانپتے اور بلا ارادہ حرکت کرتے ہیں۔ اور انسان ان کے روکنے پر قادر نہیں ہوتا ہے۔ گاہی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض بخاروں میں سردی نہایت شدید ہوتی ہے۔ مگر لرزہ ویسا سخت نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا بلغمی اور سوداوی بخاروں میں واقع ہوتا ہے۔ لرزہ کے سخت ہونے کے چند اسباب ہیں جن میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ وہ قوت دافعہ جو ہمارے بدن کے گوشت یا عضلات میں (مواد دفع کرنے اور ہر قسم کے مادی اور بدنی موذیوں کا مقابلہ کرنے کی غرض سے) پیدا کی گئی ہے، قوی اور سخت ہوتی ہے (یا بالفاظ دیگر۔ لرزہ پیدا کرنے والے مادہ کو سختی سے دفع کرتی ہے اور اسی عضلاتی مقابلہ اور دفعیہ سے حرکت پیدا ہوتی ہے۔ جس کا نام "لرزہ" ہے) اسی وجہ سے لرزہ پیدا کرنے والا سبب یا مادہ جسقدر زیادہ تیز ہوتا ہے، اُسی قدر لرزہ زیادہ شدید ہوتا ہے (کیونکہ مادہ کی تیزی کی وجہ سے عضلات میں زیادہ تکلیف پہونچتی ہے۔ اسلئے وہ زیادہ تیزی سے حرکت کرتے ہیں) اور لرزہ کی حالت میں بدن کا خون بیرونی اعضاء سے منہ موڑ کر اندرونی اعضاء کی طرف چلا جاتا ہے (اسی وجہ سے خون کی گرمی لرزہ کی سختی میں کوئی کمی پیدا نہیں کر سکتی ہے۔ خون کے اندر چلے جانے کی ظاہر علامت یہ ہے کہ انسان کا چہرہ بحالت لرزہ زرد پڑ جاتا ہے)۔

ایک خاص وقت میں لرزہ پیدا ہونیکی وجہ

(لرزہ جس مادہ سے پیدا ہوتا ہے وہ اس کے ظاہر ہونے سے پہلے بھی بدن میں موجود ہوتا ہے۔ مگر اس سے پہلے اسکا ظہور نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ایک خاص وقت میں مثلاً باری کی آمد آمد ہی کے وقت پیدا ہوتا ہے۔ اسکی وجہ کیا ہے؟) اسکی وجہ یہ ہے کہ سرد خلطیں یا سرد مواد (جن سے

لرزہ آتا ہے) پہلے کسی ایک مقام میں ساکن اور ٹھہرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور جہاں ہوتے ہیں، وہاں کے اعضاء میں ان مواد کی سردی محسوس نہیں ہوتی ہے (اسلئے کوئی لرزہ ہوتا ہے، اور نہ کوئی دوسری علامت ان مواد سے ظاہر ہوتی ہے)۔ مگر جب یہ مواد کسی سبب سے (مثلاً گرمی سے جس کا کام مواد کو پراگندہ کرنا ہے) حرکت میں آتے ہیں۔ اور تھوڑا یا زیادہ پھیلتے ہیں (اور اُن اعضاء پر گذرتے ہیں جہاں یہ پہلے موجود نہ تھے، اور نہ ان سے ملاقات ہوئی تھی) تو وہ اعضاء ان مواد سے متاثر ہوتے اور انکی سردی محسوس کرتے ہیں، جس سے لرزہ پیدا ہوجاتا ہے۔ ان اعضاء میں مواد کی سردی محسوس ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں ان مواد سے سوء مزاج مختلف[1] پیدا ہوجاتا ہے، جس کی تعریف تمہیں علم طب کے کلی اور عام اصول (یعنی کلیاتِ طب) میں معلوم ہوچکی ہے ✦

اکثر اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بلغم زُجاجی[2] سے جو تمام بدن میں پھیلا ہوا ہو، صرف لرزہ ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور بخار بالکل نمودار نہیں ہوتا ہے۔ اس قسم کے لرزے گاہے باری سے ہوتے ہیں۔ اور گاہے باری کے بغیر۔ مگر ان لرزوں کی سختی اُس لرزہ جیسی نہیں ہوتی ہے، جس کے بعد بخار آیا کرتا ہے ✦

وہ مواد جو کم ہونے کی حالت میں بدن کے اندر کسل و ماندگی پیدا کرتے ہیں، یہی جب زیادہ ہوجاتے ہیں، تو متعفن ہونے سے پہلے ہی لرزہ پیدا کرسکتے ہیں۔ چنانچہ متعفن نہ ہونے کی حالت میں بخار بھی نہیں ہوتا ہے ✦

گاہے سردی اور لرزہ صرف کھانے پینے اور غذا وغیرہ کی وجہ بھی ہوجاتا ہے،

---

[1] سوء مزاج مختلف اُس تبدیلی مزاج کو کہتے ہیں جس میں گرمی یا سردی اعتدال سے بڑھجائے اور اسکی تکلیف بدن میں محسوس ہوتی ہے۔ اگر یہی گرمی اور سردی بدن میں ایک عرصہ تک قایم رہ کر ٹھہرجائے۔ اور اسکی تکلیف بدن میں محسوس نہ ہونے لگے۔ تو اوسکو سوء مزاج مستوی کہتے ہیں۔ مترجم ✦

[2] بلغم زجاجی: نہایت غلیظ بلغم ✦

کیونکہ اس حالت میں بدن کی حرارت غریزی اندر کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے (اور بیرونی اعضاء شلاً گوشت اور جلد میں سردی پیدا ہو جاتی ہے) لرزہ اور سردی جو بخاروں کے اوائل میں ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ خلط خام ابتداءً عضلات پر گرتی ہے جو بمقابلہ عضلات کے چونکہ سرد ہوتی ہے، اسلئے وہ عضلات میں اپنی سردی سے اذیت پہونچاتی ہے۔ پھر جب وہ متعفن ہونے لگتی ہے تو اس میں گرمی آنی بھی شروع ہو جاتی ہے (اس لئے اب اسکی سردی محسوس نہیں ہوتی) +

گاہے بخاروں کی ابتداء میں لرزہ (مادہ کی سردی کی وجہ سے نہیں آتا۔ بلکہ) خلط کی لذع اور سوزش کی وجہ سے آتا ہے، اور اس وجہ سے کہ عضلات کی قوت دافعہ (قابضہ) قوی ہوتی ہے۔ جس طرح اس شخص کے بدن میں لرزہ آسکتا ہے جسکی جلد بدن پر بہت تیز گرم پانی ڈالدیا جائے۔ اور خصوصاً جبکہ وہ پانی نمکین ہو +

گاہے لذع اور سوزش پیدا کرنے والی ادنیٰ چیز بھی اندر کیطرف حرارت غریزی کے بھاگنے کا سبب بن جاتی ہے، جس سے سردی کا غلبہ ہو جاتا ہے (اور بدن کا بیرونی حصہ سرد بن جاتا ہے) ایسی صورت میں گرم چیز کی لذع کے ساتھ سردی بھی جمع ہو جاتی ہے۔ گویا کہ سردی باہر سے گھیرے ہوئے ہے، اور گرم لذع اندرونی غشاء[1] (یا اندرونی حشاء) کی پاس ہے +

گاہے لرزہ اس وجہ سے واقع ہوتا ہے کہ حرارت اندر کی طرف بھاگ جاتی ہے۔ جیسا کہ اندرونی ورموں (اور پھوڑوں) میں ہوتا ہے +

گاہے لرزہ اور پھریری لازمی بخاروں میں صحت و شفاء کو بتاتی ہیں کیونکہ

[1] غشاء کے معنے جھلی۔ پردہ۔ اور حشاء کے معنے اندرونی عضو کے ہیں۔ بہرحال یہاں مراد یہ ہے کہ سوزش اندرون بدن میں محسوس ہوگی، اور سردی کا باہر گھیرا ہوا معلوم ہوگا +

اس امر کو بتاتے ہیں کہ مادہ رگوں سے دفع ہو چکا، اور خارج ہو چکا ہی (یعنی رگوں سے نکلکر اب دوسرے اعضاء و عضلات پر گر کر لرزہ وغیرہ پیدا کر رہا ہی) + لیکن اگر مادہ میں نضج نہو (اور کوئی قرینہ نہ بتائے) اور بحران کے وقت میں بھی نہو، اور اسکے بعد مرض میں خفت بھی ظاہر نہو، تو یہ اس امر کو نہ بتائیگا کہ جتنا کچھ مادہ خارج ہوا ہی (اور لرزہ پیدا کیا ہے) یہ قوت کے غلبہ سے خارج ہوا ہے۔ بلکہ یہ مادہ بہت کثیر ہے اور اپنی کثرت کی وجہ سے (کچھ تھوڑا سا) خارج ہو گیا ہے (اور لرزہ اس سے پیدا ہو گیا ہی) +

ایک لرزہ وہ بھی ہے، جو موت کا پیام سناتا ہے۔ ایسا لرزہ وہ ہوتا ہے، جسکے بعد قوتیں ضعیف ہو جائیں (مریض نڈھال ہو جائے) اور حرارت غریزی تنفس ساقط ہو جائیں +

قشعریرہ ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہے، جو لرزہ کے اسباب سے (اذیت پہونچانے میں) کم ہوتے ہیں +

مختلف مسائل دہشت (حیرت) اور دوران سر کا ہیجان دورہ کی خبر دیتا ہے (یعنی یہ کہ اب بخار کی نوبت آنے والی ہے)؛

(علی العموم) بوڑھوں کے بخار مدفونہ ہوتے ہیں (یعنی انکی گرمی باہر زیادہ نمایاں نہیں ہوتی ہے) +

بعض اوقات بخار کی درازی (اور جلد نہ اچھے ہونے) کا سبب یہ ہوتا ہے کہ احشاء میں کوئی غلظت (ورم) ہوتی ہے۔ اس لئے مریض کو چت لٹانا، اور اسکی ٹانگوں کو پھیلانا چاہئے۔ اور احشاء کو ٹٹولنا چاہئے (اگر کہیں ورم ہوگا۔ تو اسکی غلظت نمودار ہوگی) +

اگر محموم کی زبان سیاہ ہو جائے، اور باوجود اسکے اسکا بخار ہلکا ہو تو سمجھنا چاہئے کہ اسکا بخار مدفونہ (اندر دبا ہوا) ہے +

بخار اور فالج کبھی بخار فالج کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بخار کا

علاج پہلے کرنا چاہیے۔ ان لوگوں کے لئے سکنجبین اچھی چیز ہے، جو گلقند کے ساتھ ملائی گئی ہو۔ اسی طرح آب تخم دھرا و روغن زیتون، بشرطیکہ بخار اسکو برداشت کر سکے (یعنی بخار زیادہ تیز اور گرم نہو۔ ورنہ اس سے بچنا چاہیے)۔

سرمنڈانا — سر منڈانے سے سر کی جلد کثیف ہو جاتی ہے جس سے بخارات (اندر کی طرف) مڑ جاتے ہیں (یعنی باہر نہیں نکل سکتے) اسلئے بخار تیز ہو جاتا ہے۔

حمّی عفونیہ کا عام علاج

ان بخاروں کے علاج کرنے میں گاہے غرض (نفس) بخار کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ چنانچہ بخار کے لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ تبرید اور ترطیب پہونچائی جائے (اور بخار کی گرمی کم کی جائے)۔

اور گاہے (بخار کی طرف توجہ نہیں کی جاتی، بلکہ بخار کے) مادہ کی طرف غرض کی توجہ ہوتی ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جبکہ مادہ نضج کا محتاج ہو یا استفراغ کا محتاج ہو۔ **انضاج** غلیظ مادہ کا یہ ہے کہ اوسے رقیق کر کے معتدل بنایا جائے۔ اور رقیق مادہ کا انضاج یہ ہے کہ اُسے غلیظ کر کے معتدل بنایا جائے۔

گاہے یہ دونوں مذکورہ بالا غرضیں ایک دوسرے سے متناقض ہو جاتی ہیں۔ بخار تو چاہتا ہے کہ تبرید پہونچائی جائے۔ اور خلط چاہتی ہے کہ انضاج، استفراغ اور تحلیل کی جائے۔ چنانچہ بعض اوقات منضج اور مستفرغ دوائیں بہت گرم ہوتی ہیں۔ بلکہ اکثر اوقات گرم ہی ہوتی ہیں۔ ایسی پیچیدہ صورت میں دونوں میں سے زیادہ اہم امر کی رعایت کی جائے (اور اوسے مقدم رکھا جائے)۔

گاہے اس طرح بھی تناقض و اختلاف ہو جاتا ہے کہ بخار تبرید چاہتا ہے

خربوزہ اور دوسرے بقول سے ٹھنڈک پہونچائی جائے۔ اور مادہ چاہتا ہے کہ اُسے کم کیا جائے (اور نضج دیا جائے) اور مادہ کی تقلیل ان چیزوں کے پینے کو روکتا ہے (ورنہ مادہ کے کم ہونے کی بجائے اس کے زیادہ ہونے کا اندیشہ ہے) ہاں اگر ایسا بخار ہو کہ وہاں مادہ نہ ہو (یعنی وہ نہ مقدار میں زیادہ ہوا ور نہ ردائت وفساد میں۔ تو ایسی صورت میں اُن سبزیونکے پانی پلائے جاسکتے ہیں) ۔ بہرحال ایسی حالت میں احتیاط یہی ہے کہ فواکہ کے پانی ایک ہفتہ کے بعد پلائے جائیں۔ اور (اس عرصہ میں) صرف ماءالشعیر پر قناعت کی جائے۔

تمام فواکہ (پھل۔ میوے) بخار والوں کے لئے مضر ہیں۔ اسلئے کہ معدہ میں ان کے اندر غلیان (جوش، تخمیر) پیدا ہوجاتا ہے۔ اور یہ فاسد ہو جاتے ہیں (یہاں بخار والوں سے مراد حمئے عفونت والے ہیں) ۔

بہت سی ایسی چیزیں بھی پائی جاتی ہیں، جو منضج، ملطف، اور مستفرغ (مخرج مادہ) ہونیکے باوجود مُبَرِّد بھی ہوتی ہیں۔ جیسے سکنجبین (اسی لئے سکنجبین عفونی بخاروں کے لئے نہایت اچھی چیز سمجھی جاتی ہے)۔

تیز بخاروں میں ٹھنڈک پہونچانا — گاہے بخار اتنا شدید اور تیز ہوتا ہے کہ وہ (اصلی) سبب کی تدبیر کی مہلت ہی نہیں دیتا۔ بلکہ وہ سخت تبرید چاہتا ہے خصوصاً جبکہ قوت زیادہ قوی نہ ہو، اس میں مقابلہ اور برداشت کی طاقت نہ ہو، اگر قوت مقابلہ کرنے اور برداشت کرنے پر قادر ہو۔ تو (مقدم) سبب کو قطع کیا جائے، خلط کی تدبیر و اصلاح کی جائے، غذا بند کردیجائے، اور ایسی تبرید نہ پہونچائی جائے کہ وہ (سردی کی وجہسے) تحلل مادہ کو روک دے ۔

اور اگر قوت اس سے قاصر ہو، تو ایسی تعدیل کی طرف متوجہ ہونا چاہئے، جو بخار کے مضاد ہو (بخار چونکہ گرم ہے۔ اسلئے اس کے مضاد وہی تعدیل ہوسکتی ہے

جوکہ سرد ہو) چنانچہ ایسی حالت میں تبرید پہونچانی چاہیئے، اور غذا کے ذریعہ سے قوت کو برانگیختہ کرنا چاہیئے (یعنی ایسی صورت میں غذا بند نہ کرنی چاہیئے)۔ اور جب قوت برانگیختہ ہو کر قوی ہو جائے، اور اپنی ضد کو (حرارت کو) توڑ کر غالب ہو جائے تو اب (اطمینان سے) نفس سببِ مرض کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے (یعنی مادہ کو نضج دینا اور خارج کرنا چاہیئے) +

ان بخاروں میں اگر ٹھنڈک پہونچائی جائے تو ایسی چیزوں سے ٹھنڈک نہ پیدا کی جائے، جن میں قبض اور تکثیف ہو، مثلاً اقراص مبردہ (قرص کافور قرص طباشیر وغیرہ) ہاں نضج اور استفراغ کے بعد ایسی چیزیں استعمال کرائی جاسکتی ہیں +

واضح ہو کہ عفونت کے بخاروں کا علاج دق کے بخار کے علاج سے مخالف ہے اسلئے کہ دق کے بخار کے علاج میں محض مرض کی متضاد چیزیں دی جاتی ہیں (یہ مرض چونکہ گرم و خشک ہوتا ہے، اسلئے محض تبرید و ترطیب پہونچائی جاتی ہے) اور عفونت کے بخاروں کے علاج میں صرف یہی مدنظر نہیں ہوتا ہے کہ نفس مرض کی متضاد چیزیں دیجائیں (یعنی صرف، شلاً گرمی اور تری پہونچائی جائے)، بلکہ یہ بھی کرنا پڑتا ہے، اور اس کے ساتھ ہی سبب کو بھی قطع کرنا پڑتا ہے، خواہ وہ سببِ مرض کے مانند نہو (یعنی بخار گرم ہوتا ہے، اور مادہ گرم نہو) بلکہ بلغم کی طرح سرد ہو۔ ایسی حالت میں وہی مذکورہ بالا دشواری پیش آتی ہے (یعنی بخار تو ٹھنڈک کو چاہتا ہے، اور مادہ کا انضاج وغیرہ گرم ادویہ کو) +

تغذیہ اس لحاظ سے تو وہ قوت کی دوست ہے کہ اس سے قوت برانگیختہ ہوتی ہے، مگر اس لحاظ سے یہ قوت کی دشمن ہے کہ قوت کی دشمن (یعنی مادۂ مرض) کو بھی غذا، کو دوستی حاصل ہے۔ پس غذا، دونوں (قوت اور مرض) کی مددگار ہوئی کیونکہ

بہت سے فضلات کی تدبیر کے لئے ایک (زبردست) قانون اور ضابطہ کی ضرورت ہے جسکے لئے ہمنے ایک علیحدہ باب بنایا ہے +

تشخیص نہ ہونے کی صورت میں کیا کرنا چاہیئے | تجھے یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جب تک تجھے بخار کی تشخیص حاصل نہ ہو، اس وقت تک تیرے لئے اس کا علاج کرنا غیر ممکن ہے۔ چنانچہ اگر تجھے (واقعی) اسکی پہچان نہ حاصل ہو، اور تو اوس سے بے خبر ہے (اور تشخیص نہ حاصل ہو) تو اس حالت میں مناسب یہ ہے کہ تدبیر میں تلطیف برتی جائے (غذا وغیرہ ہلکی دیجائے۔ جس کی غذائیت کم ہو) +

باری خلاء معدہ میں آنی چاہیئے | تجھے اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ بخار کی باری جسوقت آئے اس وقت مریض کا پیٹ خالی ہو (وہ بھوکا ہو)، اور باری کے دن حتی الامکان تو کچھ تحریک نہ پہونچا، اور کوئی علاج نہ کر (اس سے مراد یہ ہے کہ باری کے دن مسہل وقے وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیئے) +

فصد و اسہال وغیرہ | چنانچہ اگر قوت قوی ہو، اور خلط غالب خون ہو (خون کا غلبہ ہو) یا کیہ خلط غالب کے ساتھ خون ہو، تو ایسی صورت میں فصد نہایت ضروری چیز ہے خصوصًا جبکہ قارورہ محمرغ اور غلیظ ہو، قارورہ زرد اور رناری نہو۔ کہ فصد سے صفراء کے غالب ہوجانے یا اس کی حدت کے بڑھ جانے کا خوف ہو + پھر فصد کے بعد ہلکا سا مسہل دیا جائے۔ خصوصًا جبکہ (پائخانہ میں) خشکی بھی ہو (یعنی خصوصًا جبکہ تبعض ہو) وہ مسہل چیزیں مثلاً یہ ہیں: ماء الشعیر اور تھوڑی سی شیر خشت، یا ماء الشعیر اور سکنجبین + (پہلا نسخہ اوس وقت دیا جائے، جبکہ طبیعت دستوں کے لئے آمادہ نہو۔ اور دوسرا نسخہ اوس وقت، جبکہ طبیعت آمادہ ہو) + چنانچہ اگر اس سے رفع تبعض نہو، اور اجابت نہ آئے، تو شیر خشت جیسی چیز کے ساتھ شربت بنفشہ جیسی چیز شامل کردیں + اس سے مقصود (محض) تلیین ہونا چاہیئے۔ نہ کہ

سخت اسہال اور زیادہ دستوں کا جاری کرنا + اور میرے نزدیک بہترین چیز حقنے ہیں جن کی قوت حسب ضرورت وحاجت استعمال کی جائے (چاہیں قوی کردیں اور چاہیں

حقنۂ خفیفہ | ضعیف رکھیں) اور اُن حقنوں میں سے جو مشترک طور پر (عام طور پر) مفید ثابت ہوتا ہے، اور ہلکا بھی ہے، یہ ہے کہ روغن بنفشہ۔ آب برگ چقندر۔ زردی بیضہ۔ شکر سُرخ اور بورق سے بنایا جائے +

جب تو (ابتداء میں) اس طریقے سے تلیین کر دیگا۔ تو عام طور پر انتہا ء میں اس سے بھی ہلکی تلیین کی ضرورت ہو گی (یعنی انتہا ء میں زیادہ اسہال کی ضرورت نہ رہے گی۔ کیونکہ مادہ ابتدا ہی سے خارج ہوتا رہے گا) + اور یہ ضرورت بھی اُس وقت پیش آئیگی، جبکہ قبض موجود ہو +

ادرار بول وعرق | اس کے بعد ادرار کی کوشش کی جائے، اور ادرار کے لئے ایسی چیز استعمال کی جائے جیسی سکنجبین جو بیخ کرفس وغیرہ کے ساتھ جوش دیگئی ہو۔ پھر پسینہ لایا جائے، اور اس کے مسامات ایسی چیزوں سے کھولے جائیں، جن میں زیادہ گرمی نہو۔ مثلاً روغن بابونہ لگانا۔ اور شراب سفید یا میٹھا نیمگرم پانی کا نطول کرنا لیکن اگر بخار حاد ہو، تو تمریخ اور تنطیل وغیرہ کچھ بھی جائز نہیں +

قئ | اگر شروع میں یہ معلوم ہو کہ خلط معدہ کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ تو ایسی حالت میں ایسی چیزوں سے قئ کرانی چاہئے، جو عادت کے مخالف نہوں (ورنہ بیچینی کا موجب ہو گی) بلکہ ایسی چیزوں سے قے کرائیں جیسے سکنجبین اور گرم پانی + بشرطیکہ طبیعت اس خلط کو قئ کے ذریعہ خارج کرنا چاہتی ہو (جس کی علامت یہ ہے کہ متلی اور گرم ابکائیاں ہونگی) + اور اگر خلط کا رُخ آنتوں کی طرف ہو۔ قراقر کا احساس ہو، بوجھ اترتا ہوا معلوم ہو۔ یا اسی قسم کی دوسری علامتیں نمودار ہوں (جس سے پتہ

چلی جاتا ہے کہ طبیعت اس کو آنتوں کی طرف دفع کرنا چاہتی ہے) تو اس بارے میں طبیعت کی مخالفت نکرنی چاہیئے (بلکہ دستوں ہی کی راہ مواد کو خارج کرنا چاہیئے)+

نیند بخاروں کی ابتداء میں مریض کو نیند سے روکنا چاہیئے۔ خصوصاً جبکہ پھریری، یا سردی، یا لرزہ ہو، ورنہ سونے سے سردی اور لرزہ دیر تک رہیگا۔ کیونکہ اگر مواد احشاء میں سے کسی عضو کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو نیند اوسکی اس بارے میں اور امداد کر دیتی ہے (جس سے اگر احشاء میں ورم ہوتا ہے، تو وہ زیادہ ہو جاتا ہے) + نیز نیند اخلاط کے نضج کو روک دیتی ہے + ہاں بخار اوترنے کے وقت نیند بہت مفید ہے، اور رگاہے انتہا کے وقت بھی نیند مُضر نہیں ہوتی ہے +

بخاروں میں ٹھنڈا پانی مریض کو ٹھنڈے پانی سے روکنا نہ چاہیئے۔ ہاں اگر مادہ کچا ہو۔ یا غلیظ ہو۔ تو ٹھنڈا پانی مادہ کو نضج سے روک دیگا +

یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جب فصد سے نفع ہو۔ پھر بُرے طریقے پر ٹھنڈا پانی استعمال کرایا جائے (یعنی بہت تیز ٹھنڈا پانی بکثرت پلایا جائے) تو شفا رنہ ہوگی۔ (کیونکہ اس سے مواد خام رہ جائینگے) +

خلط صفراوی کا نضج یہی ہے کہ وہ رقیق سے غلیظ ہو جائے۔ اور ٹھنڈے پانی کا کام بھی یہی ہے (اس لئے اس میں ٹھنڈا پانی مفید پڑتا ہے) ہاں اگر معدہ اور جگر دونوں ضعیف، یا سرد ہوں۔ یا احشاء میں ورم ہو، یا مریض کے اعضاء میں درد ہو یا اوس کے مزاج میں خون کم ہو (بدن میں خون کی کمی ہو)، یا اوسکی حرارت غریزی کمزور ہو۔ کہ سرد پانی پینے سے اور زیادہ کمزور ہو جائے، یا وہ ٹھنڈے پانی پینے کا عادی نہو، مثلاً گرم ممالک کے باشندے، جن میں (ٹھنڈے پانی سے) بہت جلد تشنج آجاتا۔ اور فواق شروع ہو جاتا ہے (ان تمام صورتوں میں ٹھنڈا پانی نہ پلانا چاہیئے) اور لاغر مریض بھی اسی قبیلے سے ہے +

(اس کے برعکس) جہاں مادہ گرم ہو۔ یا مادہ غلیظ ہو۔ مگر نضج پا چکا ہو۔ بدن فربہ ہو۔ حرارت غریزی وافر ہو، قوت قوی ہو، احشا تندرست ہوں۔ انکا اصلی مزاج سرد نہو۔ مریض کے لئے ٹھنڈا پانی خلاف عادت نہو، بلکہ وہ نہایت سرد پانی کا عادی ہو، تو ان صورتوں میں **ٹھنڈا پانی بہترین شئے ہی** (بخار کے لئے بہت مفید چیز ہے) چنانچہ ٹھنڈا پانی بسا اوقات دستوںکے ذریعہ، پلٹے کے ذریعہ، یا پیشاب کے ذریعہ، یا پسینہ کے ذریعہ، یا ان سب ذریعوں سے مادہ کے خارج کرنے پر (طبیعت کی) اعانت وامداد کرتا ہے۔ اور اُسی وقت عافیت وصحت حاصل ہوجاتی ہے +

طبیب گاہے مریض کو اتنا زیادہ پانی پلا دیتا ہے کہ اوسکا رنگ سبز ہوجاتا ہے اور وہ کانپنے لگتا ہے۔ حتی کہ گاہے ڈیڑھ سیر تک پلا دیتا ہے۔ چنانچہ اس سے گاہے (صفراوی) بخار بدل کر بلغمی ہوجاتا ہے۔ اور گاہے اس سے طبیعت قوی ہوکر مادہ کو پسینہ، یا پیشاب، یا اسہال کی راہ خارج کردیتی ہے۔ اور صحت حاصل ہوجاتی ہے +

اسی طرح اگر کسی مقام پر ورم ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی گرمی اور پیاس کی مضرت کا بھی خوف ہو (کہ اس سے بخار میں نقصان ہوگا) اور یہ گمان ہو کہ پانی کے نہ دینے سے انجام کار ذبول ہوجائیگا تو ایسی صورت میں ٹھنڈے پانی کو نہ روکنا چاہئے۔ کیونکہ ورم کا زیادہ ہوجانا، یا اوس کا کچا رہ جانا، بعض اوقات ذبول سے بہتر ہوتا ہے (اسلئے ذبول سے بچکر اُسے اختیار کرلینے میں کچھ زیادہ مضائقہ نہیں ہے) +

سکنجبین گاہے پیاس میں بھی تسکین بخشتی ہے، (اخلاط کو بھی) قطع کرتی ہے، دستاویز لاتی ہے، اور ٹھنڈے) پانی کی مضرت کی طرح اس میں ورم کے لئے

زیادہ مضرت بھی نہیں ہے، اور نہ اس میں مادہ کو اکٹھا کرنے اور کثیف کرنے کی تاثیر ہے ۔ یہی حال جلاب[1] کا ہے، جس میں بہت زیادہ پانی ملا یا گیا ہو ۔

سرد پانی کی مضرتیں اگر ٹھنڈا پانی پلانا جائز نہ ہو۔ مگر (غلطی سے) پلا یا جائے، تو اس سے مسامات کے تنگ ہو جانے کا خوف ہوتا ہے، جو دوسرے (نئے) بخار کا سبب اس لئے بن جاتا ہے کہ دوسرا (نیا) سدہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور گاہے یہ دوسرا بخار پہلے بخار سے زیادہ سخت ہوتا ہے ۔ اور جب سرد پانی کسی عضو کو ضعیف پاتا ہے، تو اوس کے فعل کو خراب کر دیتا ہے۔ اور اکثر اوقات ادرار اور تنفس میں دشواری واقع ہو جاتی ہے۔ اور رعشہ، تشنج، ضعف مثانہ، یا ضعف گردہ، یا ضعف قولون پیدا کر دیتا ہے ۔

ٹھنڈے پانی سے جن لوگوں کو بہت زیادہ روکنے کی ضرورت ہے، ایسے وہ لوگ ہیں جو اپنی صحت کی حالت میں بھی سرد پانی سے ضرر پاتے ہوں لیکن اگر سحنہ قوی ہو، عضلات موٹے ہوں، مزاج گرم خشک ہو، اور مادہ کا استفراغ بھی کیا جا چکا ہو، تو کبھی کبھی ایسے مریضوں کو ٹھنڈا پانی بہت زیادہ پلا دینا چاہئے ۔

حمام، شراب، اور تمریخ وغیرہ بخار کی کمی (انحطاط) کے وقت میں، اور جبکہ نضج کی علامتیں نمودار ہوں، اور مادہ کا استفراغ بھی (اسہال وغیرہ سے) کیا جا چکا ہو، تو اس وقت حمام کرانے میں، رقیق شراب کے پلانے میں جس میں پانی ملا لیا گیا ہو، اور محلل روغنوں کے لگانے میں کوئی مضائقہ اور خوف نہیں ہے ۔

استفراغ تام مذکورہ قوانین واصول اگر تم نے بخار کے شروع میں برتے، تو اسکے بعد اب ضروری ہے کہ تم مادہ کے پکانے اور اس کے خارج کرنے

---

[1] جلاب وہ شربت ہے جو قند، شہد اور گلاب سے بنایا جاتا ہے۔ گاہے گلاب کی جگہ پانی بھی [illegible]

کی طرف توجہ کردہ جو مادہ کی تقلیل و تخفیف کے طور پر نہو، جسکو ہم ذکر کر چکے ہیں بلکہ (وہ استفراغ) ازالہ سبب کی غرض سے ہو +

یعنی وہ استفراغ محض معمولی اور ہلکا سانہو۔ جو ابتداء میں محض مادہ کو کم کرنے کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔ بلکہ اب ہلکی تلیین کی بجائے کامل استفراغ کیا جائے۔ کہ بدن کا مواد سے قطعی تنقیہ ہو جائے +

نضج کی ضرورت مادہ خواہ گرم ہو یا سرد، بغیر نضج دیئے اسے خارج نہ کرنا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی (شدید) ضرورت لاحق ہو جائے (تو وہ استثنائی صورت ہے) + چنانچہ بلا نضج کے اگر استفراغ کیا جائے، تو لگتا ہے اس سے وہ خلط زیادہ ہو جاتی ہے جو عدم نضج کی وجہ سے خارج ہونے کے لئے تیار نہیں +

یعنی نضج کے قبل خلط کا خارج کرنا گلتا ہے اس میں زیادتی پیدا کر دیتا ہے، اسلئے کہ دوسری خلطیں بدل کر اس مادہ میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جو مادہ نضج پایا ہوا نہیں ہوتا ہے، وہ آسانی سے نکل نہیں سکتا۔ اور دوا مسہل وغیرہ سے اس میں غیر معمولی تحریک پیدا کر دیجاتی ہے۔ تو اس تحریک و جوش سے دوسری خلطیں اسی مادہ کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ (قرشی)

او رلگتا ہے ایسے استفراغ کی وجہ سے اچھی اور بُری چیزیں مل جاتی ہیں (کیونکہ خلط خبیث نضج پانے سے قبل (اچھی خلط کو) حرکت میں لاتی ہے (جس سے بُری خلط کے ساتھ اچھی خلط بھی خارج ہونے لگتی ہے) اس شخص کی بات کیطرف بھی دھیان

محمد بن زکریا رازی سے اختلاف نکرنا چاہئے، جس کا گمان یہ ہے کہ انضج کی غرض رقیق ہو کر تی ہے (مادہ کے پکانے سے مقصود محض اس کا رقیق کرنا ہوتا ہے) اور خلط حاد چونکہ خود رقیق ہوتی ہے۔ اس لئے اسے رقیق کرنے کی ضرورت نہیں"۔ اس شخص کا جیسا کہ قول ہے، واقعہ اس کے مطابق نہیں ہے۔ بلکہ انضا

کی غرض (دواسہل) یہ ہوتی ہے کہ مادہ کے قوام کو معتدل بنا دیا جائے۔ تاکہ وہ بآسانی خارج ہونے کے لئے تیار ہو جائے + جو مادہ رقیق و متشرب (یعنی ساخت میں پیوست) ہوتا ہے، اور جو مادہ غلیظ اور ناشب (چپٹنے والا) ہوتا ہے۔ اسی طرح جو مادہ لیسدار اور چپکنے والا ہوتا ہے، یہ آسانی سے خارج ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ بلکہ اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ رقیق مادہ کو کسیقدر گاڑھا کیا جائے۔ غلیظ مادہ کو کسی قدر رقیق کیا جائے۔ اور لیسدار مادہ سے لیس دور کر دیا جائے +

اگر اس شخص نے (رازی نے) متقدمین کے کلام میں سے نضج کے بارے میں اُن باتوں کو کچھ بھی نہ سُنا ہوتا جو ہمنے ابھی بیان کیا ہے۔ اور اپنے طور پر اُنہی مواد کی نضج پانے کے حال کو یاد کر لیتا۔ جو (ذات الجنب و ذات الریہ وغیرہ میں) منہ سے خارج ہوتے ہیں، کہ ان میں رقیق اخلاط غلیظ ہونے کے محتاج ہوتے ہیں۔ اور غلیظ اخلاط رقیق ہونے کے، تو یہ شخص اسی بات سے رہ راست پا لیتا (اور غلطی نہ کھاتا) +

چنانچہ ذات الجنب و ذات الریہ وغیرہ میں مادہ ابتدا میں اگرچہ رقیق ہوتا ہے۔ مگر وہ خارج نہیں ہوتا۔ اور کچھ عرصہ گذرنے کے بعد وہ مادہ غلیظ ہو کر بلغم کی صورت میں خارج ہونے لگتا ہے + مترجم +

علاوہ ازیں یہ شخص خود کیوں نہیں اس امر پر غور کرتا کہ حمیات حادہ کی ابتداء میں قارورہ رسوب سے خالی ہوتا ہے۔ پھر اس میں رسوب آنے لگتا ہے کیا یہ رسوب محمود اس خلط باعث مرض کے سوا کوئی دوسری چیز ہے جس میں اب نضج آگیا ہو (اگر یہ رسوب حقیقت میں وہی خلط ہے، جو سبب مرض بنی ہے، اور یقیناً وہی ہے) تو کیوں یہ خلط اوائل مرض میں خارج ہوئی (حالانکہ حمیات حادہ میں یہ اول میں زیادہ رقیق ہوتی ہے)۔ پس اگر نضج سے غایت مقصود محض رقت ہی ہے

تو خون اور صفراء کے بخاروں کی ابتداء میں رسوب محمود ضرور پایا جانا چاہیئے (کیونکہ یہ مواد ابتداء میں رقیق ہی ہوتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا) جب طبیعت (و فطرت کے لئے ان فضلات کا خارج کرنا اسی مدت کے بعد ممکن ہوتا ہے جبکہ وہ اس مدت میں قارورہ کے اندر دفع ہونیکے قابل ہوجاتے ہیں۔ تو ہماری تدبیروں میں بھی لازمی طور پہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ مادہ کا استفراغ اُسوقت اور اُس مدت سے پہلے کہ اس میں قارورہ کے اندر نضج کے آثار نمودار ہوجائیں، محال یا دشوار اور مشکل ہو۔ گاہے (بلا نضج کے مادہ کو نکالنے سے) محض تحریک پیدا ہوجاتی ہے۔ اور پورے طور عمل نہیں ہوتا (یا مادہ خارج نہیں ہوتا) اور گاہے بُرے مواد اچھے مواد کے ساتھ مل جاتے ہیں +

اس جیسے انسان کے لئے بہتر تو یہ تھا کہ بقراط و جالینوس جیسے قدماء نے جو کچھ نضج و استفراغ کے بارے میں لکھا ہے، اس میں حُسنِ ظن سے کام لیتا، اور بہت غور و تامل کرتا، اس کے بعد مخالفت کے لئے آمادہ ہوتا +

چنانچہ جو لوگ متقدمین سے جھگڑا کرتے ہیں، اگر وہ سچائی پہ ہوں، تو معذور ہیں (اور انہیں جھگڑا کرنے کا حق حاصل ہے) + لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے گہری نگاہ ڈال لے (اور خوب غور کرلے) +

میرا گمان ہے کہ اس شخص کو کچھ ایسے تجربے اس بارے میں اتفاقاً پیش آگئے ہیں۔ جن میں (باوجود نضج نہ دینے کے) اسکی غرض پوری ہوگئی ہے۔ اس لئے یہ تجربے اس کے دل میں گڑ گئے ہیں، حالانکہ اس قسم کے خلاف قانون تجارب گاہے بالکل کاربرآری نہیں کرسکتے (اور ان سے کوئی مقصود حاصل نہیں ہوسکتا) اور گاہے ایسے تجارب بالکل سچے ثابت نہیں ہوتے + (جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے) اسی کا یقین کرنا واجب ہے +

استفراغ بلا نضج بھی جائز ہے

لیکن اگر مادہ مقدار میں زیادہ ہو، حرکت میں ہو، ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہو رہا ہو، اور تجھے یہ گمان ہو کہ اسکو نضج دینے کی مہلت نہیں ہے، اور یہ گمان ہو کہ اس سے سرسامی اورام (ورم دماغ) وغیرہ پیدا ہو جائینگے، اور (یہ گمان ہو کہ) اگر تو اسے چھوڑ دیگا، تو کسی خطرے میں اُس مدت سے پہلے مبتلا کر دیگا۔ جس مدت میں اس کے نضج پانے کی توقع کی جا سکے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ مدت اُس مدت سے یقیناً لمبی ہوگی، جس میں معمولی نضج کی توقع ہو سکتی ہے۔ تو ان صورتوں میں مادہ کا خارج کرنا ضروری ہے (اور نضج کے انتظار کی ضرورت نہیں) کیونکہ بلا نضج مادہ کے خارج کرنے میں جتنا خطرہ ہے، وہ ان خطرات سے کم ہے (جو اسکے چھوڑ دینے میں ہو سکتے ہیں)۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ بھی ہے کہ مادہ کی اذیت کی زیادتی سے طبیعت بھی اسے دفع کرنے کے لئے کمربستہ اور متحرک ہوتی ہے۔ پس جس وقت (اس بارے میں) طبیعت کی امداد کی جائیگی، تو یہ امداد دراصل طبیعت (کے فعل) کی موافقت کریگی، اس لئے یہ استفراغ نہایت ضروری ہے (اور اس میں نضج کے انتظار کی حاجت نہیں)۔

فصد فصد (جس سے خون نکالنا مقصود ہو) ایسی چیزوں میں سے نہیں ہے جن میں مسہل کی طرح نضج مادہ کا انتظار کیا جاتا ہو، بلکہ نضج کا انتظار دوسری خلطوں میں کیا جاتا ہے۔

اگر فصد ابتداء مرض میں نہ کی گئی۔ تو انتہاء مرض میں بھی نکرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت فصد کرنے کے کوئی معنٰے نہیں۔ کیونکہ انتہاء مرض کے وقت کی یہ فصد (قوتوں کو ضعیف پاکر اور خود زیادہ ضعیف کرکے) ہلاک کر دیتی ہے۔

اسی طرح اگر تجھے خلط کے غلبہ کا خوف ہو، اور احتیاط اس امر کی مقتضی ہو کہ

نضج : ہونے کی پرواہ نہ کی جائے، اور مادہ خارج کردیا جائے، تو ایسی ضرورت میں اگر تحریک کیجائے (استفراغ کیا جائے) تو محض ابتدا میں۔ رہا انتہار کا وقت اس میں جب تک طبیعت غالب نہ آجائے، اور مادہ پک نہ جائے۔ کوئی چیز متحرک نہیں ہوتی ہے (کوئی مادہ خارج نہیں ہوتا ہے) ✣ پس اگر وہ مادہ (خودبخود) حرکت میں نہ آئے (نہ خارج ہو)، تو تجھے چاہئے کہ طبیعت کی تحریک کے موافق اُسے حرکت میں لائے (خارج کرنے کی کوشش کرو) ✣ چنانچہ جب مادہ خودبخود حرکت میں آجائے، یا تیری تحریک سے وہ حرکت میں آئے۔ تو تجھے چاہئے کہ طبیعت کے فعل کو اوسکے حال پر چھوڑدے (طبیعت کو مادہ خارج کرنے دے اور اوس کی مخالفت نہ کر) ✣ اسی مرض کا نام بقراط نے ھائجہ (ہیجان وجوش والا مرض) رکھا ہے۔ جہاں اُسنے کہا ہے کہ "دوا مسہل

مرض ہائج | مرض کے (مادہ کے) پکنے کے بعد دینا چاہئے۔ ابتدار مرض میں اس کا استعمال کرنا مناسب نہیں۔ ہاں اگر مرض مہیاج ہو تو ایسا کرسکتے ہیں" اور عام طور پر مرض مہیاج نہیں ہوا کرتا ہے ✣

اس بے وقت مگر ضروری استفراغ کی مثال اُس ضروری تغذیہ کے مانند ہے، جو بے وقت کرایا جاتا ہے (جبکہ قوت بہت کمزور ہوجاتی ہے اور اسکے انحلال ہونے کا خوف ہوتا ہے) ✣ اس استفراغ کو جو نسبت مادہ کی اذیت و مضرت روکنے کے ساتھ ہے، وہی نسبت اُس تغذیہ کو سقوط قوت روکنے کے ساتھ ہے ✣

یعنی جس طرح یہ بے وقت تغذیہ قوت کے ساقط ہونے کو روکتا ہے۔ اسی طرح استفراغ مادہ کی مضرت کو روکتا ہے، کیونکہ اس سے مادہ میں کمی جاتی ہے مترجم ✣

وقت استفراغ | جب کبھی استفراغ کا استعمال کیا جائے تو ایسے وقت کیا جائے۔ جبکہ بخار کے اقلاع کا وقت ہو، یا فترہ کا وقت ہو، یا سب سے ٹھنڈا جو وقت ہو ✣ دورہ کے دن نہ اسہال سے استفراغ کیا جائے اور نہ

فصد کی جائے + طبعی استفراغ کی توجہ کا جو رُخ ہو، اس سے مصنوعی استفراغ مخالف نہ ہونا چاہئے (یعنی جس طرف طبیعت کی توجہ ہو، اوسی طرف طبیب کے استفراغ کی بھی توجہ ہونی چاہئے۔ اور اوسی راستے سے نکالنا چاہئے) +

باری کا وقت اور غذاء باری کی حرکت کی حالت میں کسی فعل اور تدبیر سے اخلاط میں جوش ہرگز نہ پیدا کرنا چاہئے، خلاصہ یہ ہے کہ دورے کے وقت غلیظ تدبیر (بھاری غذاء وغیرہ دینے) سے بچنا ضروری ہے۔ حتیٰ کہ ماء الشعیر میں شکر اور جلاب تک نہیں ملائے جاتے ہیں (بلکہ اُنکی جگہ سکنجبین ملا دی جاتی ہے) تاکہ (تنفس کے) راستوں میں تنگی پیدا کر کے باری میں زیادتی نہ پیدا کر دے (کیونکہ غلیظ تدبیر یعنی غذاء غلیظ سے نفخ معدہ ہو جاتا ہے، جس سے سانس میں تنگی آجاتی ہے نیز ہضم غذاء کی حرارت سے بخار کی گرمی تیز ہو جاتی ہے) + یہ ایک خطرے کی بات ہے۔ بلکہ اس وقت (تلطیف غذاء اور کمی غذاء سے) طبیعت کی امداد کرنی چاہئے (تاکہ وہ ہلکی رہے، اور غذاء کی توجہ، اور اس کا ہضم اسے پریشان نکرے) + ہاں اگر ضعف زیادہ ہو جائے (تو غذاء کی کمی کا خیال نہ کرنا چاہئے)، کیونکہ طبیب (دراصل) طبیعت کا مددگار ہے۔ اسکا مخالف (مُنازع) نہیں ہے +

بسا اوقات ایسی دوا کی ضرورت ہوا کرتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی + قوی اس لحاظ سے ہو کہ وہ غلیظ اور لیسدار خلط کو دستوں کی راہ خارج کر سکے، اور ضعیف اس لحاظ سے ہو کہ ایک، دو دست سے زیادہ نہ لائے، اور بہت زیادہ مواد ایکدم خارج نہ کر دے، ورنہ قوت ساقط ہو جائیگی +

بہ نسخہ دیگر: سمجھے چاہئے کہ بہت سے مواد کو ایکدم خارج نکرے۔ ورنہ قوت

لہ بعض نسخوں میں یہ عبارت ہے "فیکسل الدور" پس نوبت (دورہ ہوکر) کاہل ہو جائیگی یعنی دیر تک رہے گی۔ اور جلدی ختم نہ ہوگی۔ قرشی +

(بدنی) ساقط ہوجائیگی + مترجم

فصد فصد کے بارے میں رائے یہ ہے کہ حتی الامکان (یعنی جبتک امتلا خفیف ہو) اس کو روکا جائے (کیونکہ فصد سے بہترین اخلاط یعنی خون خارج ہوجاتا ہی) لیکن اگر یہ غیر ممکن ہو (اور فصد کرنا ضروری ہو) تو زیادہ مقدار میں (بیک وقت) خون لینے سے بہتر یہ ہے کہ چند بار فصد کی جائے، اور مناسب ہے کہ بہت زیادہ خون نہ نکالا جائے۔ ورنہ (۱) وہ چیزیں بھی بڑی مقدار میں خارج ہوجائیں گی۔ جن کے نکلنے کی ضرورت نہیں ہے (یعنی فصد کے ساتھ اچھے اخلاط بھی خارج ہوجائینگی) اور (۲) خون میں اُن استفراغوں کے لئے سامان باقی نہ رہیگا، جن کی ضرورت گاہے پڑا کرتی ہے، (۳) نیز قوت ضعیف ہوکر آیندہ آنے والے بحرانوں سے مقابلہ نہ کرسکے گی + (غرض زیادہ خون نکالنے سے یہ تین خرابیاں لازم آتی ہیں جو ترتیب وار اوپر ذکر کی گئی ہیں) +

درد سر اور بخار جب درد سر اور بخار اکٹھے ہوجائیں، تو بخار کا علاج کرنا بہتر (اور مقدم) ہے +

گاہے درد سر اوترے ہوئے بخار کو زیادتی کی طرف (تزید کی طرف) لوٹا دیتا ہے۔ اسلئے درد سر کو ساکن کرنا ضروری ہے +

یہ اوس وقت ہوتا ہے، جبکہ درد سر اوس بخار کے کسی قدر باقی رہنے سے عارض ہوتا ہے، جو درد سر، بیداری اور غذا وغیرہ سے پھر از سر نو زیادہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے پھر بخار لوٹ آتا ہے۔ مترجم +

دودھ پینے والا بچہ دودھ پینے والا بچہ جب بخار میں مبتلا ہو تو اوسکی ماں کے دودھ کی اصلاح کرنی چاہیئے +

اور مناسب دوائیں ماں کو دینی چاہئیں۔ تاکہ اونکا اثر بچہ تک پہونچے بچونکا

علاج بھی یہی ہے۔ کہ ان کی ماؤں اور دائیوں کا علاج کیا جائے۔ دواؤں کا اثر دودھ کے ذریعہ بچوں تک اسقدر پہونچ سکتا ہے، جو انکے لئے کافی ہو +

ورم اور بخار جب یرقانی قارورہ بخار میں کسی ورم کا پتہ دے (مثلاً ورم جگر۔ جس سے یرقان ہو جاتا ہے) تو ایسی صورت میں علاج یہ ہونا چاہئیے کہ ماء الشعیر اور سکنجبین پلائی جائے (اور تحلیل ورم کے لئے زیادہ گرم دوائیں نہ دیجائیں) اور جب بخار ہلکا پڑ جائے، تو ورم کی طرف توجہ کی جائے (گرم محلل دوائیں تحلیل کیلئے دی جائیں) +

بخار اور قولنج اگر بخار کے ساتھ قولنج ہو، تو جب تک رستہ نہ کھل جائے (آنتیں صاف نہ ہو جائیں) ماء الشعیر نہ پلایا جائے، بلکہ اگر ضرورت ہو تو ماء الدیک (مرغ کا شوربہ) پلایا جائے، اور نرم حقنہ کیا جائے (یعنی قوی اور تیز حقنہ نہ کیا جائے) اور حقنہ میں روغن زیادہ شامل کیا جائے (کیونکہ بخار سے خشکی زیادہ ہو جاتی ہے) پھر ماء الشعیر اور خیار شنبر پلایا جائے، جس میں گاہے سقمونیا ملا دیا جاتا ہے، اور گاہے صرف سقمونیا[1] جلاب میں (حل کر کے) پلایا جاتا ہے +، اور گاہے (بعض بخاروں میں) ایلوہ جیسی چیز دل کے استعمال کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جبکہ مادہ غلیظ ہوتا ہے (ایلوہ غلیظ مواد کا مسہل ہے)

مسہل دوائیں بخاروں میں مگر بہتر یہ ہے کہ ایلوے کو آب کاسنی اور آب لعضید میں دھو کر اس کی اصلاح کر لی جائے (مدبر کر لیا جائے) اور پھر اسکی

---

[1] حکیم شریف خاں لکھتے ہیں " اس ملک کے حاذق حکیموں نے سقمونیا کے استعمال کو اسلئے ترک کر دیا ہے کہ اول تو یہ بہت گرم اور تیز چیز ہے۔ دوئم اس ملک کے باشندوں کے قویٰ کمزور رہتے ہیں۔ انکی مزاج میں حرارت شدید ہوتی ہے، اور ان کے بخار بھی بہت گرم ہوا کرتے ہیں۔ نیز سقمونیا اچھا ملتا بھی نہیں ہے" + انتہیٰ۔ مترجم +

گولیاں بنالی جائیں +

ایلوے کو اس طرح مدبر کرنے کی صورت یہ ہے کہ مثلاً آب کاسنی میں کھرل کرکے سکھا لیا جائے۔ اور اسی طرح کئی بار کیا جائے +

یعضید کاسنی یا جنگلی کاسنی کے مانند کوئی سبزی ہے جو غالباً ہندوستانی چیز نہیں ہے +

ربا ہلیلہ زرد، اسے زہ بخاروں میں ایک گروہ استعمال کرتا ہے لیکن جہانتک ممکن ہو، اس سے بچنا چاہیے۔ کیونکہ یہ اسہال کے بعد مسامات میں قبض پیدا کرتا ہے، اور اس سے احشاء میں خشونت لاحق ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اس کی ضرورت ہی پڑ جائے، تو کامل نضج کے بعد اس کا استعمال کرنا چاہیئے +

چند اوقات ایسے ہیں، جن میں دونوں اناروں (ترش اور میٹھا) کا پانی بہت مفید پڑتا ہے۔ علی الخصوص جبکہ انار گودے کے ساتھ نچوڑے گئے ہوں +

گودہ سے مراد وہ اندرونی زرد رنگ کا گودہ ہے، جو اناروں کے اندر دانوں کے درمیان ہوتا ہے، اور جو بہت کسیلا ہوتا ہے +

ان چند اوقات سے مراد وہ اوقات ہیں، جن میں خشکی کا غلبہ ہو بدن میں صفرا زیادہ ہو، اور رطوبت پہونچانے کی ضرورت شدید ہو۔ مترجم +

(بخار کے) مسہلوں میں سے ایک مسہل یہی ہے جو بنفشہ اور سقمونیا سے تیار کیا جاتا ہے۔ بنفشہ بقدر ایک مثقال (۴۸ ماشہ) اور سقمونیا بقدر ایک قیراط

لہ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ہلیلہ چونکہ صفرا کا زائد مسہل ہے، اس لئے اسکو روکنے کی بجائے صفرا کے نکالنے کے لئے اس کا استعمال بہت انسب ہوگا۔ مترجم +

لہ بقول قرشی یہاں جن مسہلات کا ذکر کیا گیا ہے، یہ ان بخاروں میں مفید ہیں جو گرم ہوں یا چوتھیے اور مواظبہ میں مفید نہیں ہیں +

(۲ رتی) اور گاہے اس میں کسی قدر نعناع بھی شامل کردیا جاتا ہے +

مسہل سرد سقمونیا کیساتھ گاہے ٹھنڈی اور حرارت بجھانے والی چیزوں سے ایسی دوا تیار کی جاتی ہے، جس میں سقمونیا[2] ڈالا جاتا ہے۔ مثلاً وہ گولی جس کا نسخہ یہ ہے:۔ کشنیز، طباشیر، گلسرخ، ہر ایک نصف درہم (۱۰ ماشہ) کا فورا ایک طسوج (۲ جو) سقمونیا نصف دانگ (۲ رتی) سے ایک دانگ (۴ رتی) تک۔ یہ دوا تیار کرکے کھلائی جائے +

نسخہ دیگر شیرخشت پانچ درہم (۱۰ء۱ ماشہ) ترنجبین پانچ درہم۔ شامی سیب کا عصارہ عصارۂ بہی، ہر ایک برابر[1]، آب کشنیز سبز چھٹا حصہ (تقریباً ۳ ماشہ) تمام پانیوں کو اکٹھا کرکے شیرخشت اور ترنجبین کو ان میں ڈالدیا جائے۔ اور پھر ان دونوں کا ایسا قوام تیار کیا جائے کہ تقریباً جم جائے۔ پھر کافور ڈیڑھ دانگ (۶ رتی) اور سقمونیا ساڑھے تین ماشہ لیکر، اور قوام کو آگ سے اتار کر یہ دونوں چیزیں اوپر چھڑک دی جائیں۔ اور (ملا کر) بحفاظت رکھ لی جائے، تاکہ بخارات کے ذریعہ کافور اڑ نہ جائے۔ پھر چھوڑ دیا جائے کہ خود بخود بتدریج جم جائے۔ اسکی خوراک دو درہم (۷ ماشہ) سے ڈھائی درہم (۸ء۹ ماشہ) تک ہے +

دست آور مٹھائی یہ بھی ممکن ہے کہ شیرخشت، ترنجبین، اور شکر طبرزد سے ناطف (ریوڑیاں۔ یا برفی) بنالیں اور اس میں سقمونیا اور کافور اسقدر شامل کردیں کہ ایک خوراک میں کافور ایک طسوج (دو جو) اور سقمونیا ایک دانگ (۴ رتی) پڑے، یہ مٹھائی مرغوب طبع ہوگی، اور اس سے طبیعت کو کراہت نہ آئے گی +

خیشخانہ اگر موسم گرما میں کوئی شخص سرد بخار میں مبتلا ہو، تو اُسے خیش[2] (خیشخانہ،

---

[1] خانہ برابر کا مطلب یہ ہو کہ یہ دونوں پانی بھی پانچ پانچ درہم ہی ہوں + [2] خیش: فرشی پنکھا جو چھتوں سے لٹکایا جاتا ہے۔ خیشخانہ ایسے پنکھے کا مکان +

میں داخل نہ کریں۔ خصوصاً جس وقت میں پسینہ آیا ہوا ہو۔ تاکہ مادہ تحلیل ہونے سے رُک کر لوٹ نہ جائے +

اقراص | عفونی بخار کے اوائل میں اقراص[1] (معمولہ) موافق نہیں آتے ہیں۔ ہاں نضج مادہ کرنے اور استفراغ مادہ سے فارغ ہونیکے بعد یہ مفید پڑتے ہیں +
اقراص زیادہ تر اُن لوگوں کے لئے مفید ہوتے ہیں، جن کا بخار معدہ سے چسپاں ہو، اور گویا کہ وہ حمّی دقیہ ہو (یعنی وہ دائم و لازم ہو) +
اقراص کا اثر معدہ اور جگر تک بہت جلد پہونچتا ہے، اور قلب تک بھی
اسلئے جو بخار معدہ وغیرہ سے وابستہ ہو اوس کے لئے اقراص بہت سُودمند چیز ہے۔ قرشی +

ترک عادت | جب کوئی شخص اپنی تدبیروں میں سے کسی عادت کو ترک کردیتا ہے تو گاہے اُسے بخار محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایسا زیادہ مُضر نہیں ثابت ہوتا۔ کیونکہ اس کا سبب محض یہ ہے کہ اُسنے اپنی کسی تدبیر کی عادت کو چھوڑ دیا ہے (جب وہ اپنی عادت شروع کردیگا، تو اوس کا یہ بخار بھی جاتا رہے گا) +

حمی عفونت والونکا تغذیہ

جاننا چاہئے کہ بخار والوں کے لئے موافق تریں غذائیں وہ ہوتی ہیں، جو رَطب ہوں۔ خاصکر اُن لوگوں کے لئے جنکے مزاج مرطوب ہوں، مثلاً بچے، آرام و آسائش سے رہنے والے (اور عورتیں وغیرہ)۔ ایسی غذائیں ان لوگوں کے لئے دو طور پر موافق آتی ہیں، ایک تو اس وجہ سے کہ غذا، انکے مزاج (اصلی) کی مشابہ[2] ہوتی ہیں (یہ بھی

---

[1] مثلاً قرص طباشیر، قرص کافور وغیرہ + [2] مگر علامہ قرشی کو اس میں کلام ہے۔ وہ اس بنیادی اصول سے اختلاف رکھتا ہے کہ سرد کو غذا و سرد دینی چاہئے۔ اور گرم کو گرم۔ مترجم +

تر ہیں، تو غذا بھی تر ہے)۔ اور دوم اس وجہ سے کہ تر غذائیں مرض کی ضد ہیں (بخار اگر خشک ہوتا ہے، تو یہ غذائیں تر ہوتی ہیں) +

جب بخار شروع ہو، اور اس کے ساتھ قبض ہو، تو غذا اس وقت تک ہرگز نہ دینی چاہئے۔ جب تک کہ پورا ثُفل (آنتوں سے) خارج نہ ہو جائے +

دورے کی نوبتیں (باری کے بخاروں میں) اور اشتداد کی نوبتیں (لازمہ مفترہ میں) ایسے وقت میں آنی چاہئیں جبکہ معدوں کے شکم خالی ہوں ان میں غذا ہرگز نہ ہو۔ کیونکہ یہ اگر اس وقت غذا کھائیں گے۔ تو طبیعت ہضم کی طرف متوجہ ہو کر مادہ کے نضج دینے اور دفع کرنے سے مُنہ موڑے گی اور مرض مستحکم ہو جائیگا۔ اسی وجہ سے ضروری ہے کہ بخار کے کم ہونے تک یا اس کے بعد تک غذا ملتوی رکھی جائے۔ اگر اتفاقاً ایسا ہو جائے کہ بخار کے گھٹنے کا وقت وہی ہو جس وقت غذا کھانے کی عادت ہے، تو یہ (حُسنِ اتفاق) بہت ہی بہتر ہے +

تغذیہ و تدبیر کے درجات | تغذیہ و تدبیر[1] میں سے بعض تو نہایت ہی لطیف[2] ہوتی ہیں۔ اور بعض نہایت ہی غلیظ، اور بعض ان کے درمیان + پھر ان درمیانی میں سے بعض کا میلان لطافت کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ اور بعض کا کثافت کی طرف زیادہ + نہایت لطیف تدبیر تو یہ ہے کہ غذا قطعی روک دی جائے (تدبیر الطف۔ نہایت ہلکی تدبیر) + اور نہایت غلیظ تدبیر یہ ہے کہ تندرست آدمی کی غذائیں مریضوں کو دی جائیں + درمیانی درجہ کی تدبیروں میں سے جو لطافت سے قریب ہوں، یہ ہیں کہ غذاؤں میں عصارہ انار اور نہایت

---

[1] تدبیر سے مراد غذا میں تغیر و تبدل کرنا ہے +

[2] لطیف سے مراد یہ ہے کہ اس سے رقیق خون پیدا ہو، اور غذائیت اس میں کم ہو +

رقیق جلاب پر قناعت کی جائے۔ اسکے بعد رقیق ماء الشعیر کا درجہ ہے۔ اسکے بعد غلیظ ماء الشعیر اور سرد تر سبزیوں کا درجہ ہے۔ مثلاً بتھوا، پالک، چولائی، وغیرہ + اس کے بعد آشِ جو معمولی (کشک الشعیر جو کو پانی میں یہانتک پکایا جائے کہ پانی گاڑھا ہو جائے۔ اور جو کو چھانکر الگ نہ کیا جائے) + آشِ جو معمولی اوسط درجہ کی غذا ہے (نہ بہت زیادہ لطیف ہے، اور نہ غلیظ) +

اور جو غذائیں غلظت سے قریب ہیں، وہ مرغیاں اور پائے ہیں (بھیڑ بکری کے بچوں کے پائے) ان سے لطیف کبک اور مرغ کے چوزے ہیں + ان سے زیادہ لطیف تیہو اور مچھلیاں ہیں، ان سے زیادہ لطیف مرغ کے چوزوں اور تیہوؤں کے بازو، نیمبرشت انڈے، جو رقیق القوام ہوں (یعنی پک کر زیادہ جم نہ گئے ہوں) اور بہت چھوٹی مچھلیاں ہیں، ان سے زیادہ لطیف معمولی آشِ جو ہے، اس سے زیادہ لطیف خبز سمید (میدے کی روٹی) کا رقیق محلول، یعنی ٹھنڈے پانی میں روٹی کو حل کر کے محلول بہت رقیق کر لیا گیا ہو۔ باس روٹی کا غلیظ محلول، (وہ لطیف ہونے کی بجائے) قوی غذا ہے +

کشک الشعیر | کشک الشعیر بخار والوں کے لئے اچھی غذا ہے۔ کیونکہ اس میں باوجود گاڑھے پن اور لیس کے ملاست (چکنا پن) زلق (پھسلن) جلاء، تر طیب اور نرمی بھی پائی جاتی ہے۔ بخار کے بھی مضاد ہے۔ پیاس میں بھی تسکین بخشتا ہے، جلد نفوذ بھی کر جاتا ہے، اور دُھل بھی جاتا ہے۔ اس میں قبض بھی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے یہ منافذ میں نہ جمتا ہے اور نہ چپکتا ہے خواہ وہ منافذ تنگ ہوں، علیٰ ہذا یہ اپنی گذرگاہ میں اور مری میں چپکتا نہیں ہے گا ہے یہ بلغم جیسے (غلیظ اور لیسدار مواد) کو صاف کر دیتا ہے (جلاء بخشتا ہے) + اگر اسے اچھی طرح پکایا جاتا ہے، تو یہ نفخ (دوریاح) ہرگز نہیں پیدا کرتا ہے +

ماء العسل اور سکنجبین قدماء[1] کا دستور تھا کہ جہاں کشک الشعیر اور ماء الشعیر سے زیادہ لطافت تدبیر کی ضرورت ہوتی، وہاں وہ شہد کا پانی (ماء العسل) استعمال کرتے تھے جس میں پانی زیادہ ہو۔ کیونکہ اس میں غذائیت کم ہے۔ مگر اس میں پانی کو نفوذ کرانے، ترطیب و جلاء بخشنے، رگیں کھولنے اور پیشاب لانے کی قوت زیادہ ہے، اس کی گرمی (پانی کی وجہ سے) ٹوٹی ہوئی ہے، اور قوت میں کچھ نہ کچھ یقیناً اضافہ کرتا ہے۔ اگرچہ کم ہی سہی + اسکے بعد سکنجبین عسلی کا درجہ ہے، مگر یہ بمقابلہ ماء العسل کے زیادہ غلیظ، غذا بخشنے والی، اور زیادہ تقطیع و جلاء کرنے والی ہے، شہد میں جو گرمی ہوتی ہے، اور گرم احشاء کے لئے وہ ضرر رساں ہوتا ہے۔ اس میں یہ باتیں بھی نہیں ہیں + رہا اب (جبکہ شکر ملتی ہے) تو مکھیوں کے شہد سے، گنے کا شہد یعنی شکر بہتر ہے۔ خصوصاً جبکہ شکر صاف ہو۔ اگرچہ شکر میں بمقابلہ شہد کے جلاء کم ہے + اسی طرح سکنجبین سکری کا حال ہے + لیکن صرف سکنجبین پلانے سے گاہے آنتوں میں خراش پیدا ہوجاتی ہے۔ اور سحج امراض حادہ میں ایک خوفناک چیز ہے + ماء الشعیر اور سکنجبین کے پلانے کے لئے ایک مستقل کلام بنائیں گے (ایک علیحدہ باب میں ان قوانین کا ذکر کرینگے) +

ہلکی غذاؤں کی ضرورت تدبیر کی تلطیف کی متقاضی مادۂ مرض کی طبیعت ہوتی ہے[2] نیز تلطیف کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ طبیعت مادہ کے نضج دینے، تحلیل کرنے اور خارج کرنے پر قادر ہوجائے + تلطیف

---

[1] یہ اس زمانہ کے قدماء کا ذکر ہے، جبکہ شکر نہیں پائی جاتی تھی۔ اور شکر کی جگہ شہد کا استعمال تھا +

[2] کیونکہ مادۂ مرض غذاء کی وجہ سے زیادہ ہوجاتا ہے، اور جب روکی جاتی، یا کم کی جاتی ہے تو مادۂ مرض بڑھتا نہیں ہے +

کے لئے بہترین وقت مرض کا زمانہ انتہا رہے + اسی وقت میں طبیعت مادہ سے جنگ کرنے میں سخت مصروف ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے وقت میں یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ طبیعت کو کسی دوسری چیز میں مشغول کرکے اوسکی توجہ وہاں سے ہٹالی جائے + خصوصًا بحران کے وقت (ہرگز ایسا نکرنا چاہیئے) + لیکن اس سے پیشتر جنگ ایسی مستحکم اور قوی نہیں ہوتی ہے (اس لئے اس وقت اگر غذاء دی جائے تو زیادہ ضرر نہو گا) +

تلطیف کی چاہنے والی باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ فصد کرنے، دست لانے، حقنہ کرنے، یا درد کو ساکن کرنے کی ضرورت ہو۔ ان صورتوں میں ضروری ہے کہ پہلے اس ضرورت سے فارغ ہولیں، اس کے بعد اگر غذاء کی ضرورت ہو۔ اور کوئی دوسرا امر مانع نہو، تو (اچھی طرح) غذا دیں +

بھاری غذاؤں کی ضرورت

غلیظ تدبیر کا تقاضا قوت کرتی ہے (زیادہ ہلکی غذاؤں سے قوت قائم نہیں رہ سکتی) تغلیظ تدبیر کا بہترین وقت وہ ہے جبکہ طبیعت مادہ کے ساتھ (جنگ کرنے میں) بہت زیادہ مشغول نہ ہو۔ یہ وقت اوائل کا ہوتا ہے + ضروری ہے کہ تغلیظ کے ضرر کا تدارک تفریق سے کردیا جائے (یعنی غذاء غلیظ کی ضرورت ہو۔ اور اس سے ضرر کا بھی اندیشہ ہو۔ تو غذاء ایک مرتبہ دینے کی بجائے تھوڑی چند بار دی جائے) کیونکہ یہ بھی قوت کے لئے (تلطیف تدبیر کی طرح) ہلکا ہی ہوتا ہے +

اقتضائے موسم

موسم گرما میں (چونکہ گرمی کی وجہ سے) تحلیل زیادہ ہوتی ہے۔ اسلئے اس میں زیادہ تغذیہ کی، اور تفریق تغذیہ کی (غذاء کو چند دفعہ میں دینے کی) ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ قوت بہت سی غذاء کے ایک دفعہ ہضم کرنے پر قادر نہیں ہوتی ہے۔ اور چونکہ (موسم گرما میں) تحلیل بھی یک لخت نہیں

ہوتی، بلکہ) تھوڑی تھوڑی ہوتی ہے، اس لئے ضروری ہے کہ بدل وعوض بھی تھوڑا ہی تھوڑا (کئی دفعہ میں) حاصل ہو * اور موسم سرما میں معاملہ برعکس ہے اسمیں چونکہ تحلیل کم ہوتی ہے۔ اسلئے زیادہ بدل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پھر اگر بدل (غذاء) دفعۃً دیدی جائے، تو چونکہ قوت (ہضم کے لئے) کافی ہوتی ہے۔ اس لئے غذاء سے دفعۃً فراغت بھی مل جاتی ہے (اور بار بار دینے کی ضرورت نہیں رہتی)*

موسم خریف تیز زمانہ ہے۔ اسلئے اس میں ایسی لطافت برتی جائے، کہ قوت بھی قائم رہے، اور مادہ بھی مغلوب ہوجائے (کیونکہ اگر غذاء میں بہت زیادہ لطافت پیدا کی جائے تو قوت ضعیف ہوجائے، اور اگر غذاء میں زیادتی کی جائے تو مادہ میں اضافہ ہو) * اس موسم میں تھوڑا تھوڑا چند بار میں غذاء دینا بہتر ہے۔ بلکہ خلاصہ یہ ہے کہ جب قوت ضعیف ہو تو تفریق کرنا ہی بہتر ہے *

تلطیف غذاء بلحاظ امراض

یاد رہے کہ اگر قوت کا تقاضا (غذاء کے لئے) نہ ہوتا، تو یہی ضروری تھا کہ پوری تلطیف کی جاتی (اور غذاء قطعاً نہ دیجاتی)۔ لیکن قوت اسے برداشت نہیں کرسکتی، اور وہ ضعیف ہوتی ہے، اور جب قوت نڈھال ہوجاتی ہے، تو پھر کوئی علاج سودمند نہیں ہوتا۔ کیونکہ جیسا کہ تمہیں علم ہوچکا ہے، معالج اصل میں قوت ہی ہے، طبیب اصل میں معالج نہیں ہے۔ طبیب تو ایک خادم ہے، جو قوت تک آلات وسامان پہنچاتا ہے * جب یہ تمنے سمجھ لیا، تو تمہیں یہ دیکھنا چاہئے کہ مرض کیسا ہے۔ اگر مرض بہت سخت تیز (حاد جدًا) ہے، جس کے معنے یہ ہیں کہ اس مرض کا منتہیٰ قریب ہے (مثلاً چوتھے روز یا ساتویں روز ہے) اور تجھے یہ بھی اندازہ ہوجائے کہ اس عرصہ میں ابتداء مرض سے انتہاء تک قوت ضعیف نہ ہوسکیگی، تو قوت کے مشاغل کو ہلکا کردینا چاہئے، اور اسے مادہ پر مسلط اور سوار کردینا چاہئے، اور اُسے زیادہ غذاء دیکر دوسری

طرف متوجہ نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ (حتی الامکان) تدابیر میں لطافت پیدا کیجائے حتیٰ کہ غذا بالکل ترک کرادی جائے، علی الخصوص بحران کے دن (تو غذا دینا قطعاً مصلحت کے خلاف ہے)+

اور اگر مرض حاد ہو۔ مگر بہت زیادہ تیز نہو، بلکہ حاد مطلق[1] ہو، تو ضروری ہے کہ سوائے قرب انتہا کے، اور خصوصاً سوائے بحران کے دن کے، بہت زیادہ تلطیف نہ کی جائے۔ ہاں اگر کوئی بہت بڑا سبب آجائے (تو غذا منتہیٰ اور بحران کے دن بھی دیدی جاتی ہے)+

اور اگر مرض مزمن ہو، یا مزمن کے قریب ہو، تو تدبیر میں تلطیف کرنی چاہیے اس لئے کہ تلطیف تدبیر کے ساتھ قوت منتہائے مرض تک قائم نہیں رہ سکتی (بلکہ ہلکی غذاؤں سے قوت انتہاء مرض تک نڈھال ہو جائیگی) لیکن اس کے ساتھ ہی تمام قسموں میں یہ ضروری ہے کہ اول میں تدبیریں آخر سے غلیظ ہوں۔ اور آخر میں منتہیٰ کے قریب لطیف، اور ان دونوں کے درمیان تدریج سے کام لیا جائے (یعنی بآہستگی غذا کم کی جائے۔ نہ کہ یکبارگی)۔ تاکہ قوت منتہیٰ کے قریب تک محفوظ رہے، اور اس وقت اُسے مادہ پر (جنگ کے لئے) چھوڑ دیا جائے، اور اسے دوسرے امور کی طرف متوجہ نہ کیا جائے+

جب تم یہ جانو کہ قوت قوی ہے۔ تو گاہے مریض کی حالت اس امر پر مجبور کرتی ہے کہ صرف جلاب وغیرہ (جیسی ہلکی چیزوں) پر اقتصار کیا جائے، خواہ ایک ہفتہ تک ایسا کرنا پڑے۔ خصوصاً ورم کے بخاروں میں ایسا زیادہ کرنا پڑتا ہے؛ اور جب (تلطیفِ غذا سے) تمھیں ضعف کا خطرہ ہو، تو چاہیئے کہ تم ماءالشعیر پر قناعت کرو (صرف ماءالشعیر پلاؤ۔ ماءالشعیر میں بمقابلہ جلاب کے تغذیہ زیادہ ہے)+

[1] مرض حاد مطلق وغیرہ کی تعریف پہلے آچکی ہے+

اگر مرض کی تشخیص نہ ہو تو کیا کرنا چاہئے اگر مرض کی حالت کا پہچاننا تیرے لئے دشوار ہو (یہ نہ معلوم ہوسکے کہ مرض حاد ہے، یا مزمن، یا متوسط) تو غذا میں زیادتی کرنے سے بہتر یہ ہے کہ تلطیف کی طرف توجہ کی جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی مریض کی قوت، اور اس کی برداشت کا بھی خیال رکھا جائے +

محمد ابن زکریا کا خیال تغذیہ کے بارے میں جس نے یہ خیال کیا ہے کہ "مرض حاد میں تغذیہ اور تقویت پہونچانا بہتر ہے (غذا دیکر قوت پہونچانا بہتر ہے)، مرض حاد میں غذا کے اندر کمی نہ کرنی چاہئے، اسلئے کہ نضج کے تو کوئی معنے ہی نہیں ہیں۔ اور استفراغ تیرے ہاتھ میں ہے۔ جب چاہے تو استفراغ کر سکتا ہے۔ خواہ طبیعت مادہ کا استفراغ کرے، یا نہ کرے"؛ اس خیال کی غلطی ہم تجھے (حمائے عفونت کے اصول علاج میں) بتاچکے ہیں +۔ ہاں جب قوت کے ساقط ہونے کا اندیشہ ہو تو غذا دینا بہتر ہے +

صفراوی مزاج بعض ابدان مراری ہوتے ہیں (یعنی بعض اشخاص صفراوی مزاج کے ہوتے ہیں) جن میں مذکورہ تدبیر (تلطیف وترک غذا) نہیں چلتی، بلکہ اس سے مختلف تدابیر کے وہ خواہاں ہوتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ وہ زیادہ کھانیکے

؎ اس دلیل کا مدعا یہ ہے کہ مرض کی حالت میں اگر غذا کے اندر کمی کی جاتی ہے، تو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ طبیعت مادہ مرض کی طرف متوجہ ہو کر اسے نضج دے، اور پکا کر خارج ہونے کے قابل بنادے۔ اور اس خیال کی بنا پر چونکہ مرض حاد کا مادہ رقیق ہوتا ہے جس میں نضج کی ضرورت ہی نہیں ہے، بلکہ رقت خود نضج ہے۔ اس لئے اس میں غذا کے اندر کمی کرنیکی ضرورت ہی نہیں۔ بلکہ اسکی ضرورت ہے کہ غذا بحال رکھی جائے۔ اور قوت کی حفاظت کی جائے۔ اور چونکہ اس کا مادہ پہلے ہی سے نضج یافتہ ہے۔ اسلئے استفراغ اپنے ہاتھوں میں ہے جب چاہیں، کریں + قرشی۔

عادی ہوں (یعنی وہ پیٹو ہوں) ایسے لوگوں کو اگر غذا نہ دی جائے، خواہ بخار کا ابتدائی زمانہ ہو، یا اس سے بھی سخت وقت ہو، یعنی منتہائے مرض کا وقت ہو، تو ان کی حالت دو باتوں سے خالی نہیں ہوتی، اگر یہ ضعیف القویٰ ہونگے، تو انہیں غشی آجائیگی اور جلد ہی موت واقع ہوگی، اور اگر قوی ہونگے، تو ذبول میں مبتلا ہو جائینگے اور انہیں ذبول کی علامتیں نمودار ہو جائینگی۔ مثلاً ناک کا باریک ہو جانا، آنکھوں کا گہرائی میں چلا جانا، کنپٹیوں کا بیٹھ جانا + اور گاہے ان میں ذبول سے پہلے غشی آجاتی ہے۔ کیونکہ تیز صفرا ان کے معدہ پر گرتا ہے +

فربہ لوگ

بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے بدن میں گوشت کی کثرت ہوتی ہے (وہ موٹے تازے ہوتے ہیں) لیکن جب غذا سے روکے جاتے ہیں، تو وہ (جلد ہی) کمزور و لاغر ہو جاتے ہیں، اس لئے یہ ترکِ غذا کو برداشت نہیں کرسکتے +

نہایت قوی اور نہایت ضعیف لوگ

ہر وہ شخص جس کی حرارت غریزیہ نہایت قوی، اور کثیر ہو، یا جس کی حرارت غریزیہ نہایت ضعیف اور تھوڑی ہو، ترک غذا کو برداشت نہیں کرسکتا +

دردِ معدہ و دردِ سر والے

بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے معدہ میں پائدار درد لاحق ہوتا ہے، اور مشارکت کی وجہ سے (معدہ کی شرکت سے) دردِ سر پایا جاتا ہے، ایسے لوگ بھی اسی قبیلے سے ہیں (جو ترکِ غذا پر صبر نہیں کرسکتے) + یہ لوگ گاہے ماء الشعیر پر قناعت کرتے ہیں (اور اسی سے انہیں فائدہ حاصل ہو جاتا ہے) اور گاہے انہیں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ اسکے ساتھ آبِ انار وغیرہ ملا دیا جائے۔ تاکہ اس سے فم معدہ کو قوت پہونچے (اور صفرا کی حدت ٹوٹ جائے)، اور گاہے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ کھانے سے پہلے انہیں نرمی کے ساتھ قے کرا دی جائے (ورنہ تیز مقیئات سے گاہے صفرا

میں جوش پیدا ہوجاتا ہے) +

ان میں سے بہتیرے ایسے بھی ہیں کہ جب وہ (غذا نہ ملنے سے) ضعیف ہوکر بیہوش سے ہوجاتے ہیں، تو اسکی وجہ ضعف کی شدت نہیں ہوتی، بلکہ اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ صفرا، فم معدہ پہ گرتا ہے + چنانچہ جب یہ لوگ سکنجبین بہت سا پانی ملاکر۔ یا شراب بہت سا پانی ملاکر پی لیتے ہیں، تو اُسی دم صفراوی اخلاط قے میں نکل پڑتے ہیں، اور ان کی قوتیں بحال ہوجاتی ہیں۔ اور جب کوئی قابض رُب (مثلاً رُب انار، رُب سیب، رُب جامن کھالیتے ہیں، تو (درد معدہ و درد سر وغیرہ سے) سکون ہوجاتا ہے +

بوڑھے، ضعیف، بچے اور ادھیڑ، اور جوان بوڑھے۔ ضعیف لوگ، اور بچے، یہ (تینوں) اُسی گروہ میں شامل ہیں، جو بھوک برداشت نہیں کرسکتے + رہے ادھیڑ عمر کے لوگ۔ یہ خوب برداشت کرنے والوں میں ہیں۔ اور انہی کے لگ بھگ جوان بھی ہیں۔ خصوصًا وہ جن کے اعضاء ٹھوس ہوں، اور رگیں پھولی بھری ہوں، اور ہوا ٹھنڈی ہو +

اطباء کی غلطی تغذیہ کے بارے میں اس قسم کے مریضوں میں بسا اوقات اطباء دوسرے طور پر غلطی کرجاتے ہیں۔ وہ غلطی یہ ہے کہ اوائل مرض میں تو وہ اُنکو غذا سے روک دیتے ہیں۔ لیکن جب وہ منتہائے مرض کے قریب پہونچتے ہیں۔ اور انہیں (اس وقت) علم ہوتا ہے کہ قوت ساقط ہورہی ہے، تو اس وقت مجبورًا انہیں غذا دینی پڑتی ہے (حالانکہ دراصل یہی وقت غذا کی کمی کا تھا)، اس غفلت سے ایک کی بجائے دو غلطیاں سرزد ہوجاتی ہیں (ایک تو شروع میں غذا کا کم دینا، اور دوسرے آخر میں غذا کا زیادہ دینا) + برعکس اسکے اگر شروع میں غذا دی جاتی، اور یہ (کسی وجہ سے) غلطی ہوتی (یعنی شروع میں زیادہ غذا کا

دینا غلط ہوتا)، تو یہ غلطی (بہر حال) اس دوسری غلطی سے کم درجہ کی ہوتی (کیونکہ اس میں محض ایک غلطی ہے، اور دوسری میں دو غلطیاں ہیں) + جن لوگوں میں ایسی غلطیاں کی جاتی ہیں، انہیں خام اور صفراوی نزلات عارض ہو جاتے ہیں بیداری لاحق ہوتی ہے۔ کیونکہ عدم نضج کی وجہ سے اضطراب پیدا ہو جاتا ہے، یہ بیقراری سے کروٹیں بدلتے رہتے ہیں، ہذیان بکنے لگتے ہیں۔ ان کی قوتوں کو موادِ (موادِ فاسدہ) دبا لیتے ہیں۔ بخارات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ جس سے (کانوں میں) ایسی آوازیں سُننے لگتے ہیں، جو در اصل خارج میں موجود نہیں۔ بستر پر اِدھر اُدھر پلٹا کھاتے رہتے ہیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ایسی تصویریں آتی ہیں جن کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ انکے زیریں لب فم معدہ کی کسی تکلیف کی وجہ سے کانپنے اور پھڑکنے لگتے ہیں اور معدہ کے بوجھ سے ان کا جی اداس اور غمگین ہوتا ہے +

ماء الشعیر اور سکنجبین پلانے کا قانون

(۱) **ایک** ماء الشعیر تو وہ ہوتا ہے۔ جس میں جَو کا جرم محض قوت اور صورت کے طور پر ہوتا ہے +

یعنی جَو کو زیادہ پانی میں جوش دیتے ہیں جس سے پانی میں گویا جَو کی قوت اور اسکی تاثیر آجاتی ہے۔ جَو کا جرم اور جسم اس میں نہیں آتا، بلکہ اس کے اجزاء لطیفہ آجاتے ہیں۔ مترجم +

لہ خام نزلہ کی وجہ قرشی نے یہ بتائی ہے کہ جب غذا منتہائے مرض کے قریب ضعف کے احساس پر دیجاتی ہو۔ تو چونکہ قوت کمزور و قاصر ہوتی ہے۔ اسلئے یہ غذا پورے طور پر پک نہیں سکتی، اور یہ خام مادہ نزلہ کا سبب بن جاتا ہے۔ اس لئے یہ نزلہ بھی خام کہلاتا ہے +

اس کو علاج میں اوسی وقت دخل ہے، اور اس میں نفع کی اُمید اُسی وقت ہے،
جبکہ اسے پورے طور پر پکایا جائے (کم پکانے سے یہ نفخ و ریاح پیدا کرتا ہے۔ اور
ماء الشعیر کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا) + اس کے بنانے کی بہترین صورت یہ ہے کہ پانی
بیس اسکرجہ[1] ہو، اور جَو ایک اسکرجہ (یعنی پانی بیس حصے اور جو ایک حصہ) پھر اسے
اسقدر پکایا جائے کہ آخر میں پانی دو خمس (۲/۵) رہ جائے، اور اس میں سے سُرخ
اور رقیق پانی لے لیا جائے۔ چنانچہ اسی رقیق پانی میں غذائیت کم ہوتی ہے، اور
ترطیب زیادہ۔ نیز اس میں غَسل کرنے (مادہ کے دھونے)، فضلات کو خارج کرنے
اور نضج دینے کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ اور تبرید معمولی پائی جاتی ہے +

(۲) **دوسرا** ماء الشعیر وہ ہے۔ جس میں کسی قدر جَو کا جرم اور اسکا آٹا بھی ہوتا ہے
اس قسم کے ماء الشعیر میں میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ بہت زیادہ نہ پکایا جائے۔ بلکہ
صرف اس قدر پکایا جائے کہ جَو کا پھولنا ختم ہو جائے۔ نہ کہ وہ بہت زیادہ لیسدار بن
جائے + اس قسم کے ماء الشعیر میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے، اور غَسل و انضاج
(کی قوتیں) کم + جن لوگوں کے معدے جوہر اور اصل کے لحاظ سے سرد ہوتے ہیں،
خواہ اون میں سوء مزاج کی قسم سے عارضی گرمی زیادہ ہو، انمیں اس قسم کا ماء الشعیر
اکثر اوقات تُرش ہو جایا کرتا ہے (اور صحیح طور پر ہضم نہیں ہوتا ہے) +
ماء الشعیر گاہے چھلے ہوئے جو کا بنایا جاتا ہے۔ اور گاہے بلا چھلے جو
پکایا جاتا ہے +

سکنجبین بہترین سکنجبین میرے نزدیک وہ ہے، جو اس طرح بنائی جائے کہ شکر
لیکر ہانڈی میں برابر کر دی جائے (شکر کی اوپر کی سطح پھیلا کر ہموار کر دی جائے)
پھر اس میں شراب کا تیز سرکہ اسقدر ڈالدیا جائے کہ شکر کی پشت یعنی بالائی ہموار سطح

[1] ایک اسکرجہ تقریباً سوا آٹھ تولہ ہوتا ہے +

سے اوپر نہ آجائے، بلکہ یہ (کسی قدر) کھلی رہے۔ پھر ہانڈی کے نیچے ہلکے انگارے رکھے جائیں، یا گرم راکھ رکھی جائے، تاکہ شکر سرکہ میں جوش آئے بغیر گھل جائے پھر جھاگ اوتار لیا جائے۔ اور اسی معمولی گرمی پر اسی ایک گھنٹہ تک چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ سرکہ اور شکر باہم مل جائیں۔ پھر اس میں تقریبًا دو انگشت گرم پانی ڈالکر جوش دیا جائے اور قوام بنا لیا جائے +

سکنجبین اور ماء الشعیر کا ساتھ پینا عام طور پر کرب و بیقراری پیدا کرتا، اور ماء الشعیر کو خراب کر دیتا ہے +

قبض کی حالت میں ماء الشعیر کا پلانا مناسب نیں۔ بلکہ پہلے حقنہ کر لیا جائے + اگر ماء الشعیر معدہ میں (ضعف ہضم کی وجہ سے) ترش ہو جائے تو اس سے زیادہ رقیق ماء الشعیر پلایا جائے۔ اگر یہ بھی ترش ہو جائے۔ تو اسکے ساتھ بیخ کرفس وغیرہ جوش دیا جائے۔ اگر اس پر بھی ترش ہو جائے، تو اب کسی قدر مرچ سیاہ کے شامل کئے بغیر چارہ نہیں۔ خصوصًا جبکہ مادۂ مرض زیادہ رقیق اور گرم نہو + اور جب ماء الشعیر سے نفخ (و ریاح) زیادہ پیدا ہوتا ہے، تو لگا ہے اس کے ساتھ گرم مزاجوں میں شراب کا سرکہ ملا دیا جاتا ہے +

لیکن جبکہ صبح کے وقت سکنجبین پلائی جائے، جو اخلاط کی تقطیع کرے اور فضلات کو خارج ہونے کے لائق بنا دے، تو اس کے دو گھنٹہ بعد رقیق ماء الشعیر پلایا جائے۔ جسکا ذکر پہلے آچکا ہے (جس[1] میں جو کا جرم نہیں ہوتا) تاکہ سکنجبین سے جو مواد چھنٹ چکے ہیں، وہ دُھل جائیں۔ اور انہیں صاف کر کے پسینہ یا پیشاب کی راہ خارج کرے +

غشی کے وقت میں سکنجبین کے پلانے میں کوئی مضائقہ نیں ہے۔ بشرطیکہ

---

[1] اگرچہ بعض لوگوں نے اس ماء الشعیر کو سمجھا ہے، جس میں بیخ کرفس وغیرہ جوش دیا جا

غذا، معدہ سے علیحدہ ہو چکی ہو +

گاہے ماء الشعیر سے پہلے جلاب پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ترطیب یادہ حاصل ہو، اور ایسا اُس وقت کیا جاتا ہے، جبکہ بدن اور زبان پر خشکی زیادہ نمودار ہوتی ہے + اور گاہے اس امر کی حاجت ہوتی ہے کہ ان سے پہلے، تلیین طبع کی غرض سے کسی قدر تمر ہندی دی جائے + یہ سب چیزیں دو گھنٹہ پہلے دی جائیں +

حمیات حادہ کے معالجات

تیز بخاروں کے اصولِ علاج جو باتیں اور تدبیریں تلیین، اور ادرار، تعریق، مادہ کو نضج دینے، اور نضج کے بعد خارج کرنے کے متعلق اور جو باتیں تغذیہ کے متعلق پہلے بتائی جا چکی ہیں۔ ان سب باتوں کو اس مقام پر یاد کرنیکی ضرورت ہے (وہی سابقہ اصول یہاں بھی کارآمد ہونگے) + رہا یہ کہ (ان تیز بخاروں کی) تیز حرارت کو بجھانے کے طریقے کیا کیا ہونگے؟ وہ یہاں بیان کرنیکی ضرورت ہے چنانچہ اس کی صورت یہ ہے کہ (مریض کے لئے) ہوا سرد کی جائے، ٹھنڈی غذائیں دیجائیں، ٹھنڈے طلاء اور ضماد لگائے جائیں، ٹھنڈی دوائیں دیجائیں، لعاب اسپغول، لعاب بہدانہ، آب خرفہ، اور رُب السوس جیسی چیزیں منہ میں رکھی جائیں تاکہ پیاس میں تسکین ہو، ایسے تیز مرض والوں کے حلق کا نگاہ رکھنا، کہ وہ تر رہے، اور خشک نہ ہونے پائے، بہت مفید مہمات میں سے ہے +

حقنے گاہے یہ لوگ ان حقنوں سے بہت زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ جو آب بطیخ ہندی، آب خیارزہ۔ آب کدو۔ آب خرفہ۔ روغن گل۔ اور قدرے کافور سے بنائے جاتے ہیں +

ہوائے مسکن یہ بھی ضروری ہے کہ (تیز بخاروں میں) ہوا کو حتی الامکان ٹھنڈا رکھا جائے اور ہوا کو ٹھنڈا رکھنے کی صورت یہ ہے کہ زحمت یعنی انبوہ کو روکا جائے (مریض کے مسکن میں لوگ بہت زیادہ جمع نہ ہوں)، بہت سے پنکھے لٹکائے جائیں (اور ہلائے جائیں)، بہت سی برف تہ بہ تہ (مریض کے مسکن میں) رکھی جائے + اگر وہ مکان خالص مٹی سے تازہ لیپا ہوا ہو (یا کہگل[1] کیا ہوا ہو) تو بہت ہی بہتر ہے۔ علی الخصوص اگر کہگل میں بھوسے کی جگہ بردی[2] (بیٹرا) کی روئی ڈالی گئی ہو تو اور زیادہ اچھا ہے + اور اگر اس میں فوارے چل رہے ہوں، چھڑکاؤ ہو رہے ہوں، شہر میں پانی بہ رہا ہو (بہاؤ کا مناسب انتظام ہو)، مریض کی خوابگاہ حوض پر ہو، جس پر جالی پڑی ہوئی ہو، اور وہ فرش جس پر مریض سوئے، وہ طبری بوریہ (طبرستان[3] کا بوریا) جیسا ہو، اور تمام بستر پہ بید بھی۔ اور ریحان کی شاخیں رکھی ہوئی ہوں۔ جن پہ گلاب، عرق سیب، عرق نیلوفر، اور عرق بنفشہ چھڑکا گیا ہو، بستر کے گرد کئی طباق رکھے گئے ہوں، جن میں خوشبودار، اور ٹھنڈے پھلونکی کونپلیں ہوں۔ مثلاً سیب، بہی، اور خوشبودار ناشپاتی کی قسمیں، جن پر عرق گلاب، عرق نیلوفر اور عرق بید چھڑکا گیا ہو، اور صندل و کافور (میکرا) ڈال دیا گیا ہو۔ اور کسی قدر خوشبودار شراب بھی ٹپکا دی گئی ہو۔ تو یہ سب تدبیر غایت درجہ کی (مفید) بات ہے۔ یہ تو ہوا کی تدبیر تھی +

غذا رہی غذا کی تدبیر۔ اسے تم جلد جان چکے ہو، اور اگر تبرید کے ساتھ

---

[1] تطیین، کہگل کرنا۔ یا لیپنا + [2] بردی، بیٹرا وہ مشہور گھاس ہے جس کے لمبے لمبے پتوں سے بوریا بنایا جاتا ہے، یہ علی العموم پانی کے کنارے ہوتا ہے +

[3] وہ بوریا جو طبرستان سے آتا ہے۔ اس کے قائم مقام ہم بنگالہ اور سلہٹ کی سیتل پاٹی کو کہہ سکتے ہیں، جسے لوگ گرمیوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اور ٹھنڈا سمجھتے ہیں +

تلیین بھی مقصود ہو تو آب کدو، آب تربوز اور آبِ خیار خاص چیزیں ہیں (یہ چیزیں تبرید اور تلیین دونوں تاثیریں رکھتی ہیں)، رہا ککڑی اور کاہو کا پانی، سرکہ کے ساتھ۔ یہ تو نہایت درجہ کی چیزیں ہیں +

پیاس بجھانا ان کی پیاس کو بجھانے کے لئے وہ فُقّاعؓ[1] اچھی چیز ہے، جو خُبز سمیذ (میدے کی روٹی) اور ماء الجبن سے بنایا گیا ہو۔ اور وہ ماء الجبن خوب چھانکر چھاچھ سے بنایا گیا ہو + اور اگر تبرید کے ساتھ قبض مقصود ہو، تو آب انار میخوش۔ آب انار ترش۔ آب غورہ۔ آب توت شامی، لیموں کے چوسے کا پانی۔ جس میں نمک نہ ملایا گیا ہو (آب حامض لیموں غیر مملوح) آبِ حامض اُترج (ترنج کے چوکے کا پانی) اور اس کے مانند دوسری چیزیں اور آبِ زرشک پلائیں +

طلاو ضماد وغیرہ رہے طلاء اور ضمادات، تو وہ معلومہ عصارات سے بنائے اور لگائے جائیں (مثلاً آب کاہو، آب خرفہ اور لال ساگ کا پانی)۔ علی الخصوص عرق گلاب یا تازہ گلاب کا عصارہ، صندل اور کافور کے ساتھ؛ آبِ کشنیز اور آب کاسنی اگر صندل و کافور کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بہت زیادہ تبرید حاصل ہوگی + اسی قبیلے سے لعاب اسپغول بھی ہے جو سرکہ اور عرق گلاب کے ساتھ استعمال کیا جائے +

جگر پر ٹھنڈی چیزوں سے نطول کرنا بہت بڑی چیز ہے اور بہت مفید چیز ہے کیونکہ جب جگر (کا مزاج) معتدل ہو جاتا ہے، تو بہت کچھ بھلائی اسی سے حاصل ہو جاتی ہے کا ہے۔[2]

---

[1] فُقّاع ایک قسم کی شراب ہوتی ہے +

[2] مُرَتَّبًا صَلُحَ لِمَا نُہ ایک نسخہ تو یہی ہے جیسا کہ قرشی نے نقل کیا ہے اور اسی کے مطابق کتاب میں ترجمہ کیا گیا ہے اور دوسرا نسخہ یہ ہے بِمَا يَصْلُحُ بِهِ الْمَثَانَةُ اس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ جگر قارورہ کے ساتھ بہتر ہو جاتا ہے یعنی جگر کی اصلاح سے قارورہ کی اصلاح بھی ہو جاتی ہے +

(جگر کے معتدل ہونے سے) قارورہ بھی درست ہو جاتا ہے +

اگر شدت بخار کی حالت میں نزلہ اور کھانسی بھی ساتھ ہو، یا سر میں بوجھ یا تمدد ہو، جو اس امر پہ دال ہو کہ بخارات کی کثرت ہے، تو ایسی صورت میں سر پہ پانی یا سرکہ ڈالنا مناسب نہیں ہے، بلکہ مناسب حال جوشاندوں کی بھاپ پہ بجپارہ لیا جائے + لیکن اگر نزلہ اور دوسری مذکورہ باتیں (درد سر، بوجھ اور تمدد) بالکل نہوں، تو تم حسب منشا نطول اور طلاء استعمال کر سکتے ہو + امتلاء جیسی حالتوں میں سب سے برا نطول سر پہ دودھ کا دوہنا ہے۔ گاہے اس سے سر میں مہلک ورم پیدا ہو جاتا ہے + اگر سر ممتلی ہو تو سر پہ نطول کرنے کے لئے بہترین وقت وہ ہے جبکہ بخارات رطب نہوں، بلکہ صفراوی ہوں۔ ایسی حالت میں یہ نطول گاہے غیر مضر، بلکہ مفید ہوتا ہے + بخارات کے صفراوی ہونے کا حال اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مریض کی نیند اور بیداری کا کیا حال ہے، اور خیشوم (یعنی ناک کا اندرونی حصہ) تر ہے، یا خشک + جب نیند یا غنودگی (سبات) یا ناک میں رطوبت نظر آئے، تو تنطیل اور تمریخ سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ مادہ نیچے کی طرف جذب ہو جائے +

جب چہرہ اور ناک میں شدید سُرخی نظر آئے، تو نتھنوں سے خون کے بہانے (یعنی نکسیر پھوڑنے) اور ضمادوں سے جگر کے ٹھنڈا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن تبرید پہونچاتے وقت تجھے اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ پسینہ آنے کے وقت اور مادہ کے تحلّل کے وقت شدید تبرید نہ پہونچائی جائے، بلکہ شدت کے ساتھ اس کا لحاظ رکھا جائے، ورنہ گاہے اس سے مرض کی مدت دراز ہو جاتی اگرچہ بعض اوقات مدتِ مرض کی درازی بمقابلہ حدّت و شدتِ مرض کے بہتر ہوتی ہے

(اور اسے پسند کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں ہلاکت کا خوف جاتا رہتا ہے) +

تیز بخاروں میں خراشِ امعاء حمیاتِ حادہ میں سحج (خراش امعاء) سے بچنا ضروریات میں سے ہے۔ اس سے قوت زیادہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اور اس حالت میں آنتوں کی طرف فضلات کے ڈالنے اور ادھر کی راہ خارج کرنے سے طبیعت بچتی ہے (یعنی طبیعت نفرت و اعراض کرتی ہے) ہاں اگر فضلات کا غلبہ ہو (تو طبیعت کو جبراً) ایسا کرنا پڑتا ہے + اور (ایسی حالت میں) گاہے فضلات اوپر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ جو شراسیف میں (پسلیوں کے نیچے) درد اور تمدد پیدا کرنے، اور سر کو اذیت پہونچاتے (اور دردِ سر پیدا کرتے) ہیں +

شربت خشخاش گاہے رقیق مادہ کو غلیظ کرنے کے لئے کہ اس میں نضج حاصل ہو جائے اور نیند لانے کے لئے شربت خشخاش کا عجیب موقعہ ہوتا ہے (کیونکہ رقیق مادہ کا نضج یہی ہے کہ وہ غلیظ ہو جائے) +

حمیات حادہ کے شدید عوارض کا ذکر

پہلے ہمیں اُن اعراض کا ذکر کرنا چاہیئے جو بخاروں میں شدت پکڑا کرتے ہیں اور انکے علاج بتانے چاہئیں۔ اس کے بعد ہم حمیات حادہ کی تفصیل شروع کرینگے +

وہ عوارض یہ ہیں: لرزہ، سردی، تقشعریرہ (پھریری)، پسینہ کی کثرت، نکسیر کی زیادتی، قئے کی شدت، اسہال مُضعِف، مُنہ کی خشکی، ناقابل برداشت پیاس، نیند کی افراط، پائدار بیداری، زبان کی خشکی، چھینک کی شدت، دردسر کی سختی، کھانسی کا تواتر، بھوک کا بند ہو جانا، اور بولیموس، شہوت کلبیہ (بھوک کی زیادتی)، شہوت ردیہ (غذا کی بری خواہشیں) اور ہچکی +

لرزہ پھریری۔ اور سردی کی تدبیر

انہیں سے جسکے بعد پسینہ آجاتا ہے وہ جلد ہی زائل ہوجاتا ہے۔ اور کسی تدبیر کی ضرورت ہی نہیں پڑتی + اور نہیں سے جو بحران کی وجہ سے عارض ہوتا ہے (جو بحرانی ہوتا ہے) اُسکو روکنا نہ چاہئے۔ اور اس سے ضعف بھی نہیں پیدا ہوتا ہے + غیر بحرانی میں اگر ضرورت ہوتو گاہے یہ مفید پڑتا ہے کہ ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں۔ ہلکی مالش کی جائے، رضائی وغیرہ سے گرمی پہونچائی جائے، اور روغن شبت اور روغن بابونہ کی تمریخ کی جائے (گرم پانی اور سکنجبین سے قے کرائی جائے) + اگر عوارض مذکورہ قوی ہوں، اور قائم رہیں، بخار خواہ ہو یا نہ ہو، تو ضروری ہے کہ اطراف کئی مقام سے باندھے جائیں، روغن بابونہ و بیخ سوسن لگایا جائے، بعض لوگ اس روغن میں مندرجہ ذیل ادویہ اضافہ کرکے اسکی قوت کو بڑھا دیتے ہیں:۔ الائچی۔ جند بیدستر۔ سداب۔ شیح۔ پودینہ۔ بورق۔ فلفل۔ عاقر قرحا + اور گاہے اس سے بھی آگے بڑھکر رائی اور ہینگ کے لطوخات[1] استعمال کئے جاتے ہیں +۔ گاہے یہ دوائیں پانی میں جوش دی جاتی ہیں، پھر اِس میں روغن جوش دیا جاتا ہے۔ ماء الجرجیر یعنی آب ترا تیزک (جو اسکے پتوں سے نچوڑا جاتا ہے) اس بارے میں ایک قوی دوا ہے۔ خواہ یہ بذات خاص تنہا استعمال کیا جائے۔ یا تیل میں جوش دیکر لگایا جائے۔ یہی حال حبق (جنگلی پودینہ) کے جوشاندہ اور اس کے پانی کا ہے +

ایک اچھے روغن کا نسخہ شبت یابس۔ مُر (مُرکی) پودینہ۔ سداب۔ فلفل۔ عاقر قرحا۔ یہ دوائیں لیکر شراب میں نرمی کے ساتھ پکائی جائیں، پھر اسے چھانکر اس سے نصف روغن کنجد[2] ملا کر پکائیں۔ یہانتک کہ پانی جل جائے۔

---

[1] لطوخ: لتھیڑنے کی دوا۔

[2] بعض نسخوں میں ہے: "اس سے نصف روغن مشمش (خوبانی) یا روغن کنجد"

اور روغن باقی رہے۔ پھر اسے مروخ[1] کے طور پر استعمال کیا جائے +

تپ ربع جیسے لرزہ کے لئے توی روغنوں میں سے، روغن قسط، روغن قیسوم[2]، روغن سوسن اور روغن بادام تلخ ہیں، ایک اوقیہ (۲ تولہ ۸ ماشہ) روغن میں تین درہم (۱۰ ماشہ) فلفل اور ایک دانگ (۴ رتی) عاقر قرحا پیکر ڈالدیں +

افسنتین کو روغن میں پکا کر یا کرفس کو روغن زیتون میں پکا کر بھی (اسی مقصد کے لئے) استعمال کیا جاتا ہے +

گرم روغن زیتون میں مریض کو داخل کرنا بھی بہت مفید ہے +

مشروبات گاہے مشروبات کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ چنانچہ گرم پانی کا پینا، جس کی گرمی نمایاں ہو، بسا اوقات تسکین بخش دیتا ہے۔ یہی حال گرم پانی سے بپارہ لینے کا بھی ہے +

اگر اس سے سکون نہ حاصل ہو، اور مادہ زیادہ غلیظ ہو۔ تو (سادہ پانی استعمال کرنیکی بجائے) پانی میں انیسون، پودینہ، تخم کرفس، مصطگی، جبر جیر (تراتیزک)، شبت جیسی دوائیں جوش دیجائیں (اور حسب دستور سابق استعمال کیا جائے) +

اسی طرح اُن جوشاندوں سے تبخیر کی جائے جن میں شیح۔ قیسوم۔ پودینہ۔ سویا۔ اذخر۔ سداب۔ مرزنجوش۔ قسط جیسی دوائیں اور گرم تخم پکائے گئے ہوں +

جو دوائیں توی مدر بول ہوتی ہیں، وہ لرزہ میں سکون بخشتی ہیں +

تپ ربع جیسے بڑے لرزہ کو جن دواؤں سے سکون ہو سکتا ہے، وہ یہ ہیں کہ ایک مثقال (۴۔ ماشہ) قسط لیکر گرم پانی کے ساتھ پلایا جائے۔ یا اسی طرح (اسی کے برابر) غاریقون گرم پانی کے ساتھ کھلایا جائے + غاریقون سے

---

[1] مروخ۔ روغن جو لگایا جائے +

[2] قیسوم یا قیصوم۔ بقول بعض برنجاسف کا نام ہے +

(اس فائدہ کے علاوہ) اور بھی چند فائدے حاصل ہیں + گاہے اس میں کسی قدر افیون شامل کر دی جاتی ہے۔ جس سے نیند آتی ہے۔ پسینہ بہتا ہے، اور لرزہ کی تیزی وغیرہ بھی رک جاتی ہے + یہی حال ایرساکا ہے۔ یہ ساڑھے چار ماشہ لیکر گرم پانی کے ساتھ کھلایا جائے + **دیگر**۔ ابہل ساڑھے چار ماشہ ہمراہ آب گرم + **دیگر**۔ فطراسالیون ساڑھے چار ماشہ ہمراہ آب گرم +

مرکبات میں سے یہ مفید ہیں: تریاق فاروق، تریاق غرزہ، جوارش کمونی، جوارش فوتنجی، جوارش فلافلی، شربت شہد، جس میں سداب، ہینگ، عاقرقرحا اور فلفل جیسی دوائیں پکائی گئی ہوں +

مجرب گولی جو لرزہ سے ایک گھنٹہ قبل کھلائی جاتی ہے، درآنحالیکہ مریض اپنی خوابگاہ پر چت لیٹا ہوا ہو، اور اوسکی ہوا آگ اور رضائی وغیرہ سے گرم کر دی گئی ہو، چنانچہ اس گولی کے کھلانے سے یا تو لرزہ ہلکا پڑ جاتا ہے، یا بالکل رک جاتا ہے +

نسخہ۔ میعہ (ترکی) افیون۔ جاؤشیر، فلفل ہر ایک ایک حصہ (سب کو پیسکر) گھی میں ملالیا جائے (اور باقلا کے برابر گولیاں بنالی جائیں) خوراک بقدر باقلا +

دیگر۔ جاؤشیر۔ جند بیدستر۔ ددقو۔ ہینگ۔ عاقرقرحا۔ افیون۔ سب اجزاء برابر۔ اس کے ساتھ وہی عمل کیا جائے جو پہلے نسخہ کے ساتھ کیا گیا ہے +

دوسرا اچھا نسخہ:۔ جاؤشیر۔ سکبینج۔ انجدان۔ زیرہ سیاہ۔ تخم کرفس۔ فلفل۔ ہر ایک ڈیڑھ مثقال (۶ ماشہ)۔ اجوائن خراسانی۔ زعفران۔ زراوند۔ جند بیدستر۔ فرفیون۔ مُر (مرکی) اجوائن۔ زنجبیل۔ ہر ایک دو دانگ (۸ رتی) تخم حرمل (اسپند) عاقرقرحا ہر ایک ساڑھے چار ماشہ۔ سب دوائیں (کوٹ پیسکر) شہد میں ملالی جائیں۔ **خوراک** ایک بندقہ (تقریباً ۴ ماشہ) ہمراہ نیم گرم پانی کے +

گا ہے لرزہ کی شدت میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ گرم کی ہوئی شراب پلائی جائے۔ گرم کی ہوئی دوائیں اور غذائیں کھلائی جائیں۔ ایارج جوارش سفرجلی، اور جوارش تمری جیسی چیزوں سے اسہال لائے جائیں۔ بلکہ جب لرزہ مُتعب (تھکا دینے والا اور سخت) ہو، اور خصوصاً یہ بلا بخار کے ہو، تو حب منتن کھلائی جائے۔ یہی اس کے لئے داروئے شفا ہے +

بخاروں میں پسینہ کی کثرت کی تدبیر

اگر پسینہ کی کثرت بحران کیوجہ سے ہو (عرق بحرانی ہو) تو حتی الامکان اسے بند کرنا مناسب نہیں ہے۔ ہاں اگر بند کرنے کی ضرورت واقع ہو اور وہ حد سے تجاوز کر جائے، تو پنکھا جھلنا، اور مریض کی قیا مگاہ میں ٹھنڈک پیدا کرنا چاہئے۔ اگر اس سے کاربرآری نہو سکے۔ تو ٹھنڈے مقام میں جھولہ (ارجوحہ) جھلانا چاہئے۔ اور یہ مناسب نہیں ہے کہ جو رطوبت بدن سے رسے، اوسے بار بار خشک کیا جائے (پوچھا جائے)، کیونکہ یہ پسینہ کے بہانے، اور اسے زیادہ کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ اور گاہے اس سے غشی تک نوبت پہونچتی ہے۔ غرض پسینہ کا پوچھنا اسے زیادہ کر دیتا ہے۔ اور اسکا چھوڑ دینا پسینہ کو بند کر دیتا ہے +

یہ بھی مناسب ہے کہ بدن میں روغن گُل قوی (پوری قوت کا روغن گل)، یا روغن مورد، یا روغن خلاف (روغن بید) یا روغن گلنار ملا جائے + یا اُن جوشاندوں سے روغن تیار کیا جائے۔ جس میں کسیلا بہی۔ کسیلا سیب۔ گل سُرخ۔ گلنار وغیرہ پکائے گئے ہوں۔ پھر اسے چھان لیا گیا ہو، اور اس میں روغن پکایا گیا ہو، جیسا کہ تجھے علم ہے (یعنی روغن ڈال کر اسقدر پکا یا جائے کہ پانی جل جائے۔ اور صرف روغن رہ جائے) +

گا ہے سرکہ پانی میں ملا ہوا بھی پسینہ کو بند کر دیتا ہے۔ اسی طرح عصارۂ حصرم (آب غورہ) جوشاندۂ گلنار۔ جوشاندۂ مازو، اور جوشاندۂ مورد کا حال بھی ہے +

عصارۂ خلاف (بید سادہ؛ کا نچوڑا ہوا پانی) عجیب چیز ہے۔ اسی طرح آب حی العالم (چولائی سُرخ) بھی ہے +

جبکہ معاملہ شدت پکڑلے (اور مذکورہ بالا تدبیروں سے پسینہ بند نہو) تو ٹھنڈے لعابات اور گوند طلاء کے طور پر لگائے جائیں۔ علی الخصوص جبکہ ایسی دواؤں میں صندل اور کافور بھی (مناسب مقدار میں) شامل کردیئے جائیں۔ اور خصوصًا جبکہ صندل و کافور (لعابوں میں) زیادہ ڈالے جائیں، اور پنکھے سے ہوا کی جائے + اور جب معاملہ (اس سے بھی زیادہ) شدت پکڑلے، تو ہاتھ پاؤں پر برف رکھی جائے، یا برف (کے پانی) میں ہاتھ پاؤں ڈالے جائیں، یا اگر برداشت ہو تو ٹھنڈے پانی سے غسل کیا جائے (استحمام بارد) +

رعاف مفرط کی تدبیر (نکسیر کی زیادتی کی تدبیر) اگر رعاف بحرانی ہو، تو حتی الامکان جلد بند کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہیے۔ اور جبکہ تیز بخاروں میں نکسیر کا بند کرنا واجب ہوجائے۔ تو ہاتھ پاؤں باندھے جائیں، اور محجمہ اُس جانب لگایا جائے جس جانب کے نتھنے سے نکسیر جاری ہو +

مثلاً اگر دائیں نتھنے سے خون جاری ہو۔ تو جگر کے مقام پر اور اگر بائیں سے جاری ہو تو طحال کے مقام پر محجمہ یعنی سنگی پچھنے کے ساتھ لگائیں (نہایۃ الفہوم)

پھر اِس مقام کو ٹھنڈا کیا جائے (یعنی جس طرف سے خون نکل رہا ہو سر کے اسی مقام کو ٹھنڈے پانی وغیرہ سے ٹھنڈا کیا جائے) + جہاں تک ٹھنڈک پہونچانے سے نکسیر کا بند ہونا ممکن ہو۔ وہاں تک محاجم (سنگیاں) نہ لگائے جائیں +

اور ناک میں وہ قطورات ٹپکائے جائیں، جو نکسیر کے باب میں مذکور ہیں + اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو سر کو ان مبردات سے ٹھنڈا کرو جو اسی باب میں مذکور ہیں +

گاہے ربع والوں کو نکسیر پھوٹتی ہے۔ تو ہمیں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ نکسیر پھوڑنے والی مشہور دواؤں سے اس کی اور بھی امداد کردیں۔ کیونکہ اسی میں ربع کی شفا رہے + لیکن اگر ہمیں نکسیر کی افراط کا خوف ہو، تو ہمیں وہی کرنا چاہئے، جو ہم ایسی حالت میں کیا کرتے ہیں (یعنی اس کے بند کرنے کی وہی مذکورہ بالا تدبیریں کرنی چاہئیں) +

افراط قئے کی تدبیر بحرانی قئے بھی بلا ضرورت (شدیدہ) بند نہیں کیجاتی ہے اکثر اوقات ان لوگوں کی قئے اور متلی قئے ہی سے بند ہوتی ہے۔ جبکہ سکنجبین سادہ اور گرم پانی جیسی چیزیں پلاکر موذی خلط کو نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے + اور گاہے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کو زیادہ قوی کردیا جائے۔ چنانچہ سکنجبین سادہ کی بجائے سکنجبین بزوری پلائی جاتی ہے۔ لیکن اگر خلط (کچھ تو رقیق ہونیکی وجہ سے) متشرب یعنی ساخت میں پیوست ہو، اور (کچھ) غلیظ ہو، تو ایسی صورت میں اچھا یہ ہے کہ صبر، اور ایارج کا مسہل دیا جائے۔ اور جب خلط متشرب (رقیق اور پیوست) نہ ہو تو ایارج اور صبر گاہے مفید ہوگا + اور اگر خلط متشرب ہو اور غلیظ نہو، (محض رقیق ہو) تو اس کو سکنجبین گرم پانی کے ساتھ صاف کرو گے پھر اسکے بعد خلط کو اعتدال پر لانے کے لئے دونوں اناروں کا پانی پلایا جائے۔ اگر وہ پانی قے سے خارج ہو جائے (خواہ ارادۃً اُسے خارج کیا گیا ہو، یا بلا ارادہ) تو مکرر پھر پیا جائے۔ تاکہ خلط کی تعدیل ہو جائے، اور اس میں سکون آجائے + یہی حال شربت نعناع کا ہے۔ انار دانہ کے ساتھ (اس کی مراد شربت انار نعناع والا ہے۔ جس میں انار دانہ بھی ڈالا گیا ہو) +

گا ہے معدہ کو ٹھنڈا کرنے سے قے میں سکون آ جاتا ہے +

اگر خلط رقیق بیوست ہو، تو ایسی حالت میں ایسی کسیلی چیزوں کے پاس بھی نہ بھٹکیں، جو اپنے کسیلے پن سے، اور سکیڑنے والی ترشی سے قے میں سکون بخشتی ہوں، یہ خراب چیز ہے۔ اس سے تشرب یعنی خلط کی پیوستگی اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے + ہاں اگر خلط غیر متشرب ہو (بیوست اور رقیق نہو) تو ایسی کسیلی چیزیں گاہے اسے نیچے کی طرف پھینک دیتی ہیں۔ خواہ یہ خلط غلیظ ہی کیوں نہو + اور گاہے (ان قابض اور کسیلی چیزوں کی وجہ سے) اسے اوپر کی طرف (بذریعہ قے) خارج کرنے پر قادر ہو جاتا ہے +

لیکن اگر صفراوی قے مسلسل رہے، اور صفرا متشرب نہ ہو، تو قابض چیزوں کا استعمال، علی الخصوص ضمادات کے طور پر مفید ہوتا ہے مثلاً وہ ضماد جو پوست بیخ انار۔ اور مازو وغیرہ سے شراب ممزوج سا تھ یا سرکہ ممزوج کے ساتھ بنائے گئے ہوں +

سوداوی قے کی زیادتی میں اسفنج کو سرکہ میں بھگو کر معدہ پر رکھا جاتا ہے +

اگر زیادہ قوی دواؤں کی ضرورت پڑے، تو وہ دوائیں استعمال کی جائیں۔ جو حبس قے کے باب میں مذکور ہیں +

اسہال کی تدبیر (دستوں کی تدبیر، جو بخار والوں کو عارض ہوتے ہیں) باب اسہال میں اس غرض کے لئے ہم ایک علیحدہ (اور مستقل) کلام لکھ چکے ہیں۔ اوسکی طرف رجوع کرنا چاہئے + غذاؤں کے طور پر جو چیز (اس بارے میں) مفید ہے، وہ بھنی ہوئی مونگ (کی دال) اور بھنی ہوئی مسور (کی دال) اور دھنیا ہے (یعنی دھنیئے کو ساتھ یہ دالیں استعمال کی جائیں) ان میں سے کوئی دال ابھی ہو، اُبال کر اس کا پانی پھینک دیا جائے، اور انار دانہ سے اسے ترش کر لیا جائے (اور غذا) کے طور پر کھلائی

جائے)

شدت تشنگی کی تدبیر ایسی صورت میں مناسب ہے کہ سر پہ کوئی ٹھنڈا تیل لگایا جائے، جو (برف سے) بہت زیادہ سرد کر لیا گیا ہو۔ یہ تیل سر پہ ڈالکر یافوخ پہ قایم رکھا جائے (جس کی صورت یہ ہے کہ تالو کو آٹے سے گھیر دیا جائے۔ تاکہ تیل قایم رہ سکے) بشرطیکہ کوئی امر مانع نہو۔ اور سر پہ ٹھنڈے پانی ڈالے جائیں (جنکی ٹھنڈک بالفعل اور بالقوہ دونوں طور پہ ہو۔ مثلاً آب تراشۂ کدو۔ آب خرفہ۔ آب کاہو آب عصی الراعی یعنی لال ساگ کا پانی وغیرہ) + لعاب بہدانہ بہترین روغن گل کے ساتھ ملاکر منہ میں رکھا جائے۔ یا آلو بخارے کا پانی۔ اور مغز تخم خیارزہ، مغز تخم خیار، مغز تخم کدو، تخم خشخاش سیاہ۔ اور اصل السوس منہ میں رکھا جائے۔ یا وہ گولی منہ میں رکھی جائے جو پیاس کے لئے قرابادین میں لکھی گئی ہے + اور ممضوغات (چبانے کی چیزوں) اور مصوصات (چوسنے کی چیزوں) میں سے املی ہے +

پیاس کا ہے خشکی سے ہوتی ہے۔ جو نیند سے جاتی رہتی ہے۔ اور کا ہے گرمی سے ہوتی ہے جو بیداری سے دور ہو جاتی ہے +

بقراط کے پیچیدہ اقوال کی طرح یہ بھی ایک چیستان ہے۔ جس میں لوگونکے اقوال مختلف ہیں۔ مگر کوئی تشفی بخش نہیں۔ مترجم +

سُبات یعنی گہری نیند جو بخار والوں کو عارض ہو + مریض کی نیند کو دور کرنے کے لئے اسے باتوں میں پھنسا دیں۔ اسی طرح (بلند) آوازوں سے اوس کی نیند کھو دیں۔ اوس کے زیرین اعضا کو اسقدر کس کر باندھیں کہ بقدر برداشت درد پیدا ہو جائے۔ بشرطیکہ کوئی رکاوٹ نہو۔ اگر قبض ہو تو ہلکا سا شیافہ (شیافۂ لطیفہ) استعمال کریں۔ اور راحت کے اوقات میں (بشرطیکہ

بخار باری کا ہو) یا کمی کی مدت میں (جبکہ بخار لازمی ہو) دونوں شانوں کے درمیان اور (گردن کے) مہروں پر سنگھیاں کھچوائیں (تاکہ مواد کا امالہ اور جذب دوسری طرف ہو)

سر کا بوجھ اس حالت میں سر پر دودھ دوہنے یا روغن ڈالنے، یا نطول کرنے، یا سعوط کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ اور صرف بابونہ والے نطولوں سے بخارات پھونکے جائیں، جن میں بنفشہ۔ اور سبوس گندم وغیرہ ہو +

بیداری کی تدبیر خواہ بخار والوں کو ہو، یا دوسروں کو۔ نیند لانے کے لئے روغن خشخاش کا لگانا اور روغن تخم کاہو، روغن نیلوفر و کدو کے ہمراہ اسکا استنشاق کرنا (ناک میں ٹپکنا)، مشہور مخدرات میں سے کسی کا کنپٹی پر چپکانا، رطوبت پیدا کرنے والے بھاپ سے بپھارہ لینا، نیلوفر، تفاح اور شاہسفرم (نازبو۔ تلسی) کا سونگھنا، جس پر پانی چھڑک لیا گیا ہو، اور چھینٹے دور سے مارے گئے ہوں، اور رطوبت پیدا کرنے والے نطولات کا استعمال کرنا، یہ سب ایسی باتیں ہیں، جن کو تم جانتے ہو (کیونکہ سر کے امراض گذر چکے ہیں) +

نیند لانے کی تدبیر اسی طرح اگر کوئی امر مانع نہو، تو شربت خشخاش اور بعوق خشخاش پلایا جائے۔ پھر مریض کے سامنے کئی چراغ روشن کئے جائیں، باتیں خوب زور کی جائیں، اوس کے ہاتھ پاؤں اس زور سے باندھے جائیں کہ ہلکا سا درد بھی ہو جائے اور ایسی کھلنے والی گرہیں لگائی جائیں جو جلدی سے کھل سکیں (یہ سب تدبیر اسلئے کی جاتی ہے کہ جلدی تکان پیدا ہو۔ اور سونے کی طرف طبیعت کا میلان ہو) پھر بہ تکلف سونے اور آنکھ بند کرنے کی کوشش کی جائے، چنانچہ جب کسی قدر غنودگی طاری ہو، تو سارے چراغ گل کر دیے جائیں، گفتگو بند کر دی جائے۔ اور گرہیں (نرمی سے) کھول دی جائیں، اس تدبیر سے مریض سو جاتا ہے +

جب (بخار کی) نوبت کے بعد، یا شدت کے بعد (کسی قدر) خفت اور سکون

محسوس ہو، تو خشخاش سیاہ، قدرے یبروح (لفاح) اور بیخ یبروح کے ساتھ پانی میں پکا کر اس سے دوا منہ دھویا جائے + اگر بیداری کی حالت میں کوئی بو رقی یعنی شور رخلط ہو، تو وہ جوشاندہ مفید ہوتا ہے، جس میں نمام۔ اکلیل الملک اقحوان (بابونہ گاؤ) اور خشخاش پکائے گئے ہوں، خواہ اس سے منہ دھو یا جائے۔ یا اس کا بھپارہ لیا جائے +

درد شکم (درد معدہ) جو بخار والوں کو عارض ہو۔ یہ درد اسی وجہ کر پیدا ہوتا ہے کہ صفرا معدہ پر گرتا ہے۔ اگر یہ درد دورے کے شروع میں لاحق ہو تو تھوڑا سا شربت سیب سکنجبین کے ساتھ پلایا جائے +

بخار میں زبان کی خشونت اور لزوجت اگر زبان میں **لزوجت** (لیس) ہو، تو روغن گل اور مصری (زبان پہ رکھکر) بینت کی لکڑی یا بید سادہ کی شاخ سے زبان کو رگڑ دیں۔ یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائے +۔ یا اسفنج، قدرے نمک اور روغن گل سے رگڑ کر صاف کر دیں۔ اس سے مریض کو بہت تخفیف حاصل ہوتی ہے +

اس کے بعد اگر اوس کی زبان میں **خشونت** ہو۔ جو لیس کی وجہ سے نہو۔ بلکہ خشکی کے باعث ہو۔ تو مریض اپنے منہ میں سپستان یا آلو بخارے کا دانہ رکھے۔ یا وہ نمک منہ میں رکھے جو ہندوستان سے آتا ہے جس کی رنگت نمک کی سی، مگر مزہ شہد کا سا شیریں ہوتا ہے (اس سے مراد غالباً مصری یا قند کہ ہے) لیے چیچا نس کے خیال کے مطابق باقلاء کے برابر لیا جائے (اور منہ میں رکھا جائے) بہدانہ بھی اُن چیزوں میں سے ہے جن سے زبان تر ہو جاتی، اور اسکی خشکی دور ہو جاتی ہے + یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ زبان کی خشکی کی حالت میں منہ زیادہ کھلا رکھا جائے اور چت لیٹا جائے۔ یہ دونوں باتیں زبان کو خشک کر دیتی ہیں +

چھینک کی کثرت | جو بخار والوں میں عارض ہو، کبھی چھینک کی کثرت کا مرض ان لوگوں میں بہت بڑھ جاتا ہے۔ انہیں اسکی کثرت سے اذیت پہونچتی ہے۔ ان کے سر میں امتلاء ہو جاتا ہے۔ انکی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور گاہے انہیں (چھینک کی کثرت سے) نکسیر پھوٹ پڑتی ہے۔ ایسی حالت میں ضروری ہو کہ (چھینک کے روکنے کی تدبیر کی جائے) مریض کی پیشانی، آنکھ اور ناک کی مالش کی جائے، ان کے منہ کو کھول کر تالو کو زور سے ملا جائے، ان کے سر کھینچے جائیں (اور ان کی گردنیں بھی کھینچی جائیں) انکی وضع بدلی جائے (یعنی ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلی جائے) ہاتھ پاؤں دبائے جائیں۔ ان کے کانوں میں گنگنے تیل ڈالے جائیں، جو کسی قدر گرمی کی طرف میلان رکھتے ہوں (یعنی گنگنے سے زرا زیادہ گرم ہوں) انکے عضلات اور جبڑوں میں (تر روغنوں سے) تری پہونچائی جائے، انکی گدیوں کے نیچے گرم تکئے رکھے جائیں، نیند سے یک لخت بیدار نہ کئے جائیں۔ گرد و غبار دھوئیں اور اُن تمام چیزوں سے بچائے جائیں۔ جن کی بو میں حدت ہو۔ اور سنگ، طین[1] نجاح اور دریائی اسفنج ان مریضوں کو سونگھائے جائیں +

درد سر بخار کی حالت میں | اس کی تدبیر یہ ہو کہ مریض کے ہاتھ پاؤں، اور خصوصاً اسکی رانیں باندھی جائیں۔ انکے قدموں پر پٹی کسی جائے، اور انکی مالش کی جائے۔ شافہ چڑھائیں، جو مادہ کو نیچے کی طرف جذب کرے۔ اور سر کو مبّردات معلومہ سے (مثلاً گلاب وغیرہ سونگھا کر) قوت پہونچائیں + اگر نزلا اور کھانسی کی سی کوئی رکاوٹ نہو تو گل سُرخ۔ بنفشہ۔ جو اور برگ بید سادہ وغیرہ کے مطبوخ سے مریض کے سر پہ نطول کریں۔ اسی طرح روغن گل اور روغن بید سادہ کا

---

[1] اِس کے چند نام ہیں۔ طین ماکول، گلِ خوردنی (کھانے کی مٹی) گلِ نیشاپوری گل خراسانی گل اصفہانی۔ ایک بہت سفید مٹی ہے +

استعمال بھی اسی وقت کیا جا سکتا ہے، جبکہ نزلہ اور کھانسی نہو) +

اور جب اس سے کام نہ چلے اور دردسر میں سکون نہ آئے) تو ان ٹھنڈے نطولوں کے ساتھ بابونہ جیسی کچھ ملین دوائیں، اور خشخاش جیسی کچھ مخدر دوائیں بھی شامل کر دیں + مگر دودھ (سر پہ) بخار زائل ہونے سے پہلے نہ دوہا جائے (اور نہ ڈالا جائے) چنانچہ اگر قوت قوی ہو تو بکری کا دودھ، اور اگر قوت ضعیف ہو تو عورت کا دودھ (سر پہ) دوہا جائے +

دودھ سے اُس وقت پرہیز کرنا ضروری ہے، جبکہ بدن میں نیند لانیوالی رطوبت کی کثرت ہو، اسی طرح اس وقت تمام مرطبات (نطول اور روغن وغیرہ) سے بچنا چاہیئے + مرطبات تو اُسی وقت استعمال کئے جاتے ہیں، جبکہ بخارات از قسم دخانی ہوتے ہیں سر میں خشکی ہوتی ہے۔ اور نیند کم آتی ہے۔ چنانچہ جب سر بخارات رطبہ سے بہت زیادہ بھرا ہوا ہو تو انہیں نیچے کی طرف، شانوں اور حقنوں کے ذریعہ جذب کرنا چاہیئے۔ اور اسی مقصد کے لئے زیرین اعضاء کو خصیوں تک باندھنا چاہیئے +

کھانسی بخار کی حالت میں بخار والوں کو علی العموم گرمی یا خشکی سے کھانسی عارض ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں مناسب ہے کہ مریض اپنے مُنہ میں حب سعال، اور خشخاش کے لعوق رکھے، جو ٹھنڈے مغزوں، اور نشاستہ وغیرہ سے بنائے گئے ہوں۔ اور سرد و مرطب قیروطیاں استعمال کرے، جو خالص روغن گل سے اور لعاب اسپغول اور آب خربزہ وغیرہ سے بنائی گئی ہوں +

بھوک کا بند ہو جانا (بطلان شہوت) گاہے اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ فم معدہ میں کوئی خلط ہوتی ہے۔ جس کی پہچان بطلان شہوت کے باب میں بتائی جا چکی ہے۔ یہ خلط قئے یا دستوں سے خارج کی جا سکتی ہے۔ اور بسا اوقات مریضوں کو اس تدبیر سے

فائدہ پہونچتا ہے کہ انگلی حلق میں داخل کیجاتی ہے۔ اور معدہ میں ہیجان پیدا کیا جاتا ہے خصوصاً جبکہ تے کی شکل میں کوئی چیز کڑوی (صفراوی) یا ترش خارج ہوجائے گا ہے بھوک بند ہونے کی وجہ کوئی کمزوری ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں معلومہ تدابیر سے اُس مزاج (سوء مزاج) کا علاج کیا جائے۔ جو ضعف کا موجب اور سبب ہو۔ ایسے مریضوں کو ایسی خوشبوئیں سنگھائیں۔ جو بھوک بھڑکانیوالی ہوں۔ مثلاً ستّو کی بو جو پانی میں بھگویا گیا ہو۔ یا پانی اور سرکہ میں بھگویا گیا ہو۔ اور وہ جوارش دیں جو بخارا والوں کی طرف منسوب[1] ہے۔ اور تھوڑی سی شراب (خالص پانی یا گلاب میں ملاکر) دیں۔ اور کسیلے خوشبودار پھلوں[2] کے جوشاندے پلائیں۔ کسی قدر قریص کا سرکہ، مچھلی کا قریص یا جدی (بزغالہ) کا قریص وغیرہ چٹائیں۔

قریص وہ سالن ہے جو مچھلی۔ بیٹر کے گوشت، اور کلے پائے سے بنایا جاتا ہے۔ یہ چیزیں سرکہ میں سبزیوں اور مسالوں کے ساتھ جوش دیجاتی ہیں پھر رکھ چھوڑ دیا جاتا ہے جس سے یہ جم جاتا ہے۔ مترجم

چند ابتدائی ایام کے بعد معدہ پر فواکہ سے بنائے ہوئے ضماد ات لگائیں، جن میں افسنتین اور صبر بھی ہو۔ اسی طرح معدہ پر خوشبودار روغنوں کا لگانا بھی بہت نافع ہوتا ہے۔

بولیموس (اس کو جوع البقر کہتے ہیں۔ اس میں سارے اعضاء کی ضرورت کے باوجود معدہ میں غذا کی طلب نہیں ہوتی ہے) ایسی حالت میں مشمومات سے علاج کریں۔ طین نجاحی (گل خراسانی) اور گلِ ارمنی سرکہ میں ترکر کے

---

[1] مثلاً جوارش طباشیر اور جوارش آملہ وغیرہ

[2] مثلاً بہی۔ سیب وغیرہ

سنگھائیں۔ اسی طرح مصوصات، صاف گیہوں کی گرم روٹی اور بھنے ہوئے گوشت سنگھائیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں باندھے جائیں، اور کان اور بال کھینچے جائیں۔ ان کے دماغوں کو سرد اور مرطب نطولوں سے تقویت پہونچائیں۔ کیونکہ ان لوگوں میں بولیموس زیادہ تر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ فم معدہ کی حس اُن عصبی شاخوں کی مشارکت سے باطل ہو جاتی ہے، جو فم معدہ کی طرف حس لاتی ہیں (عصب رئوی معدی یا عصب ائج کی شاخیں جو دماغ سے نکلکر آتی ہیں) بدن تو غذا کا تقاضا اور اس کی طلب کرتا ہے مگر فم معدہ کی حس اس کا تقاضا نہیں کرتی ہے) +

زبان کا سیاہ ہو جانا | انکی زبان پر سیاہی (اگر آ جائے تو) چھوڑ دی نہ جائے بلکہ اُن چیزوں سے رگڑ دی جائے (اور جالی چیزوں سے صاف کر دی جائے) جو تجھے معلوم ہیں۔ ورنہ سر کی طرف خبیث بخارات صعود کر کے سرسام پیدا کر دینگے +

شہوتِ کلبیہ | (بھوک کا ہوکا)، اس حالت کا علاج ٹھنڈی اور روغنی چیزوں اور حلووں (اور مٹھائیوں) سے کریں (یعنی اس قسم کی چیزیں کھلائیں۔ ان سے بھوک کم ہو جائے گی) +

ضعف قلب و غشی | جو بخار والوں کو عارض ہو۔ گاہے بخاروں میں فم معدہ پر صفرا کے گرنے سے غشی لاحق ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں مناسب ہے کہ باری سے پیشتر یا باری کے وقت آب انار اور آب انگور خام کے ساتھ خبز سمیذ (میدے کی روٹی) کا ٹکڑا دیں +

لہ **مصوص** قریص سے مشابہ ہوتا ہے۔ مگر یہ کبوتر کے بچے سے بنایا جاتا ہے۔ اور اس میں لہسن اور سداب زیادہ بھرا جاتا ہے۔ بقول بعض مصوص وہ سالن ہے جو چوزوں، تیتر، کبک، یا دوسری گرم یا ٹھنڈی ترکاریوں کے ساتھ سرکہ میں پکا کر تیار کیا جاتا ہے +

یہ جاننا چاہیئے کہ جب غشی اور بخار دونوں ساتھ جمع ہو جائیں تو غشی کا علاج مقدم ہونا چاہیے + اور اگر غذا دینے کی ضرورت ہو تو تین درہم (۱۰ ماشہ) پرانی شراب میں تھوڑی سی روٹی تر کرکے دیں۔ ورنہ سیب کا پرانا شربت دیں جبکہ فضلات (پرانے ہونے کی وجہ سے) تحلیل ہو چکے ہوں + فصد زیادہ تر غشی میں اضافہ کر دیتی ہے (اس لئے اس سے گریز کرنا چاہیئے) اور نرم حقنہ بہت موافق تدبیر ہے۔ اور قے انکے لئے مفید امر ہے۔ اسی طرح پنڈلیوں کا باندھنا، اور دونوں ہاتھ اور دونوں پیر گرم پانی میں رکھنا (اچھی تدبیر ہے) + جب غشی سے مریض افاقہ پائے، تو ہوشیاری و دانائی کی بات یہ ہے کہ اُسے جو کا ستو (برف سے) ٹھنڈا کیا ہوا کھلائیں۔ جس میں انار دانہ بھی ڈالا گیا ہو +

ضیق النفس (تنگی تنفس)

بخار والوں کو ضیق نفس گاہے اس وجہ سے عارض ہوتا ہے کہ تنفس کے عضلات میں تشنج اور خشکی لاحق ہو جاتی ہے۔ اور گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حلق کی طرف مادہ خانقہ (گلا گھونٹنے والا مادہ) گرتا ہے اور گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اُس عصب میں ضعف آجاتا ہے۔ جو تنفس کے اعضاء کی طرف آتا ہے +

پہلی قسم کا علاج رطوبت پیدا کرنے والے مرہموں سے کیا جاتا ہے دوسری قسم کا علاج اُن چیزوں سے کیا جاتا ہے جو خوانیق (خناق) کو روکتے ہیں (یعنی خناق کی طرح علاج کریں)۔ اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ دماغ کے مزاج میں اعتدال پیدا کریں، گردن پر ایسے روغن لگائیں جو سرد و تر ہوں اور گاہے معدہ پر بھی تراشۂ کدو (جرادۂ قرع)، خرفہ، صندل، روغن گل وغیرہ جیسی چیزیں رکھی جاتی ہیں +

شدتِ کرب جب فم معدہ کی وجہ سے، اور فم معدہ میں کسی تیز خلط کے آنے کی وجہ سے کرب میں شدت ہو جائے، تو معدہ کو اُن غذاؤں سے ٹھنڈا کیا جائے جنہیں تو جانتا ہے۔ پنکھے جھلے جائیں۔ مریض کو ایسے مقام پر رکھا جائے جو پانی کی حرکتوں سے قریب ہو (مثلاً فواروں کے پاس) بستر پر ٹھنڈی شاخیں، ٹہنیاں اور ریاحین باردہ مثلاً نیلوفر اور گلاب کے پھول بچھائے گئے ہوں ٹھنڈے خوشبودار پھلوں سے نضوحات[1] باردہ بنا کر (ان ٹہنیوں پر چھڑکے جائیں یا طاقوں میں رکھے جائیں) اور صندل (فرش پر بچھایا جائے) +

ٹھنڈے حقنے، جو آبِ کدو، آبِ خیار، عصارۂ خرفہ، حی العالم (سدابہار) اور روغن گل سے بنائے گئے ہوں، کرب و بےچینی میں اکثر مفید ہوتے ہیں +

عسر ازدراد (نگلنے میں دشواری) جو بخار کی حالت میں عارض ہو:

اگر یہ صورت واقع ہو۔ اور بخار از قسم حمائے مطبقہ ہو، تو فصد کریں۔ اور تھوڑا سا خون نکالیں۔ اور غذا ر کے ساتھ سرکہ اور کاہو دیں بشرطیکہ بھوک کسی قدر اچھی ہو، ورنہ صرف ماء الشعیر پلایا جائے + قبض شکم سے بچنا چاہیئے (یا قبض پیدا کرنے والی غذاؤں سے بچنا چاہیئے) اور اگر قبض ہو تو اوپر سے مسہل دینے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ شافہ اور حقنہ استعمال کیا جائے +

بردِ اطراف (ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا ہو جانا) بسا اوقات حرارت بدنی اندر گہرائی میں چلی جاتی ہے۔ اور اطراف یعنی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور

---

[1] نضوحات وہ پانی کہلاتے ہیں۔ جو ٹہنیوں پر چھڑکے جاتے ہیں +

[2] ان كانت الشی ہو ۃ فیہا بعض اللفیق (حمیات) بعض الفیق اے بعض الجودۃ +

اندرونی حرارت سر کی طرف بخارات روانہ کرتی ہے۔ ایسی صورت میں چاہئے کہ ہاتھ پاؤں گرم پانی میں ڈالے جائیں، اور ٹھنڈا پانی ہرگز نہ پلایا جائے۔

حُمّیاتِ صفراویہ

کلام کلی

اقسام۔ صفراوی بخاروں کی تین قسمیں ہیں:۔ غبّ دائرہ (باری کا تجاری بخار) غبّ لازمہ (جس میں شدت تیسرے روز ہوا کرتی ہے) اور محرقہ (جس میں نہ باری ہوتی ہے۔ اور نہ فترہ یعنی کمی)۔

غب دائرہ دو طور پر ہوتا ہے۔ **غبِّ خالصہ** جو خالص صفرا سے پیدا ہوتا ہے، اور **غیر خالصہ**۔ جو ایسے صفرا سے پیدا ہوتا ہے جو بلغم سے ملکر گاڑھا ہو گیا ہو۔ اور یہ دونوں (صفرا، و بلغم) اس طور پر مل گئے ہوں کہ دونوں ملکر ایک ہو گئے ہوں۔

اسی اعتبار سے غب خالصہ شطر الغب سے علیحدہ اور ممتاز ہے کیونکہ شطر الغب میں دو مادے (گرم اور سرد یعنی صفرا اور بلغم) الگ الگ متعفن ہوتے ہیں (چنانچہ ایک روز صفراوی بخار کی باری آتی ہے، اور دوسرے روز بلغمی کی صفراوی بخار کی باری سخت ہوتی ہے۔ اور بلغمی کی نرم)۔ لیکن غب غیر خالصہ ایک مادہ سے پیدا ہوتا ہے جو (بلغم و صفرا سے) ممزوج ہوتا ہے (یعنی اس میں دونوں مادے الگ الگ متعفن نہیں ہوتے، بلکہ دونوں ملکر ایک مادہ بن جاتے ہیں) یعنی جس میں گرم مادہ کے ساتھ کسی قدر سرد مادہ مل جاتا ہے، جو غلیظ ہونے کے باعث دیر میں متعفن ہوتا، بمشکل نضج پاتا، اور بمشکل تحلیل ہوتا ہے۔ چنانچہ شطر الغب کی نوبتیں دو ہوا کرتی ہیں۔ اور غب غیر خالصہ کی ایک۔ (جو کہ بلغمی اور صفراوی دونوں بخاروں کی علامات و عوارض لئے ہوئے آتی ہیں)۔

غب غیر خالصہ بسا اوقات بہت طول پکڑ جاتا ہے۔ چنانچہ یہ بخار کبھی کبھی چھ ماہ تک چلا جاتا ہے۔ اور گاہے انجام کار جسم ڈھیلا پڑ جاتا (ترہل ہو جاتا) اور تلی بڑھ جاتی ہے۔

تپ محرقہ: یہ ایک قسم کا لازمی بخار ہے جس کا اتار چڑھاؤ (فتور و اشتداد) بالکل محسوس نہیں ہوتا اور اس کے اعراض نہایت سخت ہوتے ہیں۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ مادہ نہایت تیز اور زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ یا یہ مادہ خصوصیت سے دل کے قرب و جوار میں متعفن ہوتا ہے۔ یا فم معدہ کی رگوں میں۔ یا جگر کے اردگرد۔ الغرض دل کے قرب و جوار کے اعضاء شریفہ میں یہ مادہ متعفن ہوتا ہے۔ بخلاف اسکے غب دائرہ میں صفراء گوشت (لحم) اور جلد ہی میں متعفن ہوتا ہے۔ اور غب لازمہ میں صفراء ان عروق میں پھیلا ہوا ہوتا ہے جو دل سے دور واقع ہیں +

صفراوی بخاروں میں عوارض و علامات

صفراوی بخاروں میں تشنگی بیقراری۔ اور بیچینی زیادہ ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی، مریض کو ہذیان ہوتا ہے۔ متلی ہوتی ہے۔ منہ کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔ ہونٹ خشک ہو جاتے اور کبھی پھٹ جاتے ہیں اور درد سر ہوتا ہے + چونکہ ان بخاروں میں صفراء کا میلان بدن کے بالائی اور بیرونی حصہ اور جلد کی طرف ہوتا ہے۔ اس لئے عموماً قبض کی شکایت رہتی ہے +

غبّ مطلق۔ تجاری بخار

اس کو یونانی میں طریطاؤس[1] کہتے ہیں (غب مطلق سے مراد غب دائرہ ہوا کرتی ہے) علامت:۔ اس بخار کی باریوں میں پہلے پہلے قشعریرہ اور

---

[1] طریطاؤس کے معنے مثلث کے ہیں۔ کیونکہ اسکی باری تیسرے روز آیا کرتی ہے۔ (طری یعنی تین) اکثر زبانوں میں مثلاً ہندی، پنجابی، یونانی اور انگریزی میں باوجود بعد مسافت کے "طری" کا لفظ تین کے معنے میں آتا ہے +

سوئی کی سی چبھن معلوم ہوتی ہے، اس کے بعد سردی لگتی ہے اور بدن میں نہایت سخت لرزہ شروع ہو جاتا ہے، جو تمام لرزوں سے زیادہ شدید ہوتا ہے اور سردی سے خالی ہوتا ہے۔ یا کسی قدر سردی لئے ہوئے ہوتا ہے۔ (اس میں سردی جس قدر بھی ہوتی ہے اس) کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حرارت غریزی اندرون حصۂ بدن کی طرف مادہ کے پاس چلی جاتی ہے (نہ یہ کہ اس کا مادہ سرد ہوتا ہے) اور سوئی کی سی چبھن محسوس ہوتی ہے ۔ پھر یہ لرزہ باوجود شدت کے بہت جلد رفع ہو کر بدن گرم ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے لرزے کا سبب (لرزے کی بحث میں) بتایا جا چکا ہے ۔

اس بخار میں لرزہ بہ نسبت آخری نوبتوں کے پہلی نوبتوں میں زیادہ قوی اور سخت ہوتا ہے۔ برعکس اس کے حمی ربع میں بہ نسبت اگلی نوبتوں کے (پچھلی) نوبتوں میں زیادہ قوی اور تیز ہوتا ہے۔ اسی طرح لرزہ اس بخار میں شدت سے شروع ہوتا ہے، اور پھر آہستہ آہستہ نرم ہو جاتا۔ اور بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن ربع میں اس کے برعکس (لرزہ نرمی سے شروع ہو کر سختی اختیار کرتا ہے۔ اور دیر میں ختم ہوتا ہے) جب یہ بخار اترتا ہے تو خوب پسینہ آتا ہے، اس بخار میں قارورہ سرخ اور ناری ہوتا ہے۔ اگر یہ بخار غیر خالصہ ہو تو ایسی صورت میں قارورہ گاڑھا اور خام ہوتا ہے ۔

غب کی حرارت بہ نسبت محرقہ کے بے خطر ہوتی ہے نیز اس بخار میں اگر کچھ دیر تک بدن پر ہاتھ رکھا جائے تو جتنی زیادہ دیر ہوتی جائیگی۔ اُسی قدر (ہاتھ میں) سوزش بڑھتی ہوئی محسوس نہ ہو گی۔ بلکہ گھٹے سوزش (ہاتھ میں) اور گھٹ جاتی ہے۔ برعکس اس کے محرقہ میں سوزش زیادہ ہوتی چلی جاتی ہے ۔

غب میں جو عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ اُن میں سے یہ ہے کہ نیند اوچاٹ ہو جاتی ہے۔ لیکن سر میں گرانی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر بخار غیر خالصہ ہو تو

کبھی کبھی گرانی بھی ہوتی ہے۔ تشنگی زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ مریض کو غصہ بڑھ جاتا اور اسکا مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے۔ گفتگو وبال جان معلوم ہوتی ہے (مریض بولنا پسند نہیں کرتا) نبض دیگر حمیات کی نسبت زیادہ تیز اور سریع ہوتی ہے۔ نبض کا انبساط وانقباض یکساں نہیں ہوتا۔ بلکہ مختلف ہوتا ہے۔ کیونکہ اتبھار کے وقت مادہ نبض کو بہ تکلف تیز کرتا۔ اور اس کے اختلاف کو بڑھا دیتا ہے + لیکن اس میں نبض کا جو کچھ اختلاف ہوتا ہے وہ تمام دوسرے خلطی بخاروں کے لحاظ سے بہت ہی کم ہوتا ہے۔ لیکن نبض میں کچھ صلابت ساتھ ہوتی ہے۔ نیز اس میں نبض بہت قوی ہوتی ہے۔ بلکہ اکثر اوقات نبض میں اختلاف ہوتا ہی نہیں۔ سوائے اس اختلاف کے جو نفس حمی کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور سبب (مثلاً ثقل مادہ) نہیں ہوتا +

زمانہ ابتداء میں جب تک کہ بخار اچھی طرح نہ پھیل جائے (چڑھ جائے) یقیناً نبض میں تضاغط[1] ہوتا ہے۔ پھر جب بخار چڑھ جاتا ہے، تو نبض قوی، سریع، متواتر ہوجاتی ہے۔ جسکا اختلاف ایسا زیادہ نہیں ہوتا ہے +

مذکورہ بالا علامات کے علاوہ مریض کی عمر۔ عادت۔ ملک۔ پیشہ۔ سحنہ، اور موسم سے بھی اس بخار کی تشخیص میں مدد ملتی ہے۔ اور اس امر سے بھی مدد ملتی ہے کہ آیا اُس وقت میں غب زیادہ پھیلا ہوا ہے (اور بہت سے لوگ ایک خاص موسم میں مبتلا ہیں) +

فائدہ۔ کبھی دو غب جمع ہوجاتے ہیں۔ اور باریاں روزانہ آنے لگتی ہیں۔ یعنی دو صفراوی مادے علیحدہ علیحدہ متعفن ہوتے ہیں۔ جس سے ایک روز ایک مادے کا حملہ ہوتا ہے، اور دوسرے روز دوسرے

---

[1] تضاغطِ نبض: نبض میں پستی، صغر، اور اختلاف کا ہونا +

ماسے کا۔ جس سے بظاہر روزانہ بخار یا بلغمی بخار کا شبہ ہوتا ہے۔ اس لئے جو شخص نوبتوں سے غب کو دیکھیگا۔ وہ اس میں غلطی کھا جائیگا (اسلئے طبیب کو چاہیے کہ محض نوبتوں پر حمیات کی تشخیص کا دارومدار نہ رکھے۔ ورنہ مذکورہ بالا صورت میں نہایت دھوکا ہوگا) بلکہ دیگر علامات اور عوارض کو دیکھنا چاہیئے۔ اور باریوں سے اس خیال کی تائید و تاکید حاصل کرنی چاہیئے (یعنی عوارض و علامات کے ساتھ اگر باریاں بھی حسب دستور ہ اصول پر آ رہی ہیں۔ تو اُس خیال کی تائید حاصل ہو جائیگی۔ صرف باریوں سے تشخیص کرنا درست نہیں) +

تجاری بخار والوں میں گاہے یہ ہوتا ہے کہ بیداری لاحق ہو جاتی ہے اور تنہائی پسند کرنے لگتے ہیں۔ گاہے ان لوگوں کے جگر کے قریب جوش غلیان سا معلوم ہوتا ہے

غب خالصہ اور غیر خالصہ کی تشخیص

غب خالصہ ایک لطیف اور خفیف بخار ہے جس کی باری چار سے بارہ گھنٹہ تک رہتی ہے۔ اور عموماً اس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ لیکن عموماً سات گھنٹہ تک رہا کرتی ہے۔ اگر بارہ گھنٹے سے بہت زیادہ ہو جائے (یعنی باری بہت دیر تک قائم رہے) تو سمجھنا چاہیئے۔ وہ غب غیر خالصہ کی قسم سے ہے +

نوبت اُس زمانہ کو کہتے ہیں جس میں بخار کا حملہ شروع ہو کر ختم ہو جاتا ہے +

فترہ یا وقفہ اس زمانہ کو کہتے ہیں۔ جو ایک نوبت کے ختم ہونیکے بعد دوسری نوبت کے شروع ہونے تک ہوتا ہے۔ **دورہ** اُس زمانہ کو کہتے ہیں جو ایک نوبت کے شروع ہونے سے دوسری نوبت کے شروع ہونے تک ہوتا ہے +

علیٰ ہذا غب خالصہ میں بدن بہت جلد گرم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ (ابتدا کی سردی کی وجہ سے) ہاتھ پاؤں سرد ہی ہوتے ہیں کہ حرارت تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔

غب خالصہ کے دورے سات سے زائد نہیں ہوتے، بشرطیکہ کوئی غلطی نہ ہوجائے اور کبھی کبھی تو مادہ کی لطافت کی وجہ سے ایک ہی باری میں تنقیہ کردینے والے دست یا قئے کے ہونے سے بخار ختم ہوجاتا ہے +

قارورہ میں نضج کے آثار پہلے ہی روز یا تیسرے چوتھے روز۔ یا ساتویں روز ظاہر ہوجاتے ہیں۔ اگر دورے سات سے بہت زیادہ ہوجائیں تو اُسے غیر خالصہ کی قسم سے شمار کرنا چاہیے۔ اسی طرح اگر لرزہ کی مدت لمبی ہوجائے (تو اسکو بھی غیر خالصہ سمجھنا چاہیے) غب خالصہ میں نوبتوں کا بڑھنا دیر تک رہنا) اور لرزہ کا (وقت سے) پہلے آنا ایک خاص نظام سے ہوگا۔ جن میں باہمی تناسب یکساں رہے گا۔ اور سب باریاں اس بارے میں ایک دوسرے کی مانند ہینگی۔ اس کے برعکس غیر خالصہ میں یہ مختلف اور بے ضابطہ ہوگا +

چنانچہ کسی روز مادہ کی غلظت اور بلغم کا زور ہوگا۔ تو باری لمبی ہوجائیگی۔ اور کسی روز اسکے برعکس باری چھوٹی رہیگی۔ اسی طرح لرزہ کسی روز ایک گھنٹہ پہلے آجائیگا۔ اور کسی روز ایک گھنٹہ سے زیادہ یا کم بیشتر آئیگا +

اسی طرح غب خالصہ میں تمام نوبتیں ہر ایک امر میں ایک دوسرے کے مشابہ ہوتی ہیں۔ اور غب غیر خالصہ میں بخار کی درازی کی تمام علامتیں پائی جاتی ہیں۔ جو بتائی جاچکی ہیں +

جب بخار کی ابتدا ایسے لرزے سے ہو، جس کی حالت ہم بیان کرچکے ہیں (یعنی سوئی کی سی چبھن اور شدید لذع ہو) اور انتہا میں بہت زیادہ پسینہ آئے، تو غب خالصہ ہونے میں کوئی شک نہ کرنا چاہیے +

غب خالصہ میں مریض جب پانی پیتا ہے تو اوسکے بدن میں بخارات رطبہ پھیل جاتے ہیں۔ گویا کہ پسینہ آنے والا ہے۔ اور گاہے پسینہ بھی آجاتا ہے +

غب غیر خالصہ | کے ساتھ سر میں نہایت گرانی اور تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ اسکی نوبتیں دراز ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ چوبیس گھنٹے اور تیس گھنٹے تک دراز ہو جاتی ہیں۔ اور اڑتالیس گھنٹے کے باقی حصے میں فترہ ہوتا ہے (یعنی غب کا دورہ اڑتالیس گھنٹے کا ہوا کرتا ہے) نوبت بارہ گھنٹے سے جس قدر زیادہ لمبی ہوگی، اُسی قدر وہ زیادہ غیر خالص ہوگا (اور اُس میں بلغم زیادہ ملا ہوا ہوگا) +

غب غیر خالصہ میں نضج کے آثار دیر میں نمایاں ہوتے ہیں۔ بحنہ میں دبلا پن اور لاغری (جلد) ظاہر نہیں ہوتی ہے۔ اور گاہے یہ بخار زیادہ پسینہ کے بغیر اُترجاتا ہے۔ اور گاہے سخت لرزہ کے بغیر یہ شروع ہو جاتا ہے + حرارت اس میں ایسی زیادہ قوی نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ یکساں طور پر بڑھتی ہے۔ بلکہ بڑھتی ہر پھر آگے چلکر گھٹ جاتی ہے۔ اسی طرح شدید عوارض اس میں کم ہوتے ہیں +

غب لازمہ | اس بخار میں تیسرے روز سخت باری آتی ہے (یعنی تیسرے روز بخار میں شدت ہو جایا کرتی ہی) اور مندرجہ بالا غب دائرہ کے عوارض وعلامات نہایت شدید طور پر پائے جاتے ہیں +

فائدہ | جالینوس کا خیال ہے کہ اگر خون کے متعفن ہونے سے بخار آجائے تو اسکا شمار بھی اسی بخار (غب لازمہ) میں کیا جائیگا (کیونکہ جالینوس کا عقیدہ ہی کہ خون متعفن ہونے سے صفرا بن جاتا ہے) + جالینوس کے اس خیال میں کلام کی گنجایش ہی جو عنقریب آنے والا ہے +

غب خالص کا علاج

اس سے پہلے ہمنے اسہال (اور تنقیہ) وتغذیہ اور دیگر امور کے متعلق جو قواعد حمیات کے عام اصول علاج کے باب میں بتائے ہیں، انکو (یہاں بھی) مدنظر رکھیں۔ اور انپر سختی سے قایم رہیں + اُن لوگونکے

لہ غب لازمہ وہ لازمی بخار جس میں تیسرے روز شدت ہوا کرتی ہے +

قول کی طرف قطعی التفات نہ کریں جو شروع میں مسہلات تو یہ اور ہلیلہ وغیرہ کی اجازت دیتے ہیں۔ ہاں اگر وہ صورت پیش آجائے جو ہم بتا چکے ہیں۔ تو (ضرورت شدید کے وقت) ایسا کرنا جائز ہے۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ شروع شروع میں جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے، ہلکی سی تلیین دیدیں۔ چنانچہ مندرجۂ ذیل نسخوں میں سے کوئی نسخہ پلائیں۔

(۱) املی تقریباً چالیس درہم یعنی تقریباً ۱۲ تولہ شب کو گرم پانی میں بھگو کر رکھدیں صبح کو اس کا زلال لیکر ترنجبین اور شیر خشت ملا کر دیدیں۔

یا (۲) آب انار پلائیں۔ یا (۳) عشق پیچہ یعنی لبلاب کو ترنجبین اور مویز منقیٰ کے ساتھ جوش دیکر پلائیں۔ یا (۴) آلو بخارا کا زلال (نقیع) حاصل لیکر ترنجبین یا شیر خشت ملا کر دیں۔ یا (۵) اس زلال کو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ (بنفشہ مربیٰ) کے ساتھ ملا کر دیں۔ اگر بعد ازاں سپستان کو شربت آلو بخارا وغیرہ کے ساتھ دیں تو اکثر ... اور تلیین کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

کبھی (۶) ... عشق پیچہ کو جوشاندہ ... گلا ہے نرم اور ہلکے حقنے کرتے ہیں۔ ... سپستان، اصل السوس کے جوشاندہ میں روغن بنفشہ ملا کر یا عصارہ چقندر ... اور روغن بنفشہ ملا کر (مقررہ اور معلوم نتیجے کے مطابق وزن وغیرہ قائم کر کے) حقنہ کریں۔ اور تلیین (جو حقنہ وغیرہ سے) ... اس وقت دینی چاہیے جبکہ اس کی ضرورت ... چنانچہ جب تلیین ہو جائے ... ماء الشعیر جیسی غذاؤں کا دینا مناسب نہیں ہے۔

علاوہ ازیں یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ غب خالص کے شروع میں اگر کوئی مسہل دیا جائے تو اگرچہ اس میں کافی نقصان بھی ہے۔ مگر پھر بھی اتنا نقصان نہیں ہے، جتنا کہ اور بخاروں میں ہوتا ہے۔

اگر ممکن ہو تو اس بخار کے تین دوروں تک فصد نہ کی جائے۔ لیکن اگر تین دوروں
سے پہلے جوش مرض کی وجہ سے فصد کرلی جائے تو اس میں اس غلطی کا اسقدر نقصان
نہیں ہوتا۔ جسقدر کہ اور بخاروں میں اس قسم کی غلطی سے بہتر ہوتا ہے +

بغیر سخت ضرورت کے نوبت کے دن کسی قسم کی تحریک پیدا نہ کی جائے (یعنی
باری کے دن اسہال وغیرہ نہ دیئے جائیں) اور بجز شرائط مذکورہ کے کسی طرح کی غذا
نہ دی جائے (یعنی ضرورت شدید کے بغیر کوئی غذا نہ دیجائے) +

اس بخار میں مُدِر تخموں کے شیرہ جات (مثلاً شیرۂ تخم خربزہ۔ شیرہ تخم خیارین)
سے ادرار کرایا جائے +

باری کے وقت مریض کا بھوکا اور اس کے معدہ کا خالی ہونا نہایت ضروری ہے
مناسب ہے کہ جس دن باری نہ ہو۔ علی الصباح ہر روز سکنجبین پلایا کریں۔
اور دو گھنٹہ کے بعد ماء الشعیر دیا کریں۔ نوبت کے بعد بھی سکنجبین کا دینا بہتر ہے۔ اسی
طرح (نوبت کے بعد) گرم پانی سے پاشویہ کرائیں (یعنی گرم پانی کے اندر مریض کے
پاؤں رکھیں) تو مناسب ہے۔ کیونکہ اس تدبیر سے بقیہ حرارت منجذب ہو جائیگی +

میں اسے اچھا سمجھتا ہوں کہ سکنجبین میں مدرات باردہ (مثلاً تخم خربزہ۔
تخم خیارین۔ خارخسک وغیرہ) کے شیرہ جات ملا کر دیں۔ علی الخصوص اواخر میں
(آخری باریوں میں) ایسا کریں۔ یا یہ کہ نوبت سے تین چار گھنٹے پہلے سکنجبین دیں
اور نوبت کے بعد ماء الشعیر پلائیں۔ اگر اس سے بھی زیادہ تلطیف کی ضرورت ہو
(یعنی ماء الشعیر سے بھی ہلکی غذا دینی چاہیں) تو آب انار۔ یا آب تربوز وغیرہ جیسی
چیزیں دیں +

غذا کی تلطیف اور تغلیظ کے متعلق جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے تدریج کا ضرور
خیال رکھیں یعنی جسقدر زمانہ انتہا کے قریب ہوتا جائے اسیقدر غذا لطیف، زود ہضم

کرتے جائیں ٭ شروع شروع میں آشِ جو دیں (یعنی کشک الشعیر دیں جو ماء الشعیر سے غلیظ ہوتا ہے) یا روٹی کو سرد پانی میں ملکر دیں (ثرید بنا کر دیں) خواہ اسی طرح (ملکر) دیدیں۔ یا اس ملی ہوئی روٹی کو چھانکر بصورت شیرہ دیں۔ کبھی مسور اور مونگ کی دال بھی دیتے ہیں (مگر دال خوب گلی ہوئی اور پتلی ہونی چاہیئے) اگر معدہ میں غذا ترش ہو جایا کرتی ہو (یعنی معدہ میں ضعف ہو) تو گاڑھا ماء الشعیر ہرگز نہ پلائیں۔ بلکہ ضروری ہے کہ وہ نہایت رقیق ہو۔ اور اگر ماء الشعیر کا پلانا ضروری ہو تو اس میں تھوڑا سا بیخ کرفس جوش دیکر پلائیں ٭ اور اگر معدہ کا مزاج اس سے بھی زیادہ سرد ہو گیا ہو اور بخار بھی زیادہ تیز نہ ہو۔ اور غب خالص کے قسم سے نہو (خالص صفراوی بخار نہو۔ بلکہ کسی قدر بلغم ملا ہوا ہو) تو بقراط کے خیال کے مطابق ماء الشعیر میں تھوڑی سی سیاہ مرچ ڈال سکتے ہیں ٭ پھر اگر علامات سے پتہ چل جائے کہ بحران عنقریب واقع ہوگا، تو بجز ماء الشعیر، آب انار، اور سکنجبین کے کچھ نہ دیں (یعنی غلیظ غذائیں چھوڑا دیں۔ اور بحران کے وقت جسم کو ہلکا رہنے دیں) ٭

پھل اِس بخار میں از قسم میوہ جات انار شیریں۔ انار میخوش۔ اور آلو بخارا۔ پختہ یا خام دے سکتے ہیں۔ تربوز تو اس بخار میں باوجود لذیذ ہونے کے نہایت ہی فائدہ مند ہے۔ کیونکہ تربوز مسہل۔ مدر، معرق اور حرارت کی حدت کو کم کرنے والی چیز ہے چھوٹی چھوٹی ککڑیاں (دستنبویات) بھی اگر دی جائیں تو اکثر اس میں نقصان نہیں دیتی ٭

سبزیاں از قسم بقولات کدو، ککڑی۔ کھیرا۔ کاہو (کا ساگ) وغیرہ دے سکتے ہیں الغرض حاری بخار والوں کی غذا میں کبھی تو محض ترطیب مقصود ہوتی ہے اور کبھی تبرید و ترطیب (دونوں) ٭ چنانچہ محض ترطیب کے خیال سے اس بخار کے آخر میں تیہو کے باز و مرغ کے خصیے۔ زردی بیضۂ مرغ اور حلوان کے بھیجے دیتے ہیں۔ آخر الذکر کو متلی کی صورت میں نہ دیں۔ اور تبرید و

ترطیب کے خیال سے آشِ جو وغیرہ دیتے ہیں۔ تبرید اگر مدنظر ہو تو اس میں افراط ہرگز نہ کریں (اور بہت زیادہ ٹھنڈک ہرگز نہ پہونچائیں) خصوصاً زمانۂ ابتداء میں تو زیادہ تبرید نہایت ہی مضر ہے + ہاں اگر حرارت تیز تر ہو، یا خوف ہو کہ وہ بخار تپ محرقہ یا لازمہ میں تبدیل ہو جائے گا۔ تو اس صورت میں تبرید کافی طور پہ دیجا سکتی ہے +

جبکہ بحران آجائے اور قارورہ میں علامت نُضج یعنی رسوب محمود پایا جائے جس کی تعریف ہم بتا چکے ہیں۔ اور (مذکورہ بالا تدبیروں کیوجہ سے) طبیعت مواد کے خارج کرنے پر قادر ہو، تو طبیعت کو اپنے حال پہ چھوڑ دیا جائے۔ ورنہ طبیعت کے میلان کے مطابق ادرار، اسہال، قئے یا پسینہ لانے کی تدبیر کی جائے، طبیعت کی مخالفت بالکل نہ کریں۔ اور اگر طبیعت کا میلان کسی خاص طرف ظاہر نہ ہو تو دست آور دواء دیں + چنانچہ سقمونیا ایک[1] دانگ جلاب یعنی شربت شہد کے ہمراہ دیں + یا ہلیلہ۔ مویز منقّٰی اور بیخوں (مثلاً بیخ کاسنی۔ بیخ بادیان وغیرہ) کا جوشاندہ ہمراہ تمر ہندی۔ ترنجبین اور املتاس، جس کے اوزان قرابادینوں سے معلوم کر سکتے ہیں پلائیں + اور اگر زیادہ قوی کرنیکی ضرورت ہو تو شاہترہ۔ اور سنا ملا دیں۔ یا سقمونیا اضافہ کر دیں + ان بخاروں میں قرص طباشیر مسہل بھی دینا مناسب ہے۔ اسی طرح یہ نسخہ بھی مفید ہے

نسخہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۱۴ ماشہ، شکر طبرزد (مصری) ۵ تولہ ۱۰ ماشہ، سقمونیا نصف ماشہ، اسے سرد پانی کے ساتھ دیں +

اسکے بعد (اسہال کے بعد) ادرار کی طرف توجہ کریں۔ اور پیشاب لانیوالی دوائیں دیں، اگر استفراغ سے فراغت حاصل کرنیکے بعد بھی شدید حرارت اور بخار میں کافی سوزش اور التہاب باقی رہ جائے تو ایسی صورت میں سخت مُطفّی[2] حرارت ادویہ

---

[1] ایک دانگ تقریباً ۸ رتی + [2] مُطفّی بجھانیوالی۔ حرارت کو کم کرنیوالی دوا۔ ٹھنڈی دواء

ویں۔ جن کا ذکر تدبیر امراض حارہ میں ہو چکا ہے۔ اور کبھی (سینہ پر) سرد لیپ لگانا بھی کافی ہوتا ہے (اسی طرح معالجات کلی اور بخاروں کے عام اصول علاج میں بھی ایسی مطفیات کا ذکر آچکا ہے) +

حمام کے متعلق ان باتوں کا جاننا ضروری ہے کہ نضج سے پہلے حمام کے نزدیک بھی نہ جائیں (یعنی اس کی بالکل اجازت نہ دینی چاہئے) لیکن نضج کے بعد یا زمانہ انحطاط میں انکے لئے بہترین علاج ہے (اور اس سے بہتر کوئی چیز نہیں)۔ اور خصوصًا ان لوگوں کے لئے جو حمام کے عادی ہوں +

علاوہ ازیں یہ بات بھی یاد رہے کہ اگرچہ نضج سے پہلے حمام کرانا نقصان دہ ہے لیکن صفراوی بخاروں میں نقصان اسقدر نہیں جسقدر دیگر حمیات میں ہوتا ہے +

مناسب ہے کہ اس بخار میں حمام معتدل ہو اور اسکی ہوا خوشگوار (یعنی زیادہ گرم نہو) اور تر ہو جس سے پسینہ رفتہ رفتہ آئے اور انکے دل میں سوزش نہ پیدا ہو جائے (یعنی گرمی کی شدت سے دل نہ گھبرا جائے) اور حمام کے اندر روغن بنفشہ اور روغن گل کو پانی میں ملاکر مالش کریں۔ زیادہ دیر تک حمام میں نہ رہنے دیں۔ البتہ اگر ضرورت ہو تو بار بار (یکے بعد دیگرے) حمام کرائیں۔ اور جب حمام سے فارغ ہوں تو یکلخت باہر نہ آجائیں۔ بلکہ پہلے نیمگرم پانی میں جب تک دل چاہے (اور خوشگوار معلوم ہو) ٹھہر جائیں۔ اور پھر جب حمام سے باہر آئیں۔ تو پتلی اور سفید شراب جس میں پانی اچھی طرح ملایا گیا ہو پلائیں۔ اور فورًا کوئی چیز اوڑھ لیں (اور سرد ہوا سے بچیں)، اس سے سخت پسینہ آئے گا اور اگر کوئی حصہ مادہ کا باقی رہ گیا ہو، تو نضج پائیگا۔ بعدہٗ سرد و تر غذائیں، یا اسی قسم کی سبزیاں دیجائیں +

بخار کے انحطاط کے بعد زیادہ پانی ملی ہوئی شراب دی جاسکتی ہے۔

کیونکہ مذکورہ بالا شراب (جس کی حدت پانی سے ٹوٹ چکی ہو) مرض کے بقیہ کو رفع کردیگی، اور جس مادہ کا تحلیل ہونا ضروری ہے، اوسے تحلیل کردیگی۔ اور چونکہ اس میں پانی کافی ملا ہوا ہوگا۔ اس لئے یہ پانی تمام اعضاء میں نفوذ کرکے اس شراب کی جو کچھ گرمی ہوگی، اس کی اِصلاح کردیگا جس سے یہ شراب کافی برودت و رطوبت پہونچائیگی +

اگر اس بخار میں سخت عوارض، مثلاً دردِ سر، تشنگی، اور بیداری وغیرہ لاحق ہوجائے، تو جیسا کہ سابق میں ہم انکی تدبیریں بیان کرچکے ہیں، اس کی تدبیر کی جائے +

اگر بحران کے بعد تھوڑی سی حرارت لازمہ باقی ہو (یعنی ہروقت رہنے والی حرارت باقی ہو جوکہ بخار کی نقاہت کے ساتھ گاہے پائی جاتی ہے) تو مدر عصارات[1] کے ساتھ سکنجبین ملاکر یا سکنجبین میں مدر بزور (تخم مثلاً تخم خیارین) اور مدر جڑیں (مثلاً بیخ کاسنی) جوش دیکر پلائیں +

غب لازمہ کے علاج میں بھی غب دائرہ ہی کے اصول کو مدنظر رکھنا چاہئے (یعنی دونوں کا علاج ایک ہی ہے) ہاں اس میں ایک تو نضج کی حالتوں کا لحاظ نسبتاً زیادہ رکھیں (کیونکہ مادہ عروق کے اندر ہوتا ہے، اور بمشکل نضج پاکر خارج ہوسکتا ہے) +

دویم اس میں تبرید کا خیال زیادہ کریں، اور اس مقصد کیلئے سکنجبین پلائیں، جو تخم خیارین، اور تخم کاسنی سے تیار کی جاتی ہے۔ اور اسکے دو گھنٹہ بعد ماءالشعیر پلائیں +

سویم یہ کہ غذا دائرہ کی بہ نسبت زیادہ زود ہضم اور کم دیں (غذا میں تلطیف کا خیال زیادہ رکھیں) +

چہارم یہ کہ اسکے زمانۂ ابتدا میں ہلکے حقنے دیں، ماءاور مدار کرائیں، جہاں تک ممکن

[1] مثلاً آب برگ کاسنی مع آب برگ بادیان سبز آب برگ کوسہ وغیرہ +

اور آہستگی کا ضرور خیال رکھیں۔ اور حقنوں کے استعمال میں زیادہ احتیاط سے
کام لیں) چنانچہ ابتدا میں کسی قسم کے مسہل دینے کی اجازت نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ
شربت بنفشہ یا ماء الفواکہ جیسی دوائیں دے سکتے ہیں۔ اور حقنے محض نرم
اور ہلکے استعمال کر سکتے ہیں۔

غب غیر خالصہ کا علاج غب غیر خالصہ کا علاج غب خالصہ سے جن باتوں میں مختلف ہے
وہ باتیں وہی ہیں، جو سرد بخاروں (بلغمی بخاروں) کے علاج میں پائی جاتی ہیں
(کیونکہ اس بخار میں بلغمی مادہ بھی صفرا کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں بلغمی
بخار کے اصول علاج کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں):

(۱) غب خالصہ میں (استفراغ کے لئے) گاہے نضج کا انتظار نہیں بھی کیا
جاتا ہے (اور بلا انتظار نضج کے استفراغ کرا دیا جاتا ہے) اور اگر نضج کا انتظار کیا بھی جاتا
ہے تو گاہے بخار کے اترنے کا زیادہ انتظار نہیں کیا جاتا ہے۔ ان دونوں
باتوں کی اجازت غب غیر خالصہ میں نہیں دیجاتی ہے۔

(۲) غب غیر خالصہ میں حمام حرام ہے (یعنی کسی صورت میں حمام نہیں کرا سکتے)
کیونکہ حمام سے بلغم خام ان مواد کے ساتھ مل جاتا ہے۔ جو مقام عفونت میں
(حمام کی وجہ سے) آتے ہیں۔ اور ناکارہ اور متعفن خلط کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا
ہے۔ پھر اس بلغم کا لطیف حصہ تحلیل ہو جاتا اور کثیف حصہ باقی رہ جاتا ہے۔

(۳) تغذیہ کے متعلق مندرجہ امور کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے:

(الف) انہیں (غب خالص کی طرح) نہ ہر روز غذا دیں، اور نہ ایسی چیزیں جو غذا کے قریب ہوں
(مثلاً ماء الشعیر وغیرہ) بلکہ مناسب یہی ہے کہ ایک دن (لطیف) غذا دیں، اور ایک دن فاقہ کرائیں۔

(ب) ان لوگوں کی غذا میں کوئی جالی اور کوئی ایسی چیز شامل کریں،
جو کسی قدر گرمی پہونچانے والی ہو۔ مثلاً شہد اور فلفل سیاہ۔

(ج) شروع شروع میں غب خالص کی بہ نسبت غذا زیادہ غلیظ دیں اور پھر غب خالص کی بہ نسبت بتدریج زیادہ لطیف کر دیں۔
(د) اگر اس بخار کے شروع شروع میں تلطیف غذا کی ضرورت ہو تو بجائے نہایت لطیف غذا دینے کے زیادہ تر فاقہ کرانا چاہئے (فاقہ کرانا انتہائی تلطیف ہے، جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے)۔
(ہ) اس میں مبردات کا استعمال کم کیا جائے (یعنی تبرید کم ہو بچائی جائے کیونکہ اس مرض میں صفرا کے ساتھ بلغم ملا ہوا ہوتا ہے)۔
(۵) (اگر مادہ کا میلان مقعر کبد اور امعاء کی طرف معلوم ہوتا ہو، اور بلغم کا غلبہ ہو، تو) بہ نسبت غب خالص کے حقنے زیادہ تیز دیے جائیں۔
(۶) قوی مسہل دینے کی صورت میں بہ نسبت غب خالص کے نضج کا انتظار زیادہ چاہئے
(۷) ان کو اگر ماء الشعیر پلانا ہو، تو جیسا کہ غب خالص میں ہدایت کی گئی ہے کہ اگر ماء الشعیر ترش ہو جاتا ہو تو منضج اور محلل تو ابل (یعنی ہاضم دوائیں) شامل کر دی جائیں، اسی طرح یہاں بھی ایسی چیزیں شامل کریں۔ بلکہ اس سے زیادہ قوی منضج اور محلل چیزیں ملا کر دیں۔ چنانچہ ماء الشعیر میں گاہے حسب مزاج مریض زوفا، سعتر، پودینہ، بابچھڑ جوش دیکر دیتے ہیں۔ اگر چقندر دیں۔ تو یہ بھی انکے لئے بہتر ہے (اس کو ماء الشعیر کے ساتھ پکائیں)۔ اسی طرح آبِ نخود یا ماء الشعیر کے ساتھ ملا کر دینا۔ اور آخر میں صرف آب نخود دینا مفید ثابت ہوتا ہے۔
غب غیر خالصہ کے علاج میں اولاً یہ معلوم کریں کہ یہ غب خالصہ کسقدر نزدیک یا دور ہے (یعنی اس میں بلغمی مادہ کسقدر ہے) پس اسی تناسب سے علاج میں بلغمی

---

[1] بعض نسخوں میں یہ عبارت ہے "پھر بتدریج غب خالص کی طرح غذا لطیف کریں"۔ اسی نسخہ کو قرشی نے بہتر کہا ہے۔

مادہ کی رعایت کریں (اور غب خالصہ کے علاج سے اُسی قدر اسکے علاج کو مختلف کردیں)۔ چنانچہ اگر یہ غب خالصہ کے علاج سے بہت زیادہ قریب ہو۔ تو غب خالصہ کے علاج سے بہت کم مخالفت کریں (بلکہ یہ جسقدر قریب ہے، اسیقدر علاج بھی اوسی کے قریب ہونا چاہئیے)

فصد اگر قارورہ غلیظ ہو تو فوراً فصد کرلیں اور اوس کے بعد (فصد کرلینے کے بعد) حقنہ وغیرہ کی ضرورت نہیں رہے گی +

قے اس بخار میں بعد از غذاء قے کرانا نہایت ہی کامیاب علاج سمجھنا چاہئیے اس بخار کے شروع شروع میں اگر کچھ مسہل دینے کی ضرورت ہو تو گلقند کو پانی میں جوش دیکر اور سکنجبین ملاکر پلائیں۔ یہ مسہل معتدل سے قریب ہے۔ گاہے ہم ان چیزوں کے ساتھ خیارشنبر ملا دیا کرتے ہیں۔ اور اگر اس سے قوی مسہل دینا ہو تو اس میں تربد کی تھوڑی سی قوت شامل کردیں (یعنی تھوڑی سی تربد اس میں ملائیں) +

حقنہ کی فضیلت میری رائے میں تو بجائے مسہلات پلانے کے ابتدا ر میں اگر حقنے ہی استعمال کرائے جائیں تو زیادہ بہتر ہے +

اگر میری رائے کے مطابق حقنے دینے کا ارادہ ہو تو ایسے حقنے کرائیں جنہیں خارخسک، بابونہ، چقندر، قرطم، بنفشہ، سپستاں، اور انجیر سے تیار کئے گئے ہوں۔ اور ان میں تھوڑی سی تربد ملائی گئی ہو، نیز املتاس، روغن کنجد اور بورق پڑا ہوا ہو + اگر بلغمی مادہ زیادہ غالب ہو، تو ایسی صورت میں مندرجہ بالا حقنوں سے بھی زیادہ تیز حقنے دیسکتے ہیں +

جو چیزیں انضاج مادہ کے لئے مددگار ہوتی ہیں۔ اون میں سے ایک تو سکنجبین ہے جسکو کسی قدر گلقند کے ساتھ ملاکر دیں۔ اور دوسری چیز سکنجبین اصولی ہے (جس میں بہت سی جڑیں ہوتی ہیں) ساتویں روز کے بعد

جوشاندہ افسنتین جیسی چیزدیں۔ چنانچہ اس میں دونوں قوتیں یعنی تلطیف مادہ اور تقویت معدہ موجود ہے (یعنی یہ ملطف مادہ بھی ہے۔ اور مقوی معدہ بھی) اسی طرح عرق بادیان یا عرق کرفس میں سکنجبین حل کرکے دیسکتے ہیں ٭

چودہ روز گذرنے کے بعد قرص ورد صغیر[1] کے دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر مرض طول پکڑتا ہوا معلوم ہوتا ہو تو قرص غافث یا طبیخ غافث کے بغیر چارہ نہوگا ٭ نیز ضروری ہے کہ شراسیف کے آس پاس دگرم مکور ہے) گرمی پہونچائیں۔ اور اسی قسم کا ضماد بھی لگائیں ٭ اور مراق (پردۂ شکم) میں کھچاوٹ اور تناؤ محسوس ہو تو وہاں ایسی دواؤں کا لیپ لگائیں جو منضج بھی ہوں اور مرخی بھی ٭

جب یقین ہوجائے کہ (مادہ میں) نضج کافی ہوچکا ہے تو پھر مسہل یا مدر ادویہ کا استعمال کریں۔ اور (اگر دائیں طرف پسلیوں کے نیچے بوجھ اور درد محسوس ہوتا ہو تو) کوئی سہ دوا نہ کریں ٭

مسہل کے چند اچھے نسخہ جات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں: (۱) ایارج ۵ درم (۱۷ ماشہ) تربد، درم (۲۳ ماشہ) آب برگ کاہوئے سبز اور غافث ہر ایک ۳ درم (۱۰ ماشہ) تخم کرفس۔ ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ کابلی ہر ایک ۵ درہم (۱۷ ماشہ) سب کو باریک پیسکر آب کرفس میں گولیاں بنالیں۔ خوراک ۷ ماشہ ٭

(۲) غافث۔ افسنتین۔ ہلیلہ کابلی۔ ہر ایک ۵ درہم (۱۷ ماشہ) تخم تربوز تخم خیارزہ، تخم خیار۔ تخم کرفس۔ تسکاعی۔ بادآورد۔ ہر ایک ۱۰ درم (۳ تولہ ۱۱ ماشہ) تربد ایک درہم (۳ ماشہ) خیارشنبر ۶ درم (۲۱ ماشہ) مویز منقی ۲۰ عدد سپستان ۲۴ عدد انجیر زرد ۱۰ عدد۔ گلقند جو گل فارسی سے بنایا گیا ہو ۱۵ درم (۴ تولہ ۴ ماشہ) طریق معروف کے

[1] قرص ورد صغیر کا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے ٭

مطابق (یعنی بجز خیارشنبر اور گلقند سب کو) ہموزن[1] پانی میں جوشدیکر بعدہٗ ایک بڑا پیالہ بھر لیں اور تھوڑا سا سقمونیا اضافہ کریں (اور پلا دیں) +

کبھی مسہل کے لئے ایسی دوا کی ضرورت ہوتی ہو کہ جو ایک لحاظ سے قوی اور ایک لحاظ سے ضعیف ہو۔ یعنی قوی اس لحاظ سے ہو کہ لزج سے لزج خلط کا تنقیہ کرسکے (اور لیسدار و غلیظ مادوں کے خارج کرنے پر قادر ہو)۔ اور ضعیف اس لحاظ سے ہو کہ یکبارگی زیادہ استفراغ بھی نہ کرسکے۔ بلکہ ہم رفتہ رفتہ ایسی دوا سے تمام خلط کا تنقیہ کئی بار میں کرسکیں جس سے مریض یک لخت کمزور نہ ہو جائے۔ ایسی دوائیں وہ ہوتی ہیں، جو تھوڑی تھوڑی بھی دیجا سکتی ہیں۔ اور اکثر بہت سی بھی (اگر کم دست لانا چاہیں تو تھوڑی مقدار میں دے سکیں۔ اور زیادہ دست لانا منظور ہو تو زیادہ مقدار میں پلائیں) اسکی تھوڑی مقدار سے بھی دست آسکیں اور بڑی مقدار سے بھی۔ اسکی تھوڑی مقدار تھوڑے سے ردی مادہ کو خارج کرے۔ اور اسکی بڑی مقدار بہت سے ردی مادہ کو نکال سکے + کیونکہ جوشاندوں کی تھوڑی مقدار سے عموماً کوئی فعل حاصل نہیں ہوتا (یعنی جب تک کافی مقدار میں نہ پلائیں۔ ایک بھی دست نہیں آتا) اس لئے ہم نے ایک عمدہ نسخہ تجویز کیا ہے (جو مذکورہ بالا اوصاف سے متصف ہے)۔ **نسخہ**:- تربد نیم درم (۱۰ ماشہ) یا اس کو کم و بیش حسب ضرورت۔ سقمونیا تقریباً ایک طسوج (دو جو) یا کچھ زیادہ لیکر ان دونوں چیزوں کو گلقند مذکور (گلقند گل فارسی) میں ملا کر اور معجون بنا کر کھلائیں +

(۲) اسی طرح غاریقون اور سقمونیا اسی طور پر لیکر (یعنی غاریقون ۱۰ ماشہ اور سقمونیا دو جو لیکر) اور گلقند میں معجون بنا کر دیں +

(۳) یا سقمونیا دو جو لیکر ایک اوقیہ (۳۲ ماشہ) تازہ گلاب کے عصارہ میں یا شربت ورد میں حل کرکے دیں +

---

[1] پانی کا وزن کم ہے، اس لئے اس میں زیادہ کرسکتے ہیں + غایۃ الفہوم -

حمّیٰ مُحرِقہ۔ تپِ محرقہ

اسکو یونانی میں فاؤسوس کہتے ہیں ۔

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں (۱) محرقہ صفراوی (۲) محرقہ بلغمی ۔

محرقہ صفراوی ایسے صفرا سے پیدا ہوتا ہے۔ جو اندرون جسم کی کُل رگوں میں، یا خاص کر دل کے قرب وجوار کی رگوں میں، یا فمِ معدہ کی، یا کبد کی رگوں میں بہت زیادہ متعفن ہو جاتا ہے ۔

محرقہ بلغمی۔ بقراط نے "ابیذیمیا" میں لکھا ہے کہ اسکا سبب بلغم شور ہوتا ہے جو دل کے ارد گرد کی رگوں میں متعفن ہوتا ہے۔ بلغم کے شور ہونیکی وجہ تم کو معلوم ہی ہے کہ تیز صفرا کے ساتھ جب مائیت بلغم (رقیق بلغم) ملتی ہے تو بلغم شور پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جو صفرا متعفن ہوتا ہے، وہ (احتراق کی وجہ سے) رمادیؒ ہوتا ہے، جو بہت سی مائیت سے ملا ہوا ہوتا ہے ۔

چونکہ محرقہ کے اعراض غب کی بہ نسبت زیادہ سخت ہوتے ہیں، اس لئے ضرور ہے کہ اسکی مدت غب کی بہ نسبت بہت کم ہو ۔

استعداد بوڑھوں کو یہ بخار بہت کم آتا ہے۔ اور اگر انکو یہ بخار آ جائے تو بچنے کی اُمید نہیں۔ کیونکہ اول تو یہ بخار بوڑھے اشخاص کو جب تک کہ سبب قوی نہ ہوا عارض ہی نہیں ہو سکتا، اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ انکے قویٰ کمزور ہوتے ہیں۔ ہاں یہ بخار بچوں اور جوانوں کو بہت زیادہ عارض ہوا کرتا ہے۔ مگر چونکہ بچوں میں رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں یہ بخار نسبتاً خفیف ہوتا ہے، اور جب یہ بخار بچوں کو آتا ہے۔ تو سر کی طرف بخارات چڑھنے کی وجہ سے اکثر غنودگی اور نیند زیادہ آنے لگتی ہے ۔

[illegible]چیستاں حمی محرقہ کے بیان میں بقراط نے (ایک ایسا گول اور پیچیدہ قول) [illegible]ہے، جسکے دو معنی ہو سکتے ہیں (بقراط کی عادت چیستاں کہنے کی مشہور ہے) "جسے [illegible]ب محرقہ میں رعشہ عارض ہو جائے۔ اس کا رعشہ اختلاط ذہن کی وجہ سے دور ہو جائیگا (یہ پہلا مفہوم ہے) یا یہ کہ رعشہ کی وجہ سے اِس کا اختلاط ذہن دور ہو جائیگا" (یہ دوسرا مفہوم ہے) + اگر پہلا مفہوم لیا جائے۔ یعنی تب محرقہ میں اگر کسی کو رعشہ ہو، اور بدحواسی (اختلاط ذہن) شروع ہو جائے تو اس کے رعشہ کو آرام ہو جائیگا۔ کیونکہ بدحواسی کی صورت میں دماغ اور اعصاب گرم ہو جاتے ہیں (اور رعشہ کا سبب برودت ہوا کرتا ہے۔ اسلئے گرمی دماغ و اعصاب کی وجہ سے رعشہ دور ہو جائیگا) +

اور اگر دوسرا مفہوم لیا جائے۔ تو یہ مطلب ہو گا کہ اگر کسی تپ محرقہ والے کو اختلاط ذہن ہو، اور اسکے بعد رعشہ شروع ہو جائے۔ تو چونکہ مواد دماغ سے اعصاب کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔ اِس لئے اس کے اختلاط ذہن کو آرام ہو جائیگا +

عموماً تپ محرقہ قے ہو کر یا دست ہو کر یا نکسیر پھوٹ کر ختم ہوا کرتا ہے +

علامات یہ بخار مسلسل چڑھا رہتا ہے۔ اسکے فترات[1] پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اعراض نہایت سخت پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ زبان کھُردری، شروع شروع میں زرد اور پھر سیاہ ہو جاتی ہے۔ اور بجز بحران کے کسی وقت پسینہ نہیں آتا۔ تشنگی بہت زیادہ ہوتی ہے بقراط نے لکھا ہے کہ "اگر تشنگی ہو اور ہلکی سی کھانسی شروع ہو جائے۔ تو تشنگی رفع ہو جائیگی"۔ غالباً اسکی وجہ یہ ہو گی کہ یہ کھانسی شُش (کی خشکی) کی وجہ سے ہوتی ہے کھانسی کی صورت میں دونوں شُش متحرک ہونگے۔ تو لحم رخو یعنی گلٹیوں (غدد مخاطیہ) سے رطوبت بہیگی جس سے یہ تر ہو جائینگے۔ اور کھانسی رفع ہو جائیگی +

اس بخار میں حرارت جسقدر اندرونی حصۂ بدن میں ہوتی ہے اسکی بہ نسبت

---

[1] فترہ بخار کے کم ہونے کا وقت +

بیرونی حصہ بدن میں کم ہوتی ہے۔ اِس میں اعضا شکنی بھی دیگر بخاروں کی بہ نسبت کم ہوتی ہے +

تپ محرقہ کا سبب اگر صفرا ہو تو مندرجہ ذیل بُرے اعراض زیادہ سخت ہوتے ہیں: بیداری، بیقراری، سوزش، بدحواسی، نکسیر۔ دردسر۔ کنپٹی کی ٹیس آنکھوں کا اندر گھس جانا۔ خالص صفرا کے (زرد یا سبز) دست آنا۔ بھوک کا مرجانا + اگر محرقہ شیرخوار بچوں کو ہو جائے تو دودھ نہیں پیتے۔ اور اگر دودھ پی لیں تو (ان کے معدہ میں) دودھ خراب اور ترش ہو جاتا ہے +

علاج غب خالص کے علاج کے متعلق جو باتیں تحریر ہو چکی ہیں انکو یہاں بھی ملحوظ رکھیں۔ اگر کثرت مادہ کی وجہ سے ہلکے استفراغ کی ضرورت ہو، تو جلد ہی کوئی ملین دیدیں۔ لیکن استفراغ کامل تو بغیر نضج کے ہرگز نہ کریں۔ فصد لینے سے گاہے سوزش بڑھ جاتی ہے، ہاں اگر غلبۂ خون کی علامات ظاہر ہوں۔ قارورہ سُرخ اور مکدر ہو، تو ایسی صورت میں فصد سے فائدہ ہوتا ہے +

جہانتک ممکن ہو، غذا نہ دیں، یا نہایت لطیف اور کم دیں (یعنی تپ محرقہ میں تلطیف غذا کی ضرورت شدید ہے) اور اگر دیں تو وہ جس طرح بالقوہ سرد ہو اسی طرح اوسے بالفعل بھی سرد ہونا چاہئے + لیکن اگر مریض کے نڈھال ہو جانے کا خوف ہو، تو خواہ انکو بھوک نہ بھی ہو، غذا دینی چاہئے خصوصًا ان لوگوں میں جن میں (تخلخل بدن اور کشادگی مسام کے باعث) زیادہ تحلیل کا خوف ہو۔ کیونکہ عمومًا ایسے لوگوں کو بولیموس ہو جاتا ہے۔ یعنی انکو بھوک کا احساس نہیں رہتا +

تلیین بھی غب خالص کی بہ نسبت اس کے اوائل میں زیادہ قوی ہونی چاہئے

الغرض تیز بخاروں کے متعلق جو کچھ تدبیریں اور ہدایتیں لکھی گئی ہیں۔ [illegible]

پوری توجہ کرنی چاہئے + جبکہ بخار کسی قدر ہلکا ہو اکسی قدر کمی کا وقت ہو تو آب زلال تمر ہندی جسمیں تھوڑا سا کافور بھی پڑا ہوا ہو، پلا کر سلا دیں + اور میں انکے لئے یہ بھی بہتر سمجھتا ہوں کہ انکو سکنجبین، یا شیرہ تخم خرفہ، یا شیرہ تخم کاسنی دیں + تربوز تو انکے لئے نہایت ہی بہتر ہے + جو شرائط ہم نے بخاروں کے علاج کے تذکرۂ عمومی میں بیان کئے ہیں، موجود ہوں تو سرد پانی پلایا جائے۔ اور جبکہ کوئی مانع نہ ہو تو سرد پانی اسقدر پلا سکتے ہیں کہ جسم کا رنگ سبز ہو جائے + چونکہ حواس کے خراب ہو جانے کی وجہ سے کاہے انکو پیاس کا احساس نہیں رہتا۔ اسلئے بغیر طلب کئے بھی سرد پانی گھونٹ گھونٹ ہر وقت پلاتے رہیں۔ خصوصاً جنکی زبان خشک نظر آرہی ہو +

اس بخار کے سخت عوارض کی طرف پوری توجہ کریں، اور جو تدبیریں ہم نے لکھی ہیں، ان سے انکا علاج کریں + مناسب ہے کہ جہانتک ممکن ہو نکسیر کی افراط نہ ہونے دیں۔ کیونکہ اس میں بہت ہی خطرہ ہے + اسی طرح ان کے تنفس کا بہت ہی خیال رکھیں۔ اور انکے سینہ کی خوب حفاظت کریں۔ اور اسکو تشنج سے بچائیں + علیٰ ہذا دماغ کی حفاظت کیلئے سر پہ سرکہ۔ روغن گل۔ صندل۔ گلاب اور کافور وغیرہ کا استعمال کرتے رہیں۔ یا اُن جوشاندوں سے (سر پہ) نطول کریں جنکا ذکر حمیات حادہ کے عام معالجہ میں آچکا ہے + اگر بیخوابی کی شکایت زیادہ ہو جائے تو اسکی تدبیر کریں۔ چنانچہ اگر ضرورت ہو تو بلا خوف وخطر شربت خشخاش سفید، اور اگر زیادہ ضرورت ہو تو شربت خشخاش سیاہ پلائیں۔ اور انتہا کے زمانہ میں جو اقراص انکے لئے مفید ہیں وہ دیں۔ مثلاً اقراص کافور + اسوقت میں انکے لئے یہ بھی مفید ہے: سکنجبین ۲۵ درہم (۷ تولہ ۲ ماشہ) سے ۳۵ درہم (۱۰ تولہ ۲ ماشہ) تک ہمراہ شیرہ تخم خیار، شیرہ تخم کاسنی، شیرہ تخم خرفہ، ہر ایک ۷ ماشہ دے سکتے ہیں +

سکنجبین کی مقدار طبیب کی رائے کے مطابق ہونی چاہئے۔ آجکل اسکی مقدار

اس سے کم استعمال کی جاتی ہے + مترجم

اور اگر دست آرہے ہوں تو اقراص طباشیر قابض دیں۔ ایک چھے قرص کا یہ نسخہ بھی مفید ہے: طباشیر ۷ ماشہ۔ گل سرخ ۷ ماشہ۔ زعفران ۸ رتی تخم خرفہ ۱۰ ماشہ۔ تخم کاسنی ۱۰ ماشہ۔ مغز تخم کدوئے شیریں ۷ ماشہ۔ تخم خیارزہ ۷ ماشہ صندل ۴ ماشہ رب السوس ۳ ماشہ۔ نشاستہ ۳ ماشہ۔ کافور ۶ رتی۔ سب اشیاء کو کوٹ چھانکر بطریق معروف قرص بنالیں۔ خوراک ۷ ماشہ +

نسخہ دیگر:۔ گل سرخ ۱۴ ماشہ، تخم خیار ۷ ماشہ، تخم خربزہ ۷ ماشہ، تخم خیارزہ ۷ ماشہ، تخم خرفہ ۷ ماشہ، زعفران ۸ رتی، کافور ۶ رتی، گوند ببول ۳ ماشہ، نشاستہ ۳ ماشہ، کتیرا ۳ ماشہ، رب السوس ۳ ماشہ، مذکورہ بالا اشیاء کو کوٹ چھانکر قرص بنالیں۔ خوراک ۷ ماشہ +

جب یہ بخار اچھی طرح اور نمایاں طور پر اتر جائے۔ تو حمام کرائیں۔ جس کا پانی نسبتاً سرد ہو۔ لیکن جن کو تپ محرقہ نکلین بلغم سے ہو، میرے خیال میں انکے لئے حمام زیادہ سودمند ہوگا +

حمی دموی۔ دموی بخار

جالینوس کا قول جالینوس حمی دموی کا منکر ہے۔ اس کا خیال ہے کہ عفونت خون سے حمی دموی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کا گمان یہ ہے کہ خون جب متعفن ہوگا تو وہ صفرا بن جائیگا۔ اور وہ خون خون نہ رہے گا۔ اسلئے جو بخار خون کے متعفن ہونیسے آئیگا وہ دراصل دموی نہ ہوگا، بلکہ صفراوی ہوگا یعنی وہ یا غب ہوگا، یا محرقہ۔ اور اس کا علاج بھی صفراوی بخار کے اصول علاج کے مطابق کرنا چاہیے +

یہ قول جس طرح بقراط کے قول کے خلاف ہے، اسی طرح واقعہ کے بھی خلاف ہے،

اس مسئلہ میں جو جالینوس (جیسے فاضل طبیب) نے غلطی کی ہے، اس کا سبب اطباء کا یہ قول ہے (جو عام و خاص میں مشہور ہو گیا ہے) کہ "خون جب کبھی متعفن ہوگا، تو صفرا بن جائیگا"۔ اس مقولہ کے دو معنی ہو سکتے ہیں:

(۱) یہ کہ خون متعفن ہو کر بالآخر صفرا بن جائیگا۔ یعنی خون عفونت کے بعد صفراء بن جائیگا۔ جیسا کہ کہتے ہیں کہ جب لکڑی جلے گی تو راکھ بن جائیگی۔ یعنی جلنے کے بعد راکھ بن جائیگی +

(۲) خون حالتِ عفونت میں صفرا بن جائیگا۔ جیسا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ لکڑی گرم ہونے کی حالت ہی میں (جلنے کی حالت ہی میں) راکھ بن جائیگی۔ اب ہمیں ان دونوں مفہوموں میں غور کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اول الذکر معنی تین وجوہ سے غلط معلوم ہوتے ہیں:

(۱) خون جب متعفن ہوتا ہے تو بعد العفونت اس کا رقیق حصہ صفرا اور کثیف حصہ سودا بن جاتا ہے۔ سارے کا سارا صفرا ہرگز نہیں بنتا (تو پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ خون جب متعفن ہوگا تو صفرا بن جائیگا۔ کیونکہ یہاں تو تھوڑا حصہ صفرا اور تھوڑا حصہ سودا بنے گا) +

(۲) خون متعفن ہونے کے بعد صفرا بنے یا کچھ اور، ہم کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہماری نظر تو خون کی حالتِ عفونت میں ہے، نہ کہ عفونت کے بعد کی حالت میں (کیونکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ متعفن خون سے حمی دمویہ پیدا ہوتا ہے) +

(۳) اگر ہم مان لیں کہ خون عفونت کے بعد صفرا بن جاتا ہے، تو اس سے یہ کیسے ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ صفرا بھی متعفن ہو اور اس سے بخار بھی آئے (جیسا کہ جالینوس کا خیال ہے کہ خون کی عفونت سے صفراوی بخار پیدا ہو جاتا ہے) کیونکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ جو چیز عفونت سے پیدا ہو، وہ خود بھی متعفن ہو، کیا تم کو معلوم نہیں ہے

کہ بہت سی چیزیں متعفن ہوا کرتی ہیں، جس سے رقیق و کثیف حصے الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر نہ یہ رقیق حصہ متعفن ہوتا ہے اور نہ کثیف حصہ یعنی متعفن چیز سے پیدا ہونے کے باعث انہیں عفونت کا ہونا ضروری نہیں ہے (چنانچہ گندگی سے کیڑے پیدا ہوتے ہیں، جو خود متعفن نہیں ہوتے) اور اگر یہ مان لیا جائے کہ متعفن مادہ سے جو چیز پیدا ہوتی ہے، اسکا بھی متعفن ہونا ضروری ہے، تو خون کا کثیف اور رمادی[1] حصہ بھی متعفن ہوگا۔ اور اس سے (صفراوی بخار کے علاوہ) حمی سوداویہ بھی پیدا ہونا چاہئے۔ (پھر کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ خون کے متعفن ہونے سے جو بخار پیدا ہوگا۔ وہ غب یا محرقہ ہی ہوگا) +

دوسرے معنی بھی باطل اور صریح غلط ہیں (یعنی یہ بھی غلط ہے کہ خون بحالت عفونت صفراء بن جائے) کیونکہ عفونت در اصل کون و فساد کا ایک راستہ ہے۔ یہ راستہ (کم و بیش) ایک زمانہ میں طے ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی فوری اور آنی چیز نہیں کہ خون متعفن ہوتے ہی صفراء بن جائے، ہاں اس راستہ کو طے کرنے کے بعد خون کا صفراء کی شکل میں تبدیل ہو جانا ایک فوری اور آنی امر ہے زمانی نہیں ہے۔ مگر عفونت ایک ایسا فساد ہے، جو خون میں عارض ہوتا ہے۔ درآنحالیکہ وہ خون خون ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بلغم میں بحالت بلغم ہونے کے عارض ہوتا ہے یعنی حالت عفونت میں یہ بلغم نہ سوداء بنا ہوتا ہے۔ اور نہ صفراء۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ تکمیل عفونت کے بعد انجام کار یہ بلغم سوداء یا صفراء بن جائے (الغرض حالت عفونت میں خون کا صفراء ہونا کسی طرح سے ثابت نہیں ہو سکتا اور خون متعفن ہو کر خون رہتا ہے، اور اس سے دموی بخار ہو سکتا ہے) لہذا بقراط کی یہ رائے کہ خون کی عفونت سے گاہے بخار پیدا ہوتا ہے، بالکل صحیح ہے (اور جالینوس کا خیال بالکل غلط ہے) +

اقسام دموی بخار کی دو قسمیں ہیں (۱) حمی عفونت (۲) حرارت اور غلیان کا بخار (جس میں عفونت نہیں ہوتی ہے) جس کا نام بقراط نے سونوخس

[1] رماد: خاکستر، راکھ،

بھی رکھا ہے جس کا ترجمہ عربی میں مُطبِقۃ (بخار لازم) ہے بعض لوگوں نے اس بخار کا نام شابّہ قویہ (طاقتور جوان) بھی رکھا ہے +

سونوخس کے اسباب عموماً اس بخار کے مادہ میں غلیان وجوش عروق کے سدّوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جو رگوں میں حرارت کو گھونٹ دیتے (اور تنفس سے روک دیتے) ہیں۔ لیکن کبھی اور اسباب سے بھی ہو جاتا ہے، جو کہ حمیات یوم کے اسباب سے کچھ زیادہ قوی ہوتے ہیں۔ یہ بخار حمی یوم اور حمی عفونت کے درمیان حد مشترک ہے (یعنی اسکی حدت و شدت ان دونوں بخاروں کے درمیان ہوتی ہے) چنانچہ حمی یوم میں اور اس میں فرق یہ ہے کہ اس میں حرارت کا ابتدائی تعلق خلط کے ساتھ ہوتا ہے اور حمی یوم میں ارواح کے ساتھ۔ اور حمی عفونت میں اور اس بخار میں یہ فرق ہے کہ اس میں عفونت نہیں ہوتی + یہ ایک تیز بخار ہے جسکو ہم نہ حمی یوم کہہ سکتے ہیں، نہ حمی عفونت، نہ حمی دق + اکثر یہ بخار تپ عفونت یا تپ دق میں بدل جاتا ہے۔ جالینوس نے اس بخار کو اکثر حمیات یوم کے قبیلے سے شمار کیا ہے + اس کا یہ بھی خیال ہے کہ دموی بخار اور کسی بخار کے ساتھ مرکب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب خون متعفن ہوگا تو سب خلطوںؑ کا متعفن ہونا ضروری ہے (پھر ترکیب کے کیا معنی) جالینوس کا یہ خیال اسکے بعض مذاہب سے مختلف اور متناقض ہے (مثلاً پہلے تو جالینوس حمی دم کا سرے سے منکر تھا۔ اور یہاں اس نے حمائے دم کے متعلق ترکیب اور عدم ترکیب کی بحث چھیڑ دی) لیکن ہمیں اس قصے کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں۔ اس سے طبیب کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا +

اسباب حمی دموی عفنی اس بخار کا سبب امتلاء دموی یعنی خون کی کثرت اور سُدہ ہیں

لہ جالینوس کی اصطلاح ہے کہ رگوں میں جو کچھ موجود ہے، وہ سب خون ہے۔ آجکل بھی تقریباً یہی خیال جاری ہے +

جو عموماً (بیقاعدہ) ورزش سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جبکہ ورزش کرنیوالا اسکا عادی نہو۔ اسی طرح تنقیہ کو ترک کر دینا۔ اور بہر سخت ورزش کرنا اس بخار کا سبب بنجاتا ہے +
کبھی تو میوہ جات کے کھانے سے خون میں مائیت زیادہ ہو جاتی ہے جس سے خون متعفن ہو جاتا ہے (اور اس سے یہ بخار پیدا ہو جاتا ہے) یا اس سے خلط خام پیدا ہوتی ہے جو خون کو عفونت کے لئے آمادہ کر دیتی ہے جیسا کہ ککڑی، کھیرا، کمثری (ناشپاتی) وغیرہ کے زیادہ کھانے سے ہوتا ہے +

یہ بخار مسلسل چڑھا رہتا ہے (لازمہ کی صورت میں ہوتا ہے) اور اسمیں فترہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ مادہ اس میں عام اور ہر جگہ پھیلا ہوا ہے (یعنی خون کی مقدار بدن میں کثیر ہے) یہ بخار بحران تک یا موت تک مسلسل قائم رہتا ہے +

اصناف اسکی تین قسمیں ہیں: متناقصہ (گھٹنے والا) متزائدہ (بڑھنے والا) واقفہ (ٹھہرا ہوا) +

متناقصہ سب قسموں سے یہ کم خطرناک ہے۔ اس میں دن بدن بخار کم ہوتا جاتا ہے کیونکہ اس میں بہ نسبت تعفن کے تحلل زیادہ ہوتا رہتا ہے (یعنی نیا مادہ جتنا متعفن ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ پہلا متعفن شدہ مادہ تحلیل ہوتا رہتا ہے) +

واقفہ یہ ایک سی حالت پر قائم رہتا ہے۔ چنانچہ کبھی مسلسل ایک ہفتہ تک یکساں چڑھا رہتا ہے +

متزائدہ یہ سب قسموں میں نہایت خطرناک ہے کیونکہ اس میں تحلیل سے تعفن زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ بخار دن بدن بڑھتا چلا جاتا ہے عموماً ساتویں روز بحران ہو کر یہ بخار اتر جاتا ہے۔ اختتام میں کبھی مادہ کے اخراج کا پتہ چلتا ہے۔ اور کبھی نہیں (یعنی اس کا خاتمہ محسوس استفراغ سے ہوتا ہے، اور کبھی غیر محسوس سے) +

کبھی یہ بخار محرقہ اور سرسام کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور کبھی تپ بلغمیہ یا دق

تیز غش پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی خسرہ یا چیچک کی طرف اس کا انتقال ہو جاتا ہے + اگر اس بخار میں غنودگی اور نیند زیادہ ہو۔ پیٹ پھول جائے، اور اسکے ٹھوکنے سے ڈھول کے مانند آواز سُنائی دے، اور با وجود دست جاری کرنیکے نفخ نہ جائے، مریض نہایت بیقرار ہو۔ اور دستوں سے کسی طرح کا فائدہ نہ ہو، پھر سبز رنگ کے چوڑے چوڑے دانے (خصف) نکل آئیں، تو یقین کر لینا چاہئے کہ مریض کی موت قریب ہے +

علامات خون کے بخار کی علامت یہ ہے کہ بخار لازمی ہوتا ہے۔ چہرہ اور آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں۔ دریدیں پھول آتی ہیں کنپٹیاں اُبھر آتی ہیں۔ اور خون کا پورا پورا امتلاء معلوم ہوتا ہے۔ بخار کے ساتھ نہ لرزہ ہوتا ہے اور نہ پسینہ آتا ہے۔ ہاں بحران کے وقت پسینہ آجاتا ہے اکثر ناک میں اور آنکھ میں خارش معلوم ہوتی ہے۔ سانس میں تنگی ہوتی ہے کبھی مریض پر غنودگی (سبات) غالب ہو جاتی ہے۔ اور مریض آسانی سے گفتگو نہیں کر سکتا (بات کرنے میں دشواری لاحق ہوتی ہے) اور یہ علامت اچھی نہیں ہے۔ کبھی ان لوگوں کو ورم حلق۔ ورم لوزتین اور ورم لہاۃ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور آنکھوں سے اشک بہتے ہیں۔ اس بخار کی حرارت مقدار میں زیادہ لیکن پانی کے گرم بخارات کی۔ یا حمام کی حرارت کے مانند نرم و تر ہوتی ہے۔ محرقہ کی حرارت کی طرح خشک (خشکی) نہیں ہوتی نبض عظیم لین، قوی، ممتلی، سریع، اور نہایت متواتر ہوتی ہے۔ قدرے اس میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن اس کی سُرعت اور اس کا اختلاف محرقہ اور غب کی بہ نسبت بہت کم ہوتا ہے۔ اس کی حرارت محرقہ جیسی تیز نہیں ہوتی + اگر یہ بخار عفونتِ دم سے ہو تو اس کی حرارت اور اس کے اعراض (بمقابلہ سونوخس کی) زیادہ قوی ہوتے ہیں۔ اور اس کا علاج بھی نسبتاً مشکل ہے۔ اور یہ محرقہ سے بہت مشابہ ہوتا ہے + خون کے رقیق یا غلیظ ہونے کا پتہ تو اس خون سے چل سکتا ہے جو (بول،

براز۔ وغیرہ کے ساتھ) خارج ہوا کرتا ہے +

سونوخس یعنی حمی دموی غلیانی شروع شروع میں تو حمی یوم کی مشابہ ہوتا ہے ہاں اسکی حرارت بہ نسبت حمی یوم کے تکلیف اور لذع میں کم ہوتی ہے۔ اس بخار میں (دل میں) جلن محسوس ہوتی ہے۔ سانس پھولنے لگتا ہے (ربو ہو جاتا ہے)۔ قلب کے اردگرد اس کے مادہ کی تاثیر زیادہ ہوتی ہے + لیکن حمی دموی عفنی اکثر اوقات (تمام بدن میں) بالکل یکساں رہتا ہے۔ یا یکساں کے قریب ہوتا ہے +

اگر یہ بخار کسی اور مرض مثلاً خناق یا اورام حلق۔ ورم لوزتین وغیرہ کیطرف منتقل ہو جائے۔ تو ان امراض کی علامات جو کہ ہر مرض کے باب میں بیان ہو چکی ہیں موجود ہونگی اگر چیچک نکلنے والی ہوگی تو اسکی علامات نمایاں ہونگی جنکا ذکر آنیوالا ہے۔ اسی طرح اگر سرسام۔ درد سر۔ اور ہذیان شروع ہوگا تو جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اسکی علامات پیدا ہونگی + اگر یہ بخار طول پکڑنیوالا ہوگا تو نضج کے آثار دیر میں نمودار ہونگے۔ چہرہ پہ لاغری کے آثار ظاہر ہونگے۔ اور اس کی حالت زمانہ تزید۔ وقوف۔ اور انحطاط کے اندر اسقدر مختلف ہوگی کہ یہ بخار سفترہ جیسا معلوم ہوگا (جس میں کمی بیشی ہوا کرتی ہے) یہ اختلاف اس امر کی دلیل ہے کہ بدن خام خلط سے بھرا ہوا ہے +

بحران کی مدت کا پتہ نضج کی علامتوں کے ظاہر ہونیسے چلا کرتا ہے۔ اگر تیسرے یا چوتھے روز تک نضج کے آثار نمودار نہ ہوں۔ تو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کا بحران ساتویں روز نہ ہوگا۔ عموماً اس بخار کے بحران چوتھے ہی روز ہوا کرتے ہیں +

علاج اس بخار کے علاج میں تین باتیں مدنظر ہونی چاہئیں (۱) خون اسقدر نکالا جائے کہ مریض پر غشی کے آثار نمودار ہو جائیں +

(۲) اگر خون نہایت رقیق ہو۔ اس میں پانی یا صفرا ملا ہوا ہو۔ تو سرد چیزیں کھلا کر خون کو گاڑھا کیا جائے۔ اور اگر خون غلیظ ہو۔ مریض مغلظات دم

کا استعمال کرتا رہا ہو۔ اور خام خلط کی پیدا کرنے والی اشیاء کھاتا رہا ہو تو خون کے رقیق کرنے کی تدبیر کریں +

(۳) بخار پیدا کرنے والا جو مادہ ہے، اس کو نضج دیکر تحلیل کرنیکی تدبیر کریں + استفراغ اور تنقیہ کرنا چاہیں تو ہاتھ کی فصد سی بہتر کوئی چیز نہیں ہوسکتی ہے بس جسوقت چاہیں (خواہ خزاں ہو، یا بہار، سرما ہو، یا موسم گرما) فصد لے لیں۔ نہ تو نضج کے انتظار کی ضرورت ہے۔ اور نہ بحران کے وقوع کی حاجت۔ ہاں اگر مریض کو تخمہ ہو تو اس وقت پہلے اسکو منحدر ہو جانے دیا جائے، اور تخمہ (کے مادہ) کو نکالدیا جائے + اگر بخار برابر قائم ہے تو فصد کرتے رہو۔ یہاں تک کہ مریض غشی کے قریب ہو جائے۔ یا یہ کہ واقعی غشی طاری ہو جائے + دوسری صورت اس وقت مناسب ہے جبکہ بدن قوی ہو کیونکہ دیگر مبردات کی طرح غشی سے بھی قوی مزاج میں برودت پیدا ہو جاتی ہے (جو اس بخار کے لئے نہایت مناسب ہے۔ مگر کمزور لوگوں میں غشی سے موت کا خطرہ ہے) + کبھی محض فصد اور سرد پانی پلانا ہی اس بخار میں کافی ہو جاتا ہے۔ اور کسی تدبیر کی ضرورت ہی نہیں رہتی + فصد میں یک لخت زیادہ خون نہ نکال لیں۔ بلکہ رفتہ رفتہ فصد لیتے رہیں بشرطیکہ عجلت کی کوئی وجہ نہو، کیونکہ گاہے غشی کے قریب تک پہونچانے کی ضرورت نہیں پڑتی اور اس سے کم ہی میں کام چل جاتا ہے + کبھی فصد بالغ کے بعد (جس میں خون کافی نکالا گیا ہو) فوراً صفراوی دست یا پسینہ شروع ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں پسینہ کو پونچھتے رہیں۔ تاکہ پسینہ مسلسل بہتا رہے + بسا اوقات ایسی تدبیر سے شفاء کلی حاصل ہو جاتی ہے + ایسی فصد سے جو کچھ ضعف یا غشی باقی رہ جائے بلطیف غذا کھلاکر اور آرام پہنچا کر اسکا تدارک کریں + مناسب ہے کہ نبض ہمیشہ کھولتے رہیں (تسکین دیتے رہیں) اس مقصد کے لئے آب انارین۔ آب انار شیریں۔ یا آب انار میخوش یا زیادہ سے زیادہ شیرخشت اور املی وغیرہ دیں۔ اور وہ ہلکے شیافات استعمال کرائیں جو پہلے بیان ہو چکے ہیں + جب نضج کے آثار نمایاں ہونے

لگیں۔ تو اس وقت گا ہے ہلیلہ۔ شاہترہ۔ املتاس وغیرہ کے مسہل کی بھی ضرورت پڑجاتی ہے جنہیں تم جانتے ہو۔ اگر کسی وجہ سے ہاتھ کی فصد نہ لے سکیں۔ تو پیشانی کی ورید کی فصد لے لیں۔ یا (شانوں کے درمیان پچھنوں کے ساتھ) سنگیاں لگوائیں۔ اور اگر کسی سبب مانع سے یہ بھی نہ ہوسکے (مثلاً قوتیں نڈھال ہوں۔ یا شدید غشی ہو) تو جن دواؤں کا تپ محرقہ کے علاج میں ذکر ہوچکا ہے، ان کا مسہل دیں۔ تبرید پہونچانیکے لئے ایسی دوائیں استعمال کرائیں۔ جو از قسم مفتحات، مقطعات اور متلی میں سکون بخشنے والی ہوں (مثلاً سکنجبین بزوری، شربت عناب، شربت انار، وغیرہ) اگر فصد لینے سے غشی ہوجائے تو ترش انگور کے پانی میں روٹی بھگو کر کھلائیں۔ اور اگر خود بخود نکسیر پھوٹ جائے تو جب تک غشی کی نوبت نہ پہونچے۔ اسے بند نہ کریں +

خون کو اگر گاڑھا کرنا منظور ہو تو رُبّ عناب وغیرہ دیں۔ رُبّ عناب بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ عناب ۱۰۰ عدد۔ اڑھائی سیر پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ تیسرا حصہ باقی رہ جائے۔ اور پھر شکر کے ساتھ اسکا قوام کرلیں۔ جسقدر شکر کم ہوگی اوسی قدر بہتر ہے +
کبھی اسی فائدہ کے لئے مسور کو تیز اور ترش سرکہ میں پکا کر کھلاتے ہیں۔ رُبّ عناب یا جرم مسور کے استعمال میں نہایت احتیاط ہونی چاہئے۔ ایسا نہو کہ خون گاڑھا ہو۔ اور رُبّ عناب و مسور کھلادیں۔ جس سے خون اور بھی زیادہ غلیظ ہوجائے گا +
تبرید کے لئے آب مسور، آب کاہو دیں، جس کو برف سے سرد کرلیا گیا ہو۔ ٹھنڈا پانی پلائیں بشرطیکہ کوئی رکاوٹ نہو۔ بسا اوقات اتنا سرد پانی پلانا پڑتا ہے کہ بدن میں لرزہ پیدا ہوجاتا ہے۔ اور بدن کا رنگ سبز ہوجاتا ہے جس سے گاہے شفا رکلی حاصل ہوجاتی ہے، اور گاہے اس تدبیر سے یہ بخار بلغمی بخار میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ اور پھر قرص گل (قرص ورد) وغیرہ سے علاج کیا جاتا ہے + اس علاج کے موجد در اصل بعض متقدمین ہیں۔ لیکن بعض متاخرین نے اس کو اپنی طرف منسوب

کر لیا ہے +

ماء الشعیر کا پلانا ایک مفید علاج ہے لیکن اسکا استعمال قبض کے رفع کرنے کے بعد کیا جائے۔ اس کے استعمال کا وقت بہترین یہ ہے کہ (خون میں) جوش ہو۔ بیچینی اور اشتعال شدید ہو۔ بار بار خفقان ہو جاتا ہو +

اگر محض تبرید پر اکتفا کیا جائے اور فصد اور اسہال کی طرف بالکل توجہ نہ کی جائے۔ تو اس سے سُدے زائد ہو جائینگے۔ مادہ جمع ہوتا رہیگا۔ اور بالآخر اس میں عفونت و حرارت (بجائے کم ہونیکے) بڑھتی چلی جائے گی +

تنقیہ کے لئے قوت و ضعف کا لحاظ کرتے ہوئے مسہلات صفراء استعمال کریں اور خلط خام کے لئے منضج پلائیں۔ کیونکہ بسا اوقات خلط خام ہی عفونت کا سبب ہوتی ہے۔ جب تنقیہ وغیرہ ہو چکے تو قرص کافور اور قرص طباشیر دینا شروع کریں اور یہ اقراص بھی اچھے ہیں:

اقراص کے جیدہ نسخہ جات	(۱) طباشیر ۱۰ ماشہ۔ تخم خرفہ ۱۰ ماشہ۔ تخم خیارین ۱۴ ماشہ۔ تخم کدوئے شیریں ۲۱ ماشہ۔ گوند ببول ۱۰ ماشہ۔ کتیرا ۱۰ ماشہ۔ نشاستہ ۱۰

ماشہ۔ رُبّ السوس ۳ ماشہ۔ سب اشیاء کو کوٹ چھان کر بطریق معروف اقراص بنائیں

(۲) یہ نسخہ بھی نہایت عمدہ ہے۔ خصوصاً جبکہ جگر ضعیف ہو گیا ہو: گل سرخ ۱۰ ماشہ۔ عصارہ زرشک ۱ ماشہ۔ تخم خیارزہ ۳ ماشہ۔ تخم خیار ۳ ماشہ۔ تخم تربوز ۳ ماشہ تخم خرفہ ۳ ماشہ۔ طباشیر ۳ ماشہ۔ گوند ببول ۱/۲ ماشہ۔ کتیرا ۱/۲ ماشہ۔ نشاستہ ۱/۲ ماشہ۔ ریوند چینی ۱ رتی۔ زعفران ۱ رتی۔ کافور ۷ رتی۔ مذکورہ اشیاء کے قرص بنالیں +

غذاء	عناب یا ترش سرکہ میں مسور پکا کر بطور غذاء کے کھلائیں (غذاء عنابیہ یا ترش

عدسیہ دیں) یا غذاء میں انار دانہ اور سماق ڈالدیں (یعنی غذاء رمانیہ یا سماقیہ دیں)۔

اگر ان چیزوں سے قبض ہو جانے کا خوف ہو۔ تو شیر خشت اور آلو بخارا اضافہ کرکے رفع قبض کریں

کدو یا حماض وغیرہ کی غذا بھی دے سکتے ہیں (غذار قرعیۂ حاضیہ) میوہ جات میں سے ناشپاتی چینی (گنتری چینی) انار سیب شامی اور سبزیوں میں سے کدو. ککڑی. کھیرا. کاسنی خرفہ حماض. دھنیا وغیرہ دے سکتے ہیں +

اگر درد سر خفقان. بیخوابی اور غنودگی لاحق ہو. یا نکسیر کی کثرت ہو جس سے قوت کے کمزور ہو جانے کا خوف ہو. یا دوسرے شدید اعراض پیدا ہو جائیں. تو جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں، ہر ایک چیز کا علاج کریں +

حمی بلغمیہ تپ بلغمی

تمہیں یہ معلوم ہے کہ اسکی دو قسمیں ہیں (۱) نائبہ (۲) لازمہ۔ اسی طرح اس بخار کا سبب بھی تم کو معلوم ہے + تمام حمیات کے مانند اس کے بھی چار اوقات ہوتے ہیں. کم سے کم انکے ابتدار کا زمانہ علی العموم اٹھارہ روز ہوتا ہے اور علی العموم یہ چالیس اور ساٹھ دنوں کے درمیان اکھڑتا ہے. جس بخار کے فترے صاف ہوں (یعنی بخار کے اترنے کے بعد بدن میں گرمی باقی نہ رہے) خصوصاً جبکہ بخار کے اترتے وقت خوب پسینہ آئے. تو یہ سب قسموں میں کم خطرناک ہے. کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مادہ رقیق اور کم ہے. اور بدن متخلخل ہے + چار زمانوں میں سب سے زیادہ طویل زمانہ تزید کا ہوتا ہے. علاوہ ازیں یہ بھی یاد رہے کہ اس کا زمانہ انحطاط بھی غب کی بہ نسبت بہت زیادہ طویل ہوتا ہے +

اقسام کبھی متعفن ہونے والا بلغم غلیظ زجاجی ہوتا ہے اور کبھی بلغم ترش اور کبھی شیریں اور کبھی نمکین. اور یہ تو تم کو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ نمکین بلغم سے محرقہ کس طرح پیدا ہوتا ہے +

استعداد عموماً یہ بخار اُن لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے جن کے مزاج مرطوب ہوتے ہیں

یا جو ورزش نہیں کرتے۔ اور نہایت آرام پسند ہوتے ہیں۔ بوڑھوں اور بچوں کو بھی یہ بخار زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بخار ان لوگوں کو بھی زیادہ ہوتا ہے، جن کو بدہضمی کی شکایت رہتی ہے، یا جو لوگ کھانا کھا کر (بحالتِ امتلاء) ورزش یا حمام کر لیتے ہیں۔ یا جن کو ہمیشہ ترش ڈکاریں آتی رہتی ہیں۔ یا جن کے معدہ پر نزلہ گرتا رہتا ہے۔ جو معدہ میں متعفن ہو جاتا ہے۔ اور جنہیں ہمیشہ درد معدہ کی شکایت رہا کرتی ہو۔

نکتہ: یہ کلیہ یاد رکھنا چاہیے کہ جس بخار کے ساتھ سردی ہوتی ہو۔ اسمیں نبض ضیّق اور صغیر ہوتی ہے۔

علامات مُواظبہ

حمی بلغمیہ دائرہ کو یونانی میں امفرٹیوس[1] کہتے ہیں۔ اگر اس بخار کا مادہ بلغم زجاجی یا حامض ہو تو سردی بہت زیادہ لگتی ہے۔ اور زجاجی بلغم ہونیکی صورت میں لرزہ نہایت ہی شدید ہوتا ہے لیکن سردی اس میں یک لخت شروع نہیں ہوتی۔ بلکہ ہاتھ پاؤں سے رفتہ رفتہ شروع ہوتی ہے۔ اور آخر میں بدن بالکل برف کے مانند ہو جاتا ہے۔ جو کہ بآسانی اور یک لخت گرم نہیں ہوتا۔ بلکہ تدریج گرم ہوتا ہے۔ وہ بھی غیر منتظم طور پر یعنی مسلسل اور یکساں نہیں۔ بلکہ گرم ہوتے ہوتے سرد ہو جاتا ہے۔ پھر گرم ہونا شروع ہوتا ہے۔ گاہے زمانہ ابتدا میں سردی کے ساتھ پھریری بھی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جو مادہ متعفن ہو چکا (اور تعفن سے گرم اور تیز ہو چکا) ہے۔ اس سے پھریری محسوس ہوتی ہے۔ اور جو مادہ ابھی متعفن نہیں ہوا۔ اس سے سردی معلوم ہوتی ہے۔ جملہ اوقات کی بہ نسبت زمانہ انتہا کے دوروں میں سردی اور لرزہ شدید ہوتے ہیں۔ اس بخار کا مادہ ایسا نہیں ہے جس سے چبھن ہو۔ اور طبیعت کو اسکے خارج کرنے پر مجبور کر دے۔ جس سے نافض پیدا ہو (اس بخار میں اگر لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اوسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ اسکا مادہ تیز ہے، بلکہ اس کی وجہ مادہ کی سردی ہے) کیونکہ اس بخار کی

[1] بعض نسخوں میں اصطرغابوس ہے۔ اسے عربی میں مُواظبہ کہتے ہیں۔

عفونت ایک نرم شئے کی عفونت ہی + اِس بخار کے شروع شروع میں کچھ گرانی اور غنودگی محسوس ہوتی ہے + اکثر یہ بخار شروع کی نوبتوں میں سردی اور لرزہ کے بغیر بھی چڑھ جاتا ہے۔ اور ایک مدت تک اسی طرح یعنی لرزہ اور سردی کے بغیر اسکی نوبتیں آتی رہتی ہیں + گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ سردی معلوم ہوتی ہے لیکن لرزہ نہیں ہوتا + کبھی اِس بخار کے شروع میں مریض کو غشی ہو جاتی ہے، اور گاہے بغیر غشی کے بھی بخار شروع ہو جاتا ہے + چونکہ اِس بخار میں فم معدہ ضعیف ہوتا ہے۔ بھوک مر جاتی ہے، واستمرار نہیں ہوتا یعنی کھانا ہضم نہیں ہوتا، جس سے (بدن میں پوری) غذا نہیں پہنچتی اور قوت کمزور ہوتی چلی جاتی ہے (یعنی ہضم نہونیکی وجہ سے غذا اور قوت کی مدد بند ہو جاتی ہے) اسلئے عموماً اس بخار میں مریض کو غشی کی کثرت ہوا کرتی ہے + اگر بخار کا مادہ نمکین بلغم ہے۔ تو پھریری سے بخار شروع ہوگا۔ اور سردی کی زیادتی نہ ہوگی۔ اگر بخار کا مادہ بلغم شیریں ہے۔ تو علی العموم پہلی نوبتوں میں بہت دنوں تک نہ پھریری ہوتی ہے۔ اور نہ سردی اور لرزہ ہوتا ہے +

عموماً بلغمی بخار کے دورے غشی سے شروع ہوتے ہیں + گاہے ایسا ہوتا ہے کہ شروع کی نوبتوں میں حرارت زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ اور آخری نوبتوں میں کم ہو جاتی ہے جس کا شائد سبب یہ ہو کہ عفونت سب سے پہلے بلغم شیریں کو لاحق ہوتی ہے بعدہٗ نمکین اور رقیق کی طرف بڑھتی ہے۔ اور اسکے بعد غلیظ اور سرد بلغم کی طرف متوجہ ہوتی ہے (اور یہ ظاہر ہے کہ شیریں، اور نمکین بلغم بمقابلہ غلیظ اور بارد کے جلد مشتعل ہوگا۔ اور اس سے حرارت بھی زیادہ پیدا ہوگی) +

اس بخار میں جب مریض کے جسم کو ہم چھوتے ہیں تو پہلے تھوڑی حرارت معلوم ہوتی ہے۔ پھر جب دیر تک ہاتھ جسم پہ رہتا ہے تو حرارت کی تیزی بڑھ جاتی ہے۔ مگر اس میں ایک خاص بات یہ ہے کہ حرارت تمام ہاتھ میں یکساں محسوس نہیں ہوتی،

بلکہ کہیں تیز اور کہیں نرم معلوم ہوتی ہے۔ جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا حرارت کسی چھلنی جیسی چیز کے پیچھے سے چھن چھن کر نکل رہی ہے۔ کیونکہ بلغم ایک لیسدار شے ہے۔ جو حرارت سے مختلف طور پر متأثر ہو کر مختلف طور پر رقیق ہوتا ہے۔ جیسا کہ تم نے عموماً لیسدار چیزوں کو (مثلاً نشاستہ کو) جوش دیتے وقت دیکھا ہوگا کہ بعض جگہ سے بلبلے اٹھ کر پھٹ جاتے ہیں۔ اور بعض جگہ سے نہیں پھٹتے + الغرض کچھ بھی ہو اس بخار کی حرارت میں ایسی شدت نہیں ہوتی ہے کہ سوزش، کرب اور بےچینی پیدا کردے۔ سرد ہوا اور سرد پانی کی اشتہا بڑھادے۔ نہ اس میں مریض کپڑے اتار کر پھینکنے پر مجبور ہوتا ہے، نہ اضطراب میں کروٹیں بدلتا ہے، نہ بڑے اور لمبے سانس لیتا ہے + کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حرارت بڑھتے بڑھتے ایک یا دو گھنٹہ تک رک جاتی ہے۔ جس سے گمان ہوتا ہے کہ شائد زمانہ انتہا شروع ہو گیا، اس کے بعد پھر حرارت بڑھنا شروع ہوجاتی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی تو زمانہ تزائد ہی موجود ہے۔ اسی طرح سے یہ بخار گاہے زمانہ انحطاط میں بھی اترتے اترتے رک جایا کرتا ہے + بلغمی بخاروں میں چونکہ رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ اسلئے اس بخار میں بدن پر نمی تو زیادہ ہوا کرتی ہے۔ لیکن چونکہ اسکی خلط لیسدار ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے بخارات سے پسینہ میں بہت زیادتی نہیں ہوتی۔ اور اگر پسینہ آنا شروع ہوتا ہے تو وہ زیادہ پھیلتا نہیں (برعکس اس کے صفراوی بخاروں میں پسینہ بہت افراط سے آیا کرتا ہے) +

اس بخار کی مخصوص علامات میں سے یہ ہے کہ پسینہ کم آتا ہے۔ یا بالکل آتا ہی نہیں + بلغمی بخاروں میں پیاس زیادہ معلوم نہیں ہوتی۔ ہاں اگر بلغم مالح ہو یا عفونت بہت زیادہ ہو تو اس صورت میں تشنگی معلوم ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی دوسرے بخاروں سے کم ہوتی ہے + ان بخاروں میں عموماً دونوں پہلو پھول جاتے ہیں اور کبھی کبھی پہلو کی

جلد رقیق ہوتی اور تن جاتی ہے (تمدد ہوتا ہے) مریض کا رنگ ایسا سفید ہوتا ہے جس میں سبزی اور زردی مخلوط ہو یعنی مریض کا رنگ قلعی کے رنگ کی مانند (لون رصاصی) ہو جاتا ہے جیسی کہ دگا ہے) زمانہ انتہا تک یہی رنگ باقی رہتا ہے۔ اور جیساکہ دیگر حمیات کے اخیر میں رنگ سرخ ہو جایا کرتا ہے۔ اس بخار میں بہت کم ایسا ہوتا ہے۔

نبض اس بخار میں مریض کی نبض ضعیف، پست، اور صغیر ہوتی ہے۔ شروع میں متفاوت ہوتی اور اخیر میں متواتر ہو جاتی ہے۔ ربع اور غب کی بہ نسبت اسمیں نبض کا تواتر اور صغر زیادہ ہوتا ہے۔ اس میں تواتر کی شدت کی وجہ یہ ہی کہ اس میں صغر کی شدت ہوتی ہے لیکن ربع کی نبض کی بہ نسبت یہ زیادہ سریع نہیں ہوتی۔ بلکہ بسا اوقات اس سے زیادہ بطی ہوتی ہے۔ یا شروع میں ربع کی نبض کی برابر ہی سریع ہوتی ہے نیز اس بخار میں نبض نہایت ہی مختلف اور غیر منتظم ہوتی ہے۔ بچوں اور کمزور مریضوں میں نبض کا اختلاف اور بھی زیادہ ہوتا ہے نبض سے اس بخار کی تشخیص بمقابلہ دوسری علامتوں کے نہایت صحت کے ساتھ ہوتی ہے۔

قارورہ چونکہ اس بخار میں سُدے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور مادہ سرد ہوتا ہے۔ اسلئے قارورہ شروع شروع میں سفید اور رقیق ہوتا ہے۔ بعدہٗ جسقدر عفونت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اُسی قدر قارورہ سُرخ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور چونکہ اس بخار میں نضج کے اندر خرابی ہوتی ہے۔ اس لئے قارورہ مکدر ہوتا ہے۔ اور گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ قارورہ کی حالت بدلتی رہتی ہے۔ چنانچہ جب مادہ غلیظ بدن سے نکلتا ہے (اور بدن ان مواد سے پاک ہو جاتا ہے) اور مادہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ یا سُدے درمیان میں حائل ہو جاتے ہیں (اور مادہ کو نکلنے سے روک دیتے ہیں) تو قارورہ سفید ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد جب بہت سا مادہ متعفن ہو کر نکلنا شروع ہوتا ہے۔ اور سُدے کھل جاتے ہیں۔ تو قارورہ سُرخ ہو جاتا ہے۔ پھر جب یہی خلط دوبارہ گرتی ہے۔ اور پہلے

سدہ کی جگہ پر دو بکھر سُدے بننے شروع ہوتے ہیں۔ تو پھر قاسدہ رہ سفید ہو جاتا ہے (وعلیٰ ہٰذا القیاس)+

براز اس بخار میں پائخانہ نرم، و رقیق، اور بلغمی (بلغم ملا ہوا) آتا ہے+

یہی خاص علامت کہ بلغمی بخار کی نوبت کا زمانہ اٹھارہ گھنٹے اور وقفہ کا زمانہ چھ گھنٹہ ہوتا ہے+ اور وقفہ کی حالت میں جب بخار اتر جاتا ہے۔ تو پوری طرح سے نہیں اترتا کیونکہ مادہ غلیظ اور لزج ہونے کے باوجود مقدار میں زیادہ ہوتا ہے (جس سے وقفہ کے زمانہ میں بھی کچھ نہ کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اور پوری طرح سے تحلیل نہیں ہوتا جس سے نرم بخار قائم رہتا ہے)+

عمر، عادت، موسم، ملک، اور غذا سے بھی اس بخار کی تشخیص میں مدد مل سکتی ہے۔ اسی طرح اس بخار کے اسباب سابقہ مثلاً تخمہ اور سوءِ ہضمی کا پایا جانا بھی اس بخار کی ایک علامت ہے (کیونکہ تخمہ سے بلغم فاسد کے پیدا ہونے کا بہت قرینہ غالب ہے)+

سحنہ میں، مثلاً چہرہ میں مذکورہ رنگ (لون رصاصی) کا پایا جانا اور اس میں تہبج کا ہونا۔ لمس کا نرم ہونا۔ فم معدہ کا کمزور ہونا۔ اور بھوک کا مرجانا بھی اس بخار کی علامتوں میں سے ہے+ گاہے اس بخار میں تلی بڑھ جاتی ہے اور عموماً اس بخار سے پہلے ترش ڈکاریں آتی ہیں+

تپ بلغمی لازمی یا لثقہ کی علامات تپ بلغمی کی جو علامات پہلے ذکر ہو چکی ہیں، وہ سب علامات اس میں بھی موجود ہوتی ہیں۔ صرف یہ فرق ہے کہ تپ بلغمی نوبتی پورے طور پر یا قریب قریب اکھڑ جایا کرتا ہے (پورا اقلاع ہوتا ہے۔ یا اقلاع کے مشابہ) لیکن یہ بخار نہ پورا اکھڑتا ہے۔ اور نہ اکھڑنے کے قریب ہوتا ہے۔ نیز لرزہ۔ یا سردی اور پھریری سے بخار شروع نہیں ہوتا+ بخار تپ دق سے نہایت ہی مشابہ

ہوتا ہے۔ اور چھ گھنٹہ تک یہ بخار فترہ چھوڑتا ہے (فترہ: خفّت کا زمانہ)+
لیکن یہ فترہ بہ نسبت تپ بلغمی نوبتی کے نہایت ہی کم ہوتا ہے۔ چنانچہ (یہ ہم
پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ) تپ نوبتی میں بھی بخار کچھ نہ کچھ ضرور باقی رہتا ہے (اور پورے
طور پر عموماً نہیں اُترا کرتا ہے) لیکن تپ نوبتی میں بقیہ حرارت خفیف ہوتی ہے
جو زیادہ نمایاں نہیں ہوتی +

افیلوس ولیفوریا غشیہ۔لیلیہ۔نہاریہ

چند ایسے بخار بھی ہیں جو عموماً بلغمی ہوا کرتے ہیں۔ اور گاہے صفراء سے بھی
پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن سوداء سے کبھی پیدا نہیں ہوتے۔ اطباء انکو چند خاص
ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ اور انکے متعلق چند خصوصی احکام بیان کرتے ہیں۔
چنانچہ ان بخاروں کی فہرست ذیل میں قلمبند کی جاتی ہے:

(۱) انفیالوس (۲) لیفوریا۔ یہ دونوں قسمیں اُن بخاروں میں سے ہیں جنہیں
حرارت و برودت اندرونِ بدن اور بیرونِ بدن میں مختلف طور پر پائی جاتی ہے
(یعنی کہیں گرمی ہوتی ہے۔ اور کہیں سردی) اسلئے کہ کہیں عفونت ہوتی ہے۔
اور کہیں نہیں +

(۳) غشیہ خلطیہ (۴) حمی لیلیہ (رات کا بخار) (۵) حمی نہاریہ (دن کا بخار)+

حمی انفیالوس یہ ایک ایسا بخار ہے کہ جس میں بدن کے اندرونی حصہ میں سردی
ہوتی ہے۔ اور بیرونی حصہ میں گرمی۔ یہ بخار بلغم زجاجی سے پیدا ہوتا ہے۔ جو کہ
بدن کے اندرونی حصہ میں جمع ہوتا ہے۔ چنانچہ جہاں وہ بلغم موجود ہوتا
ہے۔ وہاں سردی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب یہ متعفن ہوتا ہے۔ تو
اس کے متعفن حصہ سے بخارات نکل کر اور بدن کے بیرونی حصہ میں پھیلکر حرارت

پیدا کرتے ہیں۔ اور غیر متعفن حصہ سے اندرونی حصہ بدن میں سردی پیدا ہوتی ہے +

یعنی بلغم کا اصلی مزاج چونکہ سرد ہے۔ اور تعفن سے اس میں گرمی آجاتی ہے
اسلئے جو حصہ متعفن ہوتا ہے۔ اس کے گرم بخارات اُٹھتے۔ اور گرمی پیدا کرتے ہیں
اور جہاں بلغم اپنے اصلی اور ٹھنڈے مزاج پر قائم رہتا ہے وہاں سردی رہتی ہے +

اعتراض اور اس کا جواب جب یہ بلغم پہلے سے اندرونِ حصہ بدن میں موجود تھا۔ تو پھر اس وقت سے پہلے سردی کیوں نہ محسوس ہوتی تھی اور اب کیوں محسوس ہونے لگی؟ اس کا جواب یہ کہ چونکہ پہلے بلغم ایک جگہ ساکن تھا اور بدن کا اندرونی حصہ (جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا) اس سے متأثر ہو کر مالوف ہو گیا تھا۔ اس لئے سردی معلوم نہیں ہوتی تھی لیکن جب یہ مادہ کسی قدر متحرک ہوتا ہے۔ اور تھوڑا بہت منتشر ہو جاتا ہے۔ تو وہ ایسی جگہ گذرتا ہے۔ جو اس سے پہلے مالوف نہ تھا۔ اسلئے ان مقامات میں اس کی سردی محسوس ہوتی ہے۔ اور چونکہ یہ مادہ (غلیظ اور لیسدار ہونے کی وجہ سے) تمام بدن میں پھیل نہیں سکتا۔ اس لئے بیرونی حصہ بدن میں سردی محسوس نہیں ہوتی +

علامات بلغمی بخار کی اس قسم کی علامت یہ ہے کہ بلغمی بخار کی جملہ علامات پائی جاتی ہیں۔ قارورہ سرد اور خام ہوتا ہے۔ اور دیگر حمیات بلغمیہ کے قارورہ کی نسبت اس میں حرارت کچھ کم ہوتی ہے نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے + اس کی باری عموماً روزانہ آیا کرتی ہے۔ لیکن گاہے باری چوتھے یا تیسرے دن ہونے لگتی ہے + کیونکہ اس بخار کا مادہ مقدار میں کم ہوتا ہے اور دیر میں متعفن ہوتا ہے۔ اس لئے اسکی باری بجائے روزانہ آنے کے تیسرے یا چوتھے روز آنے لگتی ہے + لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لو کہ یہ بلغمی بخار نہیں رہتا۔ یومیہ باری کے نہ آنے کے باوجود بھی یہ بلغمی ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا مادہ متعفنہ بلغم ہی تو ہے۔ اور ہمیشہ بخار کی

نوعیت میں مادہ کا لحاظ کیا جاتا ہے نہ کہ نوبتوں کا + اس بخار کو بلغمی ہم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بلغم کی عفونت سے پیدا ہوتا ہے۔ نہ اس وجہ سے کہ اس کی باری روزانہ آیا کرتی ہے + اس بخار کی نوبت بارہ سے چوبیس گھنٹہ تک رہتی ہے۔ لیکن عموماً یہ مذکورہ وقت سے پہلے ہی اُتر جایا کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا مادہ مقدار میں بہت کم ہوتا ہے۔ اسلئے جلد تحلیل ہوجاتا ہے +

لیفوریا یعنی وہ بخار جس میں اندرونی حصۂ بدن میں حرارت اور بیرونی حصۂ بدن میں برودت محسوس ہوتی ہے۔ یہ بخار بھی عموماً بلغمی ہی ہوا کرتا ہے لیکن کبھی غلیظ صفرا سے بھی پیدا ہوجاتا ہے + اسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ اگر مادہ بلغم ہے تو یہ بلغم جو کہ اندرون حصۂ بدن میں ہوتا ہے متعفن ہوکر اس جگہ کو گرم کر دیتا ہے + اب یہ امر کہ پھر اندرون حصہ بدن میں گرمی اور بیرون حصۂ بدن میں سردی کیوں معلوم ہوتی ہے؟ اسکی تین وجہیں ہیں: (۱) جب اس بلغم میں جو اندرون حصۂ بدن میں ہوتا ہے عفونت شروع ہوتی ہے۔ تو وہ مقام گرم ہوجاتا ہے، اور چونکہ یہ بلغم جلد تحلیل نہیں ہوتا (یعنی غلظت کی وجہ سے جلد اس سے بخارات نہیں بنتے) اس لئے اسکے بخارات پھیل کر بیرون حصۂ بدن کو زیادہ گرم نہیں کرسکتے +

(۲) ہمیشہ قوت اُس طرف متوجہ ہوا کرتی ہے۔ جہاں تکلیف ہو (اذیت کے مقام کی طرف قوت دوڑ جایا کرتی ہے) اور یہاں مادہ چونکہ اندرون بدن میں متعفن ہوتا ہے اسلئے قوت اور حرارت غریزی اندر کی طرف چلی جاتی ہے اور بیرون حصۂ بدن حرارت سے خالی رہ جاتا ہے۔ اور یہاں سردی معلوم ہوتی ہے خصوصاً جبکہ بیرون حصۂ بدن بھی خام، غلیظ، اور سرد زجاجی بلغم سے بھرا ہوا ہو +

(۳) اکثر اس بلغم سے ایسے بخارات بھی اُٹھتے ہیں جو کہ متعفن نہیں ہوتے لیکن (اس عفونت کی) حرارت کی وجہ سے بیرون بدن کی طرف چڑھتے ہیں اور کچھ دیر تک انکے

ساتھ یہ حرارت قائم رہتی ہے۔ جس طرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت کے علٰحدہ ہونے پر بخارات سرد ہوجایا کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ بلغمی بخارات بھی بیرونِ حصۂ بدن میں اس حرارت کو چھوڑ کر اپنی اصلی برودت کی کیفیت سے متکیف ہو جاتے ہیں اور خود سرد ہو کر بدن کو سرد کر دیتے ہیں +

اگر صفراء کی وجہ سے لیفوریا پیدا ہوتا ہے تو اس کی کیفیت بھی تقریبًا یہی ہوتی ہے۔ جو بلغم میں پائی جاتی ہے۔ یعنی جب صفرا رکم مقدار میں ہوتا ہے اور اندرونِ بدن میں متعفن ہوتا ہے۔ تو جہاں یہ متعفن ہوتا ہے۔ اس جگہ کو گرم کر دیتا ہے اور (چونکہ یہ صفرا رغلیظ ہوتا ہے۔ اس لئے) اس کے اجزا ر زیادہ مقدار میں تحلیل نہیں ہوتے (اور زیادہ بخارات نہیں پیدا ہوتے۔ جو بیرونِ بدن میں پھیل کر گرمی پیدا کر سکیں) اسلئے یہاں بھی وہی مذکورۂ بالا کیفیت نمایاں ہوجاتی ہے۔ یعنی اندرون حصۂ بدن میں گرمی اور بیرونِ حصۂ بدن میں سردی محسوس ہوتی ہے +

صفراوی لیفوریا کو خاص طور پر بعض اوقات طیقودس[1] کہتے ہیں۔ رہا لیفوریا؛ یہ ایک اسم جنس ہے (جو دونوں قسموں کے لئے عام ہے اور بلغمی لیفوریا اور طیقودس یعنی صفراوی لیفوریا اس کے دو فرد یا دو قسمیں ہیں) لیفوریائے صفراویہ شطر الغب سے زیادہ زمانہ تک رہتا ہے +

اعتراض جبکہ بخار کی تعریف میں قلب سے حرارت کا تمام بدن میں پھیلنا ضروری بتلایا گیا ہے۔ تو پھر اس بخار کو ہم کس طرح بخار کے نام سے نامزد اور بخاروں کی فہرست میں شامل کر سکتے ہیں؟ (کیونکہ اس بخار میں تمام بدن گرم نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ حرارت صرف اندرونی حصہ میں ہوتی ہے) +

جواب ان تمام چیزوں کی حدود یعنی تعریفات میں جو امور لکھے جاتے ہیں، ہمیشہ یہ شرط ضروری سمجھنی چاہئے کہ کوئی مانع نہ ہو (خواہ اس کا

[1] طیقودس

ذکر کیا جائے یا نہ کیا جائے) مثلاً آپ اگر پانی کی تعریف اس طرح کریں کہ پانی سرد و تر جسم ہے تو اس کا یہ مقصود ہوتا ہے کہ اگر پانی تمام عوارض سے خالی ہو اور اپنی اصلی طبیعت پر موجود ہو اور کوئی مانع نہ ہو تو پانی سرد ہوتا ہے۔ اسی طرح **ثقیل** کی تعریف میں اگر یہ کہا جائے کہ یہ ایک نیچے کی طرف آنے والی شئی کو کہتے ہیں۔ تو اس سے یہی سمجھنا چاہیئے کہ جب وہ اپنی اصلی طبیعت پر ہو۔ اور کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ پس اسی طرح یقیناً ان تمام بخاروں میں حرارت قلب سے بذریعہ شرائین تمام بدن میں روانہ ہوتی اور پھیلتی ہے لیکن اتفاقی بات ہے کہ بعض مقامات میں کوئی رکاوٹ آجاتی ہے، جو اسکو پھیلنے نہیں دیتی اس رکاوٹ کی دوسری مثال یہ ہے کہ مثلاً (بخار کے مریض کا) کوئی حصہ بدن برف کے اندر ڈالدیا جائے۔ تو باوجود بخار ہونیکے بدن کا یہ حصہ ٹھنڈا ہوجائیگا + (بہر حال حرارت کا تمام بدن میں پھیلنا اسی وقت ضروری ہے جبکہ کوئی مانع نہ ہو۔ اگر کبھی کسی صورت میں کسی رکاوٹ کی وجہ سے تمام بدن میں حرارت نہ پھیل سکی۔ مثلاً فرض کرو کہ بیرون بدن پر برف ہی رکھی جائے تو اس کو بخار کی تعریف میں کوئی خرابی نہیں آسکتی، البتہ افعال کا ماؤف ہونا ہر صورت میں ضروری ہے (اگر افعال ماؤف نہوں۔ تو اسے بخار ہرگز نہ کہہ سکیں گے) +

دونوں مقامات میں حرارت و برودت کا ہونا

وہ بخار جس میں اندرون بدن میں بھی گرمی و سردی اور بیرون بدن میں بھی گرمی اور سردی محسوس ہوتی ہو

اگر اس قسم کا بخار پایا جائے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اندر اور باہر دونوں جگہ دو دو سرے مادے متعفن ہو کر حرکت میں آتے ہیں نیز یہ دونوں مقامات کو مادے مقدار میں زیادہ نہیں ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب دونوں مادے متعفن ہونے

لگتے ہیں تو ہر ایک مادہ اپنے ارد گرد لطیف و گرم بخارات روانہ کرتا ہے، اور جہاں وہ مادے خود ہوتے ہیں، وہاں سردی معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ تم کو معلوم ہی ہو چکا ہے کہ سرد خلط متحرک ہو کر کس طرح سردی پیدا کرتی ہے (اور حرکت میں آنے سے پہلے کسی قسم کا احساس نہیں ہوتا ہے)۔

حمی غشیہ خلطیہ

عموماً اس بخار کا سبب خام بلغم ہوا کرتا ہے۔ جو تخمہ سے پیدا ہوتا ہے اور بدن میں پھیلا ہوا اور مقدار میں کثیر ہوتا ہے۔ اور بوجہ کثرت کے قوت بدنیہ پر غالب آجاتا ہے (جس سے بدنی قوتیں دب جاتی ہیں)۔ اور علی العموم ایسا ہوتا ہے کہ اس خلط کی مضرتوں کو معدہ کا ضعف (جو علی العموم ساتھ ہوا کرتا ہے) اور بھی اضافہ کر دیتا ہے۔ جب ایسا بلغم متعفن ہونا شروع ہوتا ہے تو قوت کو اور بھی زیادہ مقہور و مغلوب کر دیتا ہے۔ اور قوت عجیب حیرت و پریشانی میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ اگر قوت کو مادہ کے ساتھ چھوڑ دیا جاتا ہے (کہ قوت خود نبٹ لیگی) تو وہ اس کام کے لئے کافی نہیں ہوتی (اور اس مادہ کی اصلاح و تدبیر پر قادر نہیں رہتی) اور اگر اس مادہ کو نرمی کے ساتھ نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے (اور خفیف تحریک دیجاتی ہے) تو مادہ نکلتا ہی نہیں ہے۔ یا وہ اس تحریک سے ایسی حرکت میں آجاتا ہے کہ قوتوں کو دبا لیتا ہے۔ اور اگر اس کا استفراغ سختی سے کیا جاتا ہے اور اس مقصد کیلئے قوی مسہل دیا جاتا ہے۔ یا فصد سے خون نکالا جاتا ہے تو قوت (کمزوری کے باعث ایسی سختی کو) برداشت نہیں کر سکتی۔ مادہ کے سکون کی حالت میں تو یہاں غشی ہوتی ہے۔ تو مادہ کے متحرک ہونے کی حالت میں اس کا کیا حال ہوگا! اور اسے کس طرح برداشت کر سکے گی!! مگر باوجود ان تمام باتوں کے

اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بہرحال استفراغ مادہ کی ضرورت یہاں شدید ہوتی ہے (خواہ مجبوریوں کی وجہ سے نہ کیا جا سکے) اسی طرح یہاں غذا کی بھی ضرورت شدید ہی ہوتی ہے کیونکہ انکے اخلاط کچے ہوتے ہیں۔ جو تغذیہ بدن میں صرف ہونیکی صلاحیت نہیں رکھتے اور بدنی قوت کو ابھار نہیں سکتے۔ پھر اگر بہ تکلف تغذیہ کرایا جاتا ہے۔ تو مادہ فاسدہ اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر غذا نہ دیں۔ تو قوت کے نڈھال ہونے کا خطرہ ہے (الغرض اس میں عجب کشمکش ہوتی ہے) +

اس بخار کے شروع میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ قلب کی طرف کچھ سرد مادہ متوجہ ہو کر غشی پیدا کر دیتا ہے جس سے نبض صغیر بطی اور متفاوت ہو جاتی ہے پھر طبیعت اس مادہ کو گرم اور لطیف بنانے کی کوشش کرتی ہے، چنانچہ جس عفونت نے کہ اس مادہ کے بعض حصوں کو تحریک دی تھی، وہی عفونت اس مقصد میں (گرم اور لطیف بنانے میں) قوت کی اعانت کرتی ہے جس سے قلب اس برودت کے عذاب سے نجات پا جاتا ہے لیکن اب اسکی حرارت کے دوسرے عذاب میں گرفتار و مبتلا ہو جاتا ہے جس سے نبض سریع ہو جاتی ہے، خاصکر اسکی انقباضی حرکت میں بمقابلہ انبساطی حرکت کے تیزی زیادہ ہوتی ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ باوجود اس سرعت کے صغر۔ بطوء اور تفاوت ہی غالب رہتے ہیں +

اس بخار کا دورہ بلغمی بخار کے دوروں کے مانند ہوتا ہے۔ اور اس میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا + اس بخار میں چہرہ پر نہایت تہبج اور بدن میں بہت زیادہ ترہل پیدا ہو جاتا ہے + ان بخار والوں کے رنگ یکساں حالت پر نہیں رہتے۔ بلکہ کبھی آبی (گون مائی) اور رصاصی ہوتا ہے۔ کبھی زرد ہو جاتا ہے۔ اور کبھی سیاہ پڑ جاتا ہے + گاہے ان کے ہونٹ ایسے سیاہ ہو جاتے ہیں، جیسے توت کھانے والوں کے ہونٹ کالے ہو جاتے ہیں + انکی آنکھیں نیلی سبز ہو جاتی ہیں۔ اور مرض کے ہیجان کے وقت بہت زیادہ باہر نکل آتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے انکا گلا گھونٹ

دیا ہے + شراسیف کے نیچے نہایت نفخ معلوم ہوتا ہے (یہ مقام پھولا ہوا ہوتا ہے) + اسی طرح احشائے شکم سب پھول جاتے ہیں + کبھی ترش قے آنی شروع ہوتی ہے + اگر اس بخار کے ساتھ احشاء شکم میں ورم بھی ہو تو شفاء کی کوئی اُمید نہیں رکھنی چاہیئے +

صفراوی قسم کبھی کبھی اِس قسم کا بخار غلیظ صفرا سے بھی ہوتا ہے۔ جو مقدار میں زیادہ ہو۔ ایسی صورت میں احشائے شکم میں سوزش معلوم ہوتی ہے۔ اور صفراوی قئیں آتی ہیں۔ اور اس کے دورے بھی بلغمی بخار کے دوروں کے مانند روزانہ ہی آتے ہیں +

حمّٰی غشیہ دِقیہ رقیقہ

(دقیہ: باریک، رقیقہ: باریک) یہ بخار نہایت تیز ہوتا ہے۔ ایک ہی نوبت میں یا دو نوبتوں میں نبض اور قوت ساقط ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ بدن میں بہت جلد ذوبانی[1] ترہل پیدا ہو جاتا ہے۔ عموماً قوت بدنی اس بخار کی حدت کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اور چوتھے روز تک مریض عدم آباد کی راہ لیتا ہے +

اِس کا سبب وہ رقیق اور ردی اخلاط ہوتے ہیں۔ جو زیادہ تر صفراوی ہوتی ہیں۔ اور اپنی رقت کی وجہ سے اعضاء کی ساخت میں گھس جاتے ہیں، اور انکا جوہر ردی اور سمّی ہوتا ہے۔ مذکورہ اخلاط جب کسی گرم خشک بدن میں متعفن ہوتے ہیں۔ تو اس سے یہ بخار پیدا ہوتا ہے۔ عموماً اس کی باری صفراوی بخاروں کے مانند تیسرے روز آیا کرتی ہے +

[1] ذوبانی ترہل۔ ذوبان یعنی پگھلنے کی وجہ سے بدنی ساخت کا ڈھیلا ہو جانا۔ جب بدن کی اصلی رطوبتیں پگھلنی شروع ہوتی ہیں۔ اور اعضاء میں یہ بخارات کی شکل میں جمع ہو جاتی ہیں۔ تو اس قسم کا تہبج یا ترہل پیدا ہوتا ہے (قرشی) +

حمیٰ بلغمیہ نہاریہ ولیلیہ

حمیٰ نہاریہ: اسکی نوبتیں دن میں آیا کرتی ہیں (اور بخار سارے دن چڑھا رہتا ہے) اور بوقت شب اس کے فترات ہوا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس حمیٰ لیلیہ (رات کے بخار) میں نوبتیں شب کو اور وقفے دن کو ہوتے ہیں۔ یہ دونوں بخار نہایت خراب سمجھے جاتے ہیں۔ خصوصاً حمیٰ نہاریہ دونوں میں زیادہ دیرپا اور زیادہ بُرا ہے۔ چونکہ یہ بخار ایک طویل عرصہ تک رہتا ہے۔ اور دن کی گرمی کے وقت آتا ہے اسلئے اس سے عموماً تپ دق لاحق ہو جاتی ہے + اس بخار کو اس قدر خراب اور ردی کیوں سمجھا جاتا ہے؟ یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ بخار اگر اس قدر ردی اور خبیث نہ ہوتا۔ تو بھلا پابندی کیساتھ دن کے وقت کیوں آتا۔ جبکہ مسامات کھلے ہوا کرتے ہیں۔ اور جبکہ بخارات خاصے تحلیل ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ چونکہ اسکا مادہ نہایت قوی اور مقدار میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بخار ایسے وقت میں عارض ہوتا ہے + اس بخار میں ایک دوسری خرابی یہ بھی ہے کہ ایسے بخار والے کو غذا بوقت شب (جبکہ بخار اتر جاتا ہے) دینی پڑتی ہے۔ اور امتلاء معدہ کی حالت میں اسے (کھانا کھاتے ہی) سونے نہیں دیا جاتا ہے۔ بلکہ اسے بہ تکلف بیدار رکھا جاتا ہے۔ اور یہ بیداری قوت کو ساقط کر دیتی ہے۔ الغرض جبکہ مریض دن کے وقت بخار کی زحمت اوٹھائیگا۔ اور شب کو اسے سونے بھی نہ دیا جائیگا۔ تو یقینی اس کو تپ دق میں مبتلا ہو جانا چاہیئے + الغرض یہ بخار ان بخاروں میں سے ہے جن کا علاج مشکل سمجھا جاتا ہے +

بلغمی بخار کا علاج

اس بخار کا علاج بلحاظ اوقات کے مختلف ہوا کرتا ہے (چنانچہ

ابتدا میں اور باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے، اور انتہا، و انحطاط میں اور امور کا لحاظ رکھا جاتا ہے)۔ اسی طرح نضج کے آثار نمایاں ہونے کے بعد اور نضج کے آثار پیدا ہونے سے قبل بھی اس بخار کا اصول علاج مختلف ہے۔ اسی طرح اس کے مادہ کی نوعیت کے اعتبار سے بھی اصول علاج میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ یعنی اگر بلغم ترش ہو۔ یا غلیظ زجاجی ہے۔ یا نمکین ہے۔ یا شیریں ہے۔ تو ان تمام صورتوں میں ایک ہی اصول علاج نہ ہوگا۔ لیکن یہ سب اقسام ابتدا کے زمانہ میں تین باتوں میں مشترک ہیں (اور سب میں یہ تین باتیں کی جاتی ہیں):

(۱) معتدل طریقہ سے (پہلے) تلیین دینا اور (اسکے بعد) قے کرانا ضروری ہے۔

(۲) (اسکے بعد) ملطفات (اس کے بعد) مقطعات (اور اس کے بعد) مدرات کا حسب ضرورت استعمال کرنا ضروری ہے۔ مدرات اوس وقت دیئے جاتے ہیں جبکہ بخار کے تین دن گذر جاتے ہیں۔ ان تین دنوں میں بخار کی وجہ سے مادہ رقیق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے قبل مدرات کا دینا مادہ کی تحریک کا سبب بن جائیگا۔ جو اذیت رساں ثابت ہوگا۔ اور کوئی کام نہ کر سکیگا۔

(۳) قوت کو قائم رکھنے کے لئے معتدل طور پر غذا کی تدبیر میں تلطیف سے کام لیا جائے۔ چنانچہ کبھی ایسا بھی کیا جاتا ہے کہ شروع کے تین روز تک محض ماء الشعیر ہی پلایا جاتا ہے۔ اس امید پر کہ شاید زمانہ انتہا قریب ہی ہو یا منتہی کے قریب ہونیکی وجہ مادہ کی رقت ہوتی ہے، یا مادہ کی کمی۔ ہاں اگر یہ یقیناً معلوم ہو جائے کہ اس بخار کے زمانہ انتہا کو ابھی دیر ہے۔ تو اس صورت میں ہرگز ہرگز تلطیف تدبیر نہ کریں۔ علاوہ ازیں اس بخار میں فاقہ کرنا اور فاقہ کی حالت میں سوجانا۔ یا ورزش کرنا۔ بشرطیکہ اس سے ضعف نہ پیدا ہو۔ نہایت ہی مفید سمجھا گیا ہے۔ ورنہ ابتدا میں ساتویں روز تک تغلیظ کریں (بھاری غذائیں دیں) اس کے بعد دن بدن غذا کو لطیف کرتے جائیں۔

لیکن پیش بینی کا تقاضا تو یہ ہے کہ ابتداءً غذا میں تلطیف کریں، پھر اگر معلوم ہو جائے کہ زمانۂ انتہا کو ابھی بہت دیر ہے۔ تو پھر غذا میں تغلیظ کر کے اسکا تدارک کر سکتے ہیں۔ پھر بتدریج زمانہ انتہا تک تلطیف کر دیں (یعنی آہستہ آہستہ غذا کو کم کرتے جائیں)۔ کیونکہ ایسے لمبے مرضوں میں اس کے لئے کافی وقت ملجاتا ہے۔ برعکس اس کے حاد اور تیز مرضوں میں اس کا موقعہ نہیں ملتا ہے + ہاں جب سات روز ہو جائیں (اور ابھی تک انتہا کا پتہ نہ ملے)۔ تو پھر تلطیف تدبیر پہ ہرگز قائم نہ رہیں کیونکہ تلطیف سی قوت ضعیف ہو جاتی ہے۔ اور فم معدہ کا ضعف بڑھ جاتا ہے + (اسکو ایک قاعدہ کلیہ سمجھنا چاہئے کہ جس قدر اس بخار کے طول پکڑنے کی امید ہو۔ اوسی قدر تدبیر میں تغلیظ کو مدِنظر رکھنا چاہئے (اور تلطیف کمتر کرنی چاہئے) لیکن اس بخار میں بہ نسبت چوتھے بخار کے تلطیف زیادہ ضروری ہے + اسی لئے اس بخار میں چوزے وغیرہ کھلانے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ مزورات[1] میں روٹی کھلائیں۔ لیکن اگر ضعف کا خوف ہو۔ یا انحطاط کے آثار نمایاں ہونے لگیں۔ تو اس وقت غذا میں چوزے وغیرہ دے سکتے ہیں +

(مذکورہ بالا امور میں تمام بلغمی حمیات باہم شریک تھے۔ اسکے بعد ان اختلافات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو مختلف بخاروں میں کرنے پڑتے ہیں) + جس بخار کا سبب بلغم نمکین اور میٹھا ہوتا ہے۔ اور جسکا سبب بلغم زجاجی اور بلغم ترش ہوتا ہے جس سے حمی زمہریریہ[2] (سرد بخار) پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو یونانی میں **فرد موریوس** کہتے ہیں اور جس میں تمام بدن (بہت دیر تک) گرم نہیں ہوتا (بلکہ ٹھنڈا ہی رہتا ہے) ان کے سبب کے اصول علاج باہم مختلف ہیں + علاوہ ازیں پہلے دو بخاروں میں (جسکا سبب بلغم مالح یا شیریں ہوتا ہے) ہلکی تلیین اور خفیف سی تبرید کافی ہوتی ہے لیکن جس بخار کا سبب

[1] مزورات: مصنوعی شوربے۔ [2] زمہریر کے لغوی معنی "سختی سرما یا موسم سرما کی سختی" کے ہیں (صراح) +

زجاجی اور ترش بلغم ہوتا ہے، اس میں قوی اور سخت دوا کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح مقدم الذکر بخاروں میں تقطیع کے لئے ایسے ملطفات اور مقطعات دینے کی ضرورت ہے جنمیں زیادہ گرمی پیدا کرنے کا اندیشہ نہو۔ خواہ اس میں تجفیف زیادہ ہو (کیونکہ بلغم مالح اور شیریں میں کسی قدر گرمی ہوتی ہے) + لیکن مؤخر الذکر بخاروں میں تلطیف کے لئے مسخن دوائیں اور تقطیع کے لئے حرّیف (چرپری اور تیز) دوائیں دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ خصوصًا جبکہ بلغم سودا سے ملا ہوا ہو۔ چنانچہ ایسی صورت میں کمونی (جوارش کمونی) اور معجون کبریت جیسی تیز دوائیں دیئے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ اور مملحات[1] (مثلاً کانجی) کا استعمال کرانا پڑتا ہے +

جو دوائیں ابتدائی دنوں میں استعمال کرائی جاتی ہیں۔ انمیں سے طلنجبین[2] نہایت مناسب چیز ہے۔ جو پہلے دن سے ساتویں روز تک استعمال کیا جائے + اگر عرق بادیان عرق کاسنی۔ عرق کرفس کو حسب ضرورت گلقند کے ساتھ دیں تو بھی کوئی مضائقہ نہیں + بلغمی بخاروں میں سکنجبین تو نہایت ہی مفید دوا ہے۔ اسی طرح زوفا کو ماء العسل کے ساتھ دیں۔ تو بھی نہایت بہتر ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا دواؤں سے گاہے تلیین کا مقصد ایک حد تک حل ہو جاتا ہے۔ خصوصًا وہ گل سرخ جس کو گل فارسی بھی کہتے ہیں۔ اگر اسکو شکر کے ساتھ ملاکر گلقند تیار کیا گیا ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ یہ ایک سہل تلیین ہے (کیونکہ اس قسم کے گل سرخ میں دوسری قسموں کی نسبت قوت اسہال زیادہ ہوتی ہے) + لیکن اگر زیادہ تلیین کی ضرورت ہو تو عرق عشق پیچہ (لبلاب کا پانی) ملادیں۔ یا اگر مناسب ہو تو املتاس اور قند سفید شامل کر دیں۔ اسی طرح اگر ترنجبین کے شہد کی گلقند بنا کر اور عشق پیچہ کے پانی میں ملاکر دی جائے تو اس سے بھی یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے +

اس بخار کے شروع میں۔ یا کچھ عرصہ بعد اور خاصکر جبکہ مادہ کے ساتھ کچھ صفرا ملا ہوا

---

[1] مملّح۔ نمک لگائی ہوئی چیز۔ نمکین چیز +

[2] طلنجبین۔ گلقند +

ہو تو زیادہ مسہلات کا دینا مناسب نہیں ہے + ورنہ اس کا انجام یہ ہوگا کہ مزاج فاسد ہو جائیگا (کیونکہ صفرا چونکہ رقیق ہے۔ اس لئے وہ نکل جائیگا۔ اور بلغم غلیظ باقی رہجائیگا جس سے بہت سی خرابیاں پیدا ہو جائینگی) + اکثر اطبا، اس بخار کے شروع میں بوقت شب روزانہ دواء تُربُد جیسی چیز دیا کرتے ہیں۔ اور ہفتہ میں دو بار حب مصطگی یا بزور[1] مدرہ جیسی گولیاں استعمال کراتے رہتے ہیں +

دواء تُربُد کا نسخہ یہ ہے: زنجبیل ۳۵ ماشہ۔ مصطگی ۳۵ ماشہ۔ تُربد ۷۰ ماشہ، شکر طبرزد سب ادویہ کے برابر۔ مصطگی اور تربد کو کوٹ چھان کر شکر کا قوام کر کے معجون تیار کرلیں۔ مقدار خوراک بوقت شب روزانہ ایک مثقال (۴½ ماشہ) + یہ دوا اس وقت دیجائے جب پاخانہ کھل کر نہ ہوتا ہو۔ ورنہ اگر پاخانہ روزانہ دو بار ہوتا ہو تو اسکے دینے کی کوئی ضرورت نہیں، لیکن میری رائے میں تو بہتر یہ ہے کہ نضج کا انتظار کیا جائے۔ اور ابتداءً ان ادویہ سے تلیین کی جائے جنہیں ہم ابتدا میں بتا چکے ہیں (ابتدا میں دوا تربد وغیرہ استعمال نہ کی جائے) + بلکہ یہ ضروری ہے کہ (پہلے) مادہ کا کچھ حصہ بذریعہ تلیین خارج کردیا جائے۔ اور باقیماندہ مادہ کے لئے نضج کا انتظار کیا جائے۔ چنانچہ نضج کے بعد رفتہ رفتہ نہایت ہی نرمی اور احتیاط سے اجحاف[2] کے بغیر تھوڑا تھوڑا مادہ نکالا جائے اس کے بعد مدرات کا استعمال کیا جائے۔ اسی طرح میں آب آلو بخارا اور آب ملی جیسی چیز کو مکروہ سمجھتا ہوں جن سے معدہ ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور رقیق مادہ نکلکر غلیظ باقی رہجاتا ہے + اگر مادہ زیادہ بارد ہو تو اس کے ساتھ (گلقند وغیرہ کے ساتھ) مغز قرطم ملادیں۔ اور اگر مادہ میں صفراویت کچھ غالب ہو تو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ (بنفشہ مربی) یا بنفشہ خشک سائیدہ ملادیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو نرم حقنوں کا استعمال کر کے مدد حاصل کی جائے جو کہ شہد۔ نمک۔ آب چقندر۔ اور روغن کنجد سے تیار کئے گئے ہوں + اسی طرح قے سے

[1] بزور مدرہ۔ پیشاب لانے والے تخم + | [2] اجحاف ہیضہ کی طرح زیادہ دستوں کا آنا +

بھی امداد لیں۔ اور اس مقصد کے لئے مولی کا پانی استعمال کریں۔ یا مولی کو سکنجبین بزوری میں بھگو کر۔ یا اور کوئی دوا مقی کھلائیں + اگر متلی بہت زیادہ ہوتی رہتی ہو اور منہ کا مزہ نہایت خراب ہو گیا ہو جس سے قے کرانے کی زیادہ ضرورت محسوس ہو رہی ہو تو تخم مولی کھلائیں۔ اور ۴۔ ماشہ تک لیکر ٹھنڈے پانی کے ساتھ دیں + اگرچہ قے سے معدہ کے ضعیف ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ لیکن اس بخار میں قے کرانا نہایت ہی مفید اور مرض کے لئے بیخ کن ثابت ہوتا ہے +

لیکن قے کرانیکے لئے بھی ساتویں روز تک انتظار کیا جائے کیونکہ اگر اس سے پہلے قے کرائی جائے تو قے کی شدت سے ورم معدہ کا اندیشہ ہو جاتا ہے (کیونکہ ابتدا میں مادہ خارج ہونیکے قابل نہیں ہوتا۔ اس لئے بدشواری مادہ نکل سکتا ہے) اگر بغیر قے نہ آئے تو اس کو زیادہ سخت دوائیں دیکر قے کرانیکی ضرورت نہیں + اگر خود بخود قے ہو جائے۔ خواہ بخار کے شروع ہی میں کیوں نہ ہو۔ تو اسکو روکنے کی کوشش بھی نکریں ہاں اگر اس (کی کثرت) سے مریض کے ضعیف اور نڈھال ہو جانیکا خوف ہو تو پھر اس صورت میں شراب بہی یا شربت نعناع یا وہ چیزیں کھلا کر بند کر سکتے ہیں جن کو میں اس کے بعد بتانے والا ہوں +

درد سر۔ اگر اس بخار میں درد سر پیدا ہو جائے تو نطولات بابونجیہ (جس میں بابونہ وغیرہ پڑا ہوا ہو) استعمال کرائیں۔ اطراف (ہاتھ پاؤں) کو گرم پانی میں رکھا جائے۔ اور پنڈلیوں کو کس کر باندھ دیا جائے + اگر ماء الشعیر پلانے کی ضرورت ہو۔ اور وہ معدہ میں جاکر ترش نہ ہو جاتا ہو۔ تو انکو وہ ماء الشعیر معتدل مقدار میں دیں جس میں اصول اربعہ[۱] (چاروں جڑیں) جوش دیئے گئے ہوں۔ یا اسکے ساتھ سکنجبین عسلی شامل کی گئی ہو + اور اگر ماء الشعیر ہضم نہ ہو سکے۔ اور معدے میں جاکر ترش ہو جاتا ہو۔ تو ماء العسل

[۱] اصول اربعہ۔ چار جڑیں۔ یعنی بیخ بادیان۔ بیخ کاسنی۔ بیخ کرفس اور بیخ کبر +

دیں + ماء الشعیر پلانے کے لئے مناسب وقت یہ ہے کہ مریض کا قارورہ اول میں رنگین آیا ہو۔ پس ایسی صورت میں اول گلقند دیں۔ پھر دو گھنٹے کے بعد ماء الشعیر پلائیں +

اگر بخار کی ابتداء کا زمانہ ہو۔ یا بدن میں کوئی متحرک خلط (خلط جوال) موجود ہو تو ایسی صورت میں محلل مروخات کا۔ یا ملطف نطولات کا استعمال کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ ایسی مالش کی ترطیب و تسخین سے احشا مسترخی ہو جاتے ہیں +

اس بخار میں سرد پانی سے پرہیز کرنا چاہیئے + جب قارورہ گاڑھا اور سرخ آرہا ہو (جو غلبۂ خون کو بتلاتا ہے) تو فصد لے سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ سکنجبین کی مختلف قسمیں استعمال کریں +

یہ بھی جاننا چاہیئے کہ مالش بھی اس بخار میں مفید علاجوں میں سے ہے :
چنانچہ بلغم جسقدر زیادہ غلیظ اور لزج ہو، اسی قدر مالش سے فائدہ زیادہ حاصل ہوتا ہے + بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ مکڑی کے جالے کو روغن زیتون میں حل کرکے اس سے مالش کی جائے۔ تو نہایت ہی مفید ہے +

اس کے بعد جبکہ زمانۂ تزیدیا زمانۂ انتہا شروع ہو جائے۔ تو فم معدہ کی طرف بہت زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ چنانچہ معدہ کی تقویت کے لئے ایسے چبینے (مضوغات) جو کہ پودینہ، مصطگی، انیسون وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں۔ استعمال کرائیں۔ مولی سے قے کرائیں۔ جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں اور ساتھ ہی غذا کم کر دیں + چونکہ گلقند اس وقت اور ساتویں روز کے بعد کھلائی جاتی ہے۔ اس میں ایسے مقویاتِ فم معدہ ملائیں جو مدر بھی ہوں۔ مثلاً انیسون۔ اور مصطگی اور اس کو گرم پانی کے ساتھ کھلائیں + خصوصاً جبکہ دورے کا ابتدائی وقت ہو (تو ضرور گرم پانی کے ساتھ دیں) کیونکہ گرم پانی سردی اور لرزہ کا خوب مقابلہ کرتا

ہے (اور اسے کم کر دیتا ہے) اور اگر پیاس کی شدت ہوتی ہے۔ تو اس کو رفع کر دیتا ہے + اکثر لوگ اس وقت میں (زمانہ تزید میں) بلغم خام کے استفراغ کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن مناسب یہ ہے کہ مادہ کے پورے نضج کا انتظار کیا جائے + ہاں اگر مرض حدت پکڑنے لگے۔ اور استفراغ کے لئے مجبور کر دے تو اس وقت اس قرص سے فائدہ اٹھایا جائے۔ جو ایک مفید چیز ہے:

قرص: ہلیلہ زرد۔ ایلوہ۔ عصارہ ریوند۔ نشاستہ۔ عصارہ افسنتین ہر ایک ۱۰ ماشہ زعفران۔ مصطگی ہر ایک ۲۱ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر بطریق معروف اقراص بنا لیں بوقت صبح روزانہ ۳ ماشہ اور بوقت شب ۶ ماشہ دیں +

جب بلغمی بخاروں میں آثار نضج نمایاں ہوں تو طبیعت کی اعانت و امداد کے لئے (اور مادہ کو نضج دینے کے لئے) برگ کرفس۔ بادیان۔ بیخ اذخر۔ پرسیاوشان وغیرہ پلائیں +

اگر یہ معلوم ہو جائے کہ مادہ نہایت ہی بارد ہے۔ تو ایسی صورت میں تھوڑی سی فلفل سیاہ اور بہت ہی تھوڑی سی پتلی شراب کے پلانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہو گا ہے انضاج مادہ اور تحلیل مادہ کے لئے محلل مروخات سے بہت بڑی مدد حاصل کی جاتی ہے جو دیگر حمیات کی نسبت اس بخار میں نہایت ہی مناسب ہے۔ مروخات کے استعمال کے وقت بدنی قوت۔ بخار اور لرزے کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ اگر قوت قوی ہو۔ اور بخار بہت زیادہ سخت نہ ہو۔ تو مروخات کی قوت کو زیادہ کیا جائے (مروخات کو زیادہ قوی کیا جائے) ورنہ لطیف روغنوں کا استعمال کیا جائے جو مائل باعتدال ہوں +

بلغمی بخاروں میں جب چودہواں روز گذر جائے۔ تو اس وقت ایسی چیزوں کا استعمال کرنا ضروری ہے جو زیادہ ملطف ہوں۔ مثلاً بادیان[1]۔ کرفس[2] (وغیرہ) +

---

[1] بیخ بادیان +

[2] برگ کرفس +

گاہے ان کے تخموں (تخم بادیان۔ تخم کرفس) کی ضرورت پڑتی ہے (جو زیادہ قوی ہیں) اور گاہے انیسون کی۔ اور گاہے سکنجبین بزوری جیسی دوا کی جس میں زوفا۔ حاشا وغیرہ پڑا ہوا ہو۔ اور گاہے اقراص ورد کی ضرورت پڑتی ہے ٭۔ اسی طرح گاہے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ معدہ کے لئے حسب مشاہدہ حالات کندر۔ مصطگی۔ سعد کوفی (ناگرموتھہ) افسنتین وغیرہ کا اضافہ کیا جائے۔ ایسی صورت میں (یعنی جبکہ چودہ روز گذر چکے ہوں) بلغمی بخار والوں کے لئے شراب رقیق بھی مفید ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ مادہ کو لطیف کرتی۔ اور حرارت غریزی کو تقویت بخشتی ہے۔ نیز یہ مدرا و معرق بھی ہے ٭ جب یہ معلوم ہو کہ مادہ نضج پا چکا ہے اور قوت بھی قوی ہے۔ تو اقراص افسنتین کھلائیں۔ اور اس کے بعد (اقراص افسنتین کھلا چکنے کے بعد) اگر یہ محسوس ہو کہ نوبتوں کے شروع میں سردی کی تکلیف زیادہ معلوم ہوتی ہے اور بخار کا زمانہ ابتدا ابھی نکل چکا ہے تو ایسی صورت میں گرم گرم پانی پلائیں۔ جس میں تخم کرفس۔ انیسون۔ حبق۔ زوفا۔ پودینہ۔ وغیرہ جوش دیئے گئے ہوں۔ اسی طرح مذکورہ بالا دوا پلائیں۔ یا ان سے زیادہ قوی دوائیں بصورت نطولات اور بخورات وغیرہ بھی استعمال کریں ٭

اگر لرزہ زیادہ شدید ہو تو گاہے منمدرجہ ذیل نسخہ دیا کرتے ہیں۔ زنجبیل۔ صعتر۔ نانخواہ ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ کشنیز ۱۴ ماشہ۔ گل سرخ۔ پودینہ ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ مویز (منقیٰ) ۴۴ ماشہ۔ سب اشیاء کو بطریق معروف جوش دیکر پلائیں۔ مقدار خوراک تین اوقیہ (۹ تولہ) جب کامل طور پر نضج ہو جائے تو قوی مسہلات و مدرات کا استعمال شروع کیا جائے (تاکہ مادہ دستوں یا پیشاب کی راہ خارج ہو) اور دبید کبریتیا (دوا الکبریت کا جیسی (قوی معجون) کھلائی جائے ٭ اگر مادہ نہایت ہی سرد بلغم ہو تو تریاق (تریاق کبیر) دیں ٭ اسی طرح اقراص ورد کبیر ہمراہ عرق بادیان (آب بادیان) دیں تو نہایت مناسب ہے نیز بوقت شب روزانہ دوا کمد کھلائیں۔ یا حب صبر جو غافث کیساتھ بنا کر

یا حب صبر جو افاویہ[1] کے ساتھ بنائی گئی ہو دیں (تاکہ غلیظ اور سرد مواد خارج ہوتے رہیں) +
یہ جوشاندہ بھی مذکورہ مقصد (استفراغ) کے لئے کارآمد ہے: ایارج ۲۴ ماشہ تربد ۳۵ ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ ۱۷ ماشہ۔ غافث ۱۷ ماشہ۔ نمک ہندی ۱۰ ماشہ۔ بادآورد شکاعی ہر ایک ۱۴ ماشہ انیسون ۱۰ ماشہ سب چیزوں کو آب کرفس میں جوش دیں اور بقدر ضرورت پلائیں +

دیگر (نسخہ قرص) جو زیادہ قوی ہے۔ دونوں جڑیں (یعنی بادیان بیخ کاسنی) اصل السوس ہر ایک ۳۵ ماشہ۔ ایارج ۲۸ ماشہ عصارہ غافث ۱۷ ماشہ۔ تخم کرفس ۱۴ ماشہ۔ بادیان ۱۴ ماشہ۔ گل سرخ۔ سنبل الطیب۔ نعناع ہر ایک ۲۴ ماشہ مذکورہ بالا اشیاء کی حسب دستور اقراص بنالیں اور استعمال میں لائیں +

مطبوخ جید: دونوں جڑیں (یعنی بیخ بادیان۔ بیخ کاسنی) ہر ایک ۳۵ ماشہ، مویز منقیٰ ۲۴ ماشہ۔ انیسون مصطگی ہر ایک ۱۰ ماشہ شکاعی۔ بادآورد غافث ہر ایک ۱۴ ماشہ، ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں۔ یہاں تک کہ آدھ سیر باقی رہ جائے۔ نہار منہ اس کو چند روز تک استعمال کرائیں +

عمدہ اقراص جو بخار کے مزمن ہونے کی صورت میں اور شدت لرزہ کے لئے مفید ہیں: ایارج۔ عصارہ غافث۔ افسنتین، شکاعی۔ بادآورد ہر ایک ۱۷ ماشہ تخم کرفس۔ بادیان۔ انیسون۔ ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ نمک نفطی[2] ۱۴ ماشہ تخم کشوث۔ ہلیلہ کابلی ہر ایک ۳۵ ماشہ۔ غاریقون ۵۲ ماشہ (۴ تولہ ۴ ماشہ) اقراص ورد ۷۰ ماشہ (۵ تولہ) تربد ۲ تولہ ۹ ماشہ۔ مذکورہ اشیا کی حسب دستور اقراص بنا کر دیں۔ یہ قرص ست آور ہے +

دیگر: ایلوہ۔ ہلیلہ زرد۔ ریوند مصطگی۔ عصارہ غافث۔ افسنتین ہر ایک ایک حصہ

---

[1] افاویہ۔ خوشبودار دوائیں۔ مثلاً لونگ، دارچینی۔ زیرہ وغیرہ + [2] نمک نفطی ایک قسم کا سیاہ معدنی نمک ہے جس کے ساتھ کچھ نفط ملا ہوا ہوتا ہے، اور جس سے نفط کی بو آتی ہے +

زعفران نصف حصہ سب کو کوٹ چھانکر باریک سفوف بنا کر استعمال کریں +

دیگر: ایارج۔ ہلیلہ کابلی۔ نمک ہر ایک ۱۴ ماشہ۔ تخم کرفس۔ بادیان ہر ایک ۳ ماشہ انیسون ۵ ماشہ۔ فستنتین ۷، ۱۰ ماشہ، اقراص ورد ۱۰ ماشہ۔ شکاعی ۷ ماشہ، بادآورد ۷ ماشہ باریک پیسکر حبوب تیار کریں +

مطبوخ جیّد (ایک اچھا جوشاندہ) غافث ۱۰ ماشہ، اصل السوس۔ نانخواہ ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ تخم کرفس۔ بادیان ہر ایک ۱۴ ماشہ۔ گل سرخ ۱۰ ماشہ۔ سب اشیاء کو پانی میں جوش دیں۔ مقدار خوراک روزانہ تین اوقیہ (۶ تولہ) +

دیگر۔ تینوں جڑیں یعنی بیخ کرفس۔ بیخ بادیان۔ بیخ کاسنی ہر ایک ۳۵ ماشہ۔ انیسون تخم کرفس ہر ایک ۷ ماشہ۔ شکاعی۔ بادآورد۔ غافث۔ فستنتین ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ قنطوریون ۱۰ ماشہ۔ حسب دستور پانی میں جوش دیکر پلائیں۔ مقدار خوراک چار اوقیہ (۱۰ تولہ ۸ ماشہ) +

دیگر۔ حشیش غافث (غافث بوٹی) شاہترہ۔ شکاعی۔ بادآورد۔ فستنتین ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ سونیہ ۳۵ ماشہ۔ یہ نسخہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جبکہ بلغم نمکین ہو اور صفراء کا غلبہ ہو +

اگر غاریقون کا سفوف ۱½ درہم (۷، ۳ رتی) کی مقدار میں چند روز کھلائیں۔ تو مرض طول نہیں پکڑتا۔ اس کے سفوف کو شہد میں ملا کر بھی دے سکتے ہیں +

سفوف تخم انجرہ (تخم اٹنگن) نضج مادہ کے بعد نہایت ہی عجیب الاثر چیز ہے۔ اسکو بھی شہد میں ملا کر دے سکتے ہیں (یعنی سفوف کے طور پر بھی کھلا سکتے۔ اور معجون کے طور پر بھی) +

اگر بلغمی بخار والوں کے لئے اسہال کی گولیاں بنائیں۔ تو مناسب ہے کہ انہیں ضعف جگر کی رعایت سے ریوند اور تخم کشوث بڑھا دیں۔ اور برعایت ضعف معدہ مصطگی اور انیسون۔ اور برعایت طحال اور غلیظ طحال (طحال کی صلابت و ورم) بیخ کبر

استوخودوس قندریون اضافہ کریں۔ کیونکہ عموماً اس بخار میں تلی بڑھ جایا کرتی ہے۔ اور کبھی تلی کی رعایت سے سعد کوفی۔ حب الیان اور حلبہ (میتھی) کے اضافہ کرنیکی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی طبیب کو بخار کی شدت وحدت کا خیال رکھنا چاہیئے۔ تاکہ زیادہ گرم ادویہ کے استعمال سے بخار کی حدت بڑھ نہ جائے۔

مستفرغات قویہ جنکی ضرورت نضج کامل کے بعد پڑتی ہے

(قوی مسہل وحقنے وغیرہ) ان مستفرغات قویہ میں سے ایک تو یہ ہے کہ حب تربد کی مقدار خوراک میں (جو پہلے بتائی گئی ہے) اضافہ کریں۔ دوئم یہ کہ قوی حقنوں کا استعمال کریں۔ اور انہی مسہلات قویہ میں سے یہ گولی بھی ہے۔ مصطگی ۴ رتی، عصارہ افسنتین ۸ رتی، شحم حنظل ۴ رتی۔ ایارج فیقرا ۱ ماشہ۔ غاریقون ۱ ماشہ۔ مذکورہ اشیاء کو (حسب دستور کوٹ چھانکر) سکنجبین عسلی کے ساتھ حبوب بنا لیں۔ اور گرم پانی کے ساتھ دیں۔

ان ہی میں سے حب مصطگی اور حب ایلوہ بھی ہے۔ اگر مادہ مائل بحرارت ہو تو قرص طباشیر مسہل ۲ عدد، تربد ۴ ماشہ، سقمونیا ۲ ماشہ، عصارہ غافث ۹ ماشہ، ایلوا۔ حسب دستور گولیاں بنا کر حسب ضرورت دیں۔

دیگر - غافث، افسنتین، پرسیاوشان، ہلیلہ، شاہترہ، مویز منقے سب ہموزن لیکر اور جوشاندہ کر کے حسب ضرورت پلائیں۔

اگر بدنی حالت مسہل دینے کے قابل نہ ہو تو ملطفات، مدرات اور معرقات کی طرف متوجہ ہو جائیں (اور اسی پر اکتفا کریں)۔ ایسی صورت میں نقوع صبر ہمراہ شہد خالص دینا بھی مفید ہوتا ہے۔

حمام جب بخار اتر جائے تو قبل از غذا اگر حمام کرایا جائے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

غذا بلغمی بخار والوں کی اغذیہ میں سے لطیف غذائیں سرکہ اور روغن زیتون جیسی چیزیں ہیں۔ کبھی اس میں تھوڑی سی مری (کانجی) بھی ملا دی جاتی ہے خصوصاً تپ کے

آخری زمانہ میں + اور وہ دوائیں جو ان سے (لطیف غذاؤں سے) قوی ہیں، اور جو انحطاط کے بعد دی جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں + طیاہیج (تیتھو) فراریج (مرغ کے چوزے) قباج (کبک) جیسی چیزیں ہیں + مناسب ہے کہ ان غذاؤں میں ایسی چیزیں شامل کر دیں جن میں تقطیع ہو، خصوصاً جبکہ مادہ نضج پا چکا ہو۔ مثلاً سرکہ۔ رائی۔ مری (کانجی) +

اگر بلغم ترش، سردی، اور لزج ہو تو گندنا اور آب نخود نہایت بہتر اور مفید غذا ثابت ہوگی خصوصاً جبکہ اس میں زیرہ، سویہ، روغن زیتون بھی ڈالے گئے ہوں + اسی طرح وہ بوارد[1] بھی مفید ہوگا، جو چقندر، کانجی، سرکہ، زیت[2] مغسول سے تیار کیا گیا ہو +

اسی طرح کو امیخ میں سے کبر، سویا، پودینہ، انجدان، ہلیون وغیرہ کے کام دے سکتے ہیں +

پرہیز ایسی سبزیوں سے جو برودت اور رطوبت پیدا کرتی ہیں، مریض کو بچائیں + کھانیکا بہتر وقت وہ ہے جبکہ باری کم ہو جائے۔ یا باری بالکل اتر جائے۔ اور اگر باری سے پہلے غذا دینی ضروری سمجھیں، تو کم از کم باری سے چار گھنٹے پیشتر غذا دے دینی چاہئے +

نیند مریض جسقدر اور جتنے گھنٹے جاگتا رہا ہے، اوسے اتنے ہی گھنٹے سونا چاہئے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ مادہ نیند میں نضج پاتا رہے گا، اور حالت بیداری میں تحلیل ہوتا رہے گا +

حمام قبل از انحطاط اس بخار میں نہایت ہی نقصان دہ اور مُضر ہے +

قے کی کثرت کا تدارک اگر مریض کو قے افراط سے آئے تو شراب بہی (میبہ) اور مشہور شربت رمان نعناعی سے قے کے روکنے میں امداد لیں + اگر اس سے قوی تدبیر کی ضرورت پڑ جائے، تو انار دانہ مینخوش ۵ ۳ ماشہ، کندر سفید، مصطگی ہر ایک ۱۱ ماشہ

---

[1] بوارد: وہ ساگ یا سبزی، جس میں ترشیاں شامل کی گئی ہوں + [2] زیت مغسول: روغن زیتون کو دھلا ہوا +

نفاع (خشک) ۲۴۔ ماشہ لیکر سیر بھر پانی میں جوش دیں، جس میں سبز پودینہ ڈالا گیا ہو، یہاں تک کہ نصف رہ جائے، اس کے بعد پلائیں +

فرط اسہال کا تدارک | اگر مریض کو دست زیادہ شروع ہو جائیں، تو تم کو چاہئے کہ معلوم اصول سے دستوں کے بند کرنے کی تدبیر کرو اور دوائیں استعمال میں لاؤ + رہا وہ ضعف جو دستوں سے پیدا ہو جاتا ہے، اس کا تدارک یہ ہے کہ دستوں کے بعد چوزے بھونکر کھلائیں۔ اور منعش قوت خوشبوئیں (روائح ناعشہ) اور بخور سنگھائیں +

تہبج | اگر چہرہ اور اطراف پر تہبج نمایاں ہو جائے، تو مندرجۂ ذیل قرص نہایت مفید ہوتی ہے۔ نسخہ:۔ انیسون، لک مغسول ہر ایک ۱۰۷ ماشہ، بادام مقشر، زعفران، مرماحور (مرو جبلی = پہاڑی کنوچہ) ہر ایک چودہ ماشہ، تخم کرفس، تخم بادیان، نفقاح اذخر ہر ایک ۱۰۱ ماشہ، عصارہ غافث ۱۲ ماشہ، سنبل الطیب ۲۱ ماشہ، ایارج فیقرا ۴۲ ماشہ، گل سرخ ۲۵ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھانکر حسب دستور قرص بنالیں اور استعمال کریں + گاہے امر وسیا، دواءالملک اور دوار بادام شیریں جیسی قوی الاثر چیزوں کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے +

بخار کی درازی | یہ قرص بخار کی درازی کے لئے مفید ہے، جو سردی کے ساتھ آتا ہو: گل سرخ، مصطگی، سنبل الطیب، تخم بادیان، تخم کرفس۔ تخم کاسنی، عصارہ غافث، افسنتین، ہر ایک ۱۴ ماشہ، طباشیر ۱۰۷ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر حسب دستور قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ۳۰ ماشہ سے ۷ ماشہ تک۔ اس کے استعمال کی ترکیب یہ ہے کہ جوشاندہ بادیان دو اوقیہ (۵ تولہ ۴ ماشہ) میں گلقند ۳۵ ماشہ حل کریں۔ اور اس کے ساتھ قرص مذکور کھلائیں + ایسی حالت میں نانخواہ بھی نہایت ہی مفید ہے جسے شہد میں ملا لیا گیا ہو + جب سردی

جب سردی بہت دیر تک ستاتی ہے، تو گاہے مالش کرنے کی ضرورت پڑتی ہے جسکی صورت یہ ہے کہ دونوں شانوں اور کنج ران سے شروع کرکے انگلیوں تک مالش کرتے چلے جائیں جب حرارت ہاتھ اور پاؤں میں پھیل جائے، اور گرم ہوجائیں تو اسکے بعد اگر تکان سا محسوس ہو، تو پھر مالش کریں (تاکہ مادہ تحلیل ہوجائے اور تکان جاتا رہے) اور اگر (مالش کی وجہ سے) گرمی شدید ہوجائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ (گرم) روغن سے مالش کی جائے، اور جب اس میں بقدر ضرورت گرمی آجائے تو اسے چھوڑ کر دوسرے عضو کی مالش شروع کردی جائے۔

اچھے روغنوں میں سے ایک روغن زیتون شیریں ہے جس میں بالکل قبض نہو، دوئم روغن بابونہ، سوئم روغن سویہ جسکو دوہرے[1] برتن میں جوشدیا گیا ہو۔

جب مالش ختم ہوجائے تو روغن کو پونچھ لینا چاہیئے، تاکہ اس سے مریض کو چھینکیں نہ شروع ہوجائیں۔ اگر پہلے بلا روغن مالش کرکے (خشک مالش کرکے) روغن کے ساتھ مالش کریں، تو کوئی حرج نہیں ہے۔

معدہ کو ضعف سے محفوظ رکھنے کیلئے فم معدہ پر روغن بابونہ، روغن ناردین، روغن شبت کی تمریخ کیجائے، اگر اس سے زیادہ قوی روغن کی ضرورت ہو تو روغن زنبق لگائیں۔

مفید ضمادات میں سے ایک تو یہ ہے کہ بابونہ، اور تھوڑی سی مصطگی لیکر شراب میں جوش دیں، اور دو چند شہد خالص ملا کر ضماد کریں۔ اگر بھوک نہ لگتی ہو تو ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ بجائے شراب کے مے پختہ (میفختج) استعمال کریں۔ جس میں قسب (خرما جو ابھی پختہ نہ ہوا ہو)، خرما، اکلیل الملک اور افسنتین

---

[1] دوہرے برتن (انا رمضاعف) سے مراد یہ ہے کہ ایک برتن میں پانی بھر کر آگ پر چڑھا یا جائے، پھر دوسرے برتن میں روغن اور دوا بھر کر اس پانی والے برتن کے اندر رکھدیا جائے اور اسی طرح جوشدیا جائے۔

جوش دئے گئے ہوں +

تپ بلغمی لازمی یعنی لثقہ کا علاج اس کے اصولِ علاج اور نوبتی تپ بلغمی کے اصولِ علاج میں چنداں فرق نہیں، صرف مندرجۂ ذیل باتوں میں کچھ تھوڑا سا اختلاف ہے: (۱) اس بخار میں تیز ملطفات کا استعمال نہایت نرمی اور احتیاط سے کیا جائے + اور اگر محض سکنجبین، گلقند، جلابِ عسل (شربت شہد)، ماء العسل، عرق بادیان، عرق کرفس (آب کرفس) اور اصولِ ثلاثہ (تینوں جڑوں: بیخ کاسنی، بیخ کرفس، بیخ بادیان) پر ہی اکتفا کیا جائے، تو امید ہے کہ مفید ثابت ہوگا + گاہے سویا، یا کبر کے کامخ سے کافی فائدہ ہوتا ہے، خصوصاً جبکہ نضج کے آثار نمایاں ہو چکے ہوں۔ اسی طرح تغذیہ کے اصول و قواعد بھی وہی ہیں جو تپ بلغمی نوبتی میں پہلے بتائے گئے ہیں، مثلاً ازمان (طولِ مرض) اور خلافِ ازمان کا خیال کرنا، اور مریض کی قوت و ضعف کا دیکھنا اور انکی رعایت کرنا (ان سب امور میں وہی سابقہ اصول مدنظر رکھنے چاہئیں) +

ان کے لئے مفید ادویہ میں سے اقراص عشرہ ہے (جسکے اندر دس دوائیں ہوتی ہیں، اور جسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے عشرہ: دس) + اسی طرح مندرجۂ ذیل نسخہ بھی ان مریضوں میں نہایت مفید اور مجرب ہے: گلسرخ ۲۱ ماشہ، رُبّ السوس ۱۴ ماشہ، شاہترہ ۱۴ ماشہ، سنبل الطیب ۱۴ ماشہ، مصطگی ۱۰ ماشہ، کہربا ۱۰ ماشہ، انیسون ۷ ماشہ +

قرص غافث مندرجۂ ذیل قرص غافث بھی انکے لئے اچھی چیز ہے: غافث ۱۴ ماشہ، گل سرخ ۴۰ ماشہ، طباشیر ۲۰ ماشہ +

دیگر: غافث ۵ تولہ، ورد ۳ تولہ، سنبل الطیب ۳ تولہ، طباشیر ۱ تولہ ۵ ماشہ +

اسی طرح قرص افسنتین بھی دیا جاتا ہے جسکا نسخہ یہ ہے: افسنتین ۰ ماشہ، اسارون، تخم کرفس، انیسون، بادام تلخ، شکاعی، بادآورد، عصارہ غافث، مصطگی، سنبل الطیب

ہرایک دو درہم یعنی ۶ ماشہ لیکر حسب دستور اقراص بنالیں +

علاج انفیالوس ولیفوریا ان دونوں بخاروں کا علاج بھی مذکورہ بالا اصول کے تحت میں ہے۔ علاوہ ازیں ان دونوں بخاروں کے طریقۂ علاج بھی باہم قریب ہی ہیں۔ انکے علاج میں مناسب یہ ہے کہ سکنجبین عسلی یا سکنجبین شکری سے ابتداء کریں (تاکہ مادہ پختہ ہو، لطیف بنے، اور اس کی تقطیع وتعدیل حاصل ہو) کبھی کبھی رُب غورہ بتایا جاتا ہے، جسے شہد اور شربت ورد کے ساتھ پکایا گیا ہو۔ اس کے بعد علاج میں آہستہ آہستہ اس طرح ترقی کریں کہ پہلے بزور (مثلاً تخم کرفس، انیسون۔ بادیان وغیرہ ہمراہ شکر یا گلقند) پلائیں۔ اور انکے پانی (ان ادویہ کے سبز پتوں کے نچوڑ) استعمال کرائیں۔ اس کے بعد نقوع صبر، اقراص ورد ہمراہ مصطگی، حب صبر، ایارج فیقرا اور حب غافث تک پہونچیں + ان دونوں بخاروں میں معدہ کی بہت رعایت رکھیں، اور (تنقیہ معدہ کے لئے) آب لوبیا، آب ترب، آب سویا اور آب پودینہ سے قے کرائیں + (مادہ کو پیشاب کی راہ خارج کرنے کے لئے) مدرات دیں + اگر مسہل دینا ہو تو وہ مسہل نہایت مفید ہے جو ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، تربد اور شکر سے تیار کیا گیا ہو + ان بخاروں میں وہ حقنے بہت زیادہ سودمند ہیں جو کسی قدر تیز ہوں اور جن میں مغز قرطم، قنطوریون دقیق، شبت، بابونہ، خارخسک، اکلیل الملک، مری، اور شہد پڑا ہوا ہو +

انفیالوس وغیرہ کی بہ نسبت لیفوریا میں اس امر کی ضرورت زیادہ ہے کہ علاج میں دوائیں نرمی سے استعمال کی جائیں (یعنی جالی، حار، اور مقطع دوائیں اس بخار میں بتدریج دی جائیں) +

علاج حمائے غشیہ خلطیہ اس بخار کا علاج دشوار ہے۔ اور اس کے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً لطیف ادویہ سے تنقیہ کریں اور تنقیہ کیلئے بتدریج قوی ادویہ استعمال کرائیں

بخار میں مریض کو فاقہ سے رکھنا مناسب نہیں ہے) + اور جبکہ قبض رہتا ہو (اور طبیعت اپنے طور پر اجابت نہ کراتی ہو) تو اُس وقت خصوصیت سے بذریعہ حقنہ اُس مادہ کو خارج کریں جو آنتوں اور اُنکے قریب کی رگوں میں موجود ہے۔ اور جو مادہ (دور کی رگوں میں) باقی رہے۔ اُس کی تلطیف (اور تحلیل) کے لئے دلک کریں +

جالینوس کا خیال ہے۔ کہ "اس بخار کے اکثر مریضوں میں استفراغ مادہ دلک کے سوا دوسرے طریقہ سے ناممکن ہے" (اس میں کوئی شک نہیں کہ مالش آسان اور بے ضرر چیز ہے۔ اور استفراغ میں، خصوصاً جبکہ دوا قوی سے کیا جائے، خطرات کا احتمال ہے) + دلک کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ دونوں رانوں سے شروع کرکے دونوں پنڈلیوں تک (اوپر سے نیچے کو) اُترے۔ اور دلک ایسے کھردرے کپڑے کے روماؤں سے کیا جائے جو جلد کو چھیلنے والے ہوں۔ اِس کے بعد دونوں ہاتھوں کا دلک مونڈھے سے لیکر ہتھیلی تک اس قدر کریں کہ جلد سُرخ ہوجائے۔ بعد ازاں پشت اور سینہ کی مالش کریں۔ اِس سے فارغ ہونے کے بعد بدستور سابق پنڈلیوں کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اگر ممکن ہو تو آدھا وقت مریض کا مالش میں صرف کیا جائے۔ اور آدھے وقت میں سُلایا جائے +

الغرض اس بخار کے مریض کا علاج یہ ہے کہ بغیر زیادہ گرمی پہونچائے مادہ میں لطافت پیدا کی جائے (کیونکہ زیادہ گرمی پہونچانے سے مادہ کے سخت ہونے کا اندیشہ ہے)۔ ادویہ ملطفہ میں سے فائدہ مند دوا، ماء العسل ہے، خصوصاً جبکہ اسمیں زوفا اور تخم کرفس کی کسی قدر قوت شامل کرلی گئی ہو (قوت کے شامل کرنیکی صورت یہ ہے کہ پہلے ان ادویہ کو پانی میں پکالیا جائے، اور پھر اس پانی سے ماء العسل تیار کیا جائے) اور یہ صبح کے وقت پلایا جائے + اِسی طرح ماء العسل کے مانند دوسری ملطف ادویہ (مثلاً سکنجبین اور جلاب) بھی نافع ہیں +

اگر بخار کے ساتھ ہی اسہال مفرط بھی لاحق ہوں، تو ماء العسل کو خوب پکا کر پلانا چاہیئے۔ تاکہ (قوتِ جلاء کے کم ہو جانے کے باعث) اسہال نہ لائے، اور جو اسہال آئیں وہ قلیل، معتدل اور مرض کے لئے نافع ہوں + علی ہذا سکنجبین عسلی بھی اس مرض میں مفید ہے موسم گرما میں، اور جبکہ مریض آب سرد پینے کا عادی ہو، تو اس دوا مذکورہ کو آب سرد میں ملا کر پلانا چاہیئے۔ لیکن موسم سرما میں آب سرد سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ اور صرف آب گرم پینے پر قناعت کرنا چاہیئے + اس بخار کے مریضوں کے لئے گرم چیزوں کا استعمال زیادہ بہتر ہے۔ البتہ موسم گرما کی شدت (قیظ) کے وقت اور جبکہ گرمی سے کرب و بیچینی کے بڑھنے کا اندیشہ ہو (تو ٹھنڈا پانی پلا سکتے ہیں) + پیاس کو زائل کرنیکے لئے بہترین چیز سکنجبین عسلی ہے + شراب ابتدائے مرض میں مفید ہے خصوصاً جبکہ بخار خفیف ہو، مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے (کہ یہ بخار خفیف ہو) خصوصاً بوڑھوں[1] میں (تو شراب زیادہ مفید ہے) اس لئے ان کو غذا کے بعد شراب ضرور پلائی جائے +

غذا — طبیب کو لازم ہے۔ کہ وہ ہمیشہ مریض کی نبض کا خیال کرتا رہے۔ اگر دفعۃً نبض ضعیف اور ساقط ہونے لگے۔ تو اس وقت شراب ممزوج میں روٹی بھگو کر کھلائی جائے (تاکہ قوت برانگیختہ ہو جائے) بشرطیکہ ورم احشار نہ ہو + اس لئے کہ جب اس بخار میں ورم احشار ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ ہی نبض میں تغیر مذکورہ پیدا ہو جاتا ہے (یا نبض میں مذکورہ تغیر[2] پیدا ہو جاتا ہے) تو اس صورت میں علاج ناممکن ہے، اور صحت کی کوئی امید نہیں رہتی (اسلئے شراب ممزوج میں روٹی بھگو کر کھلانا بھی بے اثر ثابت ہوتا ہے) + اس قسم کی اغذیہ کی ضرورت شدت غشی کے وقت

---

[1] بعض لوگوں نے یہ مطلب سمجھا ہے کہ خصوصاً بوڑھوں میں (یہ بخار ضرور قوی ہوتا ہے) مگر میں جس معنی کو قرینہ سے زیادہ قریب سمجھا ہوں، اوسی کو اصل کتاب میں لکھدیا ہے۔ مترجم [2] نبض دب جاتا، گہرائی میں ڈوب جاتا

بھی ہوتی ہے۔ لیکن کھانے کے بعد ماش کرنا ضروری ہے (تاکہ ہضم غذا میں امداد ملے) + رات کے وقت (سونے سے قبل) ماء الشعیر کھلانا بہتر ہے۔ اس سے زیادہ قوی غذا نہ دینی چاہئے۔ لیکن سقوط قوت کے وقت اس سے زیادہ قوی غذا دیسکتے ہیں۔ پس اگر قوی غذا دینے کی ضرورت پیش آئے، تو جلاب یا ماء العسل میں روٹی بھگو کر کھلائی جائے +

پرہیز اس بخار کے مریضوں کے لئے حمام نہایت نقصان رساں ہے۔ اسی طرح زیادہ سرد اور زیادہ گرم ہوا بھی انکے لئے مضر چیزیں ہیں۔ کیونکہ گرم ہوا سے پھیپھڑوں، قلب اور دماغ کی جانب سیلانِ اخلاط کا اندیشہ ہوتا ہے + اور سرد ہوا اخلاط کے نضج کو روکتی اور (انکو جما کر اور غلیظ کر کے) سُدے میں اضافہ کرتی ہے +

قے اس بخار میں اگر کسی قدر خلط صفراوی بھی ہو، اور قے کرانے میں سہولت ہو، تو یہ بہت مفید ہے۔ الغرض اس بخار میں حاجت برآری کے لئے (تنقیہ کے لئے) قے بہترین تدبیر ہے +

علاج حمائے غشیہ دقیہ رقیقہ اس بخار میں مریض کے سینہ پر صندل کو عرقِ گلاب میں گھسکر ضماد کیا جائے۔ اور مریض (کی قوت) کو تھوڑی تھوڑی غذا کھلا کر برانگیختہ کیا جائے + مثلاً

غذاء روٹی کو آب انار میں بھگو کر (برف سے) سرد کر کے کھلائیں بشرطیکہ مریض اسے پسند کرے۔ اسی طرح میوہ جات کے پانی میں بھگو کر بھی کھلا سکتے ہیں +

اور اگر مریض کو قوت دینے کے لئے مصوصات[1] کھلانے کی ضرورت ہو، جو چوزہائے مرغ سے، سرکہ، آب انگور اور سرد سبزیوں کے ساتھ بنائے گئے ہوں۔ بالخصوص اگر آبِ

---

[1] مصوصات، مصوصہ کی جمع ہے۔ مصوصہ ایک قسم کا سالن ہے۔ جو چوزۂ مرغ۔ بقولات سرد وگرم اور ادویہ خوشبودار سے حسبِ ضرورت تیار کرتے ہیں۔ اور اس کی ایک قسم کو ترش میووں کے پانی سے بناتے ہیں +

دھنیا شامل کیا گیا ہو، تو بہت مفید ہوتا ہے ٭

علاج حمائے لیلیہ و نہاریہ بخار کی ان دونوں قسموں کا علاج بعینہ بلغمی بخار کے مانند ہے، کوئی بات خلاف نہیں ہے ٭

حمائے ربع دائرہ۔ چوتھیہ نوبتی

ماہیت:۔ حمائے ربع (چوتھیہ) اُس بخار کو کہتے ہیں، جس میں چوتھے روز بخار کا دورہ ہوتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں (۱) حمائے ربع دائرہ (۲) حمائے ربع لازمہ۔ **حمائے ربع دائرہ** (چوتھیہ نوبتی) میں سوداوی مادہ رگوں کے باہر متعفن ہوتا ہے، چوتھے روز بخار کی نوبت آتی ہے ٭ **ربع لازمہ** میں سوداوی مادہ رگوں کے اندر متعفن ہوتا ہے خفیف بخار ہر وقت رہتا ہے۔ جو چوتھے روز شدید ہوجاتا ہے ٭

ربع دائرہ کو **طِطْرا طاؤس** بھی کہتے ہیں۔ ربع بالعموم نوبتی ہی ہوتا ہے، یہ لازمی بہت کم ہوتا ہے (ططرا دیا) ٹٹرا کے معنی چار) ٭

اسباب ربع کے اسباب اوّل تو وہ ہیں، جو سودا کو پیدا کرتے ہیں، اور پھر وہ ہیں جو اس میں تعفن پیدا کر دیتے ہیں۔ اس قسم کی تمام باتوں سے تمہیں واقفیت ہوچکی ہے اور سودا کے متعلق اس بات کا بھی علم ہوچکا ہے۔ کہ ایک سودا تو وہ ہے جو خون کا تفل ہوتا ہے (سودائے طبعی)، اور ایک سودا وہ ہے جسکو سودائے احتراقیہ (جلا ہوا سودا) کہتے ہیں۔ اوّل خون کے سوا) دیگر اخلاط کی راکھ ہوتا ہے (جسکو سودا غیر طبعی کہتے ہیں) اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہے۔ کہ سودائے احتراقی کی ایک قسم سودا دموی ہے (جو کہ احتراق خون سے پیدا ہوتا ہے) اور ایک قسم سودا بلغمی ہے (جو کہ احتراق بلغم سے ہوتا ہے (علیٰ ہذا القیاس) ایک قسم سودائے صفراوی ہے، اور ایک قسم وہ ...

طبعی کے احتراق سے حاصل ہوتی ہے +

بعض اطباء کا خیال ہے۔ کہ "چوتھیہ بخار سودائے طبعی سے نہیں پیدا ہوتا کیونکہ وہ متعفن نہیں ہوتا ہے"۔ لیکن اس قسم کا قول اس قابل نہیں ہے۔ کہ اس کی طرف توجہ کی جائے۔ کیونکہ تمام رطوبات متعفن ہو سکتی ہیں۔ البتہ اس قدر فرق ضرور ہے کہ بعض قسم کی رطوبت میں تعفن کی استعداد زیادہ ہوتی ہے، اور بعض میں کم +

یہ بخار عموماً مختلف امراض اور مختلف بخاروں کے بعد پیدا ہوتا ہے کیونکہ مختلف امراض کے مواد بھی مختلف ہی ہوا کرتے ہیں، اور مختلف مواد میں طبیعت کا عمل اچھی طرح نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ایسے مختلف مواد کا انضاج اور تنقیہ دشوار ہوتا ہے، اور اسکے بچے ہوئے غلیظ مواد سودا بنکر اس بخار کو پیدا کرتے ہیں۔ (قرشی) یا اس کا وقوع اس قسم کے بخاروں سے ہوتا ہے، جو اگرچہ نوعیت میں باہم متفق اور ایک ہوتے ہیں، مگر انکے وہ اخلاط مختلف ہوتے ہیں جن سے اور جن کی عفونت سے یہ بخار پیدا ہوتے ہیں (مثلاً غب غیر خالصہ) پس جبکہ وہ اخلاط سوختہ ہو کر راکھ بن جاتے ہیں، اور انکا استفراغ (کسی وجہ سے) نہیں ہوتا، تو سودا کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں جب اس سودا میں تعفن لاحق ہوتا ہے، تو اس سے چوتھیہ پیدا ہوتا ہے + اکثر اوقات مرض طحال کے بعد یا مرض طحال کے ساتھ ساتھ چوتھیہ پیدا ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس بخار کے ساتھ اکثر اوقات طحال میں درد یا صلابت (سختی) ضرور موجود ہوتی ہے +

ربع کی بہترین قسم (جس میں مریض صحتیاب ہو جاتا ہے) وہ ہے جو طحال وغیرہ کے ورم کے نہ پیدا ہوئی ہو۔ اور نہ اسکے ساتھ ورم طحال ہو۔ کیونکہ جو چوتھیہ بخار ورم طحال سے پیدا ہوتا ہے اس میں اکثر اوقات آخر کار بطور نتیجہ کے استسقاء اور قیلۂ مائیہ[1] پیدا ہو جاتا ہے + اور ربع سلیم (اچھی قسم کے چوتھیئے) کی وجہ سے ردی سوداوی امراض مثلاً مالنخولیا اور صرع سے

[1] قیلۂ مائیہ: فوطوں میں پانی کا بھر جانا +

نجات مل جاتی ہے + ربع میں تشنج سے امان ہے۔ کیونکہ اس کا سبب خلط یابس ہے۔
الغرض چوتھیہ بخار مرض مہلک نہیں ہے (بلکہ مرض سلیم ہے) + اگر اس کے علاج
میں کوئی غلطی نہو، تو ایک سال سے زائد نہیں رہتا۔ اور گاہے بارہ سال یا اس سے کم تک
قائم رہتا ہے + جس ربع کا زمانہ دراز ہوتا ہے (ربع متطاول) اسکا انجام استسقاء ہوا کرتا ہے
یہ معلوم ہونا چاہئیے کہ فصل خریف چوتھیہ کے مریض کے لئے دشمن ہے +

علامات | اس بخار میں اول قدرے سردی محسوس ہوتی ہے، اسکے بعد سردی بڑھتی ہے۔ پھر منتہائے نوبت کے وقت تپ بلغمی کے مانند سردی کسی قدر کم ہو جاتی ہے + اس میں جب بدن گرم ہوتا ہے، تو حرارت شدید نہیں ہوتی۔ لیکن تپ بلغمی کی بہ نسبت اس کی حرارت مقدار میں زیادہ اور نمایاں ہوتی ہے۔ کیونکہ ربع میں اگرچہ حرارت بہ مشکل مشتعل ہوتی ہے، لیکن پھر بھی کافی اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ موٹی لکڑی میں آگ کی حالت ہوتی ہے (کہ اگرچہ موٹی لکڑی دیر میں جلتی ہے۔ مگر جب جلتی ہے تو کافی طور پر جلتی ہے) اور نیز ربع کی حرارت تمام بدن میں پھیلی ہوئی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس قسم کی حرارت ہوتی ہے کہ اس سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں (قشعریرہ ہوتا ہے) اور بدن میں بوجھ ہوتا ہے۔ ثقل کا سبب اسکی خلط کی غلظت ہے + سردی کے احساس کے ساتھ ہی بدن میں ایک قسم کا درد ہوتا ہے جس میں ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں (تکسر یعنی ہڑ پھوٹن ہوتی ہے)۔ اس بخار میں لرزہ ایسا ہوتا ہے کہ دانت بجنے لگتے ہیں۔ لیکن یہ حالت بھی بلغمی بخار کے مانند نہیں ہوتی۔ نیز اس وقت (گاہے) قوت بینائی بھی ضعیف ہو جاتی ہے (کیونکہ سودا سے جو بخارات اس وقت اٹھتے ہیں، وہ روح باصرہ کو تاریک کر دیتے ہیں) لیکن بینائی کا یہ ضعف نضج کے وقت زائل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اسوقت مادہ کی رداءت اسی طرح کم ہو جاتی ہے، جس طرح ابتداء میں رداءت کم ہوتی ہے

(مذکورہ بالا علامات کے علاوہ) ربع کے علامات میں سے یہ بھی ہو کہ اسباب سابقہ موجود ہوتے ہیں، مثلاً ربع سے پہلے لمبے بخاروں کا ہونا۔ طحال یعنی طحال کا کوئی مرض یا کوئی اورمُدکہ+ نیز مزاج مریض، دیگر علامات سوداویہ، عمر، موسم، غذا، سحنۂ بدن، عادات مریض اور ان کے مانند دوسری باتیں (مثلاً ملک، پیشہ) بھی ربع کی شاہد ہوتی ہیں+

اس بخار کا دوڑہ[1] چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے (یعنی چوبیس گھنٹے میں بخار شروع ہوکر اتر جاتا ہے)+ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ موسم گرما میں جو بخار ربع جاری ہوتا ہے، وہ موسم سرما میں چوتھیہ ہوجاتا ہے+ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حمیات[2] مختلفہ ایسے بے قاعدہ بخاروں کی جانب منتقل ہوجاتے ہیں، جن کا کوئی نظام نہیں ہوتا (ایسے چوتھیے بخار پیدا ہوجاتے ہیں۔ کہ اُن کی نوبتیں غیر منتظم ہوتی ہیں) اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حمیات مختلفہ کے بعد جو اخلاط باقی رہ جاتے ہیں، وہ مختلف[3] ہوتے ہیں۔ پس جب یہ اخلاط باقیہ خاکستر ہوکر قائم ہوجاتے ہیں، تو انکے خلط واحد ہوجانے کے باعث ربع دائرہ با قاعدہ ہوجاتا ہے+

علامات ربع بلغمی جب تپ ربع بلغم کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے، تو اس کے دورے زیادہ طویل ہوتے ہیں۔ اور یہ ربع بالعموم حمائے مواظبہ کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اس میں پسینہ دیر میں (سُستی سے) نکلتا ہے، قارورہ غلیظ ہوتا ہے، اور نبض میں صلابت کم ہوتی ہے+ اور ربع کی یہ قسم بالعموم بلغمی بخاروں کے بعد ہوتی ہے+

---

[1] یہاں دورہ سے مراد نوبت کا زمانہ ہے۔ ورنہ چوتھیہ کا دورہ بہتّر گھنٹے کا ہوتا ہے۔ کیونکہ دورہ میں نوبت اور فترہ دونوں شامل ہوتے ہیں+

[2] حمیات مختلفہ سے مراد وہ بخار ہیں، جن کے مواد مختلف اقسام کے ہوتے ہیں+

[3] کیونکہ جو اخلاط صفراوی مادہ سے بنیں گے، اونکی نوبتیں ایک خاص طور پر ہونگی۔ اور جو اخلاط بلغمی مواد سے حاصل ہونگے۔ اونکے طور کچھ اور ہونگے۔ اسی طرح کوئی خاص نظام قائم نہ رہیگا

علامات ربع دموی | اگر تپ ربع خون کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کی علامات یہ ہیں کہ خون اور خون کے بخاروں کی علامات مقدم ہوتی ہیں۔ اور قارورہ سُرخ ہوتا ہے۔ نیز بدنی حالت (سمنہ)، عمر (شباب) اور موسم (ربیع) بھی اس ربع کے شاہد ہوتے ہیں، اور یہ بالعموم خونی بخاروں کے بعد پیدا ہوتا ہے +

علامات ربع صفراوی | اگر حمائے ربع احتراقِ صفراء سے لاحق ہوتا ہے، تو اس کی علامات یہ ہیں کہ نبض زیادہ سریع اور متواتر ہوتی ہے، ابتدا میں لرزہ اور سردی محسوس ہوتی ہے، بدن کا گوشت گُھٹا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ پیاس لگتی ہے، اور پسینہ آتا ہے + نیز اس بخار میں غصہ، پیاس اور سوزش لاحق ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ سمنہ، عمر اور موسم بھی اس قسم کی ربع پر دلالت کرتے ہیں۔ علیٰ ہذا یہ قسم صفراوی بخاروں کے بعد پیدا ہوتی ہے (جو اس کے صفراوی ہونے کی نشانی ہوگی) +

نبض:۔ ربع میں خلط کی خشکی کے باعث نبض مائل بہ صلابت ہوتی ہے۔ کیونکہ (یہ خلط اپنی خشکی کی وجہ سے) شریان کو اندر کی جانب جذب کرتی ہے گویا کہ وہ بوڑھے شخص کی نبض ہے۔ اور نیز نبض اُسوقت تک مستوی ہوتی ہے جبتک خلط سوداوی میں حرکت نہیں آتی۔ اور جب یہ خلط متحرک ہو جاتی ہے۔ تو غلظت مواد کے باعث نبض بہت زیادہ مختلف ہو جاتی ہے۔ اور نبض کا تفاوت فترہ کے وقت ظاہر اور نمایاں ہوتا ہے، جو ربع کی پوری نشانی ہے۔ ربع میں غب کے برخلاف نبض میں اکثر انبساط غیر مستوی (ناہموار) ہوتا ہے۔ اور انقباض میں بہت زیادہ تیزی ہوتی ہے +

اسی طرح ربع میں بلغمی بخاروں کی بہ نسبت نبض میں صغر اور تواتر زیادہ محسوس ہوتا ہے لیکن بطوء میں بلغمی بخاروں کے مانند ہی ہوتی ہے + ابتداء

نوبت کے وقت نبض کا بطوء، تفاوت اور اختلاف بڑھ جاتا ہے۔ اس کا یہ اختلاف تمام بخاروں کے اختلاف سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے بعد (ابتداء نوبت کے بعد) نبض عظیم، متواتر اور سریع چلنے لگتی ہے +

قارورہ:۔ ربع میں مادہ کی سردی اور غلظت کی وجہ سے قارورہ کی اندر تمام اوقات (ابتداء، تزاید، انحطاط، انتہاء) میں عدم نُضج ہوتا ہے (یعنی قارورہ کے اندر نُضج کسی زمانہ میں نہیں ہوتا) لیکن زمانۂ انتہاء اگر اعلیٰ درجہ کا ہو (تو اس وقت نضج پایا جاسکتا ہے) + مگر اس کے حالات (بلحاظ رقت و غلظت اور بلحاظ صفائی و کدورت) اور اس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ کیونکہ سوداء مختلف اخلاط سے پیدا ہوتا ہے + اور ربع میں نضج مادہ کی علامت یہ ہے کہ لرزہ خفیف ہونے لگتا ہے۔ ابتداء مرض میں قارورہ سفید سبزی مائل اور خام ہوتا ہے جس میں کچھ ہضم نہیں ہوتا۔ ابتداء کے بعد اس کا حال مختلف ہوتا ہے۔ اور وہ رنگین ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سوداء اکثر مختلف اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ اور زمانہ انحطاط میں قارورہ سیاہ ہو جاتا ہے +

پسینہ: ربع میں تپ بلغمی کی بہ نسبت پسینہ زیادہ ہوتا ہے لیکن دوسرے بخاروں (صفراوی بخاروں) کی بہ نسبت زیادہ نہیں ہوتا +

پیاس:۔ ربع میں (مادہ کے سرد ہونے کی وجہ سے) پیاس کم ہوتی ہے۔ البتہ اگر ربع کا مادّہ سوداء صفراوی ہو (تو پیاس ضرور شدید ہوگی) +

علاج سب سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ ربع کا مادّہ سوداء دموی ہے یا سوداء بلغمی، سوداء صفراوی ہے یا سوداء سوداوی؟ بعد ازاں ہر ایک مادہ کی مناسبت کا لحاظ رکھکر تدبیر و علاج کیا جائے، جیسا کہ ہم بیان کرتے ہیں + لیکن ان جملہ اقسام کے علاج کے لئے بعض احکام مشترک ہیں (جن کا لحاظ سب میں یکساں طور پر کیا جاسکتا ہے)، مثلاً جملہ اقسام کی ابتداء لرزہ سے ہوتی ہے، لہٰذا غور کرنا چاہیے کہ کیا

خون کا غلبہ ہے ؟ بالخصوص جبکہ ربع کا مادہ سودائے دموی ہو۔ چنانچہ اگر خون کا غلبہ ہو تو اس وقت فصد کی جائے، اور بقدر ضرورت خون نکالا جائے۔ گاہے خون کی کثرت اور اس کے فساد کی وجہ سے زیادہ خون نکالنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن جبکہ فصد کی حاجت نہو، اور بلا ضرورت فصد کی جائے، تو اس سے کئی طور پر ضرر پہونچتا ہے :
(١) بدن میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے (٢) خون جو سوداء کا ضد ہے، خارج ہو جاتا ہے، اور (٣) اخلاط فاسدہ فصد کی وجہ سے خارج کی طرف حرکت کرکے اخلاط صالحہ کو بھی فاسد کر دیتے ہیں۔ اسی طرح مادہ کی کثرت اور ردائت کی حالت میں گاہے محض تخفیف کے لئے، نہ کہ تنظیف[عہ] اور تنقیہ کے لئے، ابتداءً مادۂ مرض کا کسی قدر استفراغ کیا جاتا ہے (تاکہ مرض میں کسی قدر تخفیف ہو جائے) کیونکہ مادہ کا استفراغ مکمل طور پر نضج کے وقت ہی کیا جاتا ہے، جیسا کہ ہم اس کی طرف آیندہ اشارہ کرینگے۔ لیکن یہ خفیف استفراغ بھی نوبت کے ایک روز بعد کرنا چاہیئے۔ ابتداء مرض میں مناسب یہ ہے کہ ادرار قوی نہ کیا جائے، اور یہ ضروری ہے کہ ادویہ مرخیہ[١] استعمال کی جائیں۔ اگر اس مقصد کیلئے ادویۂ مشروبہ کا استعمال (ضعف معدہ کی وجہ سے) بہتر نہ ہو۔ تو اس کی بجائے مناسب حقنے (تری پیدا کرنے والے، مثلاً بنفشہ، خطمی اور خبازی کے جوشاندے سے) استعمال کئے جائیں۔ لیکن حقنوں کا خفیف اور ہلکا ہونا ضروری ہے۔ البتہ جب مرض انتہاء کو پہونچ جائے، تو اُس وقت (ہلکے ہونے کی شرط ضروری نہیں، بلکہ) قوی حقنوں کے استعمال کی اجازت ہے۔ اگر طبیب جرأت کرکے ابتداء مرض ہی میں چند بار قوی حقنوں کے ذریعہ سوداء کو خارج کر دے، اور اس تدبیر سے مرض قطعی زائل بھی ہو جائے، تو (اسپر فخر نہ کرنا چاہیئے) یہ ایسا صواب[٢] ہے جو خطا اور قصور سے حاصل ہوا ہے۔

[١] ادویہ مرخیہ: مادہ کو نرم اور ڈھیلا کرنے والی دوائیں۔
[٢] صواب تو اس لحاظ سے ہے کہ مرض کا ازالہ ہو گیا، اور غلطی اس لحاظ سے ہے کہ اس میں احتیاط کے خلاف جرأت کی گئی۔ کیونکہ ایسی حالت میں یہ بہت ممکن ہے کہ غیر پختہ مادہ کسی عضو شریف پر گر پڑے۔

[عہ] تنظیف: پاک کرنا، صاف کرنا، تنقیہ کا مرادف۔

(اسلئے اس کو ہمیشہ کے لئے قاعدہ نہ بنا لینا چاہیئے)۔

نوبت کے روز مریض کو غذا نہ دی جائے، اور بقدر فاقہ کرایا جائے (روزہ رکھوایا جائے)، نیز اس روز سرد پانی پینے سے منع کر دیا جائے۔ ابتداء مرض سے تین چار روز تک روزانہ گوشت تیہو یا چوزۂ مرغ کھلائیں، اس کے بعد صرف چوزہ مرغ پر اکتفا کریں، اس وقت یہی (چوزہائے مرغ) بہتر ہیں۔

روز نوبت کے علاوہ دن میں دو مرتبہ گلقند گرم پانی میں ملا کر پلائیں ۔ یا گلقند ساڑھے دس ماشہ، سکنجبین تقریباً تین تولہ میں ملا کر دیں۔

یہ بات پہلے ہی معلوم ہو چکی ہے کہ جب مادۂ مرض سوداے صفراوی ہو، تو اس وقت ابتداءً اسکی خارج کرنے والی ادویہ میں ہلیلہ زرد اور بنفشہ جیسی کوئی چیز اضافہ کر دیں، اور اگر مادۂ مرض سوداے بلغمی ہو، تو پہلے اسکی خارج کرنیوالی ادویہ میں کسی قدر تربد کی قوت[1] شامل کر لی جائے۔ اسی طرح جب مادۂ مرض سوداے سوداوی ہو، تو اولاً مخرج سودا ادویہ میں بسفائج، افتیمون اور انکے مانند دیگر مخرج سودا ادویہ کی قوت شامل کریں۔

اس امر کا علم بھی ہو چکا ہے کہ ماء الجبن ادویہ مذکورہ کی قوتوں کے لئے، جو کہ استعمال کی جائیں، ایک عمدہ حامل اور سواری ہے (لہٰذا ادویہ مذکورہ ماء الجبن میں شامل کر کے پلانا بہتر ہے)۔ بلکہ بسا اوقات صرف ماء الجبن کے استعمال ہی سے مقصد حاصل ہو جاتا ہے، بالخصوص جبکہ حرارت شدید ہو۔ گلقند اور اسکا صاف پانی جو اسکو پکا کر حاصل کیا گیا ہو، ماء الجبن کے قائم مقام ہے، خصوصاً اس وقت جبکہ معدہ ضعیف ہو، یا خلط بارد کی بدن میں زیادتی ہو۔ قے بھی اس مرض کیلئے مفید تدبیروں میں سے ہی، خصوصاً غذا کھانے سے قبل، اور اس کے بعد۔ اور خصوصاً نوبت کے روز

---

[1] قوت سے مراد یہاں خفیف مقدار ہے۔ اسی طرح اس سے آگے بھی۔

نوبت سے قبل، اور خاص کر جبکہ مادۂ مرض سوداء بلغمی ہو (ان تمام صورتوں میں سخت بہت نافع ہے) + (لیکن یہ خیال رہے کہ قے کا فائدہ) صرف ابتداء مرض ہی میں مخصوص نہیں ہے، بلکہ ہر وقت (اس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے) +

ابتداء مرض اور ابتداء نضج میں نضج کامل ہونے تک استفراغ فضلات سختی کے ساتھ ایسی چیزوں سے نکرنا چاہیئے، جو زیادہ گرمی پیدا کریں، یا زیادہ خشکی + خشکی خواہ دوا سے ہو، یا ترک اغذیہ سے (دونوں مضر ہیں) اور نہ ایسی ادویہ سے استفراغ کریں جو دست لاکر مریض کو ضعیف بنا دیں؛ نیز ابتداء میں سختی کے ساتھ ایسی تدابیر لطیفہ[1] بھی کام میں نہ لائیں، جن سے مریض کمزور ہو جائے +

جاننا چاہیئے کہ جسوقت ربع موسم گرما یا موسم سرما میں شروع ہو، تو دوا ماء الشعیر سکنجبین شامل کرکے پلانا چاہیئے تاکہ اخراج و ادرار فضلات کے راستے کھل جائیں اور مرض جلد ہی ختم ہو جائے + ماء الشعیر اور سکنجبین پہلی نوبت سے تین چار گھنٹے کے بعد پلانا چاہیئے + موسم سرما کی ربع میں (قے اور اسہال کی جگہ) ادویہ مدرہ کا استعمال مناسب ہے۔ اور اقراص کھلانا کسی طرح درست نہیں + یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ ربع میں سرد تر اشیاء جو زود ہضم اور جید الکیموس ہوں، دو طور پر مناسب ہوتی ہیں: (۱) ان کی سردی بخار کے لئے مفید پڑتی ہے، اور (۲) انکی تری سوداء کی ایک کیفیت یعنی خشکی کے لئے ضد ہوتی ہے۔ لہذا انکو بھی اُس وقت استعمال کیا جائے، جبکہ نضج -ؤ میں کسی قسم کے ضرر کا اندیشہ نہ ہو، اور انکی مقدار بھی ایسی ہونی چاہیئے کہ نضج میں نقصان نہ پہونچائے، یا انکے ساتھ ایسی دوا شامل کر دی جائے، جو انکی سردی کو تو معتدل کر دے، لیکن رطوبت کو کم نہ کرے + ایسی ادویہ وہ ہو سکتی ہیں جو اعتدال کے ساتھ گرم ہوں + اس بخار میں تمام سرد خشک اشیاء سے پرہیز کیا جائے + وہ سرد تر ادویہ جو اس مرض میں مناسب ہیں، وہ کاسنی، کاہو اور

[1] تدابیر لطیفہ: کمی غذاء اور فاقہ +

خربزہ جیسی چیزیں ہیں۔ اور گاہے شفتالو بھی مناسب ہوتا ہے + اس قسم کی چیزوں سے پرہیز کرنا گاہے اس وجہ سے ضروری ہوتا ہے کہ ان میں برودت شدید ہوتی ہے چنانچہ کاہو جیسی چیزوں میں یہ بات موجود ہے۔ لیکن شیریں خربزہ جیسی چیزوں میں یہ بات نہیں + گاہے مدر شدید ہونے کی وجہ سے ان چیزوں سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ کیونکہ شدت ادرار خون کو غلیظ کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہ بات خربزہ جیسی اشیاء میں موجود ہے گاہے اس وجہ سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اُس میں ایسا جزو مخلوط ہے، جو فساد و تعفن کے لئے مستعد ہے۔ چنانچہ یہ صفت شفتالو میں موجود ہے + لہٰذا سرد تر ادویہ کو استعمال کرتے وقت اِس قسم کے امور کا لحاظ رکھنا چاہیے +

وہ اغذیہ جو اعتدال کے ساتھ گرم ہوں، لیکن انمیں رطوبت زیادہ ہو، اِس مرض میں زیادہ مفید ہوتی ہیں خصوصاً جبکہ انکی حرارت کی تعدیل سرد و تر اشیاء سے کرلی جائے، اور حرارت کی تعدیل اُس وقت کرنی چاہیئے، جبکہ اُس سے نضج مواد میں مدد حاصل کرنیکی ضرورت نہ ہو، مثلاً انجیر کے ہمراہ کاسنی شامل کیجائے + ابتداء مرض میں نمکین، حریف، اور مقطع اشیاء کے استعمال میں کچھ خوف نہیں ہے بشرطیکہ غلبۂ حرارت کا اندیشہ نہ ہو۔ لیکن انتہائے مرض میں تو اس قسم کی ادویہ کا استعمال ضروری ہے + قرص افسنتین (اس مرض میں ابتداء سے) انتہا تک مفید ہیں + منجملہ ان امور کے جو اس مرض میں مفید ہیں، روزانہ غذا سے قبل گرم شیریں پانی میں آبزن کرانا ہے + اِسی طرح حمام کرانا بھی مفید ہے۔ لیکن حمام ایسا ہونا چاہیئے جو ترطیب پیدا کرے، مگر پسینہ نہ لائے، اور نہ حرارت کو برانگیختہ کرے۔ علاوہ ازیں آرام و آسایش سے رہنا، ریاضت اور حرکات بدنی و نفسانی سے پرہیز کرنا بھی اس مرض میں مفید ہیں +

ربع کی جملہ اقسام میں بالاتفاق ترطیب کی ضرورت ہے لیکن تبرید اور تسخین کی

مقدار حاجت میں ربع کی قسمیں مختلف ہیں + اس بخار میں مجففات کی حاجت اگر پڑتی بھی ہے تو نفس تجفیف کے لئے نہیں، بلکہ قوت تقطیع، قوت جلا، اور ترک اسہال کیلئے (یعنی تقطیع اور جلا و اسہال کی وجہ سے بالعرض تجفیف بھی پیدا ہو جاتی ہے، نفس تجفیف کی کوئی حاجت نہیں) + حسب حال معدے کی رعایت ایسے عمدہ اور مقوی ضمادوں سے کرنا ضروری ہے، جو حرارت کی قوت اور ضعف میں معتدل ہوں اسی طرح طحال اور جگر کی رعایت بھی ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے۔ اور ایسی تدابیر اختیار کی جائیں، جن سے ان میں صلابت اور ورم نہ پیدا ہونے پائے +

بسا اوقات (بذریعہ قے) تنقیہ کرنے کے لئے مولی کے پانی یا اسکے تخم کی ضرورت پیش آتی ہے، اور اس کو سکنجبین کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔ اور بعض وقت قے کرانے سے پیشتر چقندر، ماہیٔ شور، رائی وغیرہ کے استعمال سے مدد حاصل کرنی پڑتی ہے اور گاہے اس کے بعد بہت سا پانی پلاکر اور اسکے بعد سکنجبین کھلا کر قے کرائی جاتی ہے (جس سے قے میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے) + ایسی چیزیں جن کو نوبت کے روز کھلا کر قے کرانے سے مریض سردی، لرزہ اور شدت تپ کی مضرت سے محفوظ رہتا ہے، یہ ہیں کہ اول لہسن اور شہد کھلائیں، اور اوپر سے سکنجبین عسلی پلائیں، اور شکم سیر ہو کر کھانا کھلائیں، اسکے بعد گرم پانی پلا کر قے کرائیں +

جب نوبت پوری ہو جائے، تو رات کو بہت ہی تھوڑی سی غذا، کھلا کر سلا دیں، اور دوسری صبح کو حمام کرائیں +

نوبت سے پانچ گھنٹے قبل مریض کو ایسا کھانا کھلانا چاہئے جسے وہ قے کر کے نکال دے (مثلاً مچھلی، مولی اور شبت) یہ اکثر مفید ہوتا ہے، خواہ قے نہ بھی آئے + ہر خلط کے بخار میں نوبت سے قبل قے کرانا نوبت میں تخفیف پیدا کرتا اور اسے اکھیڑ دیتا ہے +

اسکے لئے ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو، تو نوبت کے روز روزہ رکھوایا جائے، اور جب تک نوبت ختم نہ ہو جائے، کوئی چیز کھانیکے لئے نہ دی جائے، اور دوسرے روز حمام کرایا جائے۔ اگر مادہ میں نضج ہو تو مقررہ دستور کے مطابق حمام کرایا جائے۔ لیکن اگر مادّہ میں نضج نہ ہو، تو اس صورت میں بطریق معمول حمام نکرائیں بلکہ بدن پر صرف اس قدر گرم پانی گرانے پر اکتفا کریں، کہ جسم اُس سے لذت پائے، اور اس میں رطوبت حاصل ہو جائے۔ نہ اس قدر کہ گرم پانی کسی خلط کو جوش میں لے آئے + اور تیسرے روز غذا کے بقایا فضلے کو، اور نیز اُس فضلے کو خارج کرنیکے لئے جس کو حمام نے رقیق کر دیا ہے، قے کرائیں۔ علاوہ ازیں نوبت کے روز بھی قے کرانا مناسب ہے +

علاج ربع دموی اگر ربع "سودائے دموی" سے ہو تو اس صورت میں رگِ باسلیق کی فصد نفع بخشتی ہے۔ اس کے بعد استفراغ لطیف ایسی ادویہ سے کرنا چاہئے جن میں شکاعی، بادآورد، بسفائج، شاہترہ، اور ہلیلہ کابلی (عناب، آلو بخارا اور گلقند) جیسی منقی دم (مصفی خون) ادویہ کی قوتیں شامل ہوں + ربع کی اس قسم کا علاج آسان ہے +

علاج ربع صفراوی اگر ربع کا مادہ "سودائے صفراوی" ہو تو اس میں تبرید و ترطیب کے لئے سرد تر ادویہ و اغذیہ خوب استعمال کریں، اور معتدل طور پر پانی کام میں لائیں، خواہ اُس سے آبزن کریں، اور خواہ غسل + اور ابتدا میں تلیین طبیعت بنفشہ (سپستاں، عناب، آلو بخارا، اور ترنجبین) جیسی اور نیز ماء الجبن جیسی اشیاء سے کریں: ماء الجبن میں بسفائج یا سکنجبین افتیمونی، شربت ورد، آب لبلاب اور مغز املتاس شامل کیا جائے (ماء الجبن تیار کرنے کے بعد اُس میں بسفائج کو جوشدیا جائے، اور پھر صاف کر کے استعمال کیا جائے۔ یا اسکی تیاری کے بعد دوسری

ادویہ ملا کر پلائی جائیں) + رہا اسہال قوی اور استفراغ تام، تو یہ بالعموم بیستی روز کے بعد آسان ہوتا ہے، کیونکہ اس مدت کے بعد مادہ میں نضج آجاتا ہے یعنی جبکہ مادہ سوداے صفراوی ہو (تب بیس روز کے اندر نضج پانے کی امید ہے)۔ اسکے بعد بتدریج ملطف اور مقطع ادویہ استعمال کریں (مثلاً افیتمون، تربد، بسفائج اور سنا) + اور اگر مریض کے معدہ کی اصلاح کرنیکی ضرورت ہو، تو روغنوں کی مالش کریں (مروخات)۔ اور ایسے طلا لگائیں، جو (حرارت میں) بابونہ، برگ افسنتین، اکلیل الملک وغیرہ سے متجاوز نہ ہوں (یعنی اُن کی حرارت بابونہ وغیرہ کی حرارت سے ضعیف ہو) + اس (ربع صفراوی) میں زیادہ فاقہ کشی کرنا اچھا نہیں۔ حتیٰ کہ گاہے نوبت کے روز بھی پلانی نہیں ہوتا ہے۔ اسلئے اگر نوبت کا دن ہو، تو مریض کو تھوڑی سی کوئی پھیکی غذا دیجائے[1]

اس ربع کے لئے تنقیہ کرنے والی ادویہ میں سے یہ جوشاندہ مفید ہے:-

جوشاندہ:- پوست ہلیلہ زرد، افیتمون، سنا رکی، بنفشہ (بقدر مناسب) کو پانی میں جوش دیکر (چھان لیں اور) سکنجبین[1] ملا کر پلائیں +

گاہے اس بخار میں قے لانے والی ادویہ میں سے نہار منہ خصوصاً نوبت کے روز ہینگ (پانی میں حلکرکے) استعمال کرتے ہیں، اس کو استعمال کرانے کے بعد اگر خود بخود متلی پیدا ہوتی ہے، تو اسے قے کر دیتے ہیں +

علاج ربع بلغمی | اگر ربع کا مادہ "سوداے بلغمی" ہو۔ تو سکنجبین کو آب کرفس و آب بادیان وغیرہ میں ملا کر پلائیں۔ اور اگر تلیین کی ضرورت پیش آئے تو ابتداء میں اس دوا کے ساتھ تربد اور بسفائج کی قدرے قوت مسہل بلغم شامل کرکے پلائیں، اسکے بعد بتدریج ترقی کرکے تھوڑا غاریقون شامل کریں + اگر قے کی ضرورت لاحق ہو۔ اور مادہ میں نضج

[1] بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ اس عبارت سے مدعا یہ ہے کہ یہ ادویہ اور انکے علاوہ تخم خطمی، نیلوفر اور سرکہ وغیرہ ملا کر جوش دی جائیں، اور قند ملا کر اس سے سکنجبین تیار کی جائے +

شروع ہوجائے تو سکنجبین بزوری عسلی جیسی دوا پلا کر قے کرائیں + معدے کی تکمید اور تضمید ایسی دواؤں سے کریں جو (اُن ادویہ سے جو کہ ریح صفراوی میں مذکور ہوئیں) زیادہ قوی ہوں، یہانتک کہ پھوائے اور انجیر جیسی ادویہ کا ضماد کریں + ایلج گرم روغنوں سے۔ مثلاً کہ بتدریج بڑھا کر روغن قسط تک سے۔ معدے کی مالش کریں +

گاہے سکنجبین سے قے کرانے کے لئے اس میں قدرے خربق ابیض[1] ملانیکی ضرورت پیش آجاتی ہے (اور یہ اُس وقت کیا جاتا ہے جبکہ مادہ زیادہ غلیظ ہو)۔ بلکہ بعض وقت خربق ابیض کو مولی کے ہمراہ کھلانا پڑتا ہے (اس طرح کہ تھوڑی خربق ابیض کو باریک پیسکر مولی میں داخل کیا جائے۔ اور مریض کو کھلا دیا جائے)۔ یا یہ کہ خربق سفید کی تھوڑی سی قوت مولی میں حاصل کرکے کھلاتے ہیں (جس کی صورت یہ ہے کہ شب کے وقت خربق کو مولی کے اندر گڑا دیں، اور صبح کے وقت اسے نکالکر مولی کھلائیں)۔ یا یہ کہ بجنسہٖ خربق سفید کو کھلا دیتے ہیں، بشرطیکہ قوت کے ضعیف ہونیکا خوف نہو +

علاج ریح سوداوی اگر ریح کا مادہ خالص "سودائے سوداوی" ہو، یعنی خون کے تلچھٹ کے قبیلے سے ہو، تو ابتدا میں آب لبلاب اور مصری سے اسہال لانا بہتر ہے، اور یہی بہتر ہے کہ گلقند عسلی اور گلقند شکری استعمال کیا جائے۔ اور آخر میں ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، شاہترہ اور مونیز منقٰے جیسی ادویہ کے جوشاندے سے استفراغ کیا جائے + جب اس مرض کے مادہ میں نضج آجائے تو اس وقت بھی (ابتدا کے مانند) فصد کے لئے اچھا موقع ہے اسلئے باسلیق کی فصد کیجائے + اس بخار میں کھانا کھلانے کے بعد حسب ضرورت اور حسب تقضائے وقت سختی یا نرمی سے قے کرائی جائے اور اسکی ملازمت کیجائے کیونکہ ریح کی اس قسم کا اصل علاج قے ہی ہے + علاوہ ازیں قوی اور تیز حقنوں سے مادہ کا استفراغ کیا جائے، چنانچہ جو دوائیں ہر وقت استعمال کیجا سکتی ہیں،

---

[1] خربق ابیض۔ کٹکی سفید +

وہ یہ ہیں: افتیمون، بسفائج، غاریقون، اسطوخودوس، حجرارمنی، حجرلاجورد (یہ دونوں مغسول ہوں یا غیر مغسول) اور عصارۂ برگ فنطافلون (سنبھالو) شربت شہد کے ہمراہ۔ اور گاہے خربق اسود کے استعمال کی ضرورت پڑجاتی ہے +

گاہے ربع صفراوی میں صرف سنارکی، شاہترہ اور افتیمون کو سکنجبین ملاکر پلانے پر قناعت کی جاتی ہے، بعدازاں ادرار کرایا جاتا ہے +

استفراغ سے فراغت حاصل کرنیکے بعد ربع بلغمی اور ربع سوداوی میں تریاق، مثرودیطوس، دواء الحلتیت اور دواء الکبریت مفید ہیں۔ اسی طرح صرف مرچ سیاہ کو بھی پانی میں پیس چھانکر پلانا نافع ہے۔ رائی جیسی دوا روزمرہ استعمال نکرائی جائے، بلکہ اس قسم کی دوا کا استعمال تیسرے روز کافی ہے، اور اوائل میں زیادہ وقفے دیکر استعمال کرائیں، اور اسی طرح فلافلی اور دیگر جوارشات کا حال ہے + لیکن یہ واضح رہے کہ اس قسم کی ادویہ (معاجین) نضج سے قبل استعمال کرنے میں جلدی نہ کریں۔ چنانچہ اگر تریاق وغیرہ ابتدا تپ میں (نضج سے قبل) استعمال کرائی جائیں، تو اس سے ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوجائے گی، بلکہ گاہے بعض دیگر امراض پیدا کردیگی خصوصًا موسم سرما میں (اسکا اندیشہ زیادہ ہے) + اور اگر آخر مرض میں فصد ضروری ہو، تو فصد کی جائے (اس میں تامل نہ کیا جائے) +

جالینوس کا قول ہے کہ "میں نے بہت سے اشخاص کو ربع سے اس طرح اچھا کیا ہے کہ نضج کے بعد اُن کو مسہل پلاتا تھا، اس کے بعد عصارۂ افسنتین کھلاتا تھا، اور بعدازاں تریاق استعمال کراتا تھا" +

لہ کیونکہ یہ دوائیں گرم ہونے کی وجہ سے اخلاط میں تحریک پیدا کرسکتی ہیں جسکا اندیشہ ہر موسم میں موجود ہے۔ مگر خریف اور شتاء میں زیادہ ہے۔ خریف میں زیادتی کی وجہ موسم کی ردائت ہے اور شتاء میں اسکی وجہ یہ ہے کہ سردیوں میں مواد کا تحلل دشوار ہوا کرتا ہے +

میں کہتا ہوں کہ صرف ہینگ اور مرچ سیاہ دونوں چیزیں فرداً فرداً بھی بہت مفید ہیں، بشرطیکہ نضج ظاہر ہو جائے، اور مرض انتہا کو پہونچ جائے + اسی طرح مریض کو ماہیانہ[1] (صمنا) اور کبر رائی اور مُری کا کامخ اور تمام وہ چیزیں کھلائیں، جن میں قوت تلطیف زیادہ موجود ہو، اور گاہے چالیس روز کے بعد روزانہ صبح اور شب کے وقت دوا رالکلیت ایک بیر (بنقہ) کی مقدار میں کھلایا کرتے ہیں، بشرطیکہ بخار تیز نہو، اور اصل مادہ صفراوی نہ ہو + اس وقت میں نضج کے ظاہر ہونے اور مرض کے انتہا کو پہونچ جانیکے وقت) اور انحطاط کے وقت مندرجۂ ذیل قرص مفید ہے :

نسخہ قرص: عصارۂ غافت. زعفران ہر ایک تین[2] درم (۱۰ ماشہ) اسقولوقندریون لک (لاکھ)، ریوند چینی، بسلوچن ہر ایک پانچ درم (۱۰ ماشہ)، تخم حماض، تخم خرفہ، گل سرخ، بالچھڑ، تخم کشوث، انیسون. تخم کرفس، بیخ کبر، حب البان، بادیان ہر ایک چار درم (۱۴ ماشہ) (بقدر ضرورت) آب کرفس میں (دواؤں کے سفوف کو) گوندھکر قرص بنائیں، اور آب بادیان، آب کاسنی اور آب کشوث کے ہمراہ کھلائیں + یہ قرص بہت سی وجوہ سے نافع ہے +

جب مادہ میں نضج آجائے، تو مندرجۂ ذیل دوا مفید ہے :

نسخہ: مُرمکی ستائیس[2] درم، سنبل الطیب تیرہ درم، فطراسالیون پندرہ درم، انیسون دس درم، عاقرقرحا، قسط، فقاح اذخر ہر ایک پانچ درم، کوٹ چھان کر شراب عتیق (پرانی شراب)، یا شیرۂ زنجبیل (یا شیرۂ ترنجبین) میں گوندھیں + مقدار خوراک ایک جرزہ یعنی اخروٹ کے برابر (یعنے بقدر سات درم یا تقریباً دو تولہ) +

---

[1] ماہیانہ (صمنا) ایک قسم کی غذا ہے۔ جو مچھلی سے تیار کی جاتی ہے +

[2] ایک درم: ۳.۰ ماشہ +

مندرجۂ ذیل دوا رگاہے اس مرض کے آخر میں ایسے مریضوں کو دیتے ہیں جو بخار سے نقیہ و ضعیف ہو چکے ہوں۔ اسی طرح جبکہ اعضاء کو گرمی، سردی اور لرزے کی اذیت سے محفوظ رکھنا مقصود ہو، اور نیز حرارت کی کمی تلطیف مادہ کے ساتھ مطلوب ہو +

نسخہ:- اجوائن خراسانی، بیروج ہر ایک ایک قیراط (دو رتی)، حلتیت تقریباً تہائی باقلات (ڈیڑھ ماشہ) تینوں ادویہ کو پیس چھانکر کھلائیں +

یہ دوا بھی فوائد میں دوائے مذکورہ کے مانند ہے +

نسخہ:- پودینہ بستانی چار مثقال (ڈیڑھ تولہ) تخم انگن بیس مثقال (ساڑھے سات تولہ) افیون ایک مثقال (ساڑھے چار ماشہ) بہت چھوٹے چھوٹے قرص بناکر (اور سایہ میں خشک کرکے) رکھیں۔ مقدار خوراک ساڑھے تین ماشہ (ہمراہ عرق گاؤزبان و عرق بادرنجبویہ) +

مندرجہ ذیل دوا کا استعمال بھی نضج ظاہر ہونے کے بعد آخر مرض تک فائدہ مند ہے:-

نسخہ:- مویز منقٰے صنانی[1] یا ہروی، حسن جنگلی، آس تازہ، (تینوں ادویہ) ہموزن لیکر پانی میں بھگو دی جائیں۔ اس کے بعد خوب اچھی طرح جوش دیکر چھان لیں، اور اس سے بقدر ایک اوقیہ (۲ تولہ ۸ ماشہ) لیکر پلائیں +

اسی طرح یہ دوا بھی فائدہ بخش ہے:-

نسخہ:- تخم کرفس، انیسون، فودنا ہر ایک پانچ درم (۱۷ ماشہ)، صعتر بری، غافث، ہر ایک سات درم (دو تولہ چار رتی)، اجوائن چار درم (چودہ ماشہ) شکاعی تین درم، مویز منقٰے دس درم سب کو تین رطل (تقریباً ڈیڑھ سیر) پانی میں پکائیں، یہانتک کہ ایک رطل باقی رہ جائے (اس کے

---

[1] زبیب صنانی یعنی صنان کی مویز۔ زبیب ہروی یعنی ہرات کی مویز۔ صنان اور ہرات مقامات کے نام ہیں +

بعد چھان کر پلائیں) +

ذیل کی معجون بھی مریضان ربع کے لئے نافع ہے:-

نسخہ:- نانخواہ (اجوائن)، بابچھڑ، پودینہ ہر ایک دس درم، کرویا، انیسون ہر ایک سات درم، ہینگ پانچدرم، سونٹھ چاردرم، بچ تین درم، بقدر ضرورت (ادویہ سے تگنا) شہد میں گوندھکر معجون بنائیں مقدار خوراک ایک درم ہمراہ آب کرفس اور آب بادیان (عرق کرفس۔ عرق بادیان) +

یہ قرص بھی مفید ہے:-

نسخہ:- عصارۂ غافث دس درم، اسقولوقندریون، بنسلوچن، بادیان، بابچھڑ، زعفران ہر ایک پانچ درم، لک (لاکھ)۔ ریوند چینی، ہر ایک چاردرم، تخم خرفہ، تخم خیارزہ، ہر ایک چھ درم۔ آب کرفس میں گوندھکر قرص بنائیں، اور سکنجبین کے ہمراہ کھلائیں +

ایضاً یہ قرص ربع بلغمی کے لئے منفعت بخش ہے +

نسخہ:- مُرمکی پانچدرم، زعفران۔ فطراسالیون، ہر ایک پانچ درم، بابچھڑ ساڑھے چاردرم، جندبیدستر تین درم۔ انیسون ساڑھے تین درم، تخم کرفس، کرویا، ہر ایک چار درم، حاما [۱]، بچ، میعہ ہر ایک ۲½ درم، سیسالیوس [۲]، اندروخون [۳] معجون ہر ایک ۱½ درم، (بدستور قرص بناکر استعمال کریں) +

جب لرزہ شدید ہوجائے، تو نیم گرم پانی سکنجبین کے ہمراہ پلاکر قے

---

[۱] حاما: غیر مشہور بوٹیوں میں سے ہے۔ جو غالباً ہمارے ملک میں پیدا نہیں ہوتی ہے +

[۲] سیسالیوس کا مشہور نام نہیں ملا +

[۳] تحقیق طلب ؟؟

کرانا مفید ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس سے قے نہ آسکے، تو حسب ضرورت (گذشتہ صفحات کی) مذکورہ قے آور ادویہ سے قوت دیکر پلائیں، اور قے کرائیں، اور شبح (درمنہ) اور بابونہ جیسی ادویہ کے جوشاندہ سے مریض کو ایسے کپڑوں میں اچھی طرح لپیٹ کر اور چھپا کر بھپارہ دیں کہ گرمی اندر رکتھی رہے +

مُسہلات جن کی نضج کے بعد ضرورت پیش آتی ہے (درج ذیل ہیں) :-

نسخہ مسہل :- پوست ہلیلہ کابلی چھ درم، افتیمون، افسنتین ہر ایک پانچ درم، پوست ہلیلہ زرد، عصارۂ غافث، آملہ ہر ایک چار درم، تخم کرفس، انیسون، بادیان، ہر ایک دو درم، ان ادویہ کا جوشاندہ بنا کر استعمال کریں، یہ لبہولت دست لاتا ہے +

یا یہ نسخہ مسہل تیار کر کے پلائیں +

نسخہ مسہل دیگر :- کشمش دس درم، پوست ہلیلہ کابلی، افتیمون، ہر ایک آٹھ درم، شاہترہ سات درم، شکاعی، قنطوریون غلیظ چھ درم، غافث، بیخ اذخر ہر ایک پانچ درم، سب کو پانچ رطل پانی میں جوشدیں۔ یہانتک کہ ایک رطل پانی باقی رہے (اس کے بعد چھانکر پلائیں) +

حب خفیف (ہلکی گولی) اگر پانچ روز میں ایک مرتبہ استعمال کی جائے، تو اس بخار میں مفید ہو گی، یہ گولی مجرب ہے :-

نسخہ :- افتیمون، تربد ہر ایک دس درم، کرویا، انیسون، ہر ایک سات درم، اجوائن آٹھ درم، تخم کرفس، بادیان، ہر ایک تین درم، بسفائج چھ درم، غاریقون سفید آٹھ درم، نمک ہندی پانچ درم، ایارج فیقرا، گیارہ درم، پودینہ کے پانی میں گوندھکر گولیاں بنائیں +

مقدار خوراک : ڈیڑھ درم (سوا پانچ ماشہ) +

اگر ربع کا مادّہ سودائے بلغمی ہو، تو ذیل کی گولیاں نفع دیتی ہیں ۔

نسخہ:۔ افیتمون، اجوائن، غاریقون ہر ایک آٹھ درم، تخم کرفس، انیسون، بادیان، ہر ایک تین درم، نمک نفطی پانچ درم، ایارج، تربد، ہر ایک دس درم، گولیاں بنائیں ۔

مقدار خوراک: ڈھائی درم (پونے نو ماشہ) ۔

اگر تپ ربع میں طحال کے اندر درد بھی ہو، تو اس دوا سے فائدہ حاصل ہوتا ہے، اور یہ دوا بسہولت دست لاتی ہے ۔

نسخہ:۔ اسقولوقندریون پندرہ درم، غاریقون بارہ درم، بلیلہ سیاہ، ایارج ہر ایک دس درم، پوست ہلیلہ کابلی، افسنتین، ہر ایک آٹھ درم، شکاعی، بادآورد، کمافیطوس (کلکروندہ)، عصارۂ غافث، ہر ایک سات درم، تخم جھاؤ (مائیں)، بیخ کبر پانچ درم، تخم کرفس، انیسون، بادیان ہر ایک تین درم، ان سے معجون یا گولیاں بنا کر استعمال کریں ۔

غذاء مریضان ربع کے لئے بہتر تو یہ ہے کہ پہلے ہفتہ سے لیکر تین ہفتہ تک کسی قدر تلطیف کی جائے (غذائیں ہلکی دی جائیں) لیکن خیال رہے کہ تلطیف ضعف قوت نہ پیدا کرے۔ چنانچہ بغرض تلطیف گوشت اور زہومات (بساندہ کی چیزوں) سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ تلطیف تدبیر مریضوں کے مادۂ مرض کو کم اور اعراض میں خفت پیدا کریگی، اور ان کی مدت مرض کو کم کردیگی۔ البتہ تین ہفتے گذرنے کے بعد قوت کو برانگیختہ کرنے کی غرض سے سمک رضراضی[1]، بیضۂ نیمبرشت، چوزہا

---

[1] سمک رَضراضی ۔ پتھریلی زمین کی مچھلی۔ یعنی ایسے دریا کی مچھلی جو پتھریلی زمین پر بہتا ہو ۔

مُرغ اور تیہوؤں کے مانند اغذیہ کا کھلانا ضروری ہے۔ بعدازاں جب اس قدر مدت گزر جائے، جس مدت تک کے لئے نہ ہومات کھانے سے منع کیا گیا تھا (یعنی تین ہفتے اور گذر جائیں) اور مرض میں خفت نمودار نہ ہو، تو اس وقت نہایت ضروری ہے، کہ قوت کا لحاظ رکھا جائے، اور زیادہ قوی اغذیہ کھلائی جائیں۔ مثلاً جوان مُرغیوں اور بکری کے یک سالہ بچہ کا گوشت، اور ایسے پرندے جن کا گوشت نرم ہو، جیسے تدرو، تیتر اور اچھی مچھلی جو بہت بڑی نہو۔

یہ بات جاننا چاہئے کہ مریض ربع کو جو اغذیہ کھلائی جائیں، اُن میں چند صفات جمع ہونی چاہئیں: اول یہ کہ وہ نفاخ نہ ہو، بلکہ نفخ کو تحلیل کرنیوالی ہو، جو سودا سے پیدا ہوجایا کرتا ہے۔ دوم یہ کہ وہ غلیظ نہ ہو، بلکہ غلیظ مادہ کے لئے ملطف ہو۔ سوم یہ کہ وہ قابض نہ ہو۔ بلکہ ملین ہو۔ چہارم یہ کہ اوس سے جو خون پیدا ہو، وہ محمود ہو۔ بالعموم ایسی غذائیں وہ ہوتی ہیں جن میں حرارت ورطوبت ہوتی ہے۔

یہ بات تجھے پہلے ہی معلوم ہو چکی ہے کہ نوبت سے قبل کس طرح اور کتنے گھنٹے قبل غذا دی جاتی ہے۔ نیز غذا کس قدر کھلائی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ گاہے اوسی ضرورت کی وجہ سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے (یعنی جبکہ ضعفِ قوت کا اندیشہ ہوتا ہے) ٹھیک نوبت کے وقت یا اُس کے قریب غذا دینے کی ضرورت پڑجاتی ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ بخار خلو شکم کے وقت آئے، تاکہ طبیعت مادہ مرض کے علاوہ دوسرے مادّہ (غذا) کی طرف متوجہ نہ ہو (یعنی طبیعت صرف مادۂ مرض کی اصلاح اور دفعیہ میں مشغول رہے) یہانتک کہ اس کو دفع کردے۔ اس مرض میں صاف، سفید اور رقیق شراب مفید ہے +

علاج ربع لازمہ

ربع لازمہ کا حال وہی ہے، جو کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں (یعنی ربع لازمہ

کم پیدا ہوتی ہے)۔ اور اس کا قانون علاج ربع دائرہ کے قانون علاج کے مطابق ہے۔ صرف چند باتوں میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ چنانچہ ایک بات تو یہ ہے کہ اس میں بخار کے لازمی ہونے کے باعث گرم ادویہ کے استعمال میں اعتدال کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔ اور تبرید کا خیال زیادہ کیا جاتا ہے + لہٰذا اس کے علاج کے لئے سکنجبین، گلقند، سکنجبین بزوری، ماء الاصول معتدل (معتدل جڑوں کے پانی) اور افشردہ[1] جات شہد کے ہمراہ پلائے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس بخار میں (باسلیق یا اکحل کی) فصد زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں مادہ رگوں کے اندر بند ہوتا ہے (اور فصد کے ذریعہ اس کا نکلنا آسان ہوتا ہے)۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ اس میں ربع دائرہ کی بہ نسبت گوشت کھانے کی اجازت بہت کم ہے (یعنی اس میں گوشت سے روکا جاتا ہے، اور اس کی اجازت کم دی جاتی ہے) +

حمائے خمس و سدس و سبع وغیرہ

ماہیت:۔ حمائے خمس وغیرہ سوداوی بخاروں کی قسمیں ہیں: پانچویں روز بخار کا دورہ ہو تو اس کو خمس، چھٹے روز بخار کی نوبت آئے تو اسکو سدس علیٰ ہذا القیاس ساتویں روز والیکو سبع نویں روز والیکو تسع، اور دسویں روز والیکو عشر کہتے ہیں + اس قسم کی بخاروں کا نام **فیماطوس** رکھا جاتا ہے۔ اور اطباء کا ایک گروہ انکا نام **دوار** رکھتا ہے +

اسباب یہ بخار ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو ربع کے مادہ کے مجانس و مشاکل ہوتا ہے، لیکن یہ زیادہ غلیظ اور قلیل ہوتا ہے (اسی واسطے انکا زمانۂ راحت دراز ہوتا ہے) یہ بالعموم سودائے بلغمی سے پیدا ہوتے ہیں۔ سدس، سبع اور انکے علاوہ (تسع، عشر وغیرہ) بخاروں کو **بقراط** تو ذکر کرتا ہے (یعنی بقراط ان بخاروں کے وجود کو تسلیم کرتا ہے) لیکن **جالینوس** کا بیان ہے کہ "میں نے اپنی تمام عمر میں اس

[1] افشردہ جات: ادویہ کے پانی، نچوڑ +

قسم کا کوئی بخار نہیں دیکھا، بلکہ میں نے حمائے خمس تک کو نمایاں طور پر نہیں پایا ہے اگر وہ تھا۔ تو پوشیدہ سا بخار (حمی خمس) تھا" (یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ حمی خمس ہی تھا) + نیز جالینوس نے قول بقراط کی توجیہ بیان کرتے ہوئے) کہا ہے کہ "ممکن ہے کہ سبع و تسع جیسے بخاروں کا سبب کوئی خاص تدبیر ہو (ماکول و مشروب وغیرہ کی کوئی غلطی ہو) جس کے استعمال سے اس قسم کے بخار پیدا ہو جاتے ہوں، اور جب اُنکا (غلط تدابیر کا) اعادہ کیا جاتا ہو، تو پھر اسی طرح اور اُسی مدت میں یہ بخار دوبارہ ظاہر ہوتے ہوں، اور اگر اُنکو (اُن عادتوں اور غلط تدبیروں کو) ترک کر دیا جائے اور اُنکی اصلاح کر دی جائے تو (شائد) یہ بخار نہ پیدا ہو۔ پس اس قسم کے بخاروں کے دوروں اور اُنکے بار بار لوٹنے کا سبب (غالباً) غلط تدابیر کا بار بار اعادہ ہوتا ہے نہ کہ مواد کا بار بار گرنا اور اُنکا عود کرنا" +

(اس کے بعد) جالینوس کہتا ہے کہ "اس قسم کے بخاروں کے امتحان میں خاص خیال رکھیں (یا یہ کہ اس امر کی آزمائش کا خیال رکھیں) تاکہ کوئی غلطی واقع نہ ہو" علاوہ ازیں (مذکورہ اقوال کو مدنظر رکھتے ہوئے) گویا جالینوس اس قسم کے بخاروں کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا (ان بخاروں کا منکر سا ہے)، اور اگر تسلیم کرتا ہے۔ تو اُنکا سبب گویا دوسرا گردانتا ہے، اور اُنکی اصلیت کی دوسری بنیاد ٹھیراتا ہے (مثلاً غلط تدابیر)۔ لیکن بقراط نے سبع اور تسع کے وجود کے متعلق قول محقق پیش کیا ہے (خوب تحقیق کی ہے) اور یہ امر کوئی دشوار نہیں، اور نہ بیّن طور پر محال ہے، کہ اسکے لئے تاویل کی ضرورت پیش آئے +

بقراط نے اِس قسم کے بخاروں کے متعلق بیان کیا ہے۔ کہ "سبع کا زمانہ دراز ہوتا ہے، اور یہ مہلک نہیں ہے، اور تسع کی مدت سبع سے بھی دراز ہوتی ہے، اور یہ بھی مہلک نہیں ہے" اور نیز (بقراط نے بطور چیستان کے) کہا ہے کہ خمس[1] تمام بخاروں سے

[1] اِنَّ الْخُمَاسِيَّةَ اَرْدَأُ الْحُمِّيَاتِ (خماسیہ بخاروں میں سب سے ردی

زیادہ ردی ہے، کیونکہ یہ سل سے پہلے ہوتی ہے یا اس کے بعد، جالینوس، اس کا خیال خس کے متعلق تم کو معلوم ہی ہو چکا ہے۔ میرے نزدیک اس قول (چیستان) کی ایک صورتِ تاویل نظر آتی ہے: وہ یہ ہے کہ سل سے اُس کی مراد دق ہے، اور اس کے قول میں "خس" قضیہ مہملہ[1] کا موضوع ہے (کلیہ اور دائمیہ نہیں ہے) جو کہ دوام اور عموم کو نہیں چاہتا۔ گویا بقراط کہتا ہے۔ کہ خس کی ایک قسم ایسی ہے جو تمام بخاروں میں زیادہ ردی ہے، کیونکہ وہ دق سے قبل ہوتی ہے، یا اس کے بعد" ۔ اور بقراط کے اِس قول (دق سے قبل ہوتی ہے یا بعد) کے معنے یہ ہیں کہ جس وقت بخار دیرینہ ہو کر اور مدتِ دراز تک قائم رہکر ایذا پہونچاتے رہتے ہیں، نیز جبکہ یہ بے قاعدہ ہوتے، اور مختلف قسم کے ہوتے ہیں، تو ایسے بیقاعدہ دیرینہ بخاروں کا انجام بالعموم یہ ہوتا ہے۔ کہ اعضاء رئیسہ تک اشتعال پیدا ہو جاتا ہے، اور دق لاحق ہو جاتی ہے ۔ اور اِس قسم کے بے قاعدہ بخاروں کی شان یہ ہوتی ہے، کہ وہ آخر کار ایک طریقہ پر ٹھہر جاتے ہیں (یعنی بے قاعدہ سے باقاعدہ ہو جاتے ہیں، اور باری مقررہ اوقات میں آنے لگتی ہے) اور وہ ایک طریقہ (مقررہ دورہ) بالعموم "ربع" ہی کا ہوتا ہے، جس کو ہم بیان بھی کر چکے ہیں ۔ لیکن ان حمیات کا انجام ربع کی طرف اُسی وقت ہوتا ہے، جبکہ اخلاط کی مقدار (نسبتاً) زیادہ ہو (اور یہ غلیظ ہوں) اور رطوبات میں کثرت ہو، اور (یہ ظاہر ہے کہ) جب ذوبان زیادہ ہو جاتا ہے، اور استفراغات محسوسہ[2] وغیر محسوسہ پے در پے ہوتے ہیں، تو اخلاط میں

---

[1] منطق میں قضیہ مہملہ ایسے قضیہ (جملہ) کو کہتے ہیں جو کلی نہ ہو۔ بلکہ اگر کوئی ایک فرد بھی اس کا سچا ہو۔ تو وہ قضیہ جھوٹا نہیں ہو سکتا ۔ مثلاً کہا جائے کہ "انسان کانا ہوتا ہے"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ گاہے کوئی انسان کانا بھی ہو سکتا ہے ہر انسان کا ایسا ہونا ضروری نہیں ہے ۔

[2] استفراغات محسوسہ کی مثال پیشاب، پاخانہ اور پسینہ ہے، اور استفراغات غیر محسوسہ کی مثال "تحلیل" ہے ۔

رمادیت بہت ہی قلیل اور بہت ہی غلیظ باقی رہ جاتی ہے، جس سے باری کا دیر میں آنا ضروری ہے۔ چنانچہ جس مادہ سے ربع پیدا ہوتا، اس سے خمس پیدا ہوجاتا ہے۔ ایسی حالتوں میں یہ بھی ممکن ہے کہ بدن ایسے اشتعال کے لئے مستعد ہوجائے، جو اسے دق میں مبتلا کردے +

صورت دیگر اسی طرح جب تپ دق اولاً ہو، تو یہ بعید نہیں ہے کہ دق کے آخر میں قلتِ اخلاط کی وجہ سے اُن میں تھوڑی سی رمادیت پیدا ہوجائے۔ اس کے بعد اس تھوڑی سی رمادیت میں تعفن پیدا ہوجائے، جس سے یہ بخار (خمس) لاحق ہوجائے اور چونکہ تپ دق بدن کو ضعیف کردیتی ہے، لہٰذا اس کے بعد پیدا ہونے والا حمائے خمس یقیناً ردی ہوگا۔ کیونکہ یہ (حمائے خمس) اِس امر کی علامت ہے کہ اُس خلط میں بھی احتراق پیدا ہوگیا ہے، جو کہ مقدارِ قلیل میں باقی رہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اِس قلیل المقدار خلط کی رمادیت بھی کم ہوتی ہے +۔ اِس حمائے خمس کے زیادہ ردی ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اِسکی وجہ سے تپِ دق میں زیادتی ہوجائے گی، اور یہ بخار دوہرا (مضاعف) ہوجائیگا +

یہ ضروری نہیں ہے کہ جن امراض کا کسی خاص زمانہ یا کسی خاص ملک میں مشاہدہ نہو، اُنکے وجود سے انکار کردیا جائے (جیسا کہ جالینوس نے کیا ہے)، کیونکہ اِس قسم کے امراض لاتعداد ہیں (جو خاص ملک اور خاص زمانہ میں نمودار نہیں ہوتے، اور دوسرے ملکوں اور دوسرے زمانوں میں نمودار ہوجاتے ہیں) +

اِسی طرح یہ کہنا بھی مناسب نہیں ہے کہ "خمس کے وجود کے لئے پانچویں مادے (اخلاط چہارگانہ کے علاوہ) کا ہونا ضروری ہے" کیونکہ سوداء کا دورہ جو ربعاً (چوتھے روز) ہوا کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ سوداء سوداء ہی ہے (اور اسکی ذات کا مقتضا ہی یہ ہے کہ چوتھے روز دورہ کرے)، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ

سودا ر غلیظ اور قلیل ہے + لہذا گا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ بعض اشخاص میں (ربع کی نسبت) سودا ، زیادہ غلیظ اور قلیل ہو ، اور اس میں تعفن عارض ہو (تو اس صورت میں خمس پیدا ہو سکتا ہے) +

اسی طرح اس بات پر کسی کا یہ اعتراض کرنا بھی جائز نہیں کہ اسی طرح بلغم کے قریب و غلیظ ہو جانے پر اس کے لئے بھی دوسری نوبتیں ہو سکتی ہیں " (اس کا جواب ہم یہ دیتے ہیں) کہ جواز و امکان میں گنجائش بہت زیادہ ہے ۔ اور کسی دعویٰ کے نقیض (خلاف) کے الزام سے بچنا بہت[1] مشکل ہے پھر یہ بھی بات ہے کہ جو چیز کبھی نہ دیکھی اور نہ سُنی گئی ہو ، اور جس چیز کو کسی تجربہ کار یا عالم نے نہ بتایا ہو ، ایسی چیز کا جواز و امکان بھلا اسکے برابر ہو سکتا ہے ، جسکی شہادت بقراط جیسے (فاضل محقق و تجربہ کار) نے دی ہو + علاوہ ازیں مجھ سے ایک معتبر شخص نے بیان کیا ہے کہ اس نے حمائے تسع کا مشاہدہ کیا ہے ، اور خمس کو تو میں نے بذاتِ خود بارہا دیکھا ہے ، اور مجھے اس کی ضرورت پیش نہیں آئی کہ میں یہ کہوں کہ اس بخار کا مادہ (سودا کے علاوہ) کوئی دوسری خلط ہے " +

علاج

اس قسم کے بخاروں کا علاج " ربع بلغمی " کے علاج کے قریب ہے ۔ ان کے علاج میں فاقے اور لطافت پیدا کرنے والی تدبیر کی زیادہ ضرورت ہے ، اور نیند کی حاجت ہے ، جو غذاء کیلئے ہاضم ہے ۔ تاکہ مادۂ غلیظ تحلیل ہو جائے ، اور نضج پا جائے

---

[1] مثلاً آپ نے کسی چیز کا دعویٰ کیا تو دوسرے غیر منصف شخص کو موقعہ اعتراض مل سکتا ہے اور وہ کہہ سکتا ہے کہ " ممکن ہے کہ ایسا نہو " لیکن ایسے اعتراض سے نفس دعویٰ باطل نہیں تاہم خصوصاً اگر وہ دعویٰ کسی دلیل سے قوی ثابت ہو گیا ہو ۔ مترجم +

اسی طرح غلظت پیدا کرنے والی تدابیر کی بھی حاجت ہے، تاکہ اس کی وجہ سے قوت کمزور نہ ہو، اور یہ (دونوں یعنی تلطیف وتغلیظ) گویا ایک دوسرے کے مضاد ومخالف ہیں (کیونکہ یہاں لطافت وغلظت پیدا کرنے والی تدابیر کے اجتماع کی ضرورت ہے)+

چونکہ اس قسم کے بخاروں میں قوت زیادہ ضعیف نہیں ہوتی، لہٰذا ہم بلا خوف وخطر ایک عرصہ تک لطیف تدابیر استعمال میں لاتے، اور مریض کو عرصہ تک فاقہ کراتے ہیں۔ پھر تلطیف تدبیر سے جو ضرر پہونچتا ہے، ہم اسکی تلافی جب چاہیں اس طرح کرتے ہیں کہ مریض کو ایسی غذائیں کھلاتے ہیں، جو جیّد اور زود ہضم ہوتی ہیں، خون زیادہ پیدا کرتی ہیں، اور وہ مادہ کو غلیظ کرنے والی، یا اُس کو زیادہ کرنے والی نہیں ہوتیں+

ان بخاروں کے لئے زیادہ مفید اور نافع معالجہ یہ ہے کہ کنکی (خربق) سے، یا بزر فجل مخربق (تخم مولی کنکی کے ہمراہ) سے یا مین بیل اور تخم بتھوا کھلا کر قے کرائیں۔ اور ایارجات کھلا کر اسہال لائیں۔ اس کے بعد تریاق جیسی ادویہ استعمال میں لائیں۔ اس وقت (یعنی استفراغ کے وقت) دواؤں سے، اور گرم حمام سے۔ پانی اور مرطبات کا استعمال کئے بغیر، پسینہ لانا بھی نفع دیتا ہے+

تمت

مُفید اضافات

طبع دویم میں یہ مفید اضافات کتاب "حمیات اجامیہ" اور "بخاروں کے اصول علاج" سے اخذ کئے گئے ہیں +

محمد کبیرالدین

۲۷- جون ۱۹۳۳ء

مواظبہ بلغمیہ کیلئے بعض اطبائے دہلی کا معمول مطب

ابتدائے صبح کے وقت نسخۂ ذیل استعمال کرتے ہیں:

شیرہ بادیان ۵ ماشہ، شیرہ مویز منقٰی ۹ دانہ، عرق بادیان اور عرق مکوہر ایک ۶ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کرکے اور چھانکر پلائیں۔ اگر تین روز کے بعد بخار باقی رہے، تو خاکشی، ماشہ چھڑک کر پلائیں +

اگر تقویت دماغ مدنظر ہو تو خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا، ماشہ کھلاکر مذکورہ بالا نسخہ، شیرہ بادیان والا پلائیں۔ اگر معدہ زیادہ خراب ہو، تو جوارش کمونی، ماشہ، یا جوارش جالینوس، ماشہ کھلاکر مذکورہ بالا نسخہ شیرۂ بادیان والا استعمال کرائیں +

سردیوں کے موسم میں، اور علی الخصوص حمائے بلغمیہ میں شیرہ جات سے اجتناب کیا جاتا ہے، اور شیرہ جات سے بہتر جوشاندہ کو سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اگر ان حالات میں

شیرہ جات استعمال کئے جائیں، تو نسخہ تیار ہونے کے بعد اس کی سردی مار لی جائے
اور حرارت پہونچا کر اسے نیم گرم کر لیا جائے +

بعض اوقات صبح کے وقت نسخہ خلل شکم اور شام کے وقت وہی نسخہ مذکورہ شیرہ بادیان والا پلاتے ہیں، کیونکہ مذکورہ بالا نسخہ ازالۂ مرض کے لئے عام طور پر ناکافی ثابت ہوا کرتا ہے +

نسخہ خلل شکم (نقوع پیٹ خلل[1]): گل بنفشہ ۷ ماشہ، مویز منقیٰ ۹ دانہ، بادیان ۷ ماشہ، بیخ کاسنی ۷ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، سب کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو دیں، اور صبح کے وقت چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر نیم گرم پلائیں +

رموز مطب اگر معدہ اور امعاء میں لیسدار بلغم چسپاں ہو، اور براز میں اس قسم کا بلغم ذینل کے ساتھ ملا ہوا خارج ہوتا ہو، تو تخم کشوث تنہا، یا تخم کشوث اور پرسیاؤشاں دونوں، ہر ایک ۵ ماشہ ان پانچ دواؤں میں اضافہ کریں +

اگر مواظبہ کے ساتھ احشار یا معدہ میں ورم ہو، تو نقوع پیٹ خلل میں آب برگ کاسنی سبز مروق ۴ تولہ تنہا، یا آب برگ کاسنی سبز مروق اور آب برگ مکوہ سبز مروق ہر ایک ۴ تولہ اضافہ کر کے پلائیں +

اگر بخار کے ساتھ نزلہ کی شکایت بھی ہو، یا اسی اثنا میں پیدا ہو جائے تو اس نسخہ میں تخم خطمی، تخم خبازی ہر ایک ۷ ماشہ اضافہ کر دیں +

اگر بخار کے ساتھ حلق میں درد ہو تو برگ توت ایک تولہ اضافہ کریں، اور بجائے خمیرہ بنفشہ کے شربت شہتوت ۲ تولہ حل کر کے پلائیں +

اگر بخار کے ساتھ کھانسی بھی ہو، تو اصل السوس مقشر (ملٹھی) پانچ ماشہ تنہا، یا اس کے ساتھ گل گاؤزبان ۵ ماشہ بھی اضافہ کریں +

اگر بخار کے ساتھ ورم طحال بھی ہو، تو انجیر زرد دو عدد ٹکڑے ٹکڑے کر کے نسخہ میں اضافہ کر کے رات کو بھگو دیں +

اگر آنتوں میں خراش اور پیچش کی شکایت ساتھ ہو، تو لعاب ریشہ خطمی ۷ ماشہ الگ نکال کر صبح کے وقت نسخہ کی تیاری کے بعد شامل کر کے پلائیں +

اگر حمیٰ مواظبہ کے ساتھ صفراء کی زیادتی ہو، صفراوی قے اور متلی کی شکایت ہو، منہ کا مزہ نمکین ہو، منہ سے بلغم نمکین خارج ہوتا ہو، یا پیاس کی شدت ہو، تو ان تمام صورتوں میں آلو بخارا ۵ دانہ اضافہ کر دیں +

---

[1] نسخہ خلل شکم دراصل ایک نسخہ منضج ہے، جس کے بعد تلیین و اسہال کی دوائیں استعمال کرائی جاتی ہیں +

اگر بخار کے ساتھ فسادِ خون کے آثار و قرائن بھی ہوں، مثلاً جلد کی رنگت اور حالت بدلی ہوئی ہو، یا خارش وغیرہ جیسے جلدی امراض میں مریض مبتلا ہو، تو شاہترہ، چرائتہ ہر ایک، ماشہ نسخہ مذکورہ میں بڑھا دیں +

اگر بخار کی مریضہ کا حیض بند ہو، تو تخم خیارین نیکوفتہ، تخم کاسنی نیکوفتہ ہر ایک، ماشہ بڑھائیں +

اگر بخار کے ساتھ یرقان لاحق ہو جائے، تو تخم خیارین نیکوفتہ، ماشہ بھگونے کی دواؤں میں شامل کریں۔ اور مولی کے سبز پتوں کا پانی ۴ تولہ صبح کے وقت نسخہ میں اضافہ کرکے پلائیں +

اگر اخلاط بلغمیہ زیادہ غلیظ و بارد ہوں، اور تفتیح عروق و مجاری زیادہ منظور ہو، تو بیخ بادیان، ماشہ، اصل السوس مقشر ۵ ماشہ اضافہ کریں +

اگر تحلیل رطوبات اور تلطیف مادہ زیادہ مدنظر ہو، اور مریض بلغمی المزاج اور فربہ بلغمی ہو، تو بیخ اذخر اور بیخ کبر ہر ایک، ماشہ اضافہ کریں +

اگر مواظبہ کے ساتھ استسقاء بھی ہو، تو انجیر زرد ۵ عدد، اور تخم کشوث ۵ ماشہ (پوٹلی میں باندھ کر) نسخہ میں اضافہ کریں +

اگر اجابت معمول سے نرم اور کئی بار آتی ہو، تو خمیرہ بنفشہ کی بجائے شربت بنفشہ ۴ تولہ استعمال کریں۔ اور اگر دست آرہے ہوں، تو آب بارتنگ سبز مروق ۴ تولہ اضافہ کریں، اور خمیرہ بنفشہ کی بجائے رُب بہی شیریں ۲ تولہ ملا کر پلائیں +

اگر قبض رفع کرنا ہو، تو گل سرخ، ماشہ اضافہ کریں، بشرطیکہ نزلہ نہ ہو، ورنہ سنا مکی ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک، یا ریوند چینی ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک اضافہ کریں +

اگر اس نسخہ کو سات روز پلانے کے باوجود بخار رفع نہ ہو (جیسا کہ بعض اوقات اسی نسخہ سے بخار دور بھی ہو جایا کرتا ہے) تو خاکسی، ماشہ اضافہ کریں، یعنی دوا رتیار ہونے کے بعد اوپر سے چھڑک کر پلایا کریں +

بعض لوگ تیسرے ہی دن نسخہ خلل غُلکم میں خاکسی بڑھا دیا کرتے ہیں +

اگر اس معمولی تلیین سے بخار نہ جائے، تو اسہال کا انتظام کریں، یعنے ادویہ مسہلہ اسی نسخہ میں اضافہ کرکے پلائیں +

ادویہ مسہلہ یہ ہیں: گل سرخ، سنا مکی ہر ایک سات ماشہ، مغز فلوس خیار شنبر، ترنجبین، شکر سرخ، ہر ایک چار تولہ، شیرہ مغز بادام

شیوں ۵ عدد (یا روغن بادام شیریں ۹ ماشہ) پہلی دو دوائیں تو شب کے وقت نسخہ کے دوسرے اجزاء کے ساتھ بھگوئی جاتی ہیں، اور دوسری دوائیں صبح کے وقت ملائی جاتی ہیں۔ اور آخر میں دواء کو چھانکر شیرہ مغز بادام یا روغن شامل کرکے پلا دیا جاتا ہے +

صبح کو یہ دواء پلائی جائے، اور سہ پہر تک مریض کو کوئی غذاء نہ دیجائے۔ پیاس کے وقت اور بلا پیاس کے عرق بادیان تنہا یا عرق گاؤزبان کے ساتھ نیگرم پلاتے رہیں۔ اس سے دستوں کے آنے میں امداد حاصل ہوتی ہے +

اس مسہل سے سہ پہر تک عموماً چار پانچ دست آجاتے ہیں، اگرچہ بعض لوگوں میں اس سے کم اور اس سے زیادہ بھی دست آسکتے ہیں +

اگر اتفاقاً دوپہر اور سہ پہر تک دست نہ آئیں، تو بطور مدد کے شربت ورد مکرر ۴ تولہ۔ شربت دینار ۴ تولہ۔ عرق بادیان ۱۲ تولہ۔ یا ۱۶ تولہ میں ملا کر نیم گرم کرکے پلائیں۔ اس کے بعد شام تک عموماً دست آجایا کرتے ہیں +

دست آنے کے بعد سہ پہر کے وقت مونگ کی ملائم اور نرم کھچڑی کھلائیں، جس میں چاول اور دال اچھی طرح گل گئے ہوں +

اور اگر دست نہ آئے ہوں، تو شام اور رات تک دستوں کا انتظار کریں۔ اور کوئی غذاء نہ دیں۔ ہاں جب دواء مسہل کا کوئی اثر نہ رہے، بیقراری، بے چینی، اور شکم میں بوجھ نہ ہو، اور کافی دیر تک فاقہ کی وجہ سے بھوک لگ چکی ہو، تو کوئی ہلکی غذاء، مثلاً مونگ کی دال کا پانی، ساگودانہ۔ یخنی گوشت یا نہایت پتلی کھچڑی کھلائیں +

دوسرے روز صبح کے وقت تبرید کا یہ نسخہ پلائیں:

نسخہ تبرید: شیرہ بادیان ۵ ماشہ، لعاب ریشہ خطمی ۵ ماشہ، عرق بادیان ۱۲ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۴ تولہ ملا کر اور خاکسی ۷ ماشہ چھڑک کر پلائیں +

اس کے دوسرے روز پھر بدستور سابق مسہل پلائیں، اور اسی طرح ایک معتد کا وقفہ دیکر تیسرا مسہل دیں +

اس طرح دو تین مسہلوں کے بعد بخار خود بخود رفع ہوجاتا ہے، اگر اس طرح بخار رفع نہ ہو تو کوئی مانع حمی نسخہ استعمال کریں، جن میں سے بعض نسخے دستور علاج میں گزر چکے ہیں، اور بہت سے اس کے بعد مذکور ہونگے +

دوسرا دستور

بعض لوگ نسخۂ بیٹ خلل چھ سات روز پلا کر اس میں سنا رکی ۲ تولہ، گلقند ۴ تولہ اضافہ کرکے مسہل دیتے ہیں، اور دوسرے روز نسخۂ تبرید ذیل پلاتے ہیں :

نسخۂ تبرید:- خمیرۂ گاؤزباں ایک تولہ کو چاندی کے ورق ایک عدد میں لپیٹ کر کھلائیں، اوپر سے شیرۂ عناب پانچ دانہ، عرق گاؤزباں اور عرق کاسنی ہر ایک ۸ تولہ میں نکالکر شربت بنفشہ چار تولہ ملاکر اور تخم ریحان پانچ ماشہ چھڑک کر پلائیں +

پھر تیسرے روز (آٹھویں روز) ایک قوی مسہل دیتے ہیں، یعنے نسخۂ خلل شکم میں تربد سفید ۶ ماشہ، سنا رکی ایک تولہ اضافہ کرکے رات کے وقت بھگو دیتے ہیں، اور صبح کے وقت جوش دیکر اور مل چھانکر مغز املتاس ۵ تولہ، گلقند ۴ تولہ اور روغن بادام شیریں ۴ ماشہ شامل کرکے پلاتے ہیں، اور دوسرے روز بدستور تبرید مذکور پلاتے ہیں۔ اسی طرح گاہے تیسرا اور چوتھا مسہل بھی دیتے ہیں +

واضح ہو کہ اس بخار میں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو مسہل علی الصباح (تقریبًا چار بجے) پلا دینا چاہیئے، تاکہ بخار کی نوبت سے پہلے ہی دستوں سے فراغت حاصل ہو جائے۔ اگر دیر میں مسہل پلایا جائیگا تو بخار کے چڑھ جانے کی صورت میں دست نہ آئیں گے، یا کم آئیں گے، اور پریشانیاں بڑھ جائیں گی +

تنقیہ کے بعد عمومًا بخار دور ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی بخار دور نہ ہوا تو نسخہ زلال برنجاسف، یا نسخہ شکاعی بادآورد، یا اٹھ پہری اجوائن، یا چکیدۂ کاسنی، یا ذیل کا کوئی دوسرا نسخہ استعمال کریں +

نسخہ زلال برنجاسف: برنجاسف ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک لے کر رات کے وقت گرم پانی میں بھگو دیں، اور صبح کے وقت اس کا زلال (نتھرا ہوا صاف پانی) لیکر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلا دیں +

نسخہ شکاعی بادآورد: شکاعی، بادآورد، ہر ایک ۳ ماشہ، شب کے وقت گرم پانی میں بھگو دیں، اور صبح کے وقت اس کا زلال لیکر شربت بنفشہ ۲ تولہ سے شیریں کرکے پلا دیں +

نسخہ اجوائن اٹھ پہری: اجوائن دیسی ایک تولہ لیکر صبح کے وقت مٹی کے کورے آبخورے میں ۱۲ تولہ پانی میں بھگو دیں، اس آبخورہ کو دن کے وقت

سایہ میں رکھیں اور رات کے وقت شبنم میں۔ دوسرے روز (آٹھ پہر کے بعد) صبح کے وقت اس کا زلال چھانکر پلا دیں +

نسخہ چکیدۂ کاسنی: تخم کاسنی ایک تولہ کو نیکوب کر کے رات کے وقت گرم پانی میں بھگو کر صبح کے وقت چارتہ کی صافی میں، جس کے چار دن کونے چار رنگر لیوں سے باندھ دیئے گئے ہوں، سات مرتبہ رنگریزوں کی رینی کے مانند ٹپکائیں، اس کے بعد شربت بزوری ۴ تولہ ملاکر پلائیں۔ گاہے خاکسی ۷ ماشہ بھی چھڑک دیا کرتے ہیں +

جوشاندۂ گل غافث۔ معرق و مانع حمی ہے: گل غافث ۹ ماشہ جوشدیکر چھان لیں، اور سکنجبین ۳ تولہ ملاکر یا اس کے بغیر پلائیں +

مغز کرنجوہ ایک ماشہ کو مرچ سیاہ سات عدد کے ساتھ پانی میں پیسکر پلانے سے بلغمی بخار دور ہوجاتا ہے۔ یہ بالخاصہ مانع حمی اور مانع نوبت ہے +

نسخہ خاکسی ہفت جوش: بلغمی بخاروں کے لئے مفید ہے: خاکشی ۷ ماشہ کو پانی میں جوش دیکر شربت بنفشہ دو تولہ ملاکر پلائیں۔ پہلے روز ایک جوش دیکر پلائیں، اور دوسرے روز دو جوشدیکر پلائیں، اسی طرح سات جوش تک پہونچائیں، اور اس کے بعد ایک ایک جوش کم کرکے ترک کر دیں +

انتباہ (۱) نوبت کے شروع ہونے سے قبل قے کرا دیں تو بہت ہی بہتر ہے +

(۲) نوبت کے آنے سے پہلے کچھ کھانے کے لئے نہ دیں، اور نہ سونے دیں۔ بخار کی باری ایسی حالت میں آنی چاہئے، جبکہ پیٹ ہلکا ہو +

مذکورہ بالا دوائیں، جو عموماً اسہال وتلیین کے بعد استعمال کی جاتی ہیں، عموماً صبح کے وقت دی جاتی ہیں، اور شام کے وقت نسخہ شیرہ بادیان دالا دیا جاتا ہے +

بعض اطباء کا معمول

بعض اطباء بطور منضج یہ نسخہ پلاتے ہیں:-

نسخہ منضج:- بادیان، اصل السوس مقشر ہر ایک چار ماشہ، انیسون تین ماشہ، تینوں کو جوش دیکر چھان لیں، اور گلقند دو تولہ سے چار تولہ تک ملاکر دیں۔ گاہے دواؤں کی حرارت کم کرنے کے لئے زرشک پانچ ماشہ اضافہ

کرتے ہیں۔ اور اگر تنقیح کی ضرورت ہو، تو شربت بزوری یا سکنجبین بزوری دو تین تولہ شامل کرکے پلائیں +

جب ایک ہفتہ گزر جائے اور قارورہ وغیرہ میں نضج ظاہر ہونے لگے، تو پرسیاوشان پانچ ماشہ، تربد سفید چھ ماشہ، مویز منقے دو تولہ، انجیر زرد تین عدد، برگ سنا ایک تولہ منضج میں اضافہ کرکے جوش دیں۔ اور چھانکر مغز املتاس چھ تولہ، گلقند چار تولہ حل کرکے دوبارہ چھانیں اور روغن بادام شیریں چار ماشہ (یا شیرۂ مغز بادام شیریں سات عدد) اضافہ کرکے پلائیں +

اگر بلغم غلیظ کو خارج کرنا مقصود ہو، اور مسہل قوی دینا چاہیں، تو جب چار گھڑی رات باقی رہے، حب ایارج سات ماشہ کو گرم پانی سے کھلا کر سلا دیں، اور صبح کے وقت مسہل مذکور پلائیں +

واضح ہو کہ مسہل قوی پلانے سے ایک روز قبل سُدوں کو خارج کرنیکے لئے یہ مسہل خفیف پلانا مناسب ہے +

نسخہ مسہل خفیف:۔ بادیان، بنفشہ، خطمی ہر ایک چھ ماشہ، سنائے مکی ایک تولہ، گل سرخ پانچ ماشہ، مویز منقے دو تولہ، تخم کاسنی نو ماشہ، سپستان گیارہ عدد پانی میں جوشدیکر گلقند یا شربت بنفشہ دو تولہ ملاکر پلائیں، جب سُدے خارج ہو جائیں تو دوسرے روز مذکورہ مسہل قوی پلائیں +

اسی طرح حب ایارج کے استعمال سے جب تک ایک دو اجابت نہ ہو جائے صبح کے وقت جوشاندۂ مسہل نہ پلائیں +

دو تین مسہل کے بعد اگر تپ دور نہ ہو، اور دو ہفتے گذر چکے ہوں، تو قرص[1] گل صغیر عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں یا دوسری مانع حمی ادویہ کھلائیں +

معمولات و مجربات حمائے مواظبہ

جن میں سے بیشتر بالخاصہ مانع حمی و مانع نوبت ہیں، اور جنکا استعمال تنقیہ کے بعد کرنا سودمند ہوتا ہے +

دوائے شب یمانی:۔ شب یمانی (پھٹکری) اور مصری دونوں

---

[1] **نسخہ قرص گل صغیر**، بلغمی اور مرکب بخاروں کو دور کرنے کے لئے مفید ہے: گل سرخ تین تولہ۔ ملٹھی، عصارۂ غافث، افسنتین ہر ایک سوا تولہ، مصطگی، تگر، بالچھڑ، اگر، اذخر ہر ایک چار ماشہ، سب کو کوٹ چھانکر گلاب میں گوندھ کر قرص [illegible]

ہموزن کو کوٹ چھانکر ایک ماشہ سے دو ماشہ تک سرد پانی کے ساتھ کھلائیں، اور اگر پھٹکری کو بریاں کر لیا جائے تو بہتر ہے، لیکن اگر مریض کو خشک کھانسی ہو تو نہیں دینا چاہئے۔ اس دوا سے بعض آدمیوں کو دست آنے لگتے ہیں، اور فی الفور بخار دفع ہو جاتا ہے +

دیگر۔ تپ بلغمی کے لئے مفید ہے، کو بیل کر بجوہ تین عدد کو ایک دو مرچ سیاہ کے ساتھ پانی میں پیسکر پلائیں +

حب قرظم، تپ مواظبہ کے لئے مفید ہے۔ **نسخہ**: مغز تخم کرڑ، تربد سفید ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، غاریقون سفید، تخم کرفس، انیسون، ہر ایک پونے دو ماشہ، نمک ہندی ایک ماشہ، سب کو کوٹ چھانکر عرق بادیان میں گوندھکر گولیاں بنائیں، یہ تمام ایک خوراک ہے، لیکن کمزور مریضوں میں اسکی دو خوراک کر سکتے ہیں۔ یہ تپ مواظبہ میں منقی و مسہل ہونے کی وجہ سے مفید ہے +

حب ہندی: تپ لرزہ کو دفع کرنے کے لئے مفید ہے +

نسخہ: پھٹکری بریاں، سہاگہ بریاں، نمک لاہوری، اجوائن خراسانی ہر ایک ایک تولہ کو کوٹ چھانکر برگ دھتورہ کے پانی میں گوندھکر چنے کی برابر گولیاں بنائیں، تپ لرزہ آنے سے دو گھڑی پیشتر ایک یا دو گولی کھلائیں +

حب سم الفار، تپ لرزہ کے لئے معمول ہے، **نسخہ**:- کتھہ سفید چار تولہ، گل سرخ چار ماشہ، سم الفار (سنکھیا) چار رتی، تینوں کو پیسکر مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں، تپ آنے سے تین چار گھنٹے پیشتر ایک گولی کھلائیں ترشی بادی اور تیل سے پرہیز کریں +

دوا، تپ لرزہ کو روکنے کے لئے بے نظیر ہے۔ **نسخہ**:- ہرتال طبقی، مینسل کیری، دونوں کو گھیکوار کے رس میں چار پہر تک کھرل کریں، اسکے بعد سکورہ میں رکھکر گل حکمت کریں، اور خشک کرکے دس سیر جنگلی اوپلوں کی آگ دیں، سرد ہونے پر دوا کو نکال کر شیشی میں رکھیں، پہلے روز یہ دوا بقدر دو چاول کتھہ چونہ لگائے ہوئے پان میں رکھکر، یا بتاشہ میں ڈالکر کھلائیں، دوسرے اور تیسرے روز ایک ایک رتی دیں، غذا مونگ کی کھچڑی دیں +

دوا۔ بلغمی بخار کے لئے مفید ہے۔ **نسخہ**:- برگ تلسی چھ ماشہ مرچ سیاہ چار عدد، پیپل ایک عدد، مصری ایک تولہ، سب کو پانی میں پیس چھانکر پلائیں + دوا

نسخہ:- مرچ سیاہ، پیپل، کلونجی، چرائتہ، گیرو ہر ایک ایک ماشہ بھنگ دو ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر نوبت سے ایک گھڑی پیشتر بقدر ایک ماشہ سرد پانی سے کھلائیں، اگر مریض بچہ ہو تو اس کی عمر کے مطابق دیں +

شربت: تپ بلغمی کے لئے مفید اور معمول ہے، جس کے ساتھ کھانسی اور سوء القنیہ ہو، **نسخہ:-** بادیان، تخم کاسنی، تخم کشوث، بسفائج، تیز پات، سلیخہ، اسارون (تگر)، بیخ سوسن، سعتر، بالچھڑ، انیسون، تخم کرفس، اشکائی بادآورد، گل غافث، زوفائے خشک، ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، بیخ بادیان، بیخ کاسنی، گل سرخ، ریوند خطائی، لاکھ دھوئی ہوئی، شکر تیغال، پرسیاؤشان، گاؤزبان، عنب الثعلب ہر ایک سات ماشہ، اصل السوس مقشر ملٹھی، تخم خربزہ، تخم خیارین ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، مویز منقٰے چودہ ماشہ، انجیر زرد سات عدد، قند سفید آدھ سیر، بدستور شربت بنائیں +

مقدار خوراک: چار تولہ عرق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ +

قرص افسنتین صغیر: حکیم عابد سرہندی نے لکھا ہے کہ تپ بلغمی خواہ جدید ہو اور خواہ قدیم، شدید ہو یا ضعیف، اور خواہ بلغم کی کسی قسم سے پیدا ہوا ہو، معدہ و جگر قوی ہوں یا ضعیف، اور بسیط ہو یا دوسری قسم کے بخاروں کے ساتھ مرکب ہو، اس کے ازالہ کے لئے میں نے اس قرص کو مفید و مجرب پایا ہے۔ **نسخہ:-** افسنتین رومی (جو کہ نہایت تلخ ہو)، تخم کرفس، انیسون، مغز بادام تلخ، سب کو برابر وزن لیکر قرص بنائیں، اور سایہ میں خشک کر کے تھوڑے پانی کے ساتھ استعمال کریں +

قرص انیسون:- حکیم صاحب ممدوح لکھتے ہیں کہ میں نے ایک مریض کو دیکھا جسے مذکورہ بالا قرص افسنتین سے آرام نہیں ہوا تھا۔ لیکن اس قرص انیسون کے استعمال سے آرام ہو گیا۔ **نسخہ:-** انیسون، افسنتین، مغز بادام تلخ، بالچھڑ، ایلوا، ہر ایک چودہ ماشہ۔ عصارۂ غافث، تیز پات، اسارون، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ مصطگی۔ تخم کرفس ہر ایک ساڑھے تین ماشہ کوٹ چھانکر گلاب میں گوندھکر قرص بنائیں اور بقدر تین چار ماشہ جوشاندہ افسنتین کے ساتھ استعمال کریں +

حب اجوائن: ہر قسم کے نوبتی بخاروں خصوصاً روزانہ بخاروں میں مفید ہیں۔ **نسخہ:-** اجوائن خراسانی، پھٹکری بھریاں، سہاگہ بریاں، نمک لاہوری ہر ایک ایک تولہ کو باریک پیس چھانکر دھتورہ کے پتوں کے پانی میں گوندھیں

اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں ۔ **مقدار خوراک** :۔ بخار کی نوبت سے دو گھنٹے پہلے ایک یا دو گولیاں پانی کے ساتھ کھلائیں ۔

حب تلسی ۔ روزانہ اور دوسرے نوبتی بخاروں میں مستعمل ہیں :۔

نسخہ :۔ تلسی کے پتے اور مرچ سیاہ دونوں برابر وزن لیکر خوب کھرل کریں، اور چنے برابر گولیاں بنا کر رکھیں ۔ **مقدار خوراک** : بخار کی نوبت سے ایک دو گھنٹہ پہلے ایک یا دو گولیاں پانی کے ساتھ دیں ۔

حب دیگر :۔ ارنڈ کی کونپل تین تولہ، مرچ سیاہ چھ ماشہ، کھانے کا نمک ایک تولہ ۔ تینوں کو باریک پیسکر چنے کے برابر گولیاں بنائیں ۔

مقدار خوراک :۔ بخار کی نوبت سے دو گھنٹے پہلے ایک گولی اور ایک گھنٹہ پہلے ایک گولی پانی کے ساتھ کھلائیں ۔

سفوف بنگ :۔ نوبتی بخاروں میں نوبت اور لرزہ کو روکنے کے لئے مفید و مجرب ہے ۔ **نسخہ** :۔ مرچ سیاہ، پیپل، کلونجی، چرائتہ، گیرو، ہر ایک ایک ماشہ، برگ بھنگ دو ماشہ، سب دواؤں کو باریک پیس چھانکر سفوف بنائیں ۔ **مقدار خوراک** :۔ بخار کی نوبت سے ایک گھنٹہ قبل ایک ماشہ سفوف پانی کے ساتھ کھلائیں ۔

حب کرنجوہ : روزانہ بلغمی بخار میں مفید و مجرب ہے، اور بالخاصہ مانع نوبت ہے ۔ **نسخہ** :۔ پیپل، مغز کرنجوہ، ہر ایک ایک تولہ، زیرہ سفید، برگ ببول ہر ایک چھ ماشہ ۔ سب کو باریک پیس چھانکر پانی میں گوندھیں اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں ۔ **مقدار خوراک** : ایک ایک گولی صبح دوپہر اور شام کے وقت پانی کے ساتھ کھلائیں، تین چار روز کے استعمال سے بخار دور ہو جائیگا ۔

چٹکلہ تپ بلغمی (روزانہ بخار) اور تپ سوداوی (چوتھیہ بخار) کو دفع کرنے کے لئے مجرب بتایا جاتا ہے ۔ خصوصاً جبکہ بعد تلیین استعمال کیا جائے :۔ مکڑی کے سفید جالے جو روپیہ کے برابر مکانات میں ہوتے ہیں، نصف عدد سے ایک عدد تک لیکر گڑ میں لپیٹ کر مریض کو اطلاع کئے بغیر نوبت سے قبل کھلائیں، اسی روز باری رک جائیگی (واللہ اعلم) ۔

حمیات صفراویہ کیلئے مفید نسخے

نسخہ جات مبردہ

نسخہ: آب زلال تمر ہندی تین تولہ، شیرہ تخم کاسنی، شیرہ مغز کدو، ہر ایک چھ ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، عرق گاؤزبان دس تولہ، عرق گلاب پانچ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر چار تولہ ملائیں، اور خاکسی پانچ ماشہ چھڑک کر پلائیں +

نسخہ: لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ مغز تخم خیارین ۷ ماشہ، عرق گاؤزبان، عرق کاسنی ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ تین تولہ ملاکر اسپغول مسلم سات ماشہ چھڑک کر پلائیں +

نسخہ تبرید: شیرہ مغز تخم کدوئے شیریں ۷ ماشہ، شیرہ تخم خیارین ۷ ماشہ، شیرہ تخم کاہو مقشر سات ماشہ، عرق نیلوفر اور عرق بید سادہ ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ ملاکر خاکسی پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک چھڑک کر پلائیں۔ اگر قوت کمزور ہو یا بخار کے ساتھ خفقان ہو، تو مذکورہ عرقیات کی بجائے عرق بید مشک، عرق گلاب، عرق کیوڑہ ہر ایک ۴ تولہ میں شیرہ اور لعاب نکالیں +

اگر بخار کے ساتھ کھانسی ہو تو مذکورہ تبرید میں لعاب بہدانہ تین ماشہ اضافہ کریں نیز اگر گلے میں درد ہو تو شیرہ عناب ۵ دانہ اضافہ کریں، شربت نیلوفر کی بجائے شربت توت سیاہ ۲ تولہ داخل کریں، اور مناسب غرغرے استعمال میں لائیں + اگر بخار شدید ہو تو تبرید مذکور میں شیرہ مغز تخم تربوز سات ماشہ اور شیرہ تخم خرفہ ۳ ماشہ بھی اضافہ کر سکتے ہیں +

نسخہ تبرید: لعاب بہدانہ تین ماشہ، لعاب اسپغول پانچ ماشہ، شیرہ تخم کاسنی چھ ماشہ، عرق کو، عرق شاہترہ، اور عرق بید سادہ ہر ایک ۶ تولہ میں نکال کر سکنجبین بزوری سادہ دو تولہ حل کر کے خاکسی سات ماشہ چھڑک کر پلائیں، گاہے اس میں شیرہ تخم خیارین پانچ ماشہ بھی اضافہ کیا جاتا ہے +

نسخہ خیساندہ: تخم کاسنی نیم کوفتہ، مکوئے خشک، گل سرخ، گل نیلوفر ہر ایک چھ ماشہ، ملٹھی مقشر پانچ ماشہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل چھان کر مصری دو تولہ ملاکر پلائیں +

نقوع بارد، صفراوی بخاروں میں بطور مبرد و منضج پلایا جاتا ہے +

نسخہ:- گل بنفشہ سات ماشہ، عناب پانچ دانہ، آلو بخارا پانچ دانہ، تخم خیارین سات ماشہ، گاؤزبان پانچ ماشہ، سب کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل چھانکر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملاکر پلائیں، اگر کھانسی ہو، تو آلو بخارے کی بجائے مویز منقے نو دانہ، بہیدانہ سات ماشہ یا تخم خطمی سات ماشہ اضافہ کریں +

نسخہ:- خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں اوپر سے شیرہ عناب پانچ دانہ، عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں نکالکر شربت انگور دو تولہ ملاکر پلائیں۔ گاہے شیرہ آلو بخارا پانچ عدد اضافہ کرتے ہیں، اور تیسرے روز خاکسی سات ماشہ اضافہ کرتے ہیں +

گاہے بخار کی شدت کو دور کرنے کے لئے یہ نسخہ پلاتے ہیں:

نسخہ: شیرہ مغز تخم کدوئے شیریں، شیرہ مغز تخم تربوز ہر ایک پانچ ماشہ کو پانی میں نکال کر شربت غورہ ملاکر پلائیں، اور اگر حرارت کو اور بھی زیادہ کم کرنا مقصود ہو تو شربت نیلوفر دو تولہ اور نزلہ کی رعایت سے غورہ کے بجائے شربت بنفشہ دو تولہ اور قبض کی حالت میں شربت بنفشہ کے بجائے خمیرہ بنفشہ چار تولہ اضافہ کریں +

گاہے صفراوی بخار میں مندرجہ ذیل نقوع استعمال کرتے ہیں:

نسخہ:- گل بنفشہ، گل نیلوفر ہر ایک سات ماشہ، عناب پانچ دانہ، آلو بخارا پانچ دانہ، تخم خیارین نیکوفتہ پانچ ماشہ۔ تخم خبازی سات ماشہ + سب کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل چھانکر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملاکر پلائیں، گاہے تخم خبازی کے بجائے گاؤزبان پانچ ماشہ، اور رفع قبض کے لئے مویز منقے نو دانہ اضافہ کرتے ہیں +

حب کافور، تپ محرقہ اور تپ دق میں مفید ہے، حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ **نسخہ:-** صندل (گلاب میں گھسا ہوا) زہر مہرہ گھسا ہوا، کتھ سفید، کتیرا، تخم خرفہ مقشر، تخم خشخاش ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، کافور، زعفران، ہر ایک پونے دو ماشہ، سب کو باریک پیس چھانکر لعاب بہدانہ یا لعاب اسپغول میں گوندھکر گولیاں بنائیں۔ **مقدار خوراک،** ایک ماشہ ہمراہ بدرقہ مناسب +

سفوف ہندی: تپ محرقہ کے لئے نہایت مفید ہے +

نسخہ: گلو، بنسلوچن، زہر مہرہ گھسا ہوا، صندل سفید گھسا ہوا، کتھہ سفید، مروارید کھرل کئے ہوئے، ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، کافور، زعفران، ہر ایک سوا دو ماشہ، سب کو باریک پیس چھانکر سفوف بنائیں، اور بقدر مناسب شربت نیلوفر میں ملا کر کھلائیں +

قرص طباشیر

: گرم بخاروں میں تنقیہ کے بعد مستعمل ہے +

نسخہ: بنسلوچن ایک تولہ، زرشک دو تولہ، گل سرخ، تخم کاسنی، تخم خرفہ ہر ایک چھ ماشہ، کتیرا، نشاستہ ہر ایک تین ماشہ، گوند ببول دو ماشہ، کافور ایک ماشہ، زعفران دو رتی، سب کو کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں گوندھکر قرص بنائیں۔ **مقدار خوراک**: تین ماشہ قرص آب کاسنی مروق کے ساتھ دیں +

قرص طباشیر ملین

: گرم بخاروں میں مجرب ہے +

نسخہ: رب السوس، صندل سفید، کتیرا، گوند ببول ہر ایک سات ماشہ، تخم کاسنی، تخم خرفہ، تخم کاہو، گل ارمنی، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، مغز تخم کدوئے شیریں، مغز تخم خیارین، گل سماق، ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ، زرشک، بنسلوچن، ہر ایک ساڑھے چوبیس ماشہ، ترنجبین پینتیس (۳۵) ماشہ، کافور ساڑھے تین ماشہ، زعفران ایک ماشہ + سب کو کوٹ چھانکر لعاب اسپغول میں گوندھ کر حسب دستور قرص بنائیں + **مقدار خوراک**: تین ماشہ قرص مناسب بدرقے سے کھائیں +

قرص کافور

: مسہلات کے بعد استعمال کرایا جاتا ہے۔ جبکہ حرارت باقی رہ جائے اور ساتھ ہی کھانسی بھی ہو، **نسخہ**: - بنسلوچن، گوند ببول، کتیرا، صندل سفید، ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، نشاستہ، مغز تخم خیارین، مغز بہدانہ، اصل السوس مقشر ہر ایک نو ماشہ، مغز تخم کدوئے شیریں، خرفہ مقشر، ہر ایک ایک تولہ، اجوائن خراسانی دو ماشہ، کافور تین ماشہ، زعفران ڈیڑھ ماشہ، سب کو کوٹ چھانکر لعاب بہدانہ میں گوندھکر قرص بنائیں + مقدار خوراک: تین ماشہ قرص کو شربت نیلوفر میں ملا کر چٹائیں +

مسہلات حمیات صفراویہ کے لئے

(۱) املی بادہ تولہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت اس کا آب زلال لیکر ترنجبین اور شیرخشت ہر ایک ۴ تولہ ملا کر پلائیں + (شیخ)
(۲) آلوئے بخارا بیس دانہ لیکر پانی میں بھگوئیں اور مل چھانکر اس میں

شیرخشت، اور ترنجبین ہر ایک ۴ تولہ حل کر کے پلائیں +

(۳) بنجکاسنی، بنجا دیان، ہلیلہ زرد، مویز منقے، پانی میں جوش دیکر مغز تمر ہندی، ترنجبین، مغز املتاس حل کر کے پلائیں۔ اگر اسے زیادہ قوی کرنا چاہیں، تو سقمونیا ۴ رتی پہلے کھلا کر مذکورہ بالا نسخہ پلائیں +

مطبوخ آلو (جوشاندۂ آلو بخارا): تپ صفراوی کیلئے نہایت مفید ہے، صفراوی بخار میں حرارت کو دفع کرنے اور ضعف کی حالت میں قبض کو دور کرنے کے لئے (جبکہ قوی مسہل کی طاقت نہ ہو) دے سکتے ہیں +

نسخہ:- آلو بخارا بیس عدد، املی تین تولہ۔ دونوں کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں، یہاں تک کہ دونوں چیزیں بخوبی گل جائیں، اس کے بعد صاف کر کے قند سفید تین تولہ ملا کر پلائیں، اور چند روز تک برابر پلاتے رہیں +

دواء: تپ لرزہ اور صفراوی میں تلیین کے لئے مفید ہے۔ **نسخہ**:- املی پانچ تولہ کو گرم پانی میں بھگوئیں اور اس کے بعد حل کر کے شکر سرخ دو تولہ سے شیریں کرنے کے بعد اول اسپغول دو تولہ تازے پانی میں ڈال کر پلائیں، ایک گھنٹہ کے بعد املی کا شربت دیں۔ تین روز تک اسی طرح عمل کریں۔ صفراوی بخار کو زائل اور قبض کو دفع کرتا ہے +

مسہل: صفراوی بخار کے لئے مفید ہے۔ **نسخہ**:- آلو بخارا دس عدد کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت مل چھانکر سنا مکی ۷ ماشہ، گل سرخ پانچ ماشہ کا جوشاندہ اور شربت دینار چار تولہ اضافہ کر کے پلائیں۔ اگر اس کے پلانے سے دوپہر تک خاطر خواہ دست نہیں آتے تو مندرجہ ذیل نسخہ "مدد مسہل" پلاتے ہیں:-

نسخہ مدد مسہل:- املی، ترنجبین، شربت دینار۔ شربت ورد ہر ایک چار تولہ کو عرق گاؤزبان پندرہ تولہ میں حل کر کے پلائیں، اور اس حالت میں دوپہر کے وقت غذا نہ دیں اور شام کے وقت کھچڑی مونگ ملائم دیں +

مسہل:- یہ مسہل بھی صفراء کو خارج کرتا ہے۔ **نسخہ**:- پوست ہلیلہ زرد ایک تولہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل چھانکر خمیرہ بنفشہ چار تولہ، ترنجبین چار تولہ، گلقند چار تولہ، شکر سرخ چار تولہ، مغز املتاس چھ تولہ، اور املی چار تولہ کر اس میں ملکر روغن بادام شیریں سات ماشہ اضافہ کر کے پلائیں۔ گاہے شیرخشت دو تولہ بھی اضافہ کرتے ہیں +

ادویۂ دافع تپ و مانع حمیٰ

حب تپ صفراوی اور لرزہ کے لئے نہایت مفید ہے، نسخہ: بھنگ چار حصہ، کافور ایک حصہ دونوں کو باریک پیسکر مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں، اور ایک گولی سے چار گولی تک لرزہ سے دو گھنٹے قبل دیں +

سفوف:۔ صفراوی بخار کی باری اور تپ لرزہ کو روکنے کے لئے مجرب ہے، نسخہ:۔ بھنگ اور پوست خشخاش برابر وزن کوکوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور نوبت سے دو گھنٹے پہلے ایک چٹکی (تقریباً ۳ ماشہ) کھلائیں +

مطبوخ ہندی[1] تپ لرزہ صفراوی کے لئے بے حد مفید ہے + نسخہ:۔ خس، صندل سرخ، دھنیا، پوست بیخ نیم، پدماکھ، گلوئے سبز، ہر ایک پانچ ماشہ لیکر نیکوب کریں، اور تین پاؤ پانی میں جوش دیں، جب آدھ پاؤ رہے تو چھانکر پلائیں، پانچ سات روز کے استعمال سے صفراوی بخار دور ہو گا +

دیگر[2] گلوئے سبز، دھنیا، شاہترہ، گل نیلوفر، خس، صندل سفید، صندل سرخ، برگ بانسہ ہر ایک پانچ ماشہ لیکر جوش دیں، اور چھانکر پلائیں؛ اگر تلیین بھی مقصود ہو تو پوست ہلیلہ زرد، ۷ ماشہ داخل کریں، یا مغز املتاس ۴ تولہ بڑھائیں +

حب بخار حمیات اجامیہ کے لئے مشہور گولیاں ہیں، انکے استعمال سے تپ لرزہ کی باری بہت جلد رک جاتی ہے، اگر بخار کے موسم میں اس کو بطور تحفظ استعمال کیا جائے تو آدمی بخار سے محفوظ رہتا ہے +

نسخہ:۔ بنسلوچن دو تولہ، برکین (کونین) چھ ماشہ، گوند ببول تین ماشہ، ست گلو[3] چھ ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھانکر پانی میں گوندھیں، اور مٹر کے دانے کے برابر گولیاں بناکر رکھیں، ایک گولی صبح، ایک دوپہر، اور ایک شام کے وقت دیں، لیکن بخار کی حالت میں نہ دیں، ان گولیوں کو بھی بخار سے بچنے کے لئے بطور تحفظ استعمال کر سکتے ہیں +

---

[1] اس نسخہ میں ادویہ مبردہ و مانع تپ، دونوں شامل ہیں +
[2] اس نسخہ میں بھی ادویہ مبردہ و مانع تپ، دونوں شامل ہیں +
[3] اگر بازاری ست گلو کے بجائے عصارۂ گلو خانہ ساز بنا لیا جائے تو وہ بدرجہا بہتر ہے

سفوف ست گلو تپ صفراوی کی نوبت کو روکنے کے لئے تنقیہ کے بعد استعمال کر سکتے ہیں۔ **نسخہ**: ست گلو، بنسلوچن، دانہ الائچی خرد، ہر ایک چھ ماشہ، مصری ڈیڑھ تولہ، سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں، اور چار ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلا کر اوپر سے عرق گاؤزبان بارہ تولہ اور شربت نیلوفر تین تولہ باہم ملا کر پلائیں۔

حب بنگ تپ لرزہ کو روکنے کے لئے مستعمل ہیں۔ **نسخہ**: بھنگ چار تولہ، خاکسی چار تولہ، کافور ایک تولہ، گیرو ایک تولہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر گلاب میں گوندھیں، اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ **مقدار خوراک**:۔ دو گولی صبح اور دو گولی شام ہمراہ عرق گلو، عرق کاسنی، ہر ایک ۵ تولہ اور شربت نیلوفر تین تولہ کے کھلائیں۔

حب زہر مہرہ صفراوی بخار میں تپ لرزہ کو روکنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ **نسخہ**:۔ زہر مہرہ خطائی، ست گلو، بنسلوچن، دانہ الائچی خرد، ہر ایک ایک تولہ، کافور، برکین (کونین) ہر ایک تین ماشہ سب کو باریک پیس چھان کر لعاب اسپغول میں گوندھیں، اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ **مقدار خوراک**:۔ ایک ایک گولی صبح، دوپہر اور شام کے وقت کھلائیں، بخار کی حالت میں بالکل نہ دیں۔

سفوف اگر اسہال و تلیین کے باوجود بخار کی باری نہ رکے تو یہ سفوف باری سے ایک گھنٹہ قبل کھلانے سے باری رک جاتی ہے۔

نسخہ:۔ زہر مہرہ، بنسلوچن، ست گلو، دانہ الائچی خرد، دھنیا، تمام ادویہ برابر وزن لیکر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ تین ماشہ سفوف تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔

بعض اوقات مسہلات کے بعد بخار زائل نہ ہونے کی صورت میں قرص طباشیر یا قرص کافور، اودیہ مبردہ، مثلاً ماء الخیار شنبی یا آب کاسنی سبز کے ساتھ دیا جاتا ہے، لیکن بعض اطباء کا معمول یہ ہے کہ وہ مسہل سے پانچویں روز کے بعد (بخار دور نہ ہونے کی صورت میں) قرص طباشیر ملین یا قرص زرشک صغیر پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک کھلاتے اور اوپر سے آب کاسنی سبز مروق دس تولہ، شربت بزوری دو تولہ ملا کر اور خاکسی سات ماشہ چھڑک کر پلاتے ہیں۔ اور گاہے آب کاسنی مروق کے بجائے خیسانده کاسنی پلاتے ہیں۔

● نسخہ خیسانده کاسنی: تخم کاسنی ایک تولہ کو نیم کوب کر کے رات کو گرم پانی میں بھگو کر رکھیں [illegible] خیسانده کے [illegible] دواں کرنے [illegible] سات [illegible]

عوارض شدیدہ کا علاج

اگر بخار کی شدت کی حالت میں بے چینی، گھبراہٹ اور خفقان ہو، تو صندل سفید گلاب میں پیسکر اور اس میں کپڑا بھگو کر ٹھنڈا ٹھنڈا جگر اور دل کے مقام پر رکھا جائے۔ نیز عطر خس، صندل، گلاب، عرق نیلوفر، اور سبز دھنیا بطور لخلخہ کے سنگھائیں +

علیٰ ہذا اس حالت میں، اور غفلت کی حالت میں یہ لخلخہ بھی یہی عمل کرتا ہے۔

نسخہ لخلخہ: گل نیلوفر، گل ارمنی، صندل سفید ہر ایک ایک تولہ کو کدوے دراز کے پانی، ککڑی کے پانی، سبز دھنیے کے پانی ہر ایک تین تولہ میں بھگو کر ایک چوڑے منہ کی شیشی میں ڈال کر مریض کی ناک کے سامنے رکھیں +

اگر ہذیان ہو، یا اس کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، تو روغن گل، سرکہ، اور گلاب کو باہم ملا کر اور برف سے سرد کر کے اس میں کپڑے کی گدی بھگوئیں اور سر پہ بالوں کو منڈوا کر رکھیں۔ اور جلد جلد بدلتے رہیں، تاکہ دماغ میں ٹھنڈک تیزی کے ساتھ پہنچے۔ گاہے اس کی بجائے برف کوٹ کر اور تھیلی میں بند کر کے ٹوپی کے طور پہنا دی جاتی ہے۔ درد سر کے لئے بھی یہ عمل بہت مفید ہے +

اگر بخار کے ساتھ درد سر ہو، تو پاؤں کو گرم پانی میں رکھیں، پاشویہ کریں، تلوؤں پر سنگھیاں کھچوائیں، کوئی مسکن درد دوا کھلائیں، مذکورہ بالا لخلخہ بھی اس حالت میں سودمند اور مسکن ثابت ہوتا ہے +

متلی اور قے کی شدت میں شیرہ آلو بخارا ۵ دانہ، شیرہ زرشک ۳ ماشہ، پانی میں نکال کر اور سکنجبین ۲ تولہ ملا کر پلانا مفید ثابت ہوتا ہے +

گاہے صفراوی بخاروں میں مندرجہ ذیل پاشویہ استعمال کرتے ہیں، جبکہ درد سر اور ہذیان وغیرہ کی شکایت لاحق ہو جائے، یا شکایت پیدا ہونے کا اندیشہ ہو +

نسخہ پاشویہ:- مکوئے خشک پانچ تولہ، گل خطمی پانچ تولہ، گل بنفشہ پانچ تولہ، اسبوس گندم پانچ تولہ، برگ بیری پانچ تولہ، نمک طعام پانچ تولہ، سب کو دس سیر پانی میں اچھی طرح جوش دیں، اور نیم گرم پاشویہ کریں +

نسخے جو تپ محرقہ میں مفید ہیں

تبرید: شیرہ تخم کاہو نو ماشہ، لعاب اسپغول نو ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، عرق نکو، عرق بید سادہ، اور عرق گلاب ہر ایک پانچ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر چار تولہ ملا کر پلائیں۔

دیگر: اگر تپ محرقہ کے ساتھ نفث الدم ہو، تو لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ پوست بیخ انجبار پانچ ماشہ، شیرہ تخم خرفہ چھ ماشہ، عرق کوا اور عرق بارتنگ ہر ایک چھ تولہ میں نکالکر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر خاکسی چھ ماشہ ملا کر پلائیں، اگر کھانسی بہت ہو، تو شیرہ اصل السوس تین ماشہ اضافہ کریں۔

دیگر: اگر اسقاط سے تین روز بعد بخار آجائے اور کھانسی بھی ہو، تو لعاب بہدانہ تین ماشہ۔ شیرہ اصل السوس مقشر پانچ ماشہ، عرق کوا اور عرق شاہترہ میں نکالکر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر خاکسی چھ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

اگر بخار کے ساتھ قے اور غنودگی ہو، پیشاب پاخانہ بند ہوں، صفراء کے بکثرت گرنے اور مواد کے حرکات سے طبیعت عاجز ہو، اور مادہ کے نیچے دبی ہوئی ہو۔ مریض جوان عمر ہو، اور گرمی کا موسم ہو، تو پہلے فصد باسلیق کھولیں اور مندرجہ ذیل تبرید پلائیں۔

تبرید: لعاب بہدانہ تین ماشہ کو عرق بید سادہ، عرق کاسنی، عرق نیلوفر، ہر ایک چار تولہ۔ گلاب دو تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر خاکسی چھ ماشہ چھڑک کر شام کے وقت پلائیں اور شیرہ عناب پانچ دانہ، شیرہ مغز تخم تربوز چھ ماشہ، شیرہ تخم کاہو چھ ماشہ، عرق نیلوفر، عرق بیدمشک، عرق گلاب ہر ایک چار تولہ میں نکالکر شربت بنفشہ دو تولہ سے شیریں کرکے خاکسی پانچ ماشہ چھڑک کر صبح کے وقت پلائیں۔

اندرونی طور پر ان دواؤں کو استعمال کرنے کے علاوہ پاشویہ کرائیں اور پنڈلیوں پر سنگھیاں کھچوائیں۔

دیگر: لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ تخم کاہو، شیرہ تخم خیارین، شیرہ مغز تخم کدوئے شیریں، شیرہ تخم کاسنی ہر ایک پانچ ماشہ، شیرہ آلو بخارا پانچ دانہ، عرق کوا اور عرق شاہترہ ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر خاکسی پانچ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

اگر بیقراری زیادہ ہو، پیاس زیادہ لگے، پیشاب سوزش سے آئے تو

شیرۂ تخم کاہو، شیرۂ مغز تربوز اور شیرۂ خرفہ سیاہ، ہر ایک ۴ ماشہ اسی نسخہ میں اضافہ کر دیں، اور خیارین کو موقوف کر دیں۔

نسخہ مسہل:۔ شاہترہ پانچ ماشہ، مکوئے خشک، گل سرخ ہر ایک سات ماشہ، گل نیلوفر چھ ماشہ، تخم خیارین، تخم کاسنی ہر ایک ایک تولہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل چھانکر مغز املتاس سات تولہ، املی چار تولہ، ترنجبین دو تولہ، گلقند دو تولہ ملا کر چھانیں، اور روغن بادام پانچ ماشہ، لعاب اسپغول ایک تولہ اضافہ کرکے پلائیں، پیاس کے وقت پانی کے بجائے عرق مکو پلائیں، اور سہ پہر کو کوئی نرم اور زود ہضم غذا دیں۔ اور حسب اصول دوسرے روز تبرید مسہل پلائیں۔

حمی ربع کے مفید نسخے

اوّل تین روز تک مریض کو روزانہ صبح کے وقت گلقند دو تولہ کھلا کر اوپر سے عرق مکو، عرق کاسنی، عرق گاؤزبان، عرق شاہترہ، عرق بید سادہ اور سکنجبین ہر ایک چار تولہ کو باہم ملا کر پلائیں، اس کے بعد نو روز تک مندرجہ ذیل منضج پلا کر مسہل دیں:

منضج برائے حمی ربع:۔ شاہترہ، اسطوخودوس، گاؤزبان، بیخ کاسنی، اصل السوس مقشر، افتیمون (پوٹلی میں باندھکر) ہر ایک سات ماشہ، بسفائج پانچ ماشہ، مویز منقے گیارہ دانہ، انجیر زرد چار عدد، سپستان ستر دانہ، گلقند دو تولہ، سب دواؤں کو رات کے وقت آدھ سیر گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت جوش دیکر سرد کرکے چھان لیں اور گلقند ملا کر پلائیں، دسویں روز (اگر بخار کی باری کا دن نہ ہو) یہ مسہل پلائیں:۔

مسہل:۔ سنائے مکی ایک تولہ، تربد سفید (نیمکوفتہ) چھ ماشہ دونوں کو عرق بادیان اور عرق مکو ہر ایک دس تولہ میں جوش دیں، اس کے بعد مغز املتاس پانچ تولہ بھگو کر رکھ چھوڑیں، کچھ دیر کے بعد جبکہ مغز املتاس پھول جائے گلقند چار تولہ اضافہ کرکے ملکر چھان لیں، اور روغن بادام چھ ماشہ ملا کر پلائیں، سہ پہر ایک روز کا وقفہ دیکر دوبارہ یہی مسہل پلائیں، دوسرے مسہل سے اگلے روز دو تین روز تک روزانہ صبح کے وقت یہ تبرید پلائیں:۔

تبرید:۔ عرق شاہترہ، عرق کاسنی، عرق گاؤزبان، ہر ایک سات تولہ، شربت انار چار تولہ، سب کو باہم ملا کر تخم ریحان پانچ ماشہ

چھڑک کر پلائیں، اسکے بعد بخار کی نوبت کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل ادویہ استعمال کرائیں +

حب پلاس پاپڑہ: جو چوتھیہ کے علاوہ دوسرے بخاروں (روزانہ، تیہ) کی باری کو روکتی ہے۔ **نسخہ:۔** مغز پلاس پاپڑا (ڈھاک کے بیج چھلے ہوئے) مغز کرنجوہ، ہر ایک ایک تولہ، دونوں کو باریک پیسکر قدرے پانی ملائیں، اور مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ **مقدار خوراک:** روزانہ صبح و شام ایک ایک گولی عرق گاؤزبان یا پانی کے ساتھ کھلائیں، لیکن جس روز بخار کی باری ہو اُس روز صبح کے وقت دو گولیاں پانی کے ساتھ دیں +

حب حلتیت: حلتیت (ہینگ) پانچ ماشہ، عصارۂ غافث سات ماشہ، پوست ہلیلہ زرد سات ماشہ۔ بالون اکیس ماشہ، سب کو باریک کوٹ چھانکر پانی میں گوندھیں، اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ گولیاں گرم پانی سے کھلائیں، اگر صبح کے وقت خالی معدہ استعمال کرنے سے طبیعت مالش کرنے لگے، تو کوئی چیز بطور غذا کھلانے کے بعد یہ گولیاں دیں +

حب شفاء: جو تھیہ بخار کی باری کو روکنے کے علاوہ روزانہ بخار کی نوبتوں کو بھی روکتی ہے، اور تیجاری بخار کی نوبتوں کو روکنے کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں نزلہ اور دردسر کے لئے بھی مفید ہے +

نسخہ:۔ تخم دھتورہ تین تولہ، ریوند چینی دو تولہ، سونٹھ ایک تولہ، گوند ببول دس ماشہ، پہلی تین دواؤں کو باریک پیس چھانکر گوند ببول کے لعاب میں گوندھیں، اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں، ایک ایک گولی روزانہ صبح و شام کے وقت پانی کے ساتھ کھلائیں، چند روز کے استعمال سے بخار دور ہو جائیگا +

حب شفاء (بہ نسخۂ دیگر):۔ گل سُرخ، گل ارمنی، زعفران، سونٹھ، ہر ایک ڈیڑھ تولہ، ریوند چینی تین تولہ، افیون، تخم دھتورہ ہر ایک چار ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھانکر آب شیر خشت میں گوندھکر چنے کے برابر گولیاں بنائیں، **مقدار خوراک:۔** ایک گولی روزانہ صبح کے وقت گرم پانی سے کھلائیں، لیکن نوبت کے روز دو تین گولیاں نوبت سے دو تین گھنٹہ قبل کھلائیں +

دوا:۔ چوتھیہ بخار کی باری کو روکنے کے لئے عجیب الاثر ہے +

نسخہ:۔ تین چار ماشہ چونہ لیکر پانی میں گھولیں، پھر اس میں ایک لیموں نچوڑیں، جب چونہ گاڑھا ہو کر تہ نشین ہو جائے، اس کا پانی لیکر بخار کی باری سے پہلے پلائیں، جبکہ بدن میں سستی معلوم ہونے لگے، اگر ایک بار کے استعمال سے باری نہ رکے تو دوبارہ سہ بارہ استعمال کریں +

دوائے دیگر:۔ ربع (چوتھیہ) کو دور کرنے کے لئے عجیب الاثر ہے،

نسخہ:۔ کالی زیری تین ماشہ، نیم کی سینکیں گیارہ عدد، دونوں کو نکوب کرکے رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل چھانکر بیئیں، اور نوشادر ایک ماشہ نوبت سے قبل کھلائیں، ایک دفعہ ورنہ تین دفعہ کے استعمال سے باری رک جائیگی +

دیگر:۔ بخار روزانہ ہو، یا تیہ یا چوتھیہ، اس کے استعمال سے باری رک جاتی ہے، **نسخہ:۔** پھٹکری کو باریک پیسکر بقدر نصف ماشہ باری سے دو گھنٹے پیشتر شربت نیلوفر میں ملا کر چٹائیں +

اکسیر تپ لرزہ:۔ چوتھیہ اور ہر قسم کے تپ لرزہ کو روکنے کے لئے عجیب الاثر ہے، خصوصاً جبکہ بخار پرانا ہو گیا ہو، اگر پہلے تنقیہ کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ **نسخہ:۔** نیلہ تھوتھا دو تولہ، ہڑتال چار تولہ، چونہ صدف (صدف کو کوزہ میں رکھکر تنور وغیرہ میں جلالیں) چھ تولہ، تینوں کو باریک پیسکر گھیکوار کے پانی میں چار پہر کھرل کریں، اس کے بعد ٹکیہ بنا کر دو خام سکوروں کے درمیان رکھکر گل حکمت کریں، اور خشک ہونے پر گجیٹ کی آگ دیں، سرد ہونے پر نکالیں، اور باریک پیسکر شیشی میں رکھ چھوڑیں +

مقدار خوراک:۔ وقفہ کے روز دو چاول دوا بتاشہ میں ڈالکر کھلائیں، اور نوبت کے روز چار چاول دوا، بتاشہ میں ڈال کر دیں، غذا دودھ چاول +

دوائے سم الفار:۔ چوتھیہ بخار میں خصوصیت سے مفید ثابت ہوتی ہے۔ **نسخہ:۔** سم الفار کی ڈلی ایک تولہ لیکر بینگن میں سوراخ کرکے رکھیں، اس کے بعد گل حکمت کرکے خشک کریں، اور تھوڑے اُپلوں کی آگ میں رکھکر پکائیں، اس کے بعد سم الفار کو نکال کر دوسرے بینگن میں رکھکر بدستور آنچ دیں، پھر سنکھیا کو پیسکر ایک لوہے کی کڑاہی میں آدھ سیر پانی میں ڈالکر پکائیں، آنچ ملائم ہونی چاہیے، جب پانی خشک ہو جائے، تو سم الفار کو کڑاہی

سے نکال لیں، اور اس کے ہموزن گیرو ملا کر خوب کھرل کریں، اور شیشی میں بھر کر چھوڑیں، **مقدار خوراک**: بوقت ضرورت باری سے دو گھنٹہ پہلے ایک چاول سے چار چاول تک مریض کی طاقت کے مطابق بتاشہ یا منقہ میں رکھ کر کھلائیں +

حب سم الفار:- جب بخار پرانا ہو جائے تو نوبت کو روکنے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں، چوتھیہ کے ماسوا روزانہ اور تجاری کی نوبتوں کو بھی بند کرتی ہے، **نسخہ**:- کتھہ سفید، چونہ سفید، سنکھیا سفید، ہر ایک ایک تولہ کو عرق لیموں میں کھرل کرکے دانہ باجرہ کے برابر گولیاں بنالیں +

مقدار خوراک:- ایک گولی نوبت سے قبل (لیکن پہلے چند لقمے کسی مرغن غذا کے کھالیں) +

دوائے ہڑتال:- باری کے بخار اور لرزہ کو روکنے کے لئے مجرب ہے، **نسخہ**:- ہڑتال طبقی، منسل کنیری ہر ایک ایک تولہ دونوں کو لعاب گھیکوار میں ۱۲ گھنٹے کھرل کریں، پھر اس کی ٹکیہ بنا کر ایک سکورے میں رکھیں اور گل حکمت کرکے خشک کریں، اس کے بعد بارہ سیر بختہ اُپلوں کی آنچ دیں، سرد ہونے پر نکال لیں، اور باریک پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں +

مقدار خوراک: پہلے روز ایک چاول دوا بتاشہ یا ملائی میں رکھ کر دیں، دوسرے روز دو چاول اور تیسرے روز تین چاول دوا دیں +

واضح ہو کہ مذکورہ بالا چند مرکبات ایسے ہیں، جن میں سنکھیا وغیرہ سمی چیزیں ہیں، اس قسم کی دواؤں کو نہایت احتیاط سے استعمال کرنا چاہئے +

ایسی دواؤں کو نہار منہ ہرگز استعمال نہ کریں، بلکہ انکے استعمال سے پیشتر چند لقمے مرغن غذا کے کھائیں +

نئے بخاروں میں اور بغیر مسہل دیئے اس قسم کی دوائیں چنداں فائدہ نہیں کرتی ہیں، بلکہ مضر ثابت ہوتی ہیں، لہذا سنکھیا کے مرکبات کو پرانے بخاروں میں مسہل دینے کے بعد استعمال کرنا ضروری ہے +

دواء:- تپ ربع (چوتھیہ) کے لئے مجرب ہے، اور روزانہ بلغمی بخار کے لئے بھی مفید ہے، **نسخہ**:- سمندر پھل، مرچ سیاہ، برگ تلسی تینوں ہموزن لیکر باریک پیس چھانکر رکھیں، ایک ایک ماشہ یا اس سے کم

ویں بیش عمر اور مزاج کے مطابق باری سے ایک گھنٹہ قبل سرد پانی کے ساتھ دیں +

معجون ربع:۔ تپ ربع کی نوبت کو روکنے کے لئے مجرب ہے +

نسخہ:۔ جند بیدستر، ہینگ، دارچینی، لونگ، کلونجی، مُرکی، میعہ سائلہ ہر ایک تین ماشہ، افیون، سداب، مرچ سیاہ ہر ایک ایک ماشہ، سب کو باریک پیس چھانکر ہموزن شہد میں گوندھکر رکھیں +

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے دو ماشہ تک عمر اور طاقت کے مطابق نوبت سے دو گھنٹہ پیشتر کھلائیں، دو تین باریوں میں استعمال کرنے سے چوتھیہ ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیگا +

نقاہت اجامیہ[1]

جب کوئی شخص عرصہ تک حمی اجامیہ (موسمی بخار) میں مبتلا رہتا ہے، تو اس مزمن حالت کو **نقاہت اجامیہ یا سوءمزاج اجامی** کہتے ہیں +

اس حالت میں خون کمزور اور ناقص ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے مریض کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے، اور اس کی آنکھیں بھی زرد ہو جاتی ہیں، جسم پر خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے، حرارت جسم درجۂ صحت سے کسی قدر کم ہوا کرتی ہے لیکن کبھی کبھی بخار کی شکایت بھی ہو جاتی ہے، اور حرارت درجہ صحت سے بڑھ جاتی ہے۔ مریض سست و کاہل پڑا رہتا ہے، ذرا سا چلنے پھرنے سے سانس پھول جاتا ہے، اور خون کی کمزوری کی وجہ سے دل دھڑکنے لگتا ہے، ہاضمہ خراب رہتا ہے، اکثر اسہال و پیچش کی شکایت رہتی ہے، کبھی قبض بھی ہو جاتا ہے، تلی اور جگر بڑھ جاتے ہیں۔ مریض کی قوت سامعت اور قوت بصارت میں خلل پیدا ہو جاتا ہے، اور مریض کی ہیئت بوڑھوں کے مانند ہو جاتی ہے +

جب یہ مرض بچوں کو لاحق ہوتا ہے، تو انکا جسم بخوبی نہیں بڑھتا، جب عورتوں کو یہ مرض لاحق ہوتا ہے، تو ان کو حمل قرار نہیں پاتا، اور حاملہ عورتوں میں حمل ساقط ہو جاتا ہے، اور مرد اس مرض کی وجہ سے ضعف باہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں +

[1] اجاشیث: سوءمزاج اجامی +

علاج :- اگر ممکن ہو تو مریض کو کسی اچھے مقام کی آب و ہوا تبدیل کریں اسکے لئے اصول علاج یہ ہے کہ پہلے منضج سے مسہل کی تیاری کی جائے اس کے بعد مسہل دیکر مانع حمی ادویہ کھلائیں، اور ہضم کی اصلاح کریں۔ مثلاً مندرجہ ذیل منضج پہلے سات روز تک پلائیں +

نسخہ منضج :- بیخ کاسنی، بیخ بادیان، شاہترہ، بادرنجبویہ، انکوٹے خشک، گل سرخ، ہر ایک سات ماشہ، بنفشہ، ملٹھی ہر ایک پانچ ماشہ، افسنتین تین ماشہ، مویز منقٰے سات دانہ، سب دواؤں کو رات کے وقت ڈیڑھ پاؤ گرم پانی میں بھگو رکھیں، اور صبح کے وقت جوش دیکر اور مل چھانکر گلقند تین تولہ ملاکر پلائیں +

اور آٹھویں روز اسی جوشاندہ میں مغز املتاس پانچ تولہ، سنائے کی نو ماشہ، پوست ہلیلہ زرد سات ماشہ، ترنجبین چار تولہ، شربت دینار چار تولہ شامل کرکے اور روغن بادام پانچ ماشہ اضافہ کرکے مسہل دیں + اگر ضرورت سمجھیں تو ایک روز کا وقفہ دیکر دوسرا اور تیسرا مسہل دیں، اور مسہل کے دوسرے روز حسب اصول تبرید مسہل پلائیں +

نسخہ تبرید: خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ کھرے خشک، ہر ایک پانچ ماشہ، عرق بادیان، عرق کاسنی، ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ تین تولہ ملاکر پلائیں، یا عرق برنجاسف بارہ تولہ میں شربت بزوری تین تولہ ملاکر پلائیں، اس کے بعد ہفتہ عشرہ تک یہ نسخہ مانع حمی پلائیں +

نسخہ :- قرص افسنتین تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک باریک پیسکر شربت بزوری دو تولہ میں ملاکر چٹائیں، اوپر سے شیرہ تخم کشوث تین ماشہ، شیرہ کلونجی سبز نو ماشہ، شیرہ تخم خربزہ نو ماشہ، عرق مکو اور عرق شاہترہ، ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت بزوری یا سکنجبین بزوری تین تولہ ملاکر پلائیں +

یا: قرص زرشک پانچ ماشہ کھلا کر اوپر سے آب کاسنی سبز مروق (کاسنی سبز کا پھاڑا ہوا پانی) آب عنب الثعلب سبز مروق (مکوئے سبز کا پھاڑا ہوا پانی) ہر ایک پانچ تولہ میں سکنجبین بزوری تین تولہ ملاکر پلائیں یا قرص غافث پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک کھلا کر اوپر سے آب

چکیدۂ کاسنی (جس کی ترکیب بلغمی بخار کے علاج میں صفحہ ۲۴۴ پر درج ہے) یا آب دریدہ کاسنی پلائیں +

آب دریدۂ کاسنی:۔ تخم کاسنی ایک تولہ نوشادر چار رتی۔ دونوں کو پانی میں پیس کر آگ پر رکھیں، جب پانی پھٹ جائے چھانکر پلائیں +

مریض کو مقوی اور زود ہضم غذا دیں، کھانا کھانے کے بعد حب پپیتہ یا حب کبد نوشادری کھلائیں، جن کے نسخے درج ذیل ہیں +

حب پپیتہ:۔ پپیتہ دیسی کو چھلکے اور تخم سے صاف کر کے خشک کریں، اور بقدر پانچ تولہ لیں، اور سونٹھ، نوشادر، نمک لاہوری، مرچ سیاہ ہر ایک ایک تولہ کے ساتھ پیس چھانکر پانی میں گوندھیں، اور چنے کے برابر گولیاں بنائیں، دو گولی کھانا کھانے کے بعد کھائیں +

حب کبد نوشادری:۔ نوشادر، نمک طعام، نمک سیاہ، نمک لاہوری، سہاگہ بریاں، نرکچور، ہلیلہ سیاہ، پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، باؤبڑنگ، مرچ سیاہ، سونٹھ ہر ایک ایک تولہ کو کوٹ چھانکر عرق گلاب میں گوندھیں، اور چنے کے برابر گولیاں بنائیں، دو گولی صبح اور دو گولی شام کے وقت کھانا کھانے کے بعد کھلائیں +

ماہیت حمیٰ اور اسکے عوارض کا کلی بیان

کتاب "بخاروں کے اصول علاج" سے ماخوذ

ازدیاد حرارت — حرارت غریبہ — بخار

بخار کی ماہیت — **بُخار** — ازدیاد حرارت، یا اشتعال حرارت کی اس غیر طبعی حالت کا نام ہے، جس کے ساتھ کم و بیش بدنی افعال میں خلل و فتور لاحق ہو جاتا ہے، اور چند مخصوص عوارض اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں، مثلاً قلب کا عمل تیز ہو جاتا ہے، شرائین و اوردہ کے اندر خون اور روح کی آمد و شد میں تیزی آجاتی ہے، اور نبض کی رفتار میں نمایاں طور پر سرعت بڑھ جاتی ہے +

تنبیہ: اسی قسم کی بڑھی ہوئی غیر طبعی حرارت کو اصطلاحاً **حرارت غریبہ** کہا جاتا ہے، جس میں بدنی حرارت درجۂ اعتدال سے متجاوز ہو جاتی ہے، اور جو "خلل افعال" کا موجب ہوتی ہے۔ ازدیاد حرارت کی یہ صورت گاہے **مقامی** ہوتی ہے، جس میں کوئی خاص حصۂ بدن زیادہ گرم ہو جاتا ہے، اور گاہے تمام بدن میں **عمومی**، جیسا کہ بخار میں ہوا کرتا ہے +

بدنی حرارت کس طرح بڑھ جایا کرتی ہے، اور بخار کی ماہیت و حقیقت کیا ہے؟ یہ سوال پورے طور پر اسی وقت حل ہو سکتا ہے۔ جبکہ پہلے یہ معلوم ہو جائے کہ ہمارے بدن میں طبعاً اور عادتاً حرارت کس طرح پیدا ہوا کرتی ہے، اور ہمارا جسم ہر وقت کس طریقے سے گرم رہا کرتا ہے؛ اسکے بعد یہ معلوم ہو کہ یہ حرارت خرچ کس طرح ہوا کرتی ہے، اور کون سے اسباب اس کی پیدائش میں زیادتی یا کمی کر سکتے ہیں +

تولید حرارت — طبیعت مدبرہ بدن کے عجیب و غریب اور پیچیدہ انفعال میں سے

لہ غصہ اور ورزش وغیرہ سے بھی وقتی طور پر بدنی حرارت بڑھ جایا کرتی ہے، مگر اصطلاحاً اسے "بخار" نہیں کہا جاتا ہے +

ایک فعل تولید حرارت بھی ہے، جس سے قدرت کی کمال حکمت وصنعت کاری کا پتہ چلتا ہے:

ہوا اور غذا، وغیرہ سے جو مواد ہمارے بدن میں پہونچتے رہتے ہیں، اور اعضاء کے اندر جو کچھ مواد موجود ہوتے ہیں، ان میں تغیرات و استحالات کے مختلف مدارج اور مراحل طے ہوتے، اور ان سے انواع و اقسام کے مواد صالحہ اور فاسدہ پیدا ہوتے رہتے ہیں: تغیرات و استحالات کے انہی مراحل کو ہم نضج، طبخ، ہضم اور تلطیف وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ یہ عمل جس طرح معدہ اور آنتوں میں ہوتا ہے، اسی طرح جگر، عروق، اور تمام اعضاء کی ساختوں میں بھی کم و بیش ہوتا رہتا ہے، چنانچہ ہضم معدی، ہضم معوی، ہضم کبدی، ہضم عروقی، اور ہضم عضوی کی اصطلاحات سے ہم انہی اعمال و تغیرات کی طرف اشارہ کیا کرتے ہیں۔ الغرض تا حد زیست اعضاء کے اندر تغیرات و استحالات اور **کون و فساد** کا ایک نہایت وسیع سلسلہ جاری رہتا ہے، جس سے اتنے قسم کے مرکبات تیار ہوتے ہیں کہ علم انسانی اُن کے احصاء و شمار سے عاجز ہے۔ پھر یہ مسلّم ہے کہ عمل ہضم جہاں بھی ہو، یا بالفاظ دیگر، کون و فساد جس جگہ بھی رونما ہو، وہاں حرارت کا پیدا ہونا ضروری ہے، اس سے ظاہر ہے کہ بدن کے ہر ایک حصے میں مواد و اخلاط کے تغیرات و استحالات کا ایک پیچیدہ سلسلہ ہر وقت جاری رہتا ہے، جس سے ہمہ دم ہمارے بدن میں حرارت پیدا ہوا کرتی ہے، اور ہمارے سارے اندرونی و بیرونی اعضاء اس سے گرم رہا کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جب تک حرارت کی پیدائش اعتدال کے ساتھ جاری رہتی ہے، اور اعضاء کی حرارت درجۂ اعتدال سے کم و بیش نہیں ہونے پاتی، اُس وقت تک وہ بدنی افعال کے لئے مفید اور کارآمد ہوتی ہے، جسے **حرارت غریزیہ** کہا جاتا ہے، اور جب کسی وجہ سے اُسکی پیدائش میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور اعضاء کی حرارت درجۂ اعتدال سے بلند یا پست ہو جاتی ہے، تو اس سے بدنی افعال میں خرابی آجاتی ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ بعض عناصر کی یہ طبعی خصوصیت ہے کہ جب وہ دوسرے عناصر سے ملتے ہیں تو اس امتزاج و ترکیب سے کم و بیش حرارت پیدا ہوتی ہے، جو گاہے خفیف اور معمولی ہوتی ہے، اور گاہے اتنی شدید کہ اشتعال کی حقیقی صورت رونما ہو جاتی ہے۔ بدن کی حرارت

چراغ کی لو، لکڑی کا شعلہ کی صورت میں جلنا، بارود کا مشتعل ہونا، یہ سب اسی عنصری خاصہ کے مظاہر ہیں، اور اسی کلیہ کے ماتحت +

الغرض جب اس قسم کے دو یا زیادہ عناصر باہم ملتے ہیں، اور انکے ملنے سے حرارت پیدا ہوتی ہے، تو سہولتِ تفہیم کے لئے ہم ایک عنصر کو جلانے والا کہتے ہیں، اور دوسرے کو جلنے والا: بالفاظ دیگر ہم ایک مادہ کو تولید حرارت کے عمل میں **فاعلیت و تاثیر** کا درجہ دیتے ہیں، اور دوسرے کو **قابلیت و انفعال** کا. پھر جلانے والے جزء کو ہم اپنی اصطلاح میں **جزء ناری** سے تعبیر کرتے ہیں، جس کا کام دوسرے اجزاء سے ملکر حرارت پیدا کرنا ہے (نار: آگ). چولھے میں لکڑی جلتی ہے، چراغ میں تیل جلتا ہے، لیکن جو چیز ان دونوں مادوں کو جلاتی ہے، وہ جزء ناری کہلاتی ہے +

ابھی ہم نے کہا ہے کہ "افعال نضج، ہضم، اور تغذیہ کے نتیجہ میں بدن کے اندر کون و فساد، توڑ پھوڑ، اور تغیرات و استحالات کا ایک وسیع اور پیچیدہ سلسلہ ہمہ دم جاری رہتا ہے، جس سے ہمارے بدن کے اندر ہر وقت حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے". اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ ہمارے بدن کے اندر دونوں قسم کے عناصر موجود ہوتے ہیں: جلنے والے بھی: اور جلانے والے بھی. جب افعال مذکورہ کے دوران میں یہ باہم ملتے ہیں، تو [illegible] ہمارے بدن میں حرارت پیدا ہوتی ہے، جسکو **حرارتِ بدنیہ** کہا جاتا ہے. بالفاظ دیگر — جب اجزاء ناریہ دیگر عناصر سے ترکیب پاتے ہیں، تو بدنی حرارت پیدا ہوتی ہے. پھر یہ حرارت جب تک حدود اعتدال کے اندر رہتی ہے، اُس وقت تک اسے **حرارتِ غریزیہ**[1] کہا جاتا ہے، اور جب یہ حدود اعتدال سے متجاوز ہو جاتی ہے، یا دوسرے لفظوں میں — جب حرارت بدنیہ شدت و حدت کی صورت اختیار کر لیتی ہے، تو اسے **حرارتِ غریبہ** کہا جاتا ہے +

اطباء کا یہ مسلک ہے کہ بدن انسان کے اندر عناصر کے امتزاج سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے، جب تک یہ اعتدالی درجہ پر ہوتی ہے، اُس وقت تک یہ **حرارت غریزیہ** کہلاتی ہے، اور جب یہ حدود اعتدال سے متجاوز

[1] حرارت غریزیہ کے معنے ہیں "حرارت طبعیہ" (غریزت: طبیعت) +

ہو کر افراط کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو اسے **حرارت غریبہ** کہا جاتا ہے (گیلانی)۔

جالینوس کا قول ہے: جب بدن انسان کے اندر جزو ناری دیگر اجزاء عناصر سے ملتا ہے، اور جب اس سے ایک معتدل حرارت پیدا ہوتی ہے، جو نہ اتنی زیادہ ہو کہ باعث احراق بن جائے، اور نہ اتنی کم ہو کہ بدن کے طبعی تغیرات (طبخ و ہضم) کے لئے کافی نہ ہو سکے، تو اس وقت اسکو **حرارت غریزیہ** کہا جاتا ہے ...... پھر اسی حرارت غریزیہ میں جب حدت و شدت پیدا ہو جاتی ہے، تو اس وقت اس کا نام **حرارت غریبہ** ہو جاتا ہے (آملی)۔

محمد بن زکریا رازی بھی اس بارہ میں جالینوس کا ہمنوا و ہمخیال ہے: وہ قائل ہے کہ حرارت غریزیہ در اصل حرارت ناریہ کی ایک قسم ہے۔ یعنی جب تک یہ اعتدال کے درجہ پر رہتی ہے، اُس وقت تک اس کا نام **حرارت غریزیہ** رکھا جاتا ہے، اور جب یہ اعتدال سے بڑھ جاتی ہے، تو اسکا نام **حرارت غریبہ** رکھدیا جاتا ہے (آملی)۔

حرارت غریزیہ اور غریبہ کے بارہ میں اگرچہ مختلف خیالات ہیں، مگر جہاں تک میں نے غور کیا ہے، میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ حق و صداقت اُن اطباء کے ساتھ ہے، جو حرارت غریزیہ کو عنصری حرارت مانتے ہیں، جو اجزاء ناریہ اور دیگر عناصر کے امتزاج سے بدن کے اندر پیدا ہوتی ہے، اور اعتدال کی حد سے آگے متجاوز نہیں ہوتی۔ اس صحیح مذہب پر شارحین نے جو اعتراضات کئے ہیں، میرے غور کرنے پر وہ بہت ہی بے بنیاد ثابت ہوئے۔

بدنی حرارت بدن کے کس حصہ میں پیدا ہوتی ہے

بدنی حرارت کم و بیش بدن کے ہر ایک حصے میں پیدا ہوتی ہے، کیونکہ بدن کے ہر ایک حصے میں ٹوٹ پھوٹ اور کون و فساد کا سلسلہ قائم ہے، یا یہ کہ ہر جگہ عمل ہضم و تغذیہ اور فعل تغیر و استحالہ جاری رہتا ہے۔ لیکن اس میں اسقدر فرق مراتب ضرور

ہے کہ جن اعضاء میں ٹوٹ پھوٹ زیادہ ہوتی ہے، وہاں نسبتاً حرارت زیادہ پیدا ہوتی ہے، اور جن اعضاء میں اس قسم کے تغیرات و استحالات کم ہوتے ہیں، وہاں حرارت بھی کم پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ گوشت میں بمقابلہ ہڈیوں اور کرکریوں کے جس طرح تغیرات و استحالات سرعت سے ہوتے ہیں، اسی طرح اس میں مقابلۃً حرارت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جس مقام میں حرارت زیادہ پیدا ہوتی ہے، یہ وہاں زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہتی، بلکہ خون اُسے جذب کر کے بہت جلد دوسرے اعضاء میں پھیلا کر ہموار کر دیتا ہے۔ البتہ غیر طبعی حالات اور امراض میں بعض اوقات ایسی مثالیں ملتی ہیں، جن میں کوئی خاص حصۂ بدن نمایاں طور پر زیادہ گرم یا سرد ہوتا ہے۔

بدنی حرارت اعتدالی حالت پر قائم کیونکر رہتی ہے

مذکورہ بالا بیان میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ بدن کے اندر وسیع پیمانہ پر ہر وقت تغیرات و استحالات جاری رہتے ہیں، جو طبخ، نضج، ہضم، اور تغذیہ کے ناموں سے یاد کئے جاتے ہیں، اور یہ تغیرات ہر حصۂ بدن میں کم و بیش ہوتے رہتے ہیں، اس لئے ہر حصۂ بدن میں ہمہ دم اور ہمہ وقت حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے، اس پر یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب ہمہ دم حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے، تو بحالت صحت بدنی حرارت درجۂ اعتدال پر قائم کیونکر رہتی ہے؟ جب دیکھئے تقریباً ایک ہی درجہ کی حرارت پائی جاتی ہے، کوئی نمایاں اور خاص تغیر محسوس نہیں ہوتا۔ شب و روز میں اگر کچھ اختلاف پایا بھی جاتا ہے، تو تنو میں تقریباً ایک درجہ کے برابر۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جس طرح گھوڑے کی باگ چالاک سوار کے ہاتھ میں ہوتی ہے، جو اپنے ہاتھ کے اشارہ سے گھوڑے کو چلاتا، روکتا، دوڑاتا یا میانہ روی سے لے جاتا ہے، اسی طرح تولید حرارت کی باگ ایک ہوشیار مدبّر کے ہاتھ میں دی گئی ہے، جس کا نام **طبیعت مُدَبِّرِ بدن** ہے۔ یہ جب چاہتی ہے، تولید حرارت کے عمل کو تیز کر دیتی ہے، اور جب چاہتی ہے، اُسے سُست کر دیتی ہے۔ علیٰ ہذا بدن کے اندر جس طرح ہر وقت حرارت کے پیدا ہونے کا انتظام ہے، اسی طرح وہ ہر وقت اور ہمہ دم خرچ بھی ہوتی رہتی ہے، اور ضیعان حرارت اور اس کے کم و بیش خرچ کرنے کی باگ بھی تولید حرارت کی طرح طبیعت ہی کے ہاتھ میں دی گئی ہے۔ چنانچہ جب کسی وجہ سے حرارت غیر معمولی طور پر بدن کے اندر زیادہ ہو جاتی ہے

مثلاً دوڑنے کی حالت میں، ورزش کرنے کی صورت میں، یا آفتاب کی تمازت میں، تو طبیعت مدبرہ بدن فوراً حرارت کے خروج کو بڑھا دیتی ہے، مثلاً جلد کی رگوں کو کھول کر اور پسینہ بہا کر عمل تبخیر کو تیز کر دیتی ہے: بدن سے پسینہ اور بخارات جب خارج ہوتے ہیں، تو ظاہر ہے کہ ان کے ساتھ بدنی حرارت بھی ضائع ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جب کسی وجہ سے بدنی حرارت گھٹ جاتی ہے، تو اس نقصان کی تلافی کے لئے طبیعت مختلف حیل و تدابیر عمل میں لاتی ہے؛ مثلاً گرم غذاؤں کی خواہش بڑھا دیتی ہے، ہضم غذا کے عمل کو تیز کر دیتی ہے، دھوپ کھانے، آگ تاپنے، ٹھنڈے بچنے، کمبل اور لحاف سے بدن ڈھکنے کے لئے انسان کو مجبور کر دیتی ہے۔ الغرض حرارت کو اعتدالی درجہ پر رکھنے کے لئے طبیعت کے ہاتھ میں باگ دیدی گئی ہے جیسے قبضہ میں رگوں کا سکیڑنا؛ پھیلانا، دوران خون کا سست یا تیز کرنا، گلٹیوں کے عمل کو حرکت میں لانا، یا روک دینا، اور تغذیہ کے تصرفات کو گھٹا دینا یا بڑھا دینا ہے۔ انہی اعمال و تغیرات کے نتیجہ میں بدنی حرارت مقامی طور پر، یا عمومی طور پر، زیادہ ہو جاتی، یا گھٹ جاتی ہے۔

نقصان حرارت کی صورتیں

اب ہمیں تفصیل کے ساتھ یہ بتانا چاہئے کہ بدنی حرارت کن صورتوں سے گھٹا کرتی، اور کن صورتوں سے بڑھا کرتی ہے، اور ان حالات میں طبیعت کس کس تدبیر و حیلہ سے حتی الامکان اُسے اعتدال پر قائم رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔

بدنی حرارت مندرجۂ ذیل صورتوں سے خرچ ہوا کرتی ہے:

(الف) "برودت حرارت کی دشمن ہے"، اور "برودت حرارت کو بجھا دیا کرتی ہے"۔ ان دونوں اقوال کا مفہوم ظاہر ہے: جب کوئی ٹھنڈا جسم گرم جسم سے ملاقی ہوتا ہے، تو گرم جسم کی گرمی بجھ جاتی ہے، اور وہ ٹھنڈا جسم پہلے سے نسبتاً گرم ہو جاتا ہے۔ یعنی مثلاً جب ہم ٹھنڈے پانی سے غسل کرتے ہیں، تو ہمارا جسم جس طرح ٹھنڈا ہو جاتا ہے، اسی طرح وہ ٹھنڈا پانی پہلے سے گرم ہو جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر: ہمارے بدن کی حرارت منتقل ہو کر دوسرے ٹھنڈے اجسام کی طرف چلی جایا کرتی ہے۔ خروج کی اس صورت کو **انتقال حرارت** کہتے ہیں۔ اس کے لئے بیرونی ہوا، یا بیرونی اجسام کا سرد ہونا ضروری ہے بیرونی اجسام جس قدر زیادہ سرد ہونگے؛ اسی قدر انتقال حرارت تیزی کے ساتھ ہوگا یہی وجہ ہے کہ ہم موسم سرما میں گرم کپڑوں سے اپنے جسم کو

ڈھانکتے ہیں، تاکہ بیرونی ٹھنڈے اجسام سے ہمارے جسم کی ملاقات نہ ہو سکے اور گرم کپڑے درمیان میں حائل ہو جائیں۔ ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈے شربت کی صورت میں بدنی حرارت کا گھٹنا دراصل اسی ذیل میں داخل ہے +

(ب) ہمارے بدن کی جلد، ہوا کی نالیوں، اور مختلف مقامات سے کم و بیش ہر وقت بخارات خارج ہوا کرتے ہیں، اور بعض اوقات نمایاں طور پر پسینہ خارج ہوا کرتا ہے؛ چنانچہ بخارات اور پسینہ کے ساتھ ہمارے بدن کی حرارت ضائع ہوا کرتی ہے، یہ ہر شخص جانتا ہے، اور دیکھتا ہے کہ بیرونی ہوا جس قدر زیادہ گرم ہوتی ہے، اُسی قدر پسینہ اور تبخیر کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس طریقۂ ضیعانِ حرارت کو تبخیر کہا جاتا ہے۔ بخارات اور پسینے کے علاوہ اُن فضلات اور مواد کے خارج ہونے سے بھی بدنی حرارت ضائع ہوتی ہے جو بدن کی حرارت سے گرم ہو جاتے ہیں، مثلاً بول و براز، ہوا، تنفس وغیرہ +

(ج) ان دونوں صورتوں کے علاوہ حرارت کے ضیعان کی ایک تیسری صورت بھی ہے: یعنی حرارت ہمارے بدن سے شعاع کے مانند برابر چاروں طرف پھیلتی رہتی ہے۔ اس میں حرارت کے دوڑنے کی رفتار بمقابلہ پہلی دونوں صورتوں کے بہت تیز ہوتی ہے۔ اسکو تم بیرونی مثال میں اس طرح غور کرو کہ میدان میں کسی مقام پر تیز الاؤ جل رہا ہو، اور اس کے تیز شعلے اُٹھ رہے ہوں، اور تم اس سے کسی قدر فاصلہ پر اس طرح کھڑے ہو کہ تمھارے اور الاؤ کے درمیان کی ہوا، مخالف سمت کی طرف چل رہی ہو، یعنی الاؤ کے شعلے ہوا کی رفتار سے تمھاری طرف آنے کی بجائے تمھارے مخالف سمت کی طرف جا رہی ہو۔ اس حالت میں بھی تم تک الاؤ کی گرمی پہونچے گی، حالانکہ جو ہوا الاؤ کے پاس اور اُس کے ماحول میں گرم ہو رہی ہے، وہ تم تک کسی طرح نہیں پہونچ سکتی۔ اس صورت میں تم تک گرمی پہونچنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ الاؤ کی حرارت شعاع کی رفتار اور اس کی دوڑ کی طرح تم تک بہت تیزی کے ساتھ پہونچ جاتی ہے۔ خواہ درمیان کی ہوا کا رُخ کچھ ہو، اور وہ کسی طرف جا رہی ہو۔ اس صورت کو تشعیع حرارت کہتے ہیں، جو شعاع سے مشتق ہے +

حرارت کے ضائع ہونے کے یہ تین ذرائع ہیں، جو مختلف مقامات میں پائے جاتے ہیں، مگر اس بارہ میں سب سے زیادہ جلد کو اہمیت حاصل ہے، جس کے ذریعہ سے تقریباً اسّی فیصدی حرارت خرچ ہوا کرتی ہے، اور اس کے بعد ہوا کی نالیوں کا درجہ ہے۔ جلد کی اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ ضیعانِ حرارت

کے تینوں ذرائع کے لئے جلد ایک وسیع رقبہ اور طویل و عریض سطح رکھتی ہے۔ نیز جلد میں خون کی بڑی مقدار پائی جاتی ہے، اور اس میں رگیں بکثرت ہیں، جو ضرورت کے وقت سکیڑ دی جاتی ہیں، اور دوسرے وقت پھیلا دیجاتی ہیں +

اب میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ حسب ضرورت بدنی حرارت کے گھٹانے اور بڑھانے میں طبیعت جلد سے کس طرح کام لیتی ہے، اور اپنی باگ کے اشارہ سے کس طرح ضیعانِ حرارت کو تیز یا سُست کر دیتی ہے:

جب بیرونی ہوا گرم ہوتی ہے، اور بدنی حرارت بڑھ جاتی ہے، یا اسکے بڑھنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو اس وقت طبیعت جلدی اعصاب کے ذریعہ شرائین جلدیہ کو پھیلا دیتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلد میں خون کی آمد بڑھ جاتی ہے، جلد پہلے سے زیادہ گرم ہوجاتی ہے، اور پسینہ بکثرت بہنے لگتا ہے، جس سے بدن کی حرارت کم ہوجاتی ہے +

برخلاف ازیں جب بیرونی ہوا ٹھنڈی ہوتی ہے، اور یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر حرارت کے ضیعان کو روکا نہ گیا، تو بدن کی حرارت بہت زیادہ گھٹ جائیگی تو طبیعت مدبرِ بدن اعصاب جلدیہ کے ذریعہ رگوں کو سکیڑ کر خون کی مقدار کو جلد میں کم کر دیتی ہے، جس سے جلد کا رنگ پھیکا اور زرد ہوجاتا ہے، وہ سرد و خشک ہوجاتی ہے، اور پسینہ اور بخارات بند ہوجاتے ہیں۔ جس سے حرارت بدنی بہت کم ضائع ہونے پاتی ہے +

اس مثال میں حرارت کے خرچ کو گھٹانے یا بڑھانے کے لئے طبیعت نے کس چیز سے کام لیا، اور طبیعت کی باگ آپ کس چیز کو قرار دینگے؟ جواب ظاہر ہے: طبیعت نے اعصاب کی ڈوریوں کے ذریعہ عروق کو پھیلایا، یا سکیڑا، اس لئے ان اعصاب کو طبیعت کی باگ قرار دینی چاہئے، جو نہ صرف اس مثال میں محض ضیعانِ حرارت کے لئے کارفرما ہیں، بلکہ بدن کے ہر ایک حصے میں تولید حرارت کی زیادتی اور کمی کے لئے طبیعت اسی باگ کے اشارہ سے کام لیا کرتی ہے +

طیش اور غصہ کی حالت میں چہرہ سُرخ ہوجاتا ہے، اور جلد کی حرارت بڑھ جاتی ہے۔ اس کے برعکس خوف و ہراس کی صورت میں چہرہ فق ہوجاتا ہے، اور سارے بدن میں سردی دوڑ جاتی ہے، اور رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ ان دونوں صورتوں میں یہ طبعی تغیرات اعصاب ہی کے وسیلے سے انجام پاتے ہیں: پہلی صورت میں اگرچہ چہرہ اور جلد کے اعصاب عروق کو کھینچتے ہیں، تو دوسری صورت میں یہ عروق کو سکیڑ دیتے ہیں +

یہ اگرچہ معلوم ہے کہ مواد بدنیہ کے تغیر و استحالہ کے نتیجے میں حرارت پیدا ہوا کرتی ہے، مگر اس تغیر و استحالہ کو تیز یا سست کرنے کی قدرت کسے حاصل ہے؟ طبیعت کو حاصل ہے، جو اس فریضہ کو اعصاب[1] کے توسط سے انجام دیتی ہے۔ مثلاً موسم سرما میں، جبکہ تولید حرارت کی ضرورت شدید ہوتی ہے، تو طبیعت ہماری خواہشات کو ایسی چیزوں کی طرف مائل کر دیتی ہے، جن سے بدن کے اندر خوب حرارت پیدا ہوا کرتی ہے، مثلاً روغنی اور میٹھی چیزیں کھانا، چائے پینا، وغیرہ! اس کے برعکس موسم گرما میں ہماری طبعی خواہشات ٹھنڈے پانی، ٹھنڈے شربتوں، اور تمام ٹھنڈی چیزوں کی طرف مائل ہو جاتی ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ خواہشات در اصل احساسات ہیں اور احساس و ادراک اعصاب ہی سے وابستہ ہے۔

غذا چونکہ تولید حرارت کے لئے ایندھن کا کام کرتی ہے، اور موسم سرما میں بیرونی ہوا کی خنکی کی وجہ سے بدن کو تولید حرارت کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے، اس لئے طبیعت سردیوں کے موسم میں غذاؤں کو تیزی کے ساتھ ہضم کرتی ہے، جس سے ہر شخص واقف ہے، اور کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

فاقہ کی شدت میں بدنی حرارت انجام کار اس قدر گھٹ جاتی ہے کہ غالباً حرارت غریزیہ کی کمی ہی موت کا باعث ہوتی ہے۔ یہ اس حقیقت کو واضح طور پر بے نقاب کر رہی ہے کہ عدم غذا کی حالت میں بدنی حرارت کے کم ہو جانے کی وجہ یہ ہے کہ طبیعت کو تولید حرارت کے لئے فاقہ کی وجہ سے کافی "ایندھن" نہیں ملتا ہے۔

حرارت کی تولید و ضیعان کے لئے یہ مختصر بیان محض ایک اجمالی تمہید ہے، جو حرارت غریزیہ کے مسئلہ پر سرسری روشنی ڈال رہا ہے، کہ کس طرح بدن کے اندر حرارت پیدا ہوتی ہے، اور کس طرح وہ خرچ ہوا کرتی ہے، اور یہ کہ حرارت بدنیہ کی پیدائش اور اس کے خرچ کا ایک خاص نظام و ترتیب ہے، جسکو طبیعت حسب ضرورت، تا حد امکان، باقاعدہ رکھنے کی کوشش کرتی ہے! اور اسی نظام و باقاعدگی کا یہ ثمرہ ہے کہ سردیوں میں، گرمیوں میں، صبح کی ٹھنڈی چھاؤں

---

[1] مختلف محققین کے قول کے مطابق تولید حرارت کے نظام کے مراکز عصبیہ دماغ اور حرام مغز کے مختلف اجزاء میں پائے جاتے ہیں، یعنی جسم مخطط، سریر بصری، مقدم دماغ کا چھلکا (قشرۃ الدماغ) اوسط دماغ، مبدأ النخاع، اور حرام مغز کا بالائی حصہ۔

مہینہ اور دوپہر کی تیز دھوپ میں، ہندستانی پہاڑوں میں، اور صحرائے عرب کی گرم اور تپتی ہوئی ریگ میں ہمارے بدن کی حرارت، صحت کی حالت میں، تقریباً یکساں رہتی ہے۔ اگر ہمارا بدن فضا کے ان تغیرات سے انکے درجات کے برابر متاثر ہوا کرتا، تو مختلف موسموں اور مختلف ہواؤں سے ہمارے بدن کی حرارت میں آسمان و زمین کا اختلاف نظر آتا: کبھی ہمارا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو جاتا اور کبھی شدید ترین بخار کی طرح جلتا ہوا +

جب یہ معلوم ہو گیا کہ بدنی حرارت کی تولید و ضیعان کے لئے ایک "طبعی نظام" ہے، اور ایک خاص تناسب کے ساتھ حرارت پیدا ہوا کرتی اور خرچ ہوا کرتی ہے، تو اب بخار کی حقیقت کا سمجھنا آسان ہو گیا: یعنی جب اس طبعی نظام میں کسی وجہ سے خرابی لاحق ہو جاتی ہے، مثلاً حرارت کی تولید درجۂ اعتدال سے بڑھ جاتی ہے، اور اسکا ضیعان معمولی حالت میں قائم رہتا ہے، یا: جب حرارت کی تولید معمولی حالت میں ہوتی ہے، اور اس کا ضیعان گھٹ جاتا ہے، تو بدنی حرارت حدودِ اعتدال سے متجاوز ہو کر بخار پیدا کر دیتی ہے؛ اور مثلاً جب حرارت کا ضیعان درجۂ اعتدال سے زیادہ ہو جاتا ہے، اور حرارت کی تولید معمولی حالت میں قائم رہتی ہے؛ یا: حرارت کا ضیعان بدستور اعتدالی حالت میں رہتا ہے، اور اسکی تولید گھٹ جاتی ہے، تو بدنی حرارت حدودِ اعتدال سے گر جاتی ہے، اور **انتقاص حرارت** کی صورت پیدا ہو جاتی ہے +

اب رہا یہ سوال کہ اس طبعی نظام میں خرابی کس وجہ سے لاحق ہو جایا کرتی ہے، کہ جسم کی حرارت بڑھکر بخار کی صورت اختیار کر لیتی ہے؟

اس نظام کو درہم و برہم کرنے والے "دو اسباب" بیان کئے جاتے ہیں: اول ــ کوئی موذی مادہ، یا خلط فاسد ــ دوئم ــ کوئی عصبی خلل +

بخار کی مشہور قسموں میں سبب اول ہی پایا جاتا ہے، اور دوسرا سبب نسبتہً بہت ہی نادر اور قلیل الوقوع ہے +

اوّل: موذی مادّہ (یا: خلط فاسد) جو بخار کا باعث ہو سکتا ہے، اس کی بیشمار قسمیں ہیں، ان میں سے بعض مواد کی نوعیت اچھی طرح معلوم ہے، اور بعض کے متعلق اب تک کوئی صحیح علم نہیں ہو سکا ہے۔ موذی مادہ کبھی بدن کے اندر تغیر و استحالہ کے سلسلہ میں پیدا ہو جاتا ہے، اور گاہے بیرونِ بدن سے داخل ہوتا ہے۔ موذی مادہ مگر بعض اوقات سمّی مادہ بھی

کہا جاتا ہے، جس سے یہ مدعا نہیں ہوتا کہ وہ لازمی طور پر فی الفور قتل و ہلاکت کا باعث ہی ہو، بلکہ اس لفظ کو زیادہ وسیع اور عام مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے، یعنی وہ مادہ جو بدن کے اندر کوئی غیر طبعی اثر پیدا کر سکے؛ خواہ وہ اثر خفیف ہو، یا شدید +

تمام حمیات عفونیہ اسی گروہ میں شامل ہیں، جو عفونت سے پیدا ہوتے ہیں۔ عفونت کی وجہ سے خون اور اعضاء کے اندر مواد موذیہ یا سمیہ پیدا ہو جاتے ہیں، جو نظام تولید حرارت کو درہم و برہم کر کے بدن کے اندر تغیرات و استحالات کو اس درجہ تیز کر دیتے ہیں کہ حرارت کی غیر معمولی مقدار پیدا ہو جاتی ہے، اور بخار رونما ہو جاتا ہے +

جراثیمی حمیات کو الگ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جراثیمی مواد بھی دراصل مواد عفونیہ ہیں +

حمیات عفونیہ کے علاوہ بخار کی اور بھی بہت سی قسمیں ہیں، جن میں فساد تغذیہ وغیرہ سے بدن کے اندر انواع و اقسام کے موذی مواد پیدا ہو جاتے ہیں، جو تولید حرارت میں تحریک پیدا کر کے بخار کے موجب ہوتے ہیں +

یہ موذی مواد بعض اوقات اس قدر خفیف اور سریع الزوال ہوتے ہیں کہ خفیف بخار وقتی طور پر تھوڑی دیر کے لئے رونما ہو کر غائب ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات اس قدر شدید اور کثیر ہوتے ہیں، اور ان کا سلسلۂ پیدائش اس طرح قائم ہو جاتا ہے کہ ایک کافی مدت تک شدید یا خفیف بخار قائم رہتا ہے +

دوم: خلل عصبی: بعض اوقات ازدیاد حرارت کی ایسی صورتیں رونما ہو جاتی ہیں، جن میں کسی موذی مادہ کا پتہ بھی نہیں ہوتا، اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا بخار عصبی اختلال کی وجہ سے رونما ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ایسے بخاروں کو **حمیٰ عصبیہ** کہا جاتا ہے۔ جب مقدم دماغ اور نخاع تجربۃً زخمی کیا جاتا ہے، یا زخمی ہو جاتا ہے، تو نمایاں طور پر بعض اوقات ازدیاد حرارت نمودار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مقدم دماغ کے جریان

---

[1] غصہ کی حالت میں بدنی حرارت بہت تیز ہو جاتی ہے، اگرچہ معمولی حالات میں بخار کے درجہ تک نہیں پہونچتی۔ بہر حال غصہ کی وجہ سے ازدیاد حرارت کا ہو جانا عصبی ہیجان کی ایک اچھی مثال ہے، جس پر دوسرے عصبی اختلال کو قیاس کیا جا سکتا ہے +

خون سے، انکی رسولیوں سے، اور اغشیۂ دماغ کے ورم سے بخار لاحق ہوجایا کرتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ محض عصبی ہیجان کی وجہ سے نمودار ہوتا ہے۔ حصات الکبد کی صورت میں جب صفراوی پتھریاں گذرنے لگتی ہیں، تو اس وقت بھی بخار نمودار ہوتا ہے، اور اس کے متعلق بھی یہی رائے قائم کی جاتی ہے +

بعض اوقات ایسی صورتوں میں بھی بخار نمودار ہوجاتا ہے، جن میں کوئی مقامی آفت نہیں ملتی ہے، نہ کسی مقام پر ورم ہوتا ہے، نہ کہیں رسولی ہوتی ہے، اور نہ کہیں جریان خون و تفرق اتصال نظر آتا ہے، مثلاً اختناق الرحم کی حالت میں بعض اوقات بخار لاحق ہوجاتا ہے۔ ایسے بخاروں کے متعلق بھی یہی رائے قائم کی جاتی ہے کہ یہ حمی عصبیہ کے قبیلے سے ہوتے ہیں، جن میں عصبی اختلال کی وجہ سے حرارت بدنیہ کی تولید و خروج کا نظام بگڑ جاتا ہے +

حمیات اورام، جنکو **حمیات عرض** بھی کہا جاتا ہے، ان میں جب پیپ پڑجاتی ہے، تو ظاہر ہے کہ بخار کا سبب وہ موذی مادہ ہوتا ہے، جو مقام تقیح سے خون میں جذب ہوکر پہونچا کرتا ہے۔ اور جب تک ان میں پیپ نہیں ہوتی ہے، اس وقت تک بخار کے پیدا ہونے کی وجہ وہی ہیجان عصبی بیان کی جاتی ہے: یعنی مقام ورم کے اعصاب متاذی اور دردناک ہوتے ہیں، اور ان کی اذیت سے صرف و تولید حرارت کے نظام میں خلل واقع ہوجاتا ہے +

حمیات یوم[1] کی جن قسموں میں فساد ہضم اور فساد تغذیہ لاحق ہوتا ہے، اُن میں بھی بخار کا سبب یہی ہوتا ہے کہ تغذیہ اور ہضم کے فساد[2] سے کچھ مواد موذیہ پیدا ہوجاتے ہیں، جو تھوڑی مدت تک اپنے ہلکے اثرات دکھلا کر زائل ہوجاتے ہیں۔ اور جن قسموں میں درد یا کسی قسم کا عصبی ہیجان ہوتا ہے، اُن میں اختلال عصبی بخار کا سبب ہوتا ہے، اور بعض اقسام میں دونوں امور کا احتمال ہے +

تپ دق میں بھی ازدیاد حرارت کا باعث ایک مخصوص سمی مادہ ہوتا ہے، جو پھیپھڑے کے قرحۂ سلیہ سے، یا ہڈیوں اور گلٹیوں کے تقیح سِلّی سے منجذب ہوکر خون میں بہ تسلسل پہونچا کرتا ہے۔ خنازیری کی گلٹیاں جب پک جاتی

[1] حمیات یوم (یک روزہ بخار) وہ ہلکے اور وقتی بخار ہیں، جو چند گھنٹے میں اتر جایا کرتے ہیں۔ [2] مثلاً وہ حمی یوم جو تخمہ اور بیداری سے لاحق ہوتا ہے +

ہیں، تو اکثر اوقات تپ دق کی شکل پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ اس صورت میں بھی خنازیری مقامات سے پیپ کی سمیت خون میں پہونچا کرتی ہے، جو اشتعال حرارت کا ذریعہ بن جاتی ہے +

عفونت ـ متوقد عفونت ـ حمیات عفونیہ

عفونت اطبا رمتقدمین ماہیت امراض کے بیان میں عفونت کا لفظ بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں، اور بہت سے بخاروں کو **حمیات عفونیہ** کہتے ہیں، یعنی وہ قائل ہیں کہ بہت سے بخار عفونت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس ذیل میں وہ عفونت کے متعلق چند احکام بھی بیان کرتے ہیں، جن پر میں اس وقت کچھ تبصرہ کرنا چاہتا ہوں +

ا :- اطبا کہتے ہیں کہ **عفونت** رطوبات بدنیہ اور اخلاط و مواد کا ایک ایسا فساد ہے جس سے رطوبات صالحہ اور مواد طبعیہ بگڑ کر ایک ایسی حالت اختیار کر لیتے ہیں، جس سے وہ ہمارے بدن اور اعضار کے کام کے نہیں رہتے، اور انواع و اقسام کے عوارض اس سے پیدا ہو جاتے ہیں" اطبار کا یہ قول بالکل صحیح ہے، اور اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں، واقعی عفونت کی وجہ سے انواع و اقسام کے مواد فاسدہ پیدا ہو جاتے ہیں، جو بدن کے اندر تغیرات و فسادات کے موجب ہو جاتے ہیں +

۲ :- اطبار کہتے ہیں کہ "عمل عفونت کے لئے حرارت کی ضرورت ہے" اور عمل عفونت سے حرارت پیدا بھی ہوتی ہے" یہ دونوں باتیں صحیح ہیں: اگر کسی مادہ کو برف وغیرہ سے غایت برودت تک پہونچا دیا جائے، تو عمل عفونت رُک جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ برف کے اندر اگر کسی مردہ حیوان یا پھل وغیرہ کو دبا دیا جائے، تو وہ سڑنے سے محفوظ ہو جاتا ہے، اور اسی حالت[1] میں برابر قائم رہتا ہے۔ آجکل اسی مسئلہ کو ان الفاظ میں بتایا جاتا ہے کہ عفونت و تخمیر ایک تدریجی، اور ہلکا کیمیاوی عمل ہے جو غایت برودت اور غایت حرارت میں رُک جاتا ہے: اس کے لئے ایک مناسب حرارت کی ضرورت ہے، جس کا پتہ بیرونی مشاہدات و تجارب سے چلتا ہے +

---

[1] اور یہی وجہ ہے کہ سردی کے موسم میں اور سرد ہوا اور سرد فضار میں چیزیں سڑنے گلنے سے بہت حد تک محفوظ رہتی ہیں، یا ان میں تاخیر واقع ہو جاتی ہے، اور برسات میں بہت سی چیزیں جلد سڑا کرتی تھیں +

رہی دوسری بات، یعنی یہ کہ عفونت سے حرارت پیدا ہوتی ہے، اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ تجربہ اور مشاہدہ سے یہ ہر روز دیکھا جاتا ہے کہ جو چیزیں کسی ظرف میں رکھی ہوئی سڑ جاتی ہیں، اُن میں حرارت بعض اوقات نمایاں طور پر زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ عفونت و تخمیر چونکہ کون و فساد کی ہلکی صورتیں ہیں، اس لئے جس تناسب اور رفتار کے ساتھ ان میں تغیرات و استحالات ہوتے ہیں، اسی تناسب سے ان میں حرارت بھی تدریجی طور پر پیدا ہوتی ہے +

۳: اطباء یہ بھی کہتے ہیں کہ "عمل عفونت کے لئے حرارت کے ساتھ رطوبت کی بھی ضرورت ہے"۔ یہ بھی صحیح ہے: ایک مناسب رطوبت کے اندر عمل عفونت تیزی کے ساتھ ہوتا ہے، اگر اس کی رطوبت کم کر دی جائے، تو یا عفونت بند ہو جاتی ہے، یا اُسی تناسب سے اُس کی رفتار میں کمی آ جاتی ہے۔ سڑتے ہوئے مواد کی عفونت کو جب ہم روکنا چاہتے ہیں، تو راکھ وغیرہ ڈال کر ہم اُسے خشک کر دیتے ہیں، جس سے عفونت کی رفتار رُک جاتی ہے +

ان تمام مسائل میں عفونت اور تخمیر، دونوں کے حالات تقریباً یکساں ہیں +

۴:- اطباء بہت سے بخاروں کو عفونت کی طرف منسوب کرتے ہیں، اس کی صداقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ علم کیمیا و طب بھی تسلیم کرتا ہے کہ انواع و اقسام کے جراثیم ہیں، جو بدن کے اندر داخل ہو کر عفونت و تخمیر کے باعث ہوتے ہیں، اور جو انواع و اقسام کے امراض پیدا کر دیتے ہیں، جن میں سے حمیات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ **مواد عفونت** سے یہی مواد مراد ہو سکتے ہیں، جنکو آج خردبین کی امداد سے دیکھ لیا گیا ہے، اور جنکا نام **جراثیم** رکھدیا گیا ہے: اس قسم کے عفونی، یا جراثیمی بخاروں کو آجکل "حمیات نوعیہ" کہا جاتا ہے۔ جو **انواع جراثیم یا انواع عفونت** سے لاحق ہوتے ہیں +

اورام میں جب پیپ پڑ جاتی ہے، تو ہم اسے "عمل عفونت" کیطرف منسوب کرتے ہیں، اور آجکل اسے نئی اصطلاح میں "عمل جراثیم" کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اس بیان سے ظاہر ہے کہ ان حالات میں محض تعبیر اور اصطلاح کا اختلاف ہے، اسکے علاوہ اور کچھ حقیقت نہیں +

خون کی عفونت ایک مشہور مرضی آفت ہے، جس میں دیگر عوارض کے علاوہ بخار ایک نمایاں صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں وہ اصطلاحی

اختلاف بھی باقی نہیں رہا ہے؛ کیونکہ موجودہ دور میں اسے عفونتِ دم، یا تعفنِ دم[1] سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں خون کے اندر عفونت ہونے کے معنے یہ ہیں کہ خون کے اندر جراثیم مخصوصہ پائے جاتے ہیں، جن کے عفونی مواد سے خون سمی اور فاسد ہو جاتا ہے ✦

۵: اطباء یہ بھی کہتے ہیں کہ شدتِ حرارت کی صورت میں عفونت اور تخمیر کی بجائے **احتراق** کی صورت رونما ہوتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ یہاں احتراق عفونت اور تخمیر کے مقابلہ میں لایا گیا ہے، جن میں تغیرات و استحالات کی رفتار بہت ہی تدریجی اور سست ہوا کرتی ہے، اس لئے یہاں احتراق سے مراد وہ تغیر و استحالہ ہے، جس کی رفتار نسبتہً بہت ہی تیز ہوتی ہے۔ مثلاً بیرونی دنیا میں اپنی آنکھوں سے جن تغیرات کو ہم دیکھتے، اور جنکو ہم احتراق (جلنے) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ مثلاً لکڑی یا کوئلے کے جلنے کی صورت میں، ان میں ظاہر ہے کہ کون و فساد اور استحالہ کی رفتار کتنی تیز اور شدید ہوتی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ اس حالت میں حرارت بھی شدت کے ساتھ زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے ✦

یہ خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے کہ عفونت، تخمیر اور اشتعال و احتراق کے عمل میں محض استحالہ کی رفتار کا فرق و امتیاز ہے: ایک اگر سست ہے، تو دوسرا تیز، یہی وجہ ہے کہ اطباء عفونت کے عمل کو سمجھانے کے لئے گاہے اشتعال کے لفظ سے، اور گاہے احتراق کے لفظ سے، یاد کر لیا کرتے ہیں، اور گاہے ان کے مفہوم و مصداق کے لگ بھگ دوسرے الفاظ لے آیا کرتے ہیں مثلاً **استیقاد**، جس کے معنے "ایندھن جلانے" کے ہیں ✦

مستوقد حرارت اور مستوقد عفونت مستوقد حرارت اور مستوقد عفونت، یہ دونوں اصطلاحیں خصوصاً بخاروں کی ماہیت کے بیان میں اطباء کی زبان پر بہت زیادہ رائج ہیں، اسلئے میں ان اصطلاحات کو سمجھانا چاہتا ہوں ✦

اگر کوئی شخص، ان دونوں اصطلاحات کی صداقت اور ان کے وجود سے انکار کرے، تو اس کی وجہ محض ناواقفیت پر محمول کرنی چاہیئے: حقیقت واقعیہ یہ ہے کہ گاہے عفونت تمام خون اور سارے بدن میں عام ہوتی ہے جیسا کہ تعفنِ دم کی مثال اوپر آچکی ہے، اور گاہے کسی خاص حصۂ بدن کے ساتھ خصوص: مثلاً کسی خاص حصہ میں پھوڑا ہو، ورم متقیح ہو، پیپ جمع

[1] سیپٹی سیمیا، جس کے لغوی معنے "عفونتِ دم" کے ہیں ✦

یا کوئی اور صورت ہو: پہلی صورت میں بخار کا نمودار ہونا، یا سارے بدن میں اس کے فاسد مواد کا سرایت کرجانا، اور سرایت کر جانے کے بعد امراض و آفات کا پیدا کر دینا، تو ظاہر ہے، لیکن جب عفونت اور مادّۂ عفونت کسی خاص مقام کے اندر محدود ہوتا ہے، تو بھی بعض اوقات اسکے سمی مواد جذب ہو کر سارے بدن میں سرایت کر کے بخار جیسے عوارض و آفات پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ الغرض ہر حالت میں مواد عفونت سارے بدن میں عام نہیں ہوا کرتے ہیں، بلکہ مرکز عفونت مختلف ہوا کرتا ہے، چنانچہ جہاں عفونت کا مرکز ہوتا ہے، اُسے مُستَوقَدِ عفونت (عفونت کی بھٹی) کہا جاتا ہے۔ **مستوقد** مذکورہ لفظ استیقاد سے مشتق ہے، جسکے معنے ایندھن جلانے کے ہیں، اسلئے اسکے معنے ہوئے: "ایندھن جلانے کی جگہ"۔ چنانچہ جب امعاء، معدہ، جگر، طحال، رحم، وغیرہ میں عفونت ہوتی ہے، یا اُن مقامات میں بڑے بڑے پھوڑے ہوتے ہیں، تو اصطلاحًا ان مقامات کو مستوقد عفونت کہا جاتا ہے، جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ مواد عفونت اور جراثیم ان محدود مقامات میں بند ہیں، اور یہاں اپنا عمل کر رہے ہیں، لیکن انکے مواد سمیہ فاسدہ جذب ہو کر خون میں پہونچ رہے ہیں، اور سارے بدن میں پھیل کر بخار وغیرہ پیدا کر رہے ہیں +

حمیات کے اقسام

مختلف وجوہ اور مختلف اعتبارات سے بخار کی بہت سی تقسیمیں کی جاتی ہیں:

پہلی تقسیم **حمی عرضیہ ــــ حمی مرضیہ**: - بخار کی ایک تقسیم اس لحاظ سے کی جاتی ہے کہ آیا وہ بخار اعضاء مثلاً عفونت وغیرہ سے پیدا ہوا ہے، یا کسی دوسرے مرض کی وجہ سے۔ چنانچہ اس قسم کے شرکی بخاروں کو جو دوسرے امراض کی وجہ سے بطور عرض کے پیدا ہوتے ہیں، "حمیاتِ عرض" کہتے ہیں، اور دوسری قسم کے اصلی بخاروں کو "حمیات مرض" پہلا بخار چونکہ دوسرے مرض کی وجہ سے بطور عرض کے پیدا ہوتا ہے، خواہ مرض اصلی کسی عفونت کی وجہ سے عارض ہو، یا کسی دوسری وجہ سے، اسلئے اُسے حمیات عرض کہتے ہیں۔ اور دوسرا بخار کسی مرض کا عرض نہیں ہے، بلکہ وہ خود مرض ہے، اس لئے وجہ تسمیہ ظاہر ہے +

حمیات عرض کی مشہور، ممتاز، اور کثیر الوقوع مثال حمی درم ہے: ورم

کی وجہ سے عموماً بخار بطور ایک عارض کے پیدا ہوا کرتا ہے +

یہ تقسیم اور اصطلاح عمل منافع و مصالح پر مبنی ہے، کیونکہ اس قسم کے عارضی بخاروں کے علاج میں اصل اور بنیادی مرض کی رعایت کی جاتی ہے، اور تدابیر میں اسی کو مقدم رکھا جاتا ہے۔ اسلئے اس قسم کی اصطلاحی باتوں پر نکتہ چینی کی قطعاً گنجائش نہیں۔ یہ تقسیم دراصل مرض اصلی اور مرض شرکی کی اصولی اور بنیادی تقسیم کے مطابق ہے، جس کو آج تک کسی نے نکتہ چینی کا محل نہیں گردانا +

دوسری تقسیم | **حمّٰی عفونی ـــ حمی غیر عفونی**: یہ تقسیم بہت ہی عام اور واضح ہے۔ **عفونت** بخار کا ایسا عام اور کثیر الوقوع سبب ہے کہ بعض لوگ اصلی اور حقیقی بخار عفونی بخار ہی کو کہتے ہیں۔ عفونت گاہے خون اور خلط میں ہوتی ہے، اور گاہے کسی عضو کی ساخت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ عُضوی عفونت کی مثال عفونی اورام اور خراجات وغیرہ ہیں۔ پھیپھڑے کا قرحۂ سلیہ عُضوی عفونت کی مثال ہے، جس کے ساتھ حُمّی دقیہ لازم ہوتا ہے +

جب عفونت خون یا بدن کی کسی رطوبت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے، تو اسے حمی عفونیہ کے علاوہ گاہے حُمّی خلطیہ بھی کہا جاتا ہے +

حمیات غیر عفونیہ میں وہ معمولی اور ہلکے بخار بھی داخل ہیں، جنکو **یک روزہ بخار** (**حمیات یوم**) کہا جاتا ہے۔ یہ عموماً ایک دو روز میں غائب ہوجایا کرتے ہیں۔ اس قسم کے یک روزہ بخار عموماً محنت و مشقت کی تکان، غم و غصہ، بیداری، وغیرہ سے پیدا ہوجایا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان بے عنوانیوں کی وجہ سے بعض اوقات کچھ ایسے مواد و فضلات پیدا ہوجاتے ہیں، جو خون میں جذب ہوکر وقتی طور پر معمولی سی حرارت پیدا کرکے تحلیل ہوجاتے ہیں +

تیسری تقسیم | **حمی لازمہ ـــ حمی نائبہ**: بخار اپنی پوری میعاد تک (ابتداء سے انتہا تک) اگر مسلسل چڑھا رہے، اور کسی وقت نہ اترے، تو اسے **لازمہ** یا **دائمہ** کہتے ہیں، اور اگر اسکے برعکس وہ اُترجایا کرے، یعنی دو باری کی صورت میں ہو، تو اسے **نائبہ** (باری والا) یا **دائرہ** کہتے ہیں +

حمی لازمہ کی پھر دو قسمیں ہیں: **مُطْبِقَہ ـــ مُفْتِرَہ**: مطبقہ میں حرارت تقریباً ایک جیسی قائم رہتی ہے۔ شب و روز، یا صبح و شام میں اگر کچھ

۱؎ حمی عفونی اور حمی جراثیمی، بلحاظ مصداق کے دونوں مترادف ہیں، جیسا کہ ما بعد بیانات سے یہ امر واضح ہے +

اختلاف ہوتا ہے، تو محض معمولی، اور خفیف سا، جیسا کہ ہر روز، اور ہمیشہ تندرست انسان میں بھی ہوا کرتا ہے۔ اور مفترہ میں بخار، اگرچہ پورے طور پہ اترتا نہیں ہے، لیکن اس میں نمایاں طور پہ کمی آ جاتی ہے +

پھر فترہ یا کمی کی یہ صورت اگر روزانہ پیدا ہوتی ہو، تو اسے نِشْقَہ کہتے ہیں، اگر تیسرے روز ہوتی ہو، تو غب لازمہ، اور اگر چوتھے روز ہوتی ہو، تو ربع لازمہ کہتے ہیں +

اسی طرح حمی نائبہ کی چند صورتیں ہیں: اگر بخار روزانہ اترجایا کرے یعنی روزمرہ باریاں آتی ہوں، تو اسے مُوَاظبہ کہا جاتا ہے؛ اگر ایک روز ناغہ کر کے تیسرے روز باریاں آیا کریں، تو اسے غِبّ (غب دائرہ) کہتے ہیں؛ اگر چوتھے روز باریاں آیا کریں، تو اسے ربع (ربع دائرہ) کہتے ہیں +

چوتھی تقسیم **حُمّٰی طفحیہ ــــ حُمّٰی غیر طفحیہ**: چیچک، خسرہ، موتی جھرہ اور اسی قسم کے متعدد بخار ہیں، جن میں بدن پر دانے، پھنسیاں، آبلے، داغ دھبے، اور دوڑے نکل آتے ہیں، جنکو اصطلاحاً "طفح" کہا جاتا ہے، اور اس قسم کے بخاروں کو "حمیات طفحیہ"۔ گاہے انکو حمیات فاجرہ[1] بھی کہا جاتا ہے +

پانچویں تقسیم **حمی سلیمہ ــــ حمی خبیثہ**: اگر بخار بے خطر ہو، اور اس کے ساتھ بڑے اعراض موجود نہ ہوں، تو اسے "حمی سلیمہ" کہا جاتا ہے، ورنہ خبیثہ +

چھٹی تقسیم **حمی حارّہ ــــ حمی باردہ**: جس بخار کے ساتھ لرزہ اور سردی ہوتی ہے، اُسے "حمی باردہ" کہا جاتا ہے، اور جس میں محض گرمی ہوتی ہے، اور سردی کسی وقت ظاہر نہیں ہوتی، اُسے "حمی حارہ"۔ اسی طرح حمی نافضہ اُس بخار کو کہتے ہیں، جس کے ساتھ لرزہ ہوتا ہے +

ساتویں تقسیم **حمی بسیطہ ــــ حمی مرکبہ**: گاہے ایسا ہوتا ہے کہ ایک وقت میں دو یا زیادہ بخار ایک ساتھ جمع ہو جاتے ہیں؛ ایسے بخاروں کو "حمی مرکب" کہا جاتا ہے، ورنہ مفرد یا بسیط +

آٹھویں تقسیم **حمی حادّہ ــــ حمی مُزْمِنہ**: اگر بخار تیز ہو، اور اس کی مدت زیادہ لمبی نہ ہو، تو اسے "حمی حادہ" کہتے ہیں۔ اور اگر بخار زیادہ تیز نہ ہو، اور اُس کی مدت لمبی ہو، تو اسے "حمی مزمنہ" کہتے

[1] انفجار: پانی یا چشمہ کا پھوٹ پڑنا۔ بدن پہ دانوں کا ابھر آنا +

ہیں، مثلاً تپ دق ۔ پھر حمیات حادہ کے مختلف مدارج ہیں، جیسا کہ ہم آگے چل کر بیان کرینگے +

بخار یا ازدیاد حرارت کے اعراض لازمہ

بخار کی تعریف میں یہ آچکا ہے کہ علاوہ ازدیاد حرارت کے بخار کی حالت میں کم وبیش بدنی افعال میں خلل و فتور لاحق ہو جاتا ہے، اور چند مخصوص عوارض اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں،، ۔ اس وقت بخار کے انہیں مخصوص عوارض کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب حرارت ایک معتدبہ زمانہ تک بڑھی ہوئی رہتی ہے، تو تقریباً بدن کے تمام افعال میں کم و بیش خلل و فتور لاحق ہو جایا کرتا ہے ۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا یہ محض ازدیاد حرارت کا نتیجہ ہوتا ہے، یا اُن سمی اور فاسد مواد کا، جو بحالتِ تپ اخلاط اور خون میں گھومتے رہتے ہیں ۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ یہ فتور افعال براہ راست ازدیاد حرارت کا نتیجہ ہوتا ہے، مگر یہ مواد فاسدہ بھی لازمی طور پر خلل افعال کے پیدا کرنے میں کم وبیش حصہ لیتے ہیں +

جلد:- بخار کی حالت میں جلد کا لمس بالعموم گرم ہوا کرتا ہے، اور بعض اوقات اس قدر شدت ہوتی ہے کہ جلد پر ہاتھ رکھنے سے ہاتھ جلتا ہوا محسوس ہوتا ہے ۔ اسی طرح جلد بالعموم خشک ہوتی ہے، لیکن بعض اوقات پسینہ کی وجہ سے تر ہوتی ہے ۔ بعض حالات میں پسینہ کی بہت ہی کثرت ہوتی ہے، جس کے بعد گاہے حرارت نمایاں طور پر گھٹ جاتی ہے، اور گاہے نمایاں طور پر نہیں گھٹتی ہے ۔ اس قسم کی تعریق کے بعد گاہے جلد پر باجرے کے سے دانے نکل آتے ہیں (شوز جاورسیہ) +

جلد کی رنگت بخار کی حالت میں عموماً اپنے حال پر قائم رہتی ہے، ہاں جب اس پر آبلے، دانے، اور مختلف بخاروں کے مخصوص طفحات نکل آتے ہیں تو جلد کا طبعی رنگ تبدیل ہو جاتا ہے ۔ لیکن چہرہ عموماً سرخ ہو جایا کرتا ہے، علی الخصوص بخار کی آمد کے وقت: یعنی بسا اوقات رخسارے اور ہونٹھ سرخ ہو جاتے ہیں، اور چہرہ کے باقی حصے پھیکے یا زرد رنگ کے ۔ کچھ عرصہ کے بعد جب دوران خون میں ضعف لاحق ہو جاتا ہے، تو چہرہ پھولا ہوا (ممتلی) اور نیلا ہو جاتا ہے، اور یہی کیفیت ہاتھ پاؤں میں ظاہر ہوتی ہے +

جلد کے تودوڑے اور داغ دھبے، جو زیر جلد جریان خون سے پیدا

متعدیہ (چیچک، خسرہ وغیرہ) کی خبیث قسموں میں لاحق ہو جاتے ہیں، بلا شبہ یہ اس امر کا نتیجہ ہوتے ہیں کہ ان امراض کے سمی مواد عروق شعریہ کی دیوار و پر اثر کر کے ان میں تفرق اتصال پیدا کر دیتے ہیں +

آلاتِ ہضم :- زبان میلی ہو جاتی ہے، اور عموماً میل کا رنگ اوائل میں سفید ہوتا ہے، اور وہ تر ہوتی ہے، اس کے بعد زبان خشک ہو جاتی ہے، اور میل کناروں سے، یا نوک سے اترنے لگ جاتا ہے، جہاں جہاں سے میل اترتا ہے، وہاں سے زبان سرخ نظر آتی ہے۔ اس کے بعد اور آگے چل کر زبان بہت ہی خشک، سخت اور درشت مٹیالے یا بھورے رنگ کی ہو جاتی ہے، اور اس کی سطح میں شگاف پڑ جاتے ہیں۔ زبان پر پپڑی جم جاتی ہے، جس کے بنانے میں تھوک کے خشک اجزاء، رخسارہ کی اندرونی سطح کے ترشحات، اجزاء غذائیہ، اور بعض اوقات خون اور بشرہ کے اجزاء اور مواد متعفنہ شریک ہوتے ہیں جو دانتوں کی درمیانی خلاؤں میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں مسوڑھوں اور دانتوں پر بھی اسی قسم کا میل جمع ہو جاتا ہے جسے **طَرامہ** کہا جاتا ہے۔ بھوک کا مر جانا، یا سقوط اشتہاء، بخار کی پہلی اور نمایاں علامت ہے۔ بعض اوقات متلی بھی ہوتی ہے، اور ضعف ہضم تقریباً بخار کے تمام اقسام میں پایا جاتا ہے۔ آنتوں میں عموماً قبض ہوتا ہے۔ تلی بعض بخاروں میں خفیف طور پر، اور بعض بخاروں میں نمایاں طور پر بڑھی ہوئی ہوتی ہے، اور دبانے پر دکھتی ہے +

آلاتِ دم : خون کے اعضاء (قلب، اوردہ، شرائین) پر بخار کی حالت میں کیا اثر پہونچتا ہے، اور اس سے کس قسم کے عوارض رونما ہو جاتے ہیں؟ **قلب** کی حرکت تیز ہو جاتی ہے، اولاً دل کی حرکت میں قوت و شدت ہوتی ہے، اور پھر اس کے بعد ضعف طاری ہونے کی وجہ سے اس میں کمزوری آ جاتی ہے۔ **نبض** کی تعداد بہ اختلاف درجاتِ حرارت فی دقیقہ ۸۰ سے ۱۲۰ یا اس سے بھی زائد ہوتی ہے۔ یہ اوائل میں ممتلی، تنی ہوئی، اور قوی ہوتی ہے، اور پھر یہ نرم اور ذوالقرعتین[1] ہو جاتی ہے۔ تیز اور شدید بخاروں میں نبض ذو القرعتین زیادتی کے ساتھ محسوس ہوتی ہے۔ اواخر میں چونکہ قلب اور بھی زیادہ کمزور ہو جاتا ہے، اس لئے اس وقت نبض میں

---

[1] نبض ذوالقرعتین جس میں قلب کے ایک نبضہ کے اندر نبض میں دو ٹھوکریں محسوس ہوتی ہیں، اسکو نبض مطرقی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اسوقت پیدا ہوتی ہے جبکہ شریانوں کے اندر خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے، یہ ضعف کی علامت ہے +

تواتر اور صغر بڑھ جاتا ہے ، دبلنے پر آسانی سے دب جاتی ہے (لین) اور اس کے ضربات مختلف ہوتے ہیں. قلب کا ضعف جس قدر بڑھتا جاتا ہے قلب کی پہلی آواز اسی قدر دھیمی ہوتی چلی جاتی ہے، حتیٰ کہ وہ ناقابل سماعت ہو جاتی ہے. گاہے سرپستان کے بیرونی جانب قلبی ضربات محسوس ہوتی ہیں، جو اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ قلب ضعیف ہو کر پھیل گیا ہے +

تنفس : حرارت کی زیادتی اور نبض کی تیزی کے تناسب کے ساتھ تنفس بھی تیز ہو جاتا ہے : چنانچہ گاہے اس کی تعداد فی دقیقہ ۳۰ سے ۴۰ تک پہونچ جاتی ہے. لیکن جب بخار کچھ عرصہ تک قائم رہ جاتا ہے، تو پھیپھڑوں کے پیندے (قاعدۃ الریہ) میں اجتماع خون لاحق ہو جاتا ہے، اور سینہ کے بالائی حصے کی تنفسی حرکتیں سامنے کی طرف زیادہ نمودار ہو جاتی ہیں +

آلات بول :- چونکہ بخار کی حالت میں بخارات مائیہ جلد اور تنفس کے اعضاء کے ذریعہ زیادہ خارج ہوتے ہیں، اور شریانوں کے اندر خون کا دباؤ گھٹ جاتا ہے، اس لئے گردوں کے اندر پیشاب کم بنتا ہے، اور قارورہ کی مقدار گھٹ جاتی ہے، اور جب پانی کی مقدار گھٹ جاتی ہے، تو تناسب کے لحاظ سے اجزاء ملونہ قارورہ میں بڑھ جاتے ہیں، اس لئے قارورہ کا رنگ بہت گہرا ہو جاتا ہے. اور اجزاء جامدہ کی زیادتی سے اس کا قوام بھی غلیظ ہوتا ہے : چنانچہ سرد ہونے پر قارورہ کے اندر سرخ رنگ کے رسوب[1] تہ نشین ہو جاتے ہیں. مادہ بولیہ اور بعض املاح[2] کی مقدار قارورہ میں بڑھ جاتی ہے، اور بالعموم قارورہ زہریلا ہوا کرتا ہے. بعض شدید بخاروں میں گاہے قارورہ کے اندر رطوبت بیضیہ[3] کی خفیف مقدار بھی پائی جاتی ہے +

دماغ و اعصاب :- دردِ سر بخار کی ابتداء میں بہت ہی عام اور کثیر الوقوع ہے. بعض اوقات اس کے ساتھ ثقل اور کدورتِ حواس ہوتی ہے، کسی بات میں غور و فکر کرنے اور سوچنے کو دل نہیں چاہتا، اور کوئی دماغی کام اچھا نہیں معلوم ہوتا. کچھ عرصہ کے بعد نہ صرف عقل و ذہن سے مریض کام

---

[1] اس رسوب میں زیادہ تر بول آکین (یوریٹ) نامی مادہ کے اجزاء ہوتے ہیں + [2] قارورہ میں بولیہ (یوریا) کے ساتھ قلویہ (پوٹاسیم) کے نمک بڑھ جاتے ہیں، اور خضر آمیز (کلورائیڈز) نامی مواد عموماً گھٹ جاتے ہیں +

[3] رطوبت بیضیہ (ماح) : البومن +

نہیں لینا چاہتا، بلکہ درحقیقت اُسے اس کی قدرت بھی نہیں رہتی؛ اُس پر غنودگی طاری رہتی ہے، اور جب وہ سو جاتا ہے، تو نیند میں بڑبڑانے لگتا ہے۔ اسکے بعد اُسے بچی نیند کے بغیر ہذیان شروع ہو جاتا ہے، جس میں گاہے مریض صرف لایعنی باتیں کرتا ہے، اور گاہے یہ جنون کی حد تک پہونچ جاتا ہے؛ مریض اپنے بستر سے اُٹھکر تیمارداروں اور حاضرین سے دست و گریباں ہو جاتا ہے، یا کھڑکی وغیرہ سے کود کر باہر آجاتا ہے۔ اس کے بعد کا درجہ یہ ہے کہ اُس پر پوری مدہوشی و بے حواسی طاری ہو جاتی ہے، جسے سُبات کہا جاتا ہے۔ اس مدہوشی کے ابتدائی درجہ میں مریض بار بار اپنی انگلیوں سے بستر کی چادر اور کپڑوں کو نوچتا ہے، یا اپنے سامنے ہوا، میں فرضی اور خیالی چیزوں کو پکڑتا ہے ÷

بخار کی وجہ سے جب جسم میں "عمومی ضعف" لاحق ہو جاتا ہے، تو عضلاتِ بدن کے طبعی افعال میں خلل نمودار ہوتا ہے، مثلاً بولتے وقت زبان لڑکھڑاتی ہے، اور اعضاء کی تحریک کے وقت ان میں کپکپی لاحق ہوتی ہے؛ نیز عضلات میں بعض اوقات تشنجی کیفیت پیدا ہوتی ہے، اور جھٹکے سے بار بار اعضاء میں جنبش ہوا کرتی ہے، اور مختلف عضلی مقامات پھڑکتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات مقعد کے عضلاتِ عاصرہ، جو امساکِ براز کی خدمت انجام دیتے ہیں، ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، جس سے بے اختیار پاخانہ خطا ہو جاتا ہے۔ بخار کی وجہ سے جب احشاء کی حس کمزور ہو جاتی ہے، تو مثانہ کے پُر ہونے کا مریض کو احساس نہیں ہوتا، اس لئے وہ پیشاب کی حاجت محسوس نہیں کرتا، جس سے پیشاب مثانہ کے اندر غیر معمولی طور پر جمع ہو جاتا، اور مثانہ حبس کر اندیشہ ناک صورت پیدا کر دیتا ہے ÷

لرزہ، اعضاء شکنی، دردِ عضلات اور دردِ اعضاء، کرب و بے چینی، بے خوابی، اور دورانِ سر وغیرہ نظامِ عصبی کے عوارض میں سے ہیں، جو بخار کی حالت میں کثیر الوقوع ہیں۔

دن رات میں حرارتِ حمی کا اختلاف

پہلے بیانات میں آچکا ہے کہ یوں تندرستی کی حالت میں بھی صبح کے وقت حرارت ایک ڈیڑھ درجہ کم ہوتی ہے، اور دوپہر کے بعد ایک ڈیڑھ درجہ بڑھ جایا کرتی ہے۔ اسی تناسب کے مطابق بخار کی حالت میں بھی

عموماً صبح کے وقت حرارت ایک ڈیڑھ درجہ کم ہو جایا کرتی ہے، اور سہ پہر کے قریب اسی قدر زیادہ. کمی کا آخری درجہ بالعموم شب کو بارہ بجے اور اس کے بعد ہوتا ہے اور زیادتی کا آخری درجہ سہ پہر کو ۴ سے ۶ بجے تک. بعض اوقات برعکس صورتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں: یعنی صبح کے وقت حرارت زیادہ ہوتی ہے، اور سہ پہر کو کم. یہ ایک کلی اور عمومی حکم ہے کہ حرارت کی کمی اور زیادتی کے ساتھ ساتھ اور تقریباً اسی تناسب سے نبض اور تنفس کی رفتار میں بھی کمی اور زیادتی پیدا ہو جایا کرتی ہے. اور مریض کی دوسری تکلیفوں اور اذیتوں کا بھی یہی حال ہے

بخار کے اوقات اور اسکی رفتار

بشیتر بخاروں میں ایک ممتاز رفتار پائی جاتی ہے، علی الخصوص ابتدا اور انتہا کے وقت مخصوص عوارض نمایاں ہوتے ہیں، مثلاً:

پہلا درجہ: سردی کا درجہ بخار کی ابتدا میں سردی کا احساس ہوتا ہے، جسکی دو صورتیں ہیں: (۱) گاہے خالص اور محض سردی کا احساس ہوتا ہے، اور مریض اس حالت میں آگ تاپنی چاہتا ہے، اور گرم کپڑے اوڑھ لیتا ہے. اسوقت گاہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پشت پر ٹھنڈا پانی اوپر سے نیچے کی طرف بہتا ہوا جا رہا ہے. (۲) گاہے سردی کے ساتھ لرزہ بھی ہوتا ہے، جو خفیف طور پر شروع ہو کر آخر میں شدت اختیار کر لیتا ہے: سارا بدن کانپتا ہے، کپکپی سے دانت بجتے ہیں، مریض بہت ہی سردی محسوس کرتا ہے. جلد کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، جسکو قشعریرہ (پھریری) کہا جاتا ہے، چہرہ مرجھا جاتا ہے، اور ناک، کان، اور انگلیوں کے سرے نیلے پڑ جاتے ہیں. سردی کے اس درجہ میں گو ظاہر بدن ٹھنڈا ہوتا ہے، لیکن اندرونی اعضاء گرم ہوتے ہیں، اور ان کی حرارت بڑھی ہوئی ہوتی ہے: چنانچہ اگر مقیاس الحرارت سے امتحان کیا جائے، تو یہ معلوم ہوگا کہ بدنی حرارت شروع ہی سے بڑھتی جا رہی ہے. لرزہ چند دقیقہ سے آدھ گھنٹہ، ایک گھنٹہ، یا اس سے زیادہ عرصہ تک قائم رہتا ہے. چھوٹے بچوں میں لرزہ عموماً نہیں ہوا کرتا ہے، بلکہ بعض اوقات لرزہ کی بجائے تشنج ہو جاتا ہے*

دوسرا درجہ: درجۂ سخونت پہلے درجہ کے بعد بخار کا دوسرا درجہ شروع ہوتا ہے جس میں جلد گرم ہو جاتی ہے، اور بخار کے دوسرے عوارض لازمہ جنکا ابھی ذکر کیا گیا ہے، موجود ہوتے ہیں. اس کے بعد تیسرا درجہ شروع

ہو جاتا ہے ۔

بعض بخاروں میں اس دوسرے درجہ کے اندر تیسرے درجہ کے شروع ہونے سے پہلے حرارت افراط اور زیادتی کی چوٹی تک پہونچ جاتی ہے ۔ ایسی انتہائی حرارت کو اصطلاحاً حرارت غائیۃ (انتہائی حرارت) کہا کرتے ہیں ۔

تیسرا درجہ : درجۂ انحطاط

بخار کے تیسرے درجہ کو درجۂ انحطاط (گھٹاؤ کا زمانہ) کہا جاتا ہے ؛ دراصل بخار کا خاتمہ اسی درجہ پر ہوا کرتا ہے ۔ بخار کے خاتمہ کی دو صورتیں ہوا کرتی ہیں : بخار بصورت بحران ختم ہو، یا بصورتِ تحلل ۔

بصورت بحران بخار کے ختم ہونے کے معنے یہ ہیں کہ بدن میں تغیر عظیم رونما ہو، اور نہایت تیزی اور سرعت کے ساتھ بارہ سے چھتیس گھنٹے کے اندر بخار اتر کر درجۂ اعتدال پر آجائے ۔ اس حالت میں بعض اوقات پسینہ کی کثرت ہوتی ہے (عرق بحرانی) ، بعض اوقات دست جاری ہو جاتے ہیں (اسہال بحرانی) ، بعض اوقات نکسیر پھوٹ پڑتی ہے (رعاف بحرانی) ، اور اس قسم کے استفراغ بحرانی کے بعد بخار اتر جاتا ہے ۔

بصورت تحلل بخار اترنے میں کوئی تغیر عظیم اور انقلاب شدید بدن کے اندر رونما نہیں ہوتا ہے ، جو بحران کی علامات میں سے ہے ، بلکہ بخار تدریجاً کم ہوتا چلا جاتا ہے ، اور درجۂ اعتدال تک پہونچتے پہونچتے تین چار دن صرف ہو جاتے ہیں ۔

بعض بخاروں کا خاتمہ اس طرح ہوتا ہے کہ جسم پر کم و بیش پھوڑے، پھنسیاں اور دانے وغیرہ نکل آتے ہیں ۔ یہ بھی دراصل بحران کی ایک صورت ہے ، اور اس کو بحران انتقالی کہا جاتا ہے ، یعنی مادۂ مرض ایک حالت اور ایک جگہ سے منتقل ہو کر دوسری حالت اور دوسری جگہ میں آجاتا ہے ۔

بعض بخاروں میں بخار اترنے کے بعد حرارت درجۂ اعتدال سے بھی نیچے آجاتی ہے ، یعنی انتقاص حرارت کی صورت رونما ہو جاتی ہے ، مثلاً صبح کے وقت بدنی حرارت چھیانوے ، یا ستانوے درجہ (مقیاس مروج) ہو جاتی ہے ۔ اور اسی زمانہ سے زمانۂ نقاہت شروع ہو جاتا ہے ۔

بعض اوقات مرض کی مذکورہ بالا صورت (مثلاً لرزہ سردی سے بخار کا شروع ہونا، حرارت کا چوٹی تک پہونچنا، اور عرق بحرانی وغیرہ سے بخار کا

اور تر نا) نمایاں اور ممتاز طور پر حمیات اجامیہ کے بعض اقسام میں پائی جاتی ہے، اور بعض حالات میں یہ تمام درجات و مراحل چھ سے بارہ گھنٹہ میں طے ہو جاتے ہیں +

بخاروں میں موت

بخاروں میں موت جو واقع ہوتی ہے، اس کے حقیقی اسباب کیا ہوتے ہیں، آیا محض حرارت یا سوءِ مزاج حار کے نتیجہ میں موت واقع ہوا کرتی ہے، یا کچھ دوسرے وجوہ بھی ہوتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بخاروں میں موت واقع ہونے کی مختلف وجوہ ہیں، مثلاً :

۱ : گاہے موت اس وجہ سے واقع ہوتی ہے کہ سمی مواد دماغ اور نظام عصبی پر اثر کرکے تمام بدن کے افعال کو خراب کر دیتے ہیں +

۲ : گاہے موت اس وجہ سے واقع ہوتی ہے کہ سمی مواد ایک عرصہ تک جسم میں قائم رہ کر تمام بدن کی قوتِ حیات کو بیکار کر دیتے ہیں +

۳ : گاہے اشتداد حرارت موت کا باعث ہوتا ہے، مگر محققین کی رائے ہے کہ اس قسم کی مثالیں کمتر ملا کرتی ہیں، اگرچہ یہ صورت تو اکثر نظر آیا کرتی ہے کہ مریض کسی وجہ سے موت کے مُنہ میں ہوتا ہے، اُس وقت حرارت بھی اشتداد کی انتہائی صورت میں موجود ہوتی ہے. اس وقت گو حرارت بہت ہی تیز ہوتی ہے، مگر موت کی حقیقی وجہ کوئی دوسری ہوتی ہے +

۴ : بعض اوقات بخار میں موت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قلب ضعیف و درماندہ ہو کر اپنے فعل سے رُک جاتا ہے +

۵ : بعض اوقات موت کی وجہ پھیپھڑے اور تنفس کی شکایتیں ہوتی ہیں +

تشریح بعد الموت چند تشریحی تغیرات تقریباً تمام اموات میں نمودار ہوتے ہیں، جو تیز بخاروں سے واقع ہوتی ہیں؛ خون رقیق ہوتا ہے، غیر معمولی طور پر سیال، گہرا رنگین، اور تیزی کے ساتھ شریان اعظم اور بڑی رگوں کو رنگین کر دیتا ہے. خون کے سُرخ دانے کم ہوتے ہیں، اور سفید دانوں کی کثرت ہوتی ہے. غشاء العصب اور غلاف القلب کے طبقہ اندر کے نیچے چھوٹے چھوٹے دھبے یا جریان خون کے نشانات پائے جاتے ہیں

احشاؔ[1] مثلاً جگر، طحال، اور گردے، بہت اثر پذیر ہوتے ہیں ۔

ازدیاد حرارت کی مدت

چونکہ ازدیاد حرارت کی مدت کا تعلق زیادہ تر عفونت اور عدوی سے ہے، جو کہ حرارت غریبہ کے ساتھ بطور سبب کے شریک ہوتا ہے، اس لئے وہ اپنے حقیقی سبب کے مطابق چند گھنٹے سے چند ماہ تک، اور بعض اوقات چند سال تک قائم رہ جاتی ہے۔ چنانچہ چند بخاروں کا بطور مثال کے ذکر کیا جاتا ہے، جو چند ہفتہ یا چند ماہ تک قائم رہا کرتے ہیں: تپ دق اور مرض سل —— حمی معویہ —— حمیات اجامیہ (موسمی بخاروں کے اقسام) —— تعفن دم —— ورم بطانۂ قلب خبیث —— سوء القنیہ کی قسم خبیث ۔

انتقاص حرارت

یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ازدیاد حرارت کے ساتھ انتقاص حرارت کا بھی اس موقعہ پر ذکر کیا جائے، تاکہ حرارت غریبہ کے ساتھ حرارت مُقصِرَہ کے اسباب بھی ذہن نشین ہو جائیں۔ بعض محققین نے انتقاص حرارت بدنی کے اسباب اس طرح گنائے ہیں:

(۱) حرارت بدنی کا براہ راست جسم سے خارج ہو جانا، مثلاً بیہوشی یا بدمستی کی حالت میں گرم کمرہ سے ٹھنڈی ہوا میں یک لخت نکل پڑنا، یا بہت ہی خنک پانی سے نہانا ۔

(۲) خون اور رطوبات بدن کا بڑی مقدار میں خارج ہو جانا، جیسا کہ شدید اسہال، ہیضہ، ورم امعاء، اور شدید جریان خون میں ہوتا ہے ۔

(۳) سوء مزاج (فساد مزاج) اور فساد تغذیہ کی صورتوں میں، مثلاً مجرائے غذا کے مختلف حصوں کے سرطان میں، مرض ذیابیطس کی شدت میں، سوء القنیہ کی بعض خبیث قسموں میں، بعض بخاروں کے بعد ایام نقاہت[2] میں اور بہت سے دماغی مزمن امراض میں ۔

(۴) دوران خون اور تنفس کی بعض شدید شکایتوں میں، مثلاً ضعفِ قلب اور مجاری تنفس کی تنگی کی حالت میں ۔

---

[1] یہ احشا، معدہ اور آنتوں کے مقابلہ میں ٹھوس کہے جاتے ہیں ۔

[2] بخاروں کے بعد چند روز تک عموماً بدنی حرارت کم رہا کرتی ہے، جیسا کہ (۵) میں آگے آنے والا ہے، مگر یہاں اس سے مختلف صورت مراد ہے، یعنی جبکہ بخاروں کے بعد سوء مزاج [illegible] میں موجود ہو جو تقلیل حرارت کا باعث بن جائے ۔

(۵) مرکزی نظام عصبی کے مختلف امراض، ورم اغشیۂ دماغ کے بعض اقسام، دماغی جریان خون اور انسداد عروق، دماغ کی بعض رسولیاں اور فالج عام +

(۶) اعصاب حسیہ کے بعض تاثرات و ہیجانات، شلاً جبکہ فتق وغیرہ کی صورت میں آنتیں کسی سوراخ سے خارج ہوکر گھٹ جاتی ہیں (اختناقِ امعاء)، اور شلاً دردگردہ، درد جگر، آنتوں میں چھید ہوجانا (تثقب امعاء)، اور شلاً بعض عملیات جراحیہ کے بعد +

(۷) بعض وسیع جلدی امراض، شلاً تمام بدن میں مرض اکوتہ عمومی شکل میں پیدا ہوگیا ہو، یا جلد کا ایک وسیع رقبہ جلا ہوا ہو +

(۸) بخاروں کے بعد، جبکہ حرارت بدنیہ ایک عرصہ تک بدن کے اندر اعتدالی درجہ سے پست رہتی ہے، اور تقیح دم[۱] کی صورتوں میں +

(۹) بعض سمیات میں، شلاً افیون، جوہر افیون (افیونین[۲])، لفاح، ہیروجیں[۳] (ہیروجین) اور شراب کے تسمم میں، اور احتباس بول میں تسمم دم کی وجہ سے اور قوماء ذیابیطسی[۴] میں +

حرارت کی پیمایش اور اسکے درجات

حرارت کیفیات ملموسہ سے ہے اطباء کا قول ہے کہ "حرارت اور برودت کیفیات ملموسہ سے ہے" یعنی بیرونی اجسام کی حرارت و برودت سے انسان کی قوت لامسہ متأثر ہوا کرتی ہے، اور چھونے سے انکی حرارت و برودت کا احساس ہماری جلد کو ہوجاتا ہے۔ چنانچہ تندرست اور صحیح المزاج انسان جب کسی مریض کے بدن پر ہاتھ رکھتا ہے، تو اس کی بدنی حرارت کی زیادتی یا کمی سے متأثر ہوکر وہ حکم لگا دیتا ہے کہ مریض کا جسم ٹھنڈا ہے، یا گرم۔ بخار اور انتقاص حرارت کے معلوم کرنے کا ذریعۂ قدیم یہی جلد ہے، جو چھوکر حکم لگایا کرتی ہے۔ اس طرز استدلال میں یہ شرط ضروری ہے کہ چھونے والے انسان کی بدنی حرارت صحت و اعتدال کے درجہ پہ ہو، ورنہ وہ جس درجہ گرم یا سرد ہوگا، اسی درجہ کی گرمی یا سردی سے وہ متأثر نہ ہوگا۔ شلاً اگر کوئی طبیب خود بخار

[۱] تقیح دم: خون کے اندر پیپ کا داخل ہوجانا + [۲] افیونین: مارفین +
[۳] ہیروجین: ہیروئین + [۴] اسی طرح مرکبات نوردینا (نا سنورمعا) حامض قطرانی (کاربولک ایسڈ) کی سمیت میں بھی یہ صورت پیدا ہوسکتی ہے +

[illegible] جاتا ہے، تو وہ مریض کے اسی درجہ کے بخار سے متاثر نہ ہوگا۔ الغرض ہماری [illegible] اسے اسی وقت حرارت یا برودت سے متاثر ہو سکتی ہے، جبکہ بیرونی اجسام کی حرارت یا برودت کا درجہ اس کے مساوی نہ ہو۔ اسی طرز استدلال سے طبیب دوسرے شخص کے بدن کو چھو کر حکم لگا دیتا ہے کہ اُس کی حرارت معتدل ہے، یا یہ کہ اُسے بخار ہے۔ کیونکہ معتدل المزاج اور تندرست انسان جب دوسرے جسم کو چھوتا ہے، اور اس کی حرارت و برودت سے وہ متاثر نہیں ہوتا، تو وہ قیاس قائم کر لیتا ہے کہ اُس کی حرارت بھی اسی درجہ کی ہے، اور چونکہ وہ خود معتدل ہے، اسلئے دوسرا شخص بھی معتدل ہی ہے۔

مشق اور ممزاولت سے طبیب کو اتنی مہارت ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے مریض کے جسم کو چھو کر بتا دیتا ہے کہ اُسے بخار کس درجہ کا ہے — خفیف ہے، شدید ہے، یا محرقہ ہے۔ تمام علاج و تدابیر میں پیمانۂ حرارت کی ایجاد سے پہلے ساری دنیا کے معالجین کا دارومدار تمامتر اسی پر تھا، اور اس آلہ کی ایجاد کے بعد بھی، اور اس کی مدد کی موجودگی میں بھی ہر طبیب کا فرض ہے کہ تجربۂ حرارت بدنی کے لئے قوت لامسہ سے قطعاً بے نیاز نہ ہو جائے تاکہ وہ اتفاقات پر زیادہ بے بس اور درماندہ نہ ہو سکے۔

بعض لوگ، جنکی جیب میں پیمانۂ حرارت ہر وقت موجود ہوتا ہے، اس اندازہ میں اتنے ماہر ہو جاتے ہیں کہ وہ مریض کا جسم چھو کر ٹھیک درجۂ حرارت بتا دیتے ہیں، جس کی تصدیق پیمائش کے بعد پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر طبیب کے لمس اور پیمانۂ حرارت کی پیمائش میں ایک آدھ درجہ کا اختلاف بھی ہو، تو اس سے معمولات و تدابیر میں کچھ زیادہ فرق نہیں پڑتا، اور اسکو بہت زیادہ اہمیت حاصل نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ایک آدھ درجہ کا اختلاف تو مختلف پیمانوں کے امتحان میں بھی ہو جاتا ہے۔

حرارت و برودت کا معیار مذکورہ بالا تقریر سے ظاہر ہے کہ طبی اغراض اور تدابیر و علاج کی ضرورت سے اطبا نے حرارت و برودت کا معیار تندرست انسان کی بدنی حرارت کو قرار دیا ہے: معتدل اور تندرست انسان دوسرے جسم کو چھونے کے بعد اگر اپنے مزاج سے ٹھنڈا محسوس کرتا ہے، تو اُسے "بارد" کہتا ہے، اگر گرم محسوس کرتا ہے، تو اُسے "حار" کہتا ہے، اور اگر وہ اپنے برابر پاتا ہے تو اُسے "معتدل" کا حکم لگاتا ہے۔ اگرچہ [illegible] انسان، تاہم

حیوانات، اور نباتات کا جب امتحان کیا جاتا ہے تو یہ سب کے سب گرم ہی پائے جاتے ہیں؛ کیونکہ نمو و تغذیہ کے لئے حرارت ہی کی ضرورت ہے، اور برودت ان افعال و اعمال کی دشمن ہے" علمی تحقیق سے اگر دیکھا جائے، تو قدماء کے اس قول کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ غایت برودت حیات و نمو کی دشمن ہے: جن ممالک میں بہت زیادہ ٹھنڈک ہوتی ہے، اور برودت کے غلبہ سے برف جم جایا کرتی ہے، وہاں پیداوار مفقود ہوتی ہے، اور اگر کچھ ہوتی بھی ہے، تو اس وقت، جبکہ فضا کسی قدر گرم ہو جاتی ہے۔ موجودہ دور میں برودت و حرارت کے لئے جو معیار اور پیمانے بنائے گئے ہیں، اُن سے اگر ہم اپنی یا حیوانات اور نباتات کی نمو اور زندگی کے زمانہ میں پیمائش کریں، تو کم و بیش ہم ان میں ضرور حرارت پائیں گے۔ انسان اور اکثر حیوانات کے گرم ہونے میں تو شاید کسی کو کم شبہہ ہو، مگر ممکن ہے کہ بعض لوگ نباتات کے گرم ہونے کی تصدیق نہ کر سکیں۔ لیکن جب وہ اس حقیقت پر غور کرینگے، تو شائد آسانی سے سمجھ سکینگے کہ جب ہوا بہت ہی خنک ہو جاتی اور پالا پڑ جاتا ہے، تو کھیتیاں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں، جس کی وجہ محض غلبۂ برودت ہوتی ہے۔ نیز نمو و تغذیہ ایک عنصری استحالہ ہے، جسکو "**استحالۂ کیمیاویہ**" کہا جاتا ہے، جس کے متعلق پہلے بیانات میں آچکا ہے کہ اس قسم کے تغیرات و استحالات حرارت کی موجودگی ہی میں اچھی طرح انجام پاتے ہیں، اور یہ کہ ان استحالات سے بطور نتیجہ کے حرارت پیدا بھی ہوتی ہے۔ الغرض تحقیق قدیم اور تحقیق جدید دونوں بہ اتفاق اس امر کی تصدیق کرتی ہیں کہ انسان کا بدن طبعًا اور فطرتًا گرم ہی ہوتا ہے۔ رہا یہ امر کہ اس میں کس درجہ کی حرارت پائی جاتی ہے، اور پیمائش حرارت کا معیار کیا ہے، اسے میں ذیل کے بیان میں واضح کرتا ہوں۔

پیمانۂ حرارت کی ایجاد کس فلسفہ اور اصول پر ہے حرارت و برودت کے بارے میں حکمائے متقدمین نے دو خواص بتائے ہیں، جو اس آلہ کی ایجاد کے فلسفہ کی بنا ہیں۔ ان دونوں خواص کے جان لینے کے بعد پیمانۂ حرارت کے اصول کا سمجھنا بہت ہی آسان ہو جاتا ہے:

پہلا خاصہ: "حرارت و برودت کیفیات [illegible] ... یعنی گرمی اور سردی کی [illegible] ... [illegible]

میں مبتلا ہے، تو وہ مریض کے اسی درجہ کے بخار سے متأثر نہ ہوگا۔ الغرض ہماری قوت لامسہ اسی وقت حرارت یا برودت سے متأثر ہو سکتی ہے، جبکہ بیرونی اجسام کی حرارت یا برودت کا درجہ اس کے مساوی نہ ہو۔ اسی طرز استدلال سے طبیب دوسرے شخص کے بدن کو چھو کر حکم لگا دیتا ہے کہ اُس کی حرارت معتدل ہے، یا یہ کہ اُسے بخار ہے۔ کیونکہ معتدل المزاج اور تندرست انسان جب دوسرے جسم کو چھوتا ہے، اور اس کی حرارت و برودت سے وہ متأثر نہیں ہوتا، تو وہ قیاس قائم کر لیتا ہے کہ اُس کی حرارت بھی اسی درجہ کی ہے، اور چونکہ وہ خود معتدل ہے، اسلئے دوسرا شخص بھی معتدل ہی ہے۔

مشق اور مزاولت سے طبیب کو اتنی مہارت ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے مریض کے جسم کو چھو کر بتا دیتا ہے کہ اُسے بخار کس درجہ کا ہے — خفیف ہے، شدید ہے، یا محرقہ ہے۔ تمام علاج و تدابیر میں پیمانۂ حرارت کی ایجاد سے پہلے ساری دنیا کے معالجین کا دارو مدار تمام تر اسی پر تھا، اور اس آلہ کی ایجاد کے بعد بھی، اور اس کی مدد کی موجودگی میں بھی ہر طبیب کا فرض ہے کہ تجربۂ حرارت بدنی کے لئے قوت لامسہ سے قطعًا بے نیاز نہ ہو جائے تاکہ وہ اتفاقات پر زیادہ بے بس اور درماندہ نہ ہو سکے۔

بعض لوگ، جنکی جیب میں پیمانۂ حرارت ہر وقت موجود ہوتا ہے، اس اندازہ میں اتنے ماہر ہو جاتے ہیں کہ وہ مریض کا جسم چھو کر ٹھیک درجۂ حرارت بتا دیتے ہیں، جس کی تصدیق پیمائش کے بعد پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر طبیب کے لمس اور پیمانۂ حرارت کی پیمائش میں ایک آدھ درجہ کا اختلاف بھی ہو، تو اس سے معمولات و تدابیر میں کچھ زیادہ فرق نہیں پڑتا، اور اسکو بہت زیادہ اہمیت حاصل نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ایک آدھ درجہ کا اختلاف تو مختلف پیمانوں کے امتحان میں بھی ہو جاتا ہے۔

حرارت و برودت کا معیار مذکورہ بالا تقریر سے ظاہر ہے کہ طبی اغراض اور تدابیر و علاج کی ضرورت سے اطبا نے حرارت و برودت کا معیار تندرست انسان کی بدنی حرارت کو قرار دیا ہے: معتدل اور تندرست انسان دوسرے جسم کو چھونے کے بعد اگر اپنے مزاج سے ٹھنڈا محسوس کرتا ہے، تو اُسے "بارد" کہتا ہے، اگر گرم محسوس کرتا ہے، تو اُسے "حار" کہتا ہے، اور اگر وہ اپنے برابر پاتا ہے، تو اُس پر "اعتدال" کا حکم لگاتا ہے۔ اگرچہ شیخ و دیگر حکمائے متقدمین نے بصراحت بتایا ہے کہ "انسان، تمام

حیوانات، اور نباتات کا جب امتحان کیا جاتا ہے تو یہ سب کے سب گرم پائے جاتے ہیں، کیونکہ نمو و تغذیہ کے لئے حرارت ہی کی ضرورت ہے، اور برودت ان افعال و اعمال کی دشمن ہے۔" علمی تحقیق سے اگر دیکھا جائے، تو قدماء کے اس قول کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ غایت برودت حیات و نمو کی دشمن ہے: جن ممالک میں بہت زیادہ ٹھنڈک ہوتی ہے، اور برودت کے غلبہ سے برف جم جایا کرتی ہے، وہاں پیداوار مفقود ہوتی ہے، اور اگر کچھ ہوتی بھی ہے، تو اُس وقت، جبکہ فضا کسی قدر گرم ہو جاتی ہے۔ موجودہ دور میں برودت و حرارت کے لئے جو معیار اور پیمانے بنائے گئے ہیں، اُن سے اگر ہم اپنی یا حیوانات، اور نباتات کی نمو اور زندگی کے زمانہ میں پیمائش کریں، تو کم و بیش ہم ان میں ضرور حرارت پائیں گے۔ انسان اور اکثر حیوانات کے گرم ہونے میں تو شاید کسی کو کم شبہ ہو، مگر ممکن ہے کہ بعض لوگ نباتات کے گرم ہونے کی تصدیق نہ کر سکیں۔ لیکن جب وہ اس حقیقت پر غور کرینگے، تو شائد آسانی سے سمجھ سکینگے کہ جب ہوا، بہت ہی خنک ہو جاتی اور پالا پڑ جاتا ہے، تو کھیتیاں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں، جس کی وجہ محض غلبۂ برودت ہوتی ہے۔ نیز نمو و تغذیہ ایک عنصری استحالہ ہے، جسکو "استحالۂ کیمیاویہ" کہا جاتا ہے، جس کے متعلق پہلے بیانات میں آچکا ہے کہ اس قسم کے تغیرات و استحالات حرارت کی موجودگی ہی میں اچھی طرح انجام پاتے ہیں، اور یہ کہ ان استحالات سے بطور نتیجہ کے حرارت پیدا بھی ہوتی ہے۔ الغرض تحقیق قدیم اور تحقیق جدید دونوں بہ اتفاق اس امر کی تصدیق کرتی ہیں کہ انسان کا بدن طبعًا اور فطرتًا گرم ہی ہوتا ہے۔ رہا یہ امر کہ اس میں کس درجہ کی حرارت پائی جاتی ہے، اور پیمائش حرارت کا معیار کیا ہے، اسے میں ذیل کے بیان میں واضح کرتا ہوں +

پیمانۂ حرارت کی ایجاد کس فلسفہ اور اصول پر ہے

حرارت و برودت کے بارے میں حکمائے متقدمین نے دو خواص بتائے ہیں، جو اس آلہ کی ایجاد کے فلسفہ کی بنا ہیں۔ ان دونوں خواص کے جان لینے کے بعد پیمانۂ حرارت کے اصول کا سمجھنا بہت ہی آسان ہو جاتا ہے:

پہلا خاصّہ: "حرارت و برودت **کیفیات ساریہ** سے ہے" یعنی گرمی اور سردی کی یہ طبعی خصوصیت ہے کہ وہ جس جسم کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے، جب اس کے ساتھ کوئی دوسرا جسم ملاقی ہوتا ہے

... جسم سے منتقل ہو کر دوسرے ملاقی اور مجاور جسم میں سرایت کر جاتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ہر جسم میں قبول حرارت و برودت کی استعداد یکساں نہیں ہوتی: بعض اجسام میں حرارت و برودت تیزی سے سرایت کر جاتی ہے، اور بعض میں دشواری سے۔ مثلاً لوہے، تانبے، اور عام دھاتوں میں اس کی استعداد خوب پائی جاتی ہے، اور مٹی اور لکڑی میں کمتر +

دوسرا خاصہ: " حرارت **تخلخل** پیدا کرتی ہے، اور برودت **تکاثف**": یعنی گرمی کے اثر سے پھیل کر اجسام کی مقدار بڑھ جاتی ہے (تخلخل) اور سردی کے اثر سے اجسام سکڑ جاتے، اور ان کی مقدار اور انکا حجم گھٹ جاتا ہے (تکاثف)۔ اس خاصہ کا سہل امتحان اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ ایک ایسی شیشی لی جائے، جس کی گردن کافی تنگ اور لمبی ہو، اور اس میں کوئی رنگین پانی اس قدر بھرا جائے کہ کسی قدر گردن خالی رہے۔ پھر اس مقام پر کوئی نشان کر دیا جائے، جہاں تک پانی بھرا ہوا ہے، تاکہ اندازہ کرنے میں آسانی ہو کہ گرمی پہونچانے سے پانی اوپر چڑھتا ہے، یا نہیں۔ اس کے بعد اس شیشی کو بہ آہستگی گرم کیا جائے۔ اور نشان کو دیکھا جائے۔ جس طرح اس میں تدریجاً حرارت پہونچے گی، اور پانی گرم ہوتا جائیگا، اسی قدر پانی نشان سے اونچا ہوتا چلا جائیگا۔ اور کچھ دیر کے بعد پانی کا حجم۔ جوش اور اُبال کے بغیر، اس قدر بڑھ جائیگا کہ نمایاں طور پر شیشی کی خالی گردن بھری ہوئی نظر آئے گی۔ اسکے بعد جب پانی بتدریج ٹھنڈا ہوگا، تو پھر وہ گھٹ کر اپنی اصلی جگہ پر آ جائیگا یا اس سے بھی نیچے اوتر جائیگا +

جب یہ مسئلہ پانی کی اس مثال سے واضح ہوگیا، تو اب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ حرارت و برودت سے نہ صرف پانی ہی کا حجم بڑھا گھٹا کرتا ہے، بلکہ دوسرے اجسام پر بھی کم و بیش (حسب استعداد) اس کا یہ اثر ظاہر ہوتا ہے، حتیٰ کہ لوہے جیسی سخت دھاتوں پر بھی اس کا یہ اثر نمایاں ہوتا ہے: ریل کی پٹری میں جوڑ کے مقام پر موسم سرما میں ایک انگلی دو انگلی کا فاصلہ نظر آتا ہے، لیکن موسم گرما میں یہ فاصلہ کم یا قطعاً مفقود ہو جاتا ہے۔ حرارت و برودت کے اسی خاصہ کی بنا پر پٹری بناتے وقت سکڑنے اور پھیلنے کا حق رکھا جاتا ہے +

حرارت و برودت سے جس طرح لوہے جیسی سخت چیزوں کا حجم گھٹ بڑھ جاتا ہے، یعنی ان میں تخلخل و تکاثف پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح پارہ

جیسی سیال دھات میں بھی حرارت و برودت سے تخلخل و تکاثف ہو
حرارت و برودت کا جب یہ قاعدۂ کلیہ تسلیم کر لیا گیا، اور اس کا یہ طبعی خا
ذہن نشین ہو گیا، تو اب پیمانۂ حرارت (مقیاس الحرارت)
ماہیت کا بتانا سہل ہو گیا۔

مقیاس الحرارت شیشہ کی ایک جوفدار نلی ہے، جس کے
دونوں سرے بند ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا ایک سرا پھیلا ہوا اور چوڑا ہوتا
(بَصلہ)، جس کے اندر پارہ بھرا ہوتا ہے، اور اوپر کی باریک نلی خا
ہوتی ہے۔ جب دوسرے جسم سے، مثلاً مریض کے جسم سے، حرارت سرایت
کر کے آلہ مذکور کے پارہ میں پہونچتی ہے، تو مذکورہ بالا اصول کے مطابق پا
پھیل جاتا ہے، اور اس کی مقدار بڑھ جاتی ہے (پارہ میں تخلخل عارض ہو جا
ہے) جس سے پارہ خالی نلی میں چلا جاتا ہے۔ اور جب پارہ کی حرارت کم ہو جا
ہے، تو وہ سکڑ کر اپنے اصلی حجم و مقدار پر لوٹ آتا ہے، اور نلی میں سے او
کر نیچے چلا آتا ہے۔ لیکن تشخیص امراض کے لئے جو پیمانے ہم لوگ استعمال کر
ہیں، ان میں اوپر کی نلی اتنی تنگ اور باریک ہوتی ہے کہ پارہ چڑھنے
بعد ٹھنڈا ہونے پر خود بخود نیچے نہیں اوترتا، بلکہ اسے ہلانا اور جھٹکہ دینا پڑ
ہے۔ ہاں دوسرے مقاصد کے لئے مثلاً ہوا کی حرارت، پانی وغیرہ کی حرار
ناپنے کے لئے جو آلات استعمال کئے جاتے ہیں، ان میں حرارت کے کم ہونے
پارہ خود بخود اوتر جایا کرتا ہے۔

بس یہی حقیقت مقیاس الحرارت کی ہے، جو ایسے اصول پر مبنی ہے
جس کے تسلیم کرنے میں کسی ذی ہوش کو تامل نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی یاد رہے
مقیاس الحرارت صرف پارہ ہی کا نہیں ہوتا، بلکہ مختلف ضروریات کے لحا
سے پارہ کے علاوہ اس کے جوف میں پانی، الکحول، دھات وغیرہ بھرے جا
ہیں، جنکے حجم کے گھٹنے بڑھنے کی مقدار مختلف ہوتی ہے۔

پیمانۂ حرارت میں درجات کس اصول پر قائم کئے گئے ہیں

رہا یہ سوال کہ پیمانۂ حرارت م
درجات کس اصول پر قائم کئے گئے ہیں، اور حرارت و برودت کے درمیا
"حد فاصل" کہاں واقع ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حرارت و برودت
ایسی اضافی کیفیات میں سے ہیں کہ ان کے درمیان حد فاصل
قائم کرنا، اور یہ کہنا کہ "یہاں سے حرارت شروع ہوتی ہے۔ ا
اس سے پہلے برودت ہے"، بہت ہی مشکل اور مشتبہ ہے۔ اور

کوئی یقینی حجت قائم نہیں ہوسکتی۔ اسی وجہ سے مختلف ممالک میں محققین نے مختلف پیمانے بنائے ہیں، اور حرارت و برودت کے ابتدائی تعین میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ چنانچہ آجکل علمی دنیا میں تین قسم کے پیمانے پائے جاتے ہیں، جنکے اندر مختلف درجات قائم کئے گئے ہیں، اور حرارت کے ابتدائی درجہ کے تعین میں بھی باہمی اختلاف ہے +

(۱) **مقیاس صد درجاتی** : اس آلہ میں برف کے پگھلنے سے پانی کے کھولنے تک سو درجے قائم کئے جاتے ہیں، اسی وجہ سے اس کا نام **صد درجاتی** رکھا گیا ہے۔ یہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ پارہ اور پانی وغیرہ حرارت سے پھیلتے، اور برودت سے سکڑتے ہیں۔ اسی اصول پر اگر آلہ مقیاس الحرارت کو ٹھنڈے پانی میں رکھ کر اسے بتدریج گرم کیا جائے، توجس قدر پانی میں گرمی آتی جائیگی، اُسی قدر پارہ پھیلتا، اور اوپر کو چڑھتا چلا جائیگا، حتی کہ جب پانی کھولنے لگے گا، تو پارہ چڑھکر اور ایک حد تک پہونچکر رک جائیگا۔ کھولتے ہوئے پانی میں آلہ مقیاس الحرارت کے اندر پارہ جہاں تک پہونچکر رُک جاتا ہے، اس پر ایک نشان کردیا جائے، اس کے بعد پھر پانی کو ٹھنڈا کیا جائے، جس سے پارہ بتدریج نیچے اترنا شروع ہوگا، آخر میں جب پانی اس قدر سرد ہو جائیگا کہ وہ جمنے لگے، اور برف بن جائے، تو پارہ نیچے اترکر ایک جگہ ٹھہر جائیگا۔ اس مقام پر ایک نشان کردیا جائے۔ غرض اس طرح ایک ابتدائی مقام اور ایک انتہائی مقام مقرر ہوجائیگا۔ اب ان دونوں مقاموں کے مابین کی مسافت کو (یعنے پارہ کی نلکی کو) لکیروں سے سو حصوں میں تقسیم کردیا جائے، جس سے اس آلہ میں سو درجے بن جائیں گے۔ ایسے آلہ کو **مقیاس صد درجاتی** کہا جاتا ہے، جس میں نیچے کا نشان صفر وہ ہے جہاں تک پارہ اترنے پر پانی جم جاتا ہے، اور اوپر کا نشان (سو کا نشان) وہ ہے جہاں پارہ اس وقت پہونچتا ہے، جبکہ پانی کھول رہا ہو +

جب اس طرح پیمانہ حرارت بن گیا، اور پیمائش کی اکائیاں ایک سے سو تک قائم ہوگئیں، تو اب اس کے بعد دو سو، چار سو، اور ہزار دو ہزار درجات کی پیمائش اسی پیمانہ سے کی جاسکے گی +

لہ کیونکہ جس درجہ کو حرارت کا پہلا درجہ کہا جائیگا، دوسرے شخص کو اختیار ہے کہ اس سے نیچے اوتر جائے، اور اس سے ماقبل کسی درجہ کو حرارت کا پہلا درجہ قرار دے۔ اس میں کوئی روک ٹوک قائم نہیں ہوسکتی، اور کوئی علمی حجت چل نہیں سکتی +

اس پیمانہ میں حرارت کی ابتدا برف سے کی گئی ہے، یعنی اس معیار اور پیمانہ کے بنانے میں فرض کیا گیا ہے کہ برف میں کسی درجہ کی حرارت نہیں ہے، اور یہ کہ اس کے بعد حرارت کا پہلا زینہ شروع ہوتا ہے، لیکن دوسرے لوگوں نے اسکو درجۂ صفر نہیں مانا ہے، اور پیمانۂ حرارت کے درجات قائم کرتے وقت اس میں حرارت کے چند درجات تسلیم کر لئے ہیں، جیسا کہ ذیل کے بیان (مقیاس مروج) سے معلوم ہوگا +

دنیائے علم میں مقیاس صددرجاتی کا اعتبار و وقار بہت زیادہ ہے، یہ زیادہ سہل اور سادہ اصول پر مبنی ہے، اور اس کی رو سے حساب کرنے اور شمار لگانے میں بھی آسانیاں ہیں +

(۲) **مقیاس مُرَوَّج**: اس رسالہ میں بحالتِ صحت و مرض جہاں جہاں درجاتِ حرارت بیان کئے گئے ہیں، وہ اسی آلہ کے لحاظ سے ہیں؛ اور جو ہمارے ملک میں بکثرت مروّج[ل] ہے۔ اس آلہ میں مقیاس صددرجاتی کے سَو درجات کو ایک سَو اسّی درجات میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ یعنی پانی کے جمنے، اور پانی کے کھولنے کے درمیان نشانات سے ایک سو اسی درجات کئے جاتے ہیں، اور کُل درجات ابتداء سے پانی کے کھولنے تک اس آلہ میں ۲۱۲ بنائے جاتے ہیں: اس طرح کہ پانی کے جمنے کا درجہ اس آلہ میں صفر کی بجائے ۳۲ رکھا جاتا ہے، اور پانی کے جوش کھانے کا درجہ ۲۱۲ + الغرض پانی کے انجماد کے درجہ کو مقیاس صددرجاتی میں اگر حرارت کا درجۂ صفر سمجھا جاتا ہے، تو مقیاس مروّج کی رو سے اس میں حرارت کے بتیس درجات تسلیم کر لئے جاتے ہیں +

(۳) **مقیاس رُومر**: اس آلہ کا رواج بلک روس وغیرہ میں زیادہ ہے۔ اس میں آلہ صددرجاتی کے سَو درجات کو کُل اسّی درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے: یعنی درجۂ انجماد کے لئے صفر، اور درجۂ غلیان و جوش کے لئے (پانی کے کھولنے کے لئے) اسّی۔ غرض اس کے اسّی درجے مقیاس صددرجاتی کے سَو درجات کے مساوی ہیں +

بدنِ انسان کی اعتدالی حرارت اگر مقیاس مروج سے ساڑھے اٹھانوے ہوتی ہے، تو مقیاس صددرجاتی سے تقریباً ۳۰، یعنی اس آلہ کے ۳۰ درجات مقیاس مروج کے ۹۸،۶ کے مساوی ہیں +

[ل] اسکو مقیاس فارن ہیتی بھی کہتے ہیں، جو اسکے موجد، فارن ہیت، کی طرف منسوب ہے +

بخاروں کی تقسیم درجات حرارت کے لحاظ سے

بدن انسان کی معمولی حرارت، بحالت صحت ۹۷،۵۰ سے ۹۹ تک مختلف ہوا کرتی ہے، اگرچہ یہ عادت سی پڑی ہوئی ہے کہ ۹۸،۴ کو درجۂ اعتدال بتایا کرتے ہیں، اور یہ ایک حد تک صحیح بھی ہے کہ عام طور پر پیمانۂ حرارت میں یہی درجہ ملا کرتا ہے۔ لیکن شب و روز اور ۲۴ گھنٹے حرارت بدنی ایک درجہ پر قائم نہیں رہا کرتی ہے، بلکہ دو بجے شب سے سات بجے صبح تک حرارت تمام اوقات سے کمتر ہوتی ہے، اور پھر سات بجے صبح سے ایک دو بجے دوپہر تک بتدریج حرارت بڑھنے لگتی ہے، اور اس وقت سے رات کے سات، آٹھ بجے تک بلند تر رہتی ہے۔ پھر اس کے بعد گھٹنے لگتی ہے، اور آدھی رات کے بعد اُسی کمتر درجہ پر پہونچ جاتی ہے +

مرض کی حالت میں مدارج حرارت کا اختلاف بانوے[۹۲]، ترانوے[۹۳] سے ایکسو دس[۱۱۰]۔ یا ایک سو گیارہ[۱۱۱] تک پایا جاتا ہے۔ انتقاص حرارت کی صورت میں حرارت گھٹ کر ترانوے یا اس سے پست درجہ تک پہونچ جاتی ہے، اور ازدیاد حرارت کی صورت میں ایک سو دس یا ایک سو گیارہ درجہ تک چڑھ جاتی ہے۔ بعض لوگوں نے اس سے بڑی حرارتوں مثلاً ایک سو سولہ[۱۱۶] اور ایک سو بائیس[۱۲۲] کا بھی ذکر کیا ہے، لیکن اس بیان کی حقیقت و واقعیت کو مشتبہ نظروں سے دیکھا جاتا ہے +

مختلف درجات حرارت کے اظہار کے لئے متعدد الفاظ و اصطلاحات استعمال کئے جاتے ہیں، خواہ وہ درجات اعتدال سے بلند ہوں، یا پست: چنانچہ ذیل میں چند اصطلاحات مختلف مدارج حرارت کے لئے درج کئے جاتے ہیں:

(۱) **درجۂ سقوط**: سقوط قوت کے وقت حرارت بدنی بہت ہی گھٹ جاتی ہے: اسکے مدارج تقریباً ۹۲ سے ۹۶ تک ہیں +

(۲) **حرارت ناقصہ**: یعنی طبعی حرارت سے پست درجہ، جیسا کہ بعض اوقات ضعف قلب اور نقاہت کے وقت پایا جاتا ہے: اس کے مدارج ۹۶ سے ۹۷،۵ تک ہیں +

(۳) **درجہ اعتدال**: اس کے مدارج ۹۷،۵ سے ۹۹ تک ہیں +

(۴) **حُمّیٰ خفیفہ**: معمولی یا ہلکا بخار: جس میں حرارت صبح کے وقت ۹۹ سے ۱۰۱ تک ہو، یا شام کے وقت ۱۰۲،۵ تک +

(۵) حمّٰی مشدیدہ: سخت بخار: جس میں حرارت صبح کے وقت ۱۰۱ سے ۱۰۳ تک ہو، یا شام کے وقت ۱۰۵ تک +

(۶) حمّٰی محرقہ: جبکہ حرارت ۱۰۵ سے زیادہ ہو +

استعمال مقیاس الحرارت تشخیصی اغراض کے لئے پارہ کا آلہ استعمال کیا جاتا ہے جسکے ایک سرے میں پارہ بھرا ہوتا ہے، جسے **بصلہ** کہا جاتا ہے۔ یہ سرا پارہ کے رنگ پر سفید اور چمکدار نظر آتا ہے، اور یہاں شیشہ اس قدر باریک ہوتا ہے کہ وہ نظر بھی نہیں آتا، اور پارہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس سے ایک باریک لمبی نلی شروع ہوتی ہے، جو دوسرے سرے تک جاتی ہے۔ اس لمبی نلی پر درجات کے نشان لگے ہوتے ہیں، اور یہ درجات پچانوے سے شروع ہوکر ایک سو دس پر ختم ہوتے ہیں۔ کیونکہ صحت و مرض میں انسانی حرارت علی العموم اسی کے درمیان کم و بیش ہوا کرتی ہے۔ اس آلہ پر ۹۸.۴ کے مقابل تیر کے سرے کا نشان (↑) بنا ہوا ہوتا ہے۔ بڑے بڑے نشانات جو لمبے لمبے خطوط یعنی لکیروں کی شکل میں ہوتے ہیں، وہ درجوں کے لئے ہوتے ہیں۔ اور ہر پانچ درجہ کے بعد ہندسے (اعداد) لکھے ہوتے ہیں، مثلاً ۹۵ کے بعد ۱۰۰، اسکے بعد ۱۰۵، اور اس کے بعد ۱۱۰ + پھر ہر ایک درجہ کو چار چھوٹی چھوٹی لکیروں کے ذریعہ پانچ حصوں پر تقسیم کر دیا جاتا ہے، اور ہر ایک حصہ کو "نقطہ" کہا جاتا ہے +

یہ آلہ کئی قسم کا ہوتا ہے، یعنی بعض کو دیر تک لگایا جاتا ہے، اور بعض کا پارہ جلد چڑھ جاتا ہے، اور دیر تک لگائے رکھنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ چنانچہ بعض صرف نصف دقیقہ (نصف منٹ) کے قلیل عرصہ میں حرارت کو بتا دیتے ہیں، اور بعض تین چار، بلکہ پانچ دقیقے میں بتاتے ہیں +

جب تم کسی مریض کی حرارت بدنی معلوم کرنی چاہو، تو پہلے اس آلہ کو روشنی میں دیکھو، اور یہ معلوم کرو کہ پارہ کس درجہ پر ٹھہرا ہوا ہے: اگر وہ پچانوے درجہ پر ہے، تو خیر، ورنہ اسے پچانوے درجہ پر لے آؤ۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اسے بصلہ کے مقابل موٹی طرف سے پکڑ کر اوپر سے نیچے کی طرف جھٹکا دو، تاکہ پارہ جھٹکے سے اپنے خانہ (بصلہ) کی طرف آ جائے۔ دو چار جھٹکوں میں پارہ علی العموم ۹۵ درجہ پر آ جاتا ہے +

گاہے ایسا بھی کرتے ہیں کہ پہلے اس آلہ کو سرد پانی سے ٹھنڈا کر لیتے ہیں، اسکے بعد جھٹکا دیتے ہیں۔ ایسا اُس وقت کرنا پڑتا ہے، جبکہ بیرونی ہوا کی حرارت

[1] جسے مقیاس نابیعی کہا جاتا ہے +

حمام گرما وغیرہ میں تیز ہوتی ہے، اور شدت حرارت کی وجہ سے پارہ چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں جب تک پارہ کو ٹھنڈا نہ کرلیا جائے، وہ اپنے خانہ میں نہیں آتا۔ لیکن گرم پانی سے نہ دھونا چاہیئے، ورنہ ممکن ہے کہ آلہ ٹوٹ جائے +

جب پارہ ۹۵۰ درجہ پر آجائے، تو اسے بغل، کنج ران، منہ، معائے مستقیم یا جہاں لگانا ہو لگائیں ہمیشہ یہ آلہ بغل اور منہ ہی میں لگایا جاتا ہے۔ مگر بچوں میں منہ کے اندر کبھی نہ رکھنا چاہیئے۔ بچے نادان اور بے سمجھ ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ انکی نادانی سے منہ میں شیشہ ٹوٹ جائے، اور اس کے تیز اور نوکیلے ریزے پریشانیوں میں مبتلا کردیں۔ اگر یہ آلہ بغل یا کنج ران میں لگایا جائے، تو پہلے وہاں کا پسینہ (اگر ہو تو) خشک کرلیا جائے، اور پھر اس آلہ کے سفید چمکدار سرے (بصلہ) کو بغل اور کنج ران میں داخل کیا جائے، اور کوشش کی جائے کہ یہ سرا پوری طرح دباؤ میں آجائے، اور جلد و بصلہ کی ملاقات اچھی طرح قائم ہوجائے پھر اگر یہ آلہ نصف دقیقہ کا ہے، تو بنظر احتیاط ایک دقیقہ تک لگانا چاہیئے اور اگر وہ ایک دقیقہ کا ہے، تو دو دقیقہ تک، و علی ہذا القیاس +

اگر اس آلہ کو منہ میں رکھنا ہو تو پارہ والے سفید سرے کو منہ میں زبان کے نیچے رکھا جائے، اور اس کے بعد مریض لبوں کو بند کرلے۔ مگر دانتوں کا دباؤ اس پر نہ ڈالے۔ مریض اگر کم عمر بچہ ہے، یا وہ لرزہ سے کانپ رہا ہے، اور اس کے دانت بج رہے ہیں، تو ایسی صورت میں یہ آلہ منہ کے اندر نہ رکھنا چاہیئے، ورنہ اسکے ٹوٹنے کا اندیشہ ہے۔ بچوں میں علی العموم کنج ران میں لگانا مناسب ہوا کرتا ہے۔ شاذونادر حالات میں معائے مستقیم اور رحم نہانی کے اندر بھی لگایا جاتا ہے، اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ یہ مکروہ طریقہ غیر معمولی مجبوریوں ہی میں برتا جاسکتا ہے۔ اس حالت میں یہ آلہ تقریباً دو انگشت اندر داخل کیا جاتا ہے +

یہ بھی یاد رہے کہ اگر اس آلہ کے بصلہ پر پیشاب کیا جائے، تو اس سے بھی بدنی حرارت معلوم ہوجاتی ہے +

درجہ حرارت کے دیکھنے کے لئے بہت غور اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ پارہ جس نلی میں چڑھتا ہے، وہ نہایت باریک ہوتی ہے، جس کے دیکھنے کے لئے اچھی بینائی اور اچھی روشنی کی ضرورت ہے۔ جس درجہ تک پارہ چڑھا ہوا معلوم ہو، سمجھنا چاہیئے کہ اسی درجہ تک بدنی حرارت ہے +

چونکہ بدنی حرارت میں صبح و شام اختلاف ہوا کرتا ہے، خواہ صحت کی حالت ہو، یا مرض کی، اس لئے کم از کم ۲۴ گھنٹہ میں دو مرتبہ صبح و شام حرارت لینی چاہئے، یعنی ۵، ۶ بجے صبح کے وقت، اور ۵، ۶ بجے شام کے وقت. تاکہ حرارت کی کمی کا درجہ بھی معلوم ہو جائے، اور زیادتی کا بھی. لیکن اگر کسی وجہ سے مرض کی خفیف حالتوں میں یہ وقت مناسب نہ ہو، تو صبح کو ۱۰ بجے تک اور شام کو ۶ سے ۹ بجے تک حرارت لی جائے. لیکن یہ یاد رہے کہ ۱۰ بجے حرارت بدنی بڑھنے لگ جاتی ہے، اور سات بجے شام کے بعد ارتفاع حرارت کا وقت علی العموم گذر جاتا ہے. لیکن موتی جرہ اور ذات الریہ وغیرہ جیسے شدید امراض میں کم از کم ہر چار گھنٹہ میں حرارت لینی چاہئے، تاکہ روزمرہ کے اختلافات اور حرارت کے اوتار چڑھاؤ کا اندازہ ملتا رہے. معائنہ حرارت کے بعد ہر مرتبہ اور ہر حالت میں نقشہ حرارت پر اسے درج کر لیا جائے: یعنی جس درجہ کی حرارت ثابت ہو، ہر معائنہ پر وہاں نقطہ قائم کر دیا جائے، اور ایک نقطہ سے دوسرے نقطہ تک لکیریں کھینچکر انکو ملا دیا جائے. اس طریقہ سے حرارت کے تموجات اور اوتار چڑھاؤ واضح طور پر نقشہ کی شکل میں آجاتے ہیں، اور بہت آسانی کے ساتھ بیک نظر بخار کی رفتار ذہن نشین ہو جاتی ہے. بعض بخاروں میں حرارت کی رفتار ہر روز یکساں نہیں ہوتی. حتی کہ چار گھنٹہ کے قلیل عرصہ میں بھی رفتار بدل جاتی ہے، اس لئے ایسی شاذ و نادر صورتوں میں ضروری ہوتا ہے کہ چار گھنٹہ کے وقفہ پر دیکھنے کی بجائے اس سے کمتر وقفہ پر حرارت دیکھی جائے۔

تمت

فہرست ہجائی

حمیات قانون جلد اول

تمت

علم التشخیص

کتاب التشخیص تشخیص کی جامع کتاب ہے۔ قیمت عـــہ

رسالہ قارورہ (جدید) ڈاکٹری کے مطابق قارورہ کا بیان اور اس کے کیمیاوی امتحانات کے طریقے۔ ۸ر

رسالہ قارورہ (قدیم) طب یونانی کے مطابق قارورہ کا بیان۔ قیمت ۸ر

رسالہ مقیاس الحرارت اس میں مقیاس الحرارت یعنی تھرمامیٹر کا طریقہ استعمال درج ہے۔ قیمت ۴ر

رسالہ مسماع الصدر اسمیں مسماع الصدر یعنی اسٹیتھسکوپ کا طریقہ استعمال درج ہے ۴ر

رسالہ نبض نبض کا مفصل بیان مع ارشاد مسیح الملک مرحوم - ۱۰ر

علم العلاج

شرح اسباب اردو (در فن نصاب) معالجات کی معتبر کتاب ہے قیمت حصہ اول [illegible] حصہ چہارم [illegible] (مکمل کتاب [illegible])

قانونچہ [illegible] مع رسالہ [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

حمیات قانون [illegible]

سب سے [illegible]

رسالہ سوزاک اس میں سوزاک کا مکمل بیان اور علاج یونانی اور ڈاکٹری کا اصولوں سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

رسالہ آتشک اس میں آتشک کا [illegible] آتشک کا بیان ہے۔ قیمت ۶ر

رسالہ سل ودق ، سل ودق کا بیان ۸ر

رسالہ ذیابیطس ، ذیابیطس ۸ر

رسالہ بواسیر ، بواسیر ۱۲ر

رسالہ جدری ، جدری (چیچک) ۸ر

رسالہ ہیضہ ، ہیضہ ۸ر

حمیات اجامیہ ، ملیریا ۱۲ر

رسالہ طاعون ، طاعون ۱۲ر

رسالہ دیدان ، دیدان ۸ر

بخار و نزلہ اصول علاج (از حکیم [illegible] صاحب) قیمت ۱۲ر

امراض مخصوص مستورات

قانون [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دوست [illegible]
[illegible] اسداد گیری کے
[illegible] محکمی گئی ہیں عہ

[illegible] معالجات امراض نسواں (داخل نصاب) مؤلفہ حکیم
[illegible] تعلیم [illegible] دوسرا حصہ عہ

جراحیات

علم الجراحت (با تصویر) (داخل نصاب) جدید فن جراحی
[illegible] کی بے نظیر کتاب۔ دو حصوں میں
قیمت فی حصہ پانچ روپیہ (عہ)

مجربات طب اور قرابادین

[illegible] طب اطبائے دہلی کے معمولات
[illegible] قیمت عہ
[illegible] دہلی کے دوا خانوں [illegible]
[illegible] قیمت عہ
[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]

[illegible] قیمت [illegible]
انسانی نسخے (مجرب [illegible]) [illegible]
کے تعبیر [illegible] انسانی نسخے۔ قیمت عہ

دواسازی اور کشتہ سازی

دہلی کی دواسازی دیباچہ [illegible] کا تیسرا
حصہ ہے۔ اس میں دوا بنانے کے طریقے ہیں عہ
کتاب الکلس کشتے بنانے کے
طریقے قیمت عہ

طبی لغات

لغات اصطلاحات طبیہ معتبر لغت ہے
لغات الادویہ دواؤں کے مختلف زبانوں کی
ناموں کی توضیح۔ قیمت ہے
طبی فرہنگ اصطلاحات کا مختصر لغت عہ
طبی لغاتچہ علم طب کا مختصر لغت ۸
متفرقات
عمل الحقنہ بذریعہ انجکشن علاج کے طریقے عہ
امراض صبیان بچوں کے امراض کا تذکرہ ۱۲
طب قدیم و جدید کی علمی جنگ طب قدیم پر ڈاکٹر کی اعتراضات کے جوابات
علمی جنگ [illegible]
[illegible] امراض [illegible]
[illegible] حصوں [illegible]
[illegible]
[illegible]